

جب کوئی طائفہ مفتق و فجو کوئی طرز جدید لباس میں نکالتا ہے یا اہل کفر
 کوئی تراش خراش ایجاد کرتی ہیں تو سب سے اول یہی فرقہ مسلمہ
 اور سکو اپنے لیے اخذ کرتا ہے معذک یہ لوگ آپ کو خاندانی مسلمان کہے جاتے
 ہیں شہ جان اللہ و بچہ سیرت و صورت و قون تو خلاف دین حق و
 سنت پیغمبرِ حق ہیں لیکن اسلام میں بتائیں آتاریں ترسا ہو یا جائید
 پیر ہن مجوس یا لباس ہن و بی بیہ و اوس کے پہنے اور اختیار کرنے میں
 کچھ پروا زیان ایمان و تقصیر اسلام کی نہیں ہے گویا حدیث مرفوع
 ابن عمر من تشبه بقوم فهو منهم **۱** احمد و ابو داود منسوخ ہو چکی ہے
 حالانکہ بیہوم خود شامل جملہ وجوہ مشابہت و تشبیہ صوری و معنوی و ظاہر
 و باطنی ہے ہر امر دینی و دنیاوی میں اسی حدیث شریف کی شرح
 کتاب اقتضاء الصراط المستقیم الخائفۃ اصحاب الجحیم ایک محلہ ضخیم ہے مجھے
 اس جگہ فقط ذکر کرنا آداب لباس نبوی کا مقصد نہ جملہ اسباب تشبیہ بالغیب کا اور
 یہی اس نیت سی کہ حائل اہل دین اپنی وضع و تدبیر سی جو کہ زنی صلیں
 و علماء راختیں و عوام مومنین و خواہں سلیمین متھے منحرف ہون اور جو قطع
 و برید خلاف طریقہ مانور یا موافق بدعت مشہور ہو اوس سے دور رہیں کہ
 ظاہر عنوان باطن کا ہوتا ہے الاما شاء اللہ تعالیٰ ولہذا کہا ہے
 و تشبهوا ان لم تکنوا مثله **۲** ان التشبه بالکفر مفلح

اور شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتی ہیں

ہمہ کرا جامہ پارسا بینی پارسا دان و نیک مردانکار

یہ بات باعتبار اکثر احوال کے کہی ہے نہ کلیۃً اس لیے کہ بعض مواضع میں برخلاف اس کے بھی تجربہ ہوا ہے بہر حال مسلمان کو اپنی ہیئت و شکل اسلام پر رہنا اور دوسری کی زبی و وضع سے بچنا واجب منقطع ہے اگرچہ

کوئی سی بھی وضع مانع عصیان یا حالب نفع نہیں ہوتی ہے مصیبت و طاعت کا علاقہ زیادہ بدل سے ~~اصلاح~~ اصلحت صلح الجسد کلامہ و اذا

فندت فند الجسد کلامہ الا بالاربع جوارح سوجب اون کی بھی اصلاح کیجاتی ہے اور محدثین ہوتا ہے تو صورت و سیرت کا اتحاد شرہ

سعادت و مغفرت کا دیتا ہے اور نفاق حمل سے نجات بخش تاہی والا حدیث میں آیا ہے کہ ان الله لا ينظر الى صوركم و لكن ينظر الى قلوبكم و

نیا تکم او کا قال اور فرمایا ہے التقویٰ هاهنا اور قرآن شریف میں آیا ہے ولباس التقویٰ ذلک خیر اور فرمایا ہی خذ وازینتک عند کل مسجد بالجملہ

غرض اصلی اختیار لباس ہی ستر عورت ہے جبکہ حکم قرآن و سنت و دونوں میں آیا ہے بدت لهما سوا اتھما فظفقا یخفان علیہما من و علی

اور فرمایا و انزلنا علیکم لباسا یاری معی تکم و ریشا اب بعد معلوم ہو جانے اس منہد کے ذکر آداب لباس کا کیا جاتا ہے اس باری مین ابوالجہد

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ فی ایک رسالہ مختصر پانچ ورق
 کا لکھا ہے اسی کی ترتیب اس جگہ مع ترجمہ وثنیٰ زائد کے مقرر رکھی گئی ہے
 اور احادیث کو اصل رسالہ پر مع فوائد ووائد کی اضافہ کیا گیا ہے چرچہ
 اس کارروائی میں کسی متذکرہ یہ ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ایضاً
 تقریباً ہی شاید اس جامعیت کا کوئی دوسرا رسالہ کم میسر ہو و بالذات فوق
 وہو المستعان وعلیہ السکون مفت دمہ لفظ لباس مصدر ہے بمعنی ملبوس
 جیسے کتاب بمعنی مکتوب اور یا اسم لباس شامل ہے دثار و سپرٹن و جیبہ
 و کلاہ و ردا و ازار و نعلین و قوفا کو جو کہ پہننے میں آتے ہیں سو لباس
 حضرت سید الانبیاء و سندا الاصفیاء محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و
 سلم کا اکثر سفید کپڑے کا تھا اور آپ سفید لباس کو بہت دوست رکھتے
 تھے چنانچہ حدیث ابن عباس میں فرمایا ہے البسوا من ثيابکم البیض
 فانها من خیر ثيابکم و کفنا فیہا ما تاکم رواہ ابی داود و الترمذی و
 قال حسن صحیح و ابن حبان فی صحیحہ صیغہ امر کا اپنی اصل وضع میں واسطے
 وجوب کے آتا ہے جب تک کہ کوئی صاف موجود نہ ہو سو اس جگہ صاف کا
 وجود نہیں ہے معنی حدیث کے یہ ہوئی کہ تم سفید کپڑے پہنو کہ یہ بہتر جامہ ہے
 تمہارا اور اسی سفید جامی میں تم اپنی مردوں کو بھی دفن کرو اس جگہ سے
 معلوم ہوا کہ فن رنگین نہ کوئی سا بھی رنگ کیون نہ ہو سو سفید کے ترمہ کا

نظر فرمایا ہے البیاض فانما اطهر والحب وكفوا فیہا مونا کر
 رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح والنسائی وابن ماجہ والحاکم
 وقال صحیح علی شرطہما حدیث اول من جائتہ سفید کو خیر ثیاب فرمایا ہوتا
 اور اس حدیث میں اطہر والحب کہا تین وصف ہوں طہارت و طہیث
 و خیریت اور حدیث ابوالدرداء میں وصف احسنیت کا بھی زیادہ کیا ہے
 اور فرمایا ہے احسن ما ذکرہ اللہ فی قبح ذکرہ و مساجد کمال البیاض رواہ ابن ماجہ
 اس کی سند میں کچھ ضعف ہے معلوم ہوا کہ مسلمان کے لیے جائز سفید حالت
 ممات و حیات و دنوں میں احسن ہے آپس میں علم نے کہا ہے کہ سفید کو طہ
 و اطہر اس لیے کہا ہے کہ وہ اس رنگ پر باقی ہے جس پر اس نے اس کو پیدا
 کیا تھا کا اشارہ الیہ تعالیٰ بقولہ فطرۃ اللہ الی فطرۃ الناس علیہا لا تبدل
 الخلق اللہ اور یہ معنی نہایت مناسب ہیں بوجہ اقتران ما بعد کے کہ کفوا
 فیہا مونا کر ہے آمین گویا ایسا ہے کہ تم سب حیات و ممات میں فطرت الہیہ
 کی ساتھ رجوع الی اللہ کرو وہ فطرت جو کہ شبہ بہ بیاض ہی یعنی نور توحید
 جلی کہ اگر انسان کو اور اس کی طبیعت کو چور دین تو وہ اسی توحید کو خطا
 کر گیا بغیر نظر کے طرف کسی دلیل عقلی و نقلی کے کیونکہ تغیر توحید میں عوارض
 سے آتا ہے یا اطیب کے یہ معنی ہیں کہ نہ سفید ہے نہ مختلط بالوان دیگر
 اور اطہر کے یہ معنی کہ بار بار دہونے میں بسبب بلی کھل کے آتا ہے باجماع

و مساجد و جمعیہ و جماعت میں جامہ سفید کا پہننا افضل ہے اور عید میں قیمتی
 کپڑے کا واسطی اہل مافریقیہ کے ولندہ حضرت عیدین و جمعیہ میں لال
 و لہجی کی چادر اوڑھتے تھے واسطہ اعلم شیخ کہتے ہیں کہ فقیہ ابواللیث نے
 بستان میں کہا ہے یستحب البیض من الثیاب یعنی سفید کپڑا پہننا مستحب ہے
 اور شریعۃ الاسلام میں ہے احب الالوان البیاض والنظر الی الخضراء
 فی البصر یعنی رنگ سفید سب رنگوں میں دوست تر ہے اور نظر کرنا طرف رنگ
 سبز کے بنیائی کو زیادہ کرتا ہے و قد لبس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 الرداء الأخضر و لبس الاخضر ثلثة او حضرت فی چادر سبز اوڑھی ہے
 سبز کپڑا پہننا سنت ہے و یجتنب الرجال المحرق والصفرة من الثیاب
 اور مرد سرخ زرد کپڑا پہننے سے بچیں انتہی میں کہتا ہوں اہل جنت کی صفیں
 قاطبہ سفید ہونگی جس طرح کہ اہل ناریاہ رو ہونگے اور لباس اہل جنت کا
 سبز ہو گا جس طرح کہ لباس اہل دوزخ کا سیاہ ہو گا اسی جگہ سے یہ بات
 ہے کہ دنیا میں بھی اکثر لوگ گورے رنگ والی کو خوبصورت اور کالی کو
 بد صورت کہتے ہیں اگرچہ اس جگہ کے رنگ و روپ کا کوئی اعتبار نہیں ہے
 اعتبار ایمان کا ہے نہ الوان کا لفظ میں کہا ہے لبس السواد لبس من البسۃ
 و لافیه فضل بل کرہ بجماعۃ النظر الیہ لانه بدعة مستحدثة بعد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی سیاہ رنگ پہننا نہ سنہی ہی اور

نہ کچھ فضیلت رکھتا ہے بلکہ ایک جماعت فقہاء فی نگاہ کزناطرن رنگ
 سیاہ کے مکروہ رکھا ہے اس لیے کہ یہ بدعت بعد حضرت کے نکلی ہے انتہی
 اس میں شک نہیں کہ اگرچہ حضرت سے پہنچا عمامہ سیاہ رنگ کا ثابت ہوا
 ہے لیکن تمام جامہ سیاہ کا پہننا مروی نہیں ہے ہاں کسا سیاہ پہنے ستنے
 روضۃ العلماء میں کہا ہے ان اباحیفۃ صح قال لبس السواد لا یجوز لانہ
 کان لا یلبسون ذلک فی زمانہ وبعید و نہ عیسا و قال ابو یوسف و محمد
 یحیی زلان فی زمانہما یلبسون و یفتخرون بہ یعنی ابو حنیفہ ناجائز اور
 صاحبین جائز کہتے ہیں تیسری نزویہ: از و عدم جواز و تون علی الاطلاق
 صحیح نہیں ہیں اور تعلیلات مذکور درست ہیں بلکہ فی اکملہ جائز ہے جیسے
 و سار سیاہ یا لنگی کالی دھاری کی اور فی اکملہ ناجائز جیسے سراپا سیاہ و اعظم
 کنز میں کہا ہے کہ لبس سواد نہ وسیع ہی اور شرع میں کہا ہے کہ حضرت فی
 سیاہ عمامہ باندھا ہے اور اس کا سر در میان ہر دو ووش لٹکایا ہے شیعہ
 فرماتے ہیں کہ پگڑی باندھنے میں نہایت یہ ہے کہ سفید ہو جی آمیزش رنگ دیگر
 کے اور حضرت کی دستار مبارک اکثر اوقات میں سفید ہوتی تھی اور کبھی سیاہ
 اور احياناً سبز اور بعض نے کہا ہے کہ وقت جنگ و غزاکے سر مبارک پر سیاہ
 سیاہ ہوتا تھا اور بعض نے کہا کہ بسبب مغفر کے پگڑی سیاہ پڑ گئی تھی ورنہ اصل
 میں سفید ہی لیکن مقرر یہ ہے کہ گاہ گاہ آپ فی دستار سیاہ و جامہ سیاہ پہننا

ذکر طول و عرض و شمار

شیخ کہتی ہیں کہ دستار خانگی حضرت کی سات گز یا آٹھ گز تھی اور قوت نماز پنجگانہ کی بارہ گز اور دن عید و جمعہ کی ۱۴ گز اور وقت جنگ و حرب کے ۵ گز اور علمی متاخرین فی تجویز کیا ہے کہ سلطان و قاضی و مفتی و فقیہ و شایخ و غازی ۱۳ گز تک کی پگڑی سر پہ باندھیں تو جائز ہے واسطی و قار و مکین و شہادت کی انتہے میں کتابوں یہ تجویز خلاف سنت ظاہرہ ہے ہرگز کرنا چاہیے بلکہ داخل صرف منع ہی ہے کتنگور پرستان زیارت زاہد کہ زیر گنبد دستار زندہ درگور است اسی طرح جو تفاوت و شمار نبوی کا اندر گہر اور نماز و حرب کے بیان کیا ہے ماخذا و سکا معلوم ہوا ظاہر احادیث ہی ہے کہ عمامہ شریف ہفت گز کا ہوتا تاجبزی نے کہا ہے نیے کتب کا تتبع کیا کہ محبوقہ قدر عمامہ حضرت پر وقوف حاصل ہو ہوا بیان تک کہ محبوقہ خبر دی او اس شخص نے جیسر محبوقہ وثوق ہے کہ اونے کلام نووی میں دیکھا ہے کہ حضرت کا عمامہ قصیر سات گز کا اور عمامہ طویلہ بارہ گز کا ہوتا تھا انتہے شیخ کہتے ہیں کہ دستار باندھنے میں سنت یہی کہ دستار دراز ہو د عرض اور عرض دستار کا نیم گز ہو کہچہ کم زیادہ کسر کے ساتھ اس میں حضور فتور نہیں ہے اور اقل درازی سات گز ہے اور گز ۱۲ انگشت

یعنی قبضہ کا سنت یہی کہ پکڑیے باطہارت باندھے اور وقت باندھنے کے رو بقیہ کھڑا ہو اور جب کھولے تو کور کو گرہ گرہ کھولی ایک دفعہ کھولی بلکہ جس طرح پیچ بچ باندھا ہے اسی طریق پر پیچ بچ کھولے اور بعد باندھنے کی آئینہ میں یا پانی میں یا منداوس کی کسے اور شی میں دیکھ کر پسیدہ کرے اور مع فش کے باندھے یعنی شلے کے

ذکر شملہ کا

اس میں اختلاف ہے اکثر و اغلب اوقات حضرت پس پشت رکھتے اور احیاناً بجانب دست راست اوچپ پر کرکنا عرت ہی کنا قیل اور قیل مقدار شملہ کا ۴ انگشت ہے اور اکثر ایک بالشت اور تطویل اوس کی متجاوڑ پشت سے عرت ہی او تختیص ارسال شملہ کی وقت نماز کے ہی موافق سنت کے نہیں ہے ارسال شملہ کا مستحب ہی منجمد سنن زوائد کے اور اوس کے ترک کرنے میں کوئی گناہ یا بی ادبی نہیں ہے اگرچہ ارسال میں اوس کی ثواب و فضیلت ہے حدیث ابن عمرؓ میں آیا ہے کان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا اعتم سدل عمامته بليت كتميه رواه الترمذی وقال هذا حديث حسن غریب اور عبد الرحمن بن عوف نے کہا ہے عتتمتی رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سدلها بین یدی ومن خلفی رواه ابوداود یعنی ایک طرف عمامہ کی سامنے

چوڑی اور دوسری طرف پس پشت یعنی دونوں طرف شملہ چوڑی
 سینے پر اور پیٹ پر روضہ میں کہا ہے وارسال ذنب العمامۃ بابت
 کتفین مندوب حدیث ضعیف میں آیا ہے کہ دو رکعت نماز ساتھ عمامہ
 کے بہتر ہے ستر رکعت نماز بلا عمامہ سے اور چوڑا شملہ کا پس پشت
 مستحب ہے سنت مؤکدہ نہیں ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہے
 شملہ عمامہ کا چوڑتے اور کہی نہ چوڑتے اور کہی گردن سے نیچا ہوتا اور
 کہی ایک سر اگڑے میں اوڑس لیتے اور دوسرا سر چوڑتے اور شملہ
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اکثر پس پشت ہوتا اور کہی جانب میں اور
 کہی دو شملہ ہوتے درمیان دونوں بڑھون کے فقہاء کے پاس ارسال
 شملہ پر براہین قیاسیہ بہت ہیں بیان تک کہ ارسال کو مؤکد جانتے ہیں اور
 بعضے جانب چپ رکھتے ہیں لکن اس کی سند قوی و متبرنین ہے بلکہ بہت
 ہے اگرچہ بعض نے اس بارہ میں کچھ کہا ہی ہی اور علماء تارخین بحر نماز پنجگانہ
 کے شملہ کا ارسال نہیں کرتے بسبب طعن و تنسخر جمال زمانہ کے قفاوی حجت
 و جامع میں کہا ہے ترك الذنب ذنب والركعتين مع الذنب افضل من
 سبعين ركعة بغیر ذنب والذنب ستة افعال القاضی خمس وثلاثون افعال
 والخطيب احدى وعشرون اصابع وللعالم سبع وعشرون اصابع وللتعلم
 سبع عشر اصابع وللصوفي سبع اصابع وللعمامی اربع اصابع انتهى یہ تقسیم

شلمہ محض بے بنیاد اور مجروری و قیاس ہے کوئی دلیل اس تفرقے پر
 عقل و نقل و فہم سے قائم نہیں ہے معلوم نہیں کہ حضرت شیخ رح نے
 کیوں تعقب اس قول پر نہ کیا ہے فضیلت نماز سوا اس میں شک نہیں
 ہے کہ نماز نبی عامہ سی نماز باجماعہ کو فضیلت حاصل ہے باعتبار وقار و
 سکینہ و اتباع سنت کے حدیث عبادہ میں فرمایا ہے علیکم بالعمائم و
 سیماء الملائکۃ و ارجو انکون ظہورکم رواہ الیہقی فی شعب الایمان
 یعنی تم گہری باندہ کر کہ یہ بانا ہے فرشتوں کا اور انکا و اوس کو پشت
 اپنے گلہبی نے کہا ہے کہ فرشتے دن بدر کے زرد حمارے باندہ کر آئے تھے
 وہ اون کے دوش پر فرشتہ بیٹھی رکاز کا لفظ فرغایا ہے فرقہ امیننا
 و بین المشرکین العمامہ علی القلاص رواہ الترمذی و قال ہذا الحدیث
 غریب و اسنادہ لیس بالقائم یعنی فرق درمیان ہماری اور مشرکوں کے
 یہی عامہ باندہ ہنا ہے کلاہ پر یعنی ٹوپی پر گہری باندہ ہتے ہیں اور وہ
 پگڑی بی ٹوپی کی باندہ ہتے ہیں یا وہ فقط ٹوپی اوڑھتے ہیں بغیر گہری کے
 لیکن اول ائمہ سے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ جمع کرے درمیان کلاہ
 و دستار کی اور مجر و کلاہ یا اقتصار کرنا زنی مشرکین ہے انتہ چنانچہ
 نصاریٰ فقط کلاہ ناشرہ پر قصر کرتے ہیں اور عمامہ نہیں باندہ ہتے بلکہ غالب
 اوقات میں برہنہ سری کلاہ و دستار ہتے ہیں اسطرح بنگالی استعمال

کلاہ کا نہیں کرتے اور اکثر ہنود و ستارے کلاہ استعمال میں رکھتے ہیں
 سو یہ صورتیں خلاف سنت اسلام ہیں شیخ فی کہا ہے حدیث میں
 آیا ہے جسے بیشک عمامہ باندھا یا کٹرتے ہو کر انارہنی تو مبتلا کر گیا اوس کو اس
 ایسی بلا میں جس کی وہ نہیں ہے انتہے لکن اس حدیث کی تخریج بیان
 نہیں کی اسکی سند کو دیکھنا چاہیے کہ کیسی ہے پہر کہا ہے کہ اگر معذو
 ہو یا زن یا بیمار تو جائز ہے اور بعض کتب معتبرہ میں لکھا ہے کہ کوئی شخص
 آپ کو اکثر اوقات میں لباس سیاہ و سبز سے مشور کرے کہ یہ مکروہ و
 ممنوع ہے چنانچہ حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے من لبس ثوب شہرة فی الدنیا
 البسہ اللہ ثوب مذلة یوم القیامة رواہ احمد و ابی داود و ابن ماجہ
 اور اگر احیاناً ہو تو کوئی مانع نہیں ہے اور بہترین لباس جامہ سفید ہے
 اور گھرمین ملوک و اغیار کے دستار سیاہ و سبز یا جامہ و سبزین و رداء
 سیاہ و سبزین کرنا جائز ہے انتہے وجہ اس ممنوعیت کی غیر ظاہر
 ہے اس کا ماخذ معلوم کرنا چاہیے

ذکر کلاہ کا

کلاہ دو قسم ہے ایک لاطیہ و دوسرا شترہ لاطیہ وہ ٹوپی ہوتی ہے جو
 سر سے متصل ہوا و ایسی ٹوپی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر
 مبارک پر رکھی ہے اور شترہ وہ ٹوپی ہے جو سر سے متصل نہ ہو بلکہ افرشتہ

ہوا اور ایسی ٹوپی شاطرائف سیاہ ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتر سر مبارک پر رکھی ہے اور بعض مشائخ اسکو پہنتے ہیں سو یہ جائز ہے اور حضرت کبھی لاطیہ نیچے عمامہ کے پہنتے اور کبھی عمامہ بے لاطیہ کے باندھتے لیکن حدیث مقدم رکاز سے منی عمامہ بی لاطیہ کی نکالتی ہے ابو کبشہ نے کہا ہے کان کماں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَاهُ یعنی صحابہ کی ٹوپیاں سر سے لگی ہوئی تھیں نہ بلند اکثر شرح نے کہا ہے کماں جمع ہے کہ کی کہ کلاہ مدور کو کہتے ہیں کذافی القاموس اور بعض نے کہا مراد کماں استین ہے یعنی آستین فراخ تنی ایک بالشت تک نہ رومی و ہند و پنجابی کہ تنگ دست ہوتی ہے۔

ذکر عمامہ کا

طریق عمامہ باندھنے کا یہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گول باندھتے تھے گنبد نما چنانچہ علماء و شرفاء عرب اسی دستور پر دستار باندھتے ہیں

ذکر کرتے کا

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متعین پہنتے تھے یعنی پیراہن ام سلمہ نے کہا ہے کان احب لثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المتعین رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَحُضْرَتُکَ کُوسِبِ کُیْرُونِ مِینِ کَرْتِہِ زِیَادَہٗ رَسِیدَہٗ

یعنی اس لیے کہ کرتا اعضا کو خوب ڈھانکتا ہے اور بدن پر ہلکا ہوتا ہے
 اور لباس اور سکا تواضع کرتا ہے اور جو شے حضرت کو مرغوب محبوب ہو
 وہ خالی نور و برکت سے نہیں ہوتی ہے آسمان بنت یزید نے کہا ہے
 آستین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرتے کی پونچھ تک تھی رواہ الترمذی
 وابو داود وقال الترمذی هذا حدیث حسن غریب اور بعض روایات
 میں سرانگشت تک بھی آئی ہے جزی فی فی کہا اس میں دلیل ہے اس پر کہ
 سنت پیرہن میں یہ ہے کہ رخ سے تجاوز نہ کرے اور غیر مقص میں جیسے
 جبہ وغیرہ ای سرانگشت سے تجاوز نہ و انتہ اور ابو ہریرہ نے کہا ہے
 کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذ البس قمیصا بذا بمیامنه
 رواہ الترمذی یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کرتے پہنتے تو جانب
 راست سے شروع کرتے اور حدیث سالم عن ابیہ میں آیا ہے کہ اسبال
 ازار و مقص و عمامہ میں ہوتا ہے جو کوئی کسی شے کو انہیں سے بطور
 اتزانے کی کہنیچے گا اس طرف اوس کی دن قیامت کے نظر نہ کرے رواہ
 ابی داود والنسائی وابن ماجہ حدیث دلیل ہی نہیں عن الاسبال پر اور یہ
 معلوم ہوا کہ خصوصیت اسبال کی کچھ نہ اتنے ازار و روار کے نہیں ہے بلکہ
 ہر لباس میں ہوتی ہے ملا علی قاری نے منجملہ بدعات حرمین شریفین کے
 یہ بھی کہا ہے کہ عمامہ کا ابلح و کھانڈ کا اخراج لکن اسبال ازار میں

بالخصوص وعید شدیدی ہی ابو ہریرہؓ فی رفعہا کہا ہے ما سفل من الکعبین
من النار فی النار رواہ البخاری اسی صاحبہ فی جہنم

ذکر حُسلہ کا

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہی حُلہ سرخ پنتے سے حُلہ کتے ہین دو
کہ پڑون گو معنی دو تو او مراد سرخ سے خطوط سرخ ہین معنی لال دہاری
جیسے لنگی یہ مراد نہیں ہے کہ وہ سرخ خالص تھا اس لیے کہ سرخ خالص
منہی حنف ہی او حضرت نے نری لال رنگ ہی منع کیا ہے اور فرمایا ہے
ان هذا لباس الکفار فلا تلبسہا شیخ فی تخریج اس حدیث کی ذکر نہیں کے
لکن ابن عمرؓ نے کہا ہے کہ ایک مرد نکلا او سپرد وثوب احمر تھے اوں نے
حضرتؐ پر سلام کیا آپؐ نے او کو جواب سلام کا نہ دیا رواہ الترمذی و
ابوداؤد حدیث دلیل ہی تحریم لبس احمر یقین رجال کی اور اسپر کہ
مڑکب منہی عنہ کا وقت تسلیم کی مستحق جواب و تکریم کا نہیں ہوتا ہے اور
حدیث عمران بن حصینؓ میں رفعاً آیا ہے لا اربک لادجوان الہم رواہ ابونعیم
مراد ارجوان سی و سادہ خرد سرخ رنگ ہی اور حدیث علیؓ میں لبس میاثر
سے نہی فرمائی ہے رواہ اہل السنن الاربعہ و دوسری روایت ابو داؤد
اس لفظ سے ہے فی عن میاثر لادجوان یعنی سرخ ارغوانی سی منع فرمایا ہے
میاثر جمع ہے میثرہ بالکسر کی مراد میثرہ سے و سادہ خفہ ہر حمر ہے جس کو

سوار اپنے نیچے رکھتا ہے یعنی زین پوش سرخ برادرین عازب کا لفظ رفا
یہ ہے فہی عن المیثرة الحمراء رواه فی شرح السنة لکن ان احادیث پر
نیل الاوطار میں تحکم کیا ہے اور لبس احمر کو جائز بتایا ہے خلافاً للحنفیت

ذکر اطہار نعمت لباس کا

ابن عباس کہتے ہیں میں نے حضرت کو دیکھا کہ بہت عمدہ حلہ پہنے ہوئے تھے
اور فرمایا کہ اگر تھل واسطے اطہار نعمت حق کے ہے تو مشابہ ہوگا اور اگر
واسطے تکبر و اقتدار کے ہے تو معاقب ہوگا انتہی شیخ نے اس حدیث کا
بھی کچھ آیتا نہیں بتایا لکن یہ مضمون صحیح ہے حدیث عمرو بن شیبہ عن
ابیہ عن جده عن رفا آیا ہے ان الله يحب ان یری اثر نعمته علی عبدہ
رواہ الترمذی یعنی اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ اثر انہی نعمت کا
اپنے بندے پر ملاحظہ فرمائی ولہذا حدیث ابو الاحوص عن ابیہ میں آیا ہے
کہ میں پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گیا مجھے ایک ثوب دئے
یعنی کپڑا کم اوقات کا تھا مجھے فرمایا تیرے پاس مال ہے میں نے کہا ہاں کہا
کون سا مال ہے میں نے کہا ہر قسم کا اس نے مجھ کو شتر و گاؤ و گوسفند و اچ
و غلام سب دیے ہیں فرمایا فاذا اتاک الله ما لا فلا اثر نعمۃ الله علیک
و کلامتہ رواہ احمد والنسائی یعنی جبکہ اس نے تم کو مال دیا ہے تو اب چاہیے
کہ اثر اس نعمت کو راست کا تجھ پر نظر آئے یعنی تحسین و تکلیف و تجدید ثیاب

میں وقت اسکان کے بغیر مبالغہ کرنے کی نفاست وقت و مظاہرہ
 لمیس علی اللبس میں بحسب عادت عجم آبن سعود فی رفا کہا ہے کہ داخل
 ہوگا جنت میں وہ شخص جس کی دل میں برابر ایک ذرہ کی کبر ہے ایک مر
 نے کہا ان الرجل یجبان لیکن شہ باسحنا و بغلا حسنا فاما ان الله جیل
 یجبال الجبال الکبر بطریق الحق و غلط الناس رواہ مسلم مراد بطریق بطریق جبال
 حق ہے اور غلط سی استحقاق طلق اصل بطریق شدت فوج و نشاط ہے اور
 مراد بطریق اس جگہ طغیان ہی وقت نعمت کے نہایت میں کہا ہے بطریق الحق
 ہواں یجعل ما یمولہ الله حقاً من تقحیدہ و عبادتہ یا طلاق و قبل ہواں
 یتجبر عند الحق فلا یراہ حقاً و قبل ہواں یتکبر عن الحق فلا یتقبلہ انھی
 یہ احادیث دلیل ہیں جو از تجل و آرایش مباح پر جس طرح کہ اور حدیثوں
 میں جہاز پر بطریق بطریق کے وعید آئی ہے

ذکر خیر ازار و غیرہ کا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رفا کہا ہے لا یظن الله یوم القیامۃ الی من
 جہاز راہ بطریق ای تختہ متفق علیہ یعنی نظر رحمت نہیں کرتا ہے اسطر
 اس شخص کے جو اپنی ازار تختے سے نیچے کری تکبر و اترا نے کی راہ سی
 قید کبر سے معلوم ہوا کہ بغیر کبر کے حرام نہیں ہے لکن مکروہ ہے اور اگر
 بسبب کسی عذر کے ہے جیسے سردی یا بیماری تو مکروہ بھی نہیں ہے

واسد اعلم ابن عمر کا لفظ رفعاً یوں ہے من جہاں یا بخلاف لم یُنظر لہ الیہ
 یوم القیامۃ متفق علیہ حدیث اولین تخصیص ہتی ازار کی مگر اس
 حدیث میں تعمیم ثواب کی آگئی کہ پڑ امام ہے خواہ تہہ ہو یا جامہ یا کرتہ یا اگر
 یا قبا یا فخر یا دوسرے یا چادر یہ سب اس میں داخل ہیں حکایت
 ابن عمر نے رفعاً کہا ہے ایک آدمی اپنی ازار اتر کر گسیٹا تا وہ دہا دیا
 گیا سو وہ زمین میں قیامت تک دستا چڑھا تا ہے رواہ البخاری متصل ہے
 کہ یہ شخص اس امت کا ہو یا اگلی امت کا سو اسی قارون کے یہی راجح
 ہے اس لیے کہ بخاری نے اس حدیث کو ذکر بنی اسرائیل میں کہا ہے
 بالجلد ابال تحت الکعبین اگر واسطے خیال رکھے تو حرام ہے اور غیر خیال
 کے لیے ہی تو منع تہہ ہے نہ تحریم واسد اعلم دلیل اس پر حدیث ابن عمر ہے
 کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ من جہاں یا بخلاف
 لم یُنظر لہ الیہ یوم القیامۃ ابو بکر نے کہا اے رسول خدا انا ہری بیستہ
 الا ان اتعاهدہ فرمایا انک لست من یفعلہ خیالہ رواہ البخاری یعنی
 لگ جانا ازار وغیرہ کا بلا قصد مضرت نہیں ہے خصوصاً ایسے شخص سے بکا
 شیوہ اترانا نہ لوگن افضل وہی متابعت ہے

ذکر لباس قیمتی کا

شیخ کہتی ہیں خلاصہ میں کہا ہے کہ لباس یلبس الثیاب الجمیلة اذا کان

لا یتکبر یعنی عمدہ لباس پہننا اگر براہ کبر نہ تو درست ہے مجمع التوازل
 میں کہا ہے خرچ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات یوم وعلیہ
 رداء قیمته الف درہم ودرہما قاما الى الصلوۃ وعلیہ رداء قیمته الف
 درہم و ابو حنیفہ برقی بر داء قیمته اربع مائۃ دینار وکان یقول
 لتلا مینہ اذا رجعتہ الی اوطانکم فعلیکم بالثیاب الفینۃ انتھی یعنی
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چادر قیمتی ہزار درہم کی پہنی تھی اور
 چند ہزار درہم کی چادر میں نماز پڑھی تھی اور امام ابو حنیفہ ج فی چار سو
 دینار کی چادر اوڑھی تھی اور اپنے شاگردوں کو فرماتے تھے کہ جب تم اپنے
 ملک کو جاؤ تو نفیس لباس پہن کر جاؤ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 جامہ معلّم بھی پہنا ہے یعنی چپٹ کی طرح کا اور جامہ سیاہ بھی پہنا ہے
 اور یوسین بھی جس کی اطراف سندس سے ٹکے ہوئے تھے

نوکر لباس وسیع کا

قنیہ میں کہا ہے لف العمامۃ الطویلۃ ولبس الثیاب الوسیعۃ حسن
 فی حق الفقہاء الذین ہم اعلام الحدی دون النساء انتھی یعنی لنبا
 عمامہ باندھنا اور کشادہ جامہ پہنا حق میں اہل فقہ کے بہتر ہے نہ حق
 میں حور تون کے میں کہتا ہوں یہ روایت راہی مجر د ہے جو عمامہ کہ عمامہ
 نبوی سے زیادہ طویل ہو وہ واپل سرف ہے اور علاوہ سرف کے

سخت بدنام ہوتا ہے افغانستان کی لوگ اور ہندوستان کی سر پہ
 ایسے عام طویل باندھتے ہیں اور جامہ وسیع ہی اگر اس بال مراد ہے
 تو وہ حرام ہے اور ظاہر ہی ہے اور اگر مراد یہ نہیں ہے بلکہ بقدر حاجت
 و رفع حرج و بردہ ہے تو جائز ہے اور از افغانستان جو وہ درودہ ہوتی
 ہے داخل سرف و سفہ ہے فقہاء کو تو اتباع حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم سب سے زیادہ و کار ہو نا چاہیے نہ ابتداء لقد کان لکرم فی
 رسولی اللہ اسوۃ حسنۃ الخ اور جو فقہاء ایسے نہیں ہیں وہ احلام ضلال
 ہیں نہ اعظام ہوتے

ذکر حلت لباس کا

شیخ رح فرماتے ہیں کہ اصل پہننے میں جامے وغیرہ کی یہ ہے کہ وجہ
 حلال سے ہو اور جو جامہ کہ وجہ حرام سے ہوتا ہے اس میں نماز فرض
 و نفل قبول نہیں ہوتی ہے اور افضل جامہ میں یہ ہے کہ ثوب وسط پہنے
 نہ غایت جیدا و نہ غایت رومی اور وہ جامہ جو خلق میں متعارف و
 مشہور ہے وہ حضرت نے دو بار سے زیادہ نہیں پہنا ایک مرتبہ نجاشی
 بادشاہ حبشہ فی بطریق ہدیے کے بھیجا تھا اس کو ایک بار پیکر جعفر طیار کو
 دیدیا دوسری مرتبہ طرف سے یمن کے بطور تحف و ہدایا کے آیا تھا
 اس کو ایک بار پیکر حوالہ وحیہ کلبی کیا۔

ذکر گریبان و جیب کا

جیب یعنی گریبان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانے کا طرفہ بغل کے ساتھ اور علاقہ اوس کے بازو سے کا بغل جانب راست تھی جس طرح کہ اس زمانی میں معمول و معروف و مشہور ہے روضۃ الشجر و زاد الفقہار میں بھی بخاری و نووی سے اسی طرح مروی ہے کہ زوگر گریبان کا طرفہ دست راست کے تہا روضہ میں کہا ہے زمان سابق میں جب غازی کافروں سے لڑنے کو جاتی اور فرصت وقت بہتہ سے غنیم کے پٹا تو نان و تہ و غیرہ ماکولات کو جیب و گریبان میں رک کر راہ چلتی اور کھورت کی لگام باندھتے مہتممین تہا کھلتے لقمہ نان اور پکان پکان خرماء دست راست سے نکال کر کھاتی زمان عمر بن عبدالعزیز و بنی عباس میں سے دستور گریبان جامہ کا یہی تھا جسے اس دستور کو بدعت جدیدہ کہا ہے براہ نافعہ کی کہ اسے بخاری میں مذکور ہے کہ ارباب علم و فضل اجزا کرتے و نسخ جیب و گریبان میں رکھتے تھے اور راہ میں بغل و جیب سے نکال کر مطالعہ کرتے جاتے اور مجالس میں بادشاہوں اور علماء دین اور صلحاء اہل صدق و یقین کے بعد فراغ کے اکل طعام سے تینا و تبرکات نان کو گریبان و بغل میں رکھ کر لیجاتے تھے تاکہ جو شخص خاص و عام اپنے گھر جاوے اہل بیت کو اوس تبرک سے فالص کرے اور رومال و مفتوح

کو چپ و گریبان میں رکھتے تھے اور یہ سارا استعمال دست راست کا
 روی گریبان پر راست آتا ہے اور اگر رو گریبان جامہ کا دست چپ پر
 ہوتا تو استعمال دست راست کا نہو سکتا اور بڑا حرج واقع ہوتا اور مقرر کرنا
 روی گریبان کا طرف دست چپ کے منہی عنہ ہے اس لیے کہ طریق ہے
 مجوس کا یہ آتش پرست لوگ رخ گریبان کا جانب دست چپ ہی رکھتے
 ہیں بادشاہ اسلام وقاضی کو چاہیے کہ اس طریقے سے کہ رو گریبان کا
 طرف دست چپ کی ہوشیاری اور زبردستی حکایت زمان عمر بن عبد
 مین ایک شخص کو واسطی گواہی کے لئے تھے وہ حاضر محکمہ ہوا اوس کے
 گریبان کا رخ اور علاقہ بندش کا طرف دست چپ کے ہتھاقاضی نے
 اوس کی گواہی رو کر وی فائدہ مکتوب نو دو حکیم میں شیخ شرف الدین کچھ
 منیری ج نے کہ سنبھار علماء و مشائخ اوس وقت کے ایک عمدہ شخص تھے
 لکھا ہے کہ سب کا سینا جامی میں سنت ہے اور جانب چپ میں اس لیے
 ہے کہ تاکہ دست راست کو آسانی نیچے کر سکے قرآن مجید میں بحث موسیٰ
 علیہ السلام فرمایا ہے ادخل یدک فی جیبک تخرج بیضاء من غیر سوء اور جو
 جامہ کہ اہل اسلام پہنتے ہیں وہ اسی جیب چپ کی ساتھ دوخت کرتی ہیں
 کیونکہ اس میں فوائد ہیں وقت حاجت کے شانہ و دیگر اشیاء اوس میں
 رکھ لیتے ہیں اور دست راست سے نکالتے ہیں اور عربین کہ استعمال

مقب الحیب کا ہے وہ بھی اسی دست راست پر ہے

ذکر لبس جامہ

پہننے میں جامہ و پیراہن جو بکے سنت یہ ہے کہ پہلے دست راست آستین راست میں ڈالی ہو ورنہ اگر آستین چپ میں لیجاے پہرہ و چادر و گلیم کو دست راست سے دوش چپ پر ڈالی چنانچہ ایسا ہی معمول ہے اور مسیت کا لفافہ بھی اسی دست سے کرنا چاہیے کیونکہ مردہ کا لفافہ حکم چادر و رواد کا رکنا ہے اور یہ دستور اکثر کتب فقہ میں مسطور ہے اور جو لوگ کہ جاتے کے پہننے کو رواد و چادر کے پہننے پر قیاس کرتے ہیں ایک امخلاف شرع و بدعت کو رواج دیتے ہیں سو اس طریقے سے اجتناب کرنا چاہیے تاکہ مشابہت نہ ہو اور معاقب نہ ہوں۔

ذکر وسعت آستین کا

پیراہن جو بکے و خرقہ میں آستین کا فراخ کرنا سنت صحابہ و مشائخ متقدمین ہے یہ اس لیے کہ وقت وضو کرنے یا کوئی اور کام کرنے کے آسانی سے اوس کو لپیٹ سکین اور اگر چاہیں تو سجاد دیا اور کچہ اندر آستین کے رکھ لیں۔

زیادہ ان مجازی کی نماز حاشا کہ وضو بیا روضہ تین تک آستین نہ لے

ذکر مغزی و گوٹ کا

مغزی و گوشت کا سر آستین و پانچی دامن جامہ پسینا سنت ہے صحابہ
و تابعین پیر اہلن وجہ کو فرخ و کشادہ رکھتے تھے اس لیے کہ جو دوسری
اوکار یا صنت و مشقت و صیام و قیام میں نہایت لاغر و تنگ و ضعیف
ہو گیا تھا

نتم از ضعف چنان شد کہ اجل حبت وثیا نالہ ہر چند نشان داد کہ در پیرست
لیکن یہ طرز توسیع اس لیے تھا کہ ہیبت و شہامت معلوم ہوا و چشم
اعدائین حقیر نظر نہ آئیں ان حضرات نے جو کچھ کیا ہے وہ براہِ نفس
نہیں کیا ہے بلکہ واسطی ترویج و استقامت دین کی کیا ہی جزا ہم اللہ خوا

ذکر قرب کا

قبا اوس جانے کو کہتے ہیں جو گریبان دار نہواور یہ قبا عرب و حبش میں
مستعار ہے اور عجم میں بہت پٹی جاتی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے بھی اسکو پہنا ہے اور روگریبان کا اور علامت بندش کا دست
راست پر تھا اور چپہ رویہ جسکی آستین تنگ تھی وہ بھی پہنا ہے اور قوت
وضو کے باعث آستین سے باہر نکال لیے تھے یعنی وہ جب آنا تنگ
آستین تھا کہ نبی کریمؐ نکالی وضو نہو سکتا تھا تحقیق یہ ہے کہ جبہ سفر میں
پہنا تھا اسی پر اتفاق ہے بعض نے کہا اس میں دلیل ہے اس پر جبہ
تنگ آستین سفر میں چاہیے نہ حضرین صحابہ کی آستینیں مندرجہ میں تنگ

فراخی اون کی ایک بالشت ہوتی تھی میفر بن شعبہ نے کہا ہے کہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیس جبة رومية ضيقة الکمین متفق علیہ
کہ بھی جبہ وقتاً مکہ دار سیئے میں چنانچہ جامہ مکہ دار کہ اس زمانے
میں معروف و مشہور بہ قادری ہے۔

ذکر موضع جیب کا

یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جیب حضرت کے قمیص مبارک کی سینہ
برکات گنجینہ پر تھی چنانچہ بہت سی حدیثیں اسی پر دلالت کرتی ہیں اور
علماء حدیث نے تحقیق اس کی کی ہے اور عرف تمامہ دیار عرب و خلافت
سلف کا ابتدای میں سے تا اقصای مغرب اسی پر ہے اور بعض لوگ
جن کو علم سنت کا نہیں ہے یہ گمان کرتے ہیں کہ ہونا جیب قمیص کا سینے پر
برکت ہے کیونکہ بعض دیار عجم میں سینہ پر جیب کا ہونا عادت عورتوں کے
ہے لہذا بعض فقہار فی حکم اگر بہت کا دیا ہے بہت تشبیہ بنا کر لکن اس میں
شک نہیں ہے کہ یہ عادت حادث ہے اور تحقیق یہ ہے کہ جیب یہ میر میں ہو
کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سینہ مبارک پر تھی فقہار نے جو شق جیب کا کتین
پر مقرر کیا ہے یہ عکس جیب آنحضرت ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس
مستند سے زیادہ تفصیل میں ترجمہ فارسی و شرح عربی مشکوٰۃ میں لکھی ہے
اور اگر احیاناً شق جیب علی الکتین حضرت نے پہنی ہو اور سنداوس کی

فقہاء کو پہنچتی ہو تو ہو لیکن سند قوی اس کی مطابق علماء حدیث کسی
 مجاہدین سے ف شیخ احمد سہروردی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے مکتوب سمیعہ
 وسیرۃ میں لکھا ہے اہل عرب پیراہن پیش چاک پہنتے ہیں اور اس کو
 سنت جانتے ہیں بعض کتب معتبرہ خفیہ سے مفہوم ہوتا ہے کہ پیراہن پیش
 چاک مردوں کو پہننا ناپا سید کہ لباس حور تون کا ہے کہ حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لعن اللہ الرجل یتلبس بلبس المرأة
 والمرأة تلبس بلبس الرجل یعنی ملعون ہے وہ مرد جو لباس زن پہنتے اور وہ
 زن جو لباس مرد پہنتے رواہ احمد و ابوداؤد والنسائی عن ابی ہریرۃ
 اور مطالب المؤمنین میں کہا ہے لا یتشبه المرأة بالرجل ولا یتشبه الرجل
 بالنساء فان کلا الفریقین ملعون یعنی عورت مرد کا جامہ اور مرد
 عورت کا جامہ نہ پہنے کہ یہ دونوں فریق ملعون ہیں بلکہ مفہوم ہوتا ہے کہ
 پیراہن پیش چاک لباس اہل دین و اہل علم کا نہیں ہے لہذا اس لباس
 کو واسطی اہل ذمہ کے تجویز کیا ہے جامع الرموز میں محیط سے منقول ہے کہ
 لا یلبس ای الذمی ما یختص باہل الدین والعلم کالرداء العمامۃ ہل
 قمیصا خشنا من الکرباس جیدہ علی صدرہ کالنساء نیز بقول بعض
 علماء پیش چاک قمیص نہیں ہے بلکہ درج ہے قمیص نزدیکان کے وہ ہے
 شبکا چاک نمکبین پر جو جامع الرموز میں بزیل بیان کفن زن اور ہلایہ

میں بدل قمیص کے درج کہا ہے اور دونوں میں فرق کیا ہے کہ درج
کاشتق یعنی چاک طرف سینے کے ہوتا ہے اور قمیص کا طرف ننگ کے اور
بعض لوگ قائل تراوت ہین فقیر کے نزدیک صواب یہ ہے کہ چونکہ مرد
تشبہ زن سی لباس میں منوع ہین تو اب ہم یہ دیکھیں کہ جہاں کہیں عورتیں
پیراہن پیش چاک پہنتی ہین وہاں مرد ترک تشبہ بزنان کر کے پیراہن
حلقہ گریبان بنیں اور جس جگہ کہ عورتیں پیراہن حلقہ گریبان
پہنتے ہین وہاں مرد پیراہن پیش چاک بنیں ماوراءالنہر و ہندوستان
میں عورتیں پیراہن پیش چاک پہنتی ہین ناچار یہاں مردوں کو پیراہن
حلقہ اختیار کرنا چاہیے انتہ

ذکر خرقہ و فرجی و نحوہما کا

خرقہ و فرجی ولبا وہ علماء و مشائخ نے پہنا ہے اگرچہ کوئی سند قوی
اس باب میں نہیں ہے اور زمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
یہ لباس نہ تھا لیکن اگر کوئی بچے تو سراج و لا لباس بہ ہے لوگ کہتے ہین کہ
واقع فرجی کا فرعون ہے مگر کتب معتبرہ میں دیکھا نہیں گیا اور ثاب
نہیں ہوا پس بیجا ہے کہ نازکی وقت اس کی استینا ہر تہ میں کر لے
اور لٹکانے نہیں کہ مکروہ ہے

ذکر موضع ازار کا

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازار بالائے ناف ہی فوق کعبین تک
 تھی اسی سنت درست بھی ہے اور ناف ہی زانو تک ستر کرنا فرض ہے
 اور بعض نے ناف کو عورت میں داخل نہیں کیا ہے اس لیے کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناف حسین علیہا السلام کو بوسہ دیا تھا اس
 قیاس پر سراویل یعنی پاجامہ جو عجم میں متعارف ہے اور اوس کو شلو الہ
 کہتے ہیں مقدار ازار حضرت پر ہونا چاہیے اور اگر زیر شتالنگ ہوگا تو
 بدعت و گناہ ہے حدیث ابو ہریرہ دربارہ نہی ہر ازار اور حدیث ابن عمر
 دربارہ نہی جرتوب رقعاً پہلے گزر چکی ہے اور یہ دونوں حدیثیں متفق علیہ
 ہیں اسی جگہ سے فقہاء نے ازار کو ٹخنے سے نیچے حرام و بدعت محض کہا ہے
 اور حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے ما أسفل من الکعبین من الازار فی النار
 رواہ البخاری یعنی جو ازار ٹخنے سے نیچے ہے وہ آگ میں ہے جسے یہ ہوے
 کہ جتنے ٹکڑے قدم پر ازار لگتی ہے وہ ٹکڑے آگ میں جا بیگا یا یہ معنی ہیں کہ
 یہ فضل مذموم ہے ورنہ خیال کیا کرتے ہیں اکثر وعید شدید بقول ازار
 آئی ہے بیان تک کہ ایک شخص نیچے پانچے والا نماز پڑھتا تھا اوس کو حکم ملا
 کہ وضو و نماز کا اعادہ کری اور ایک روایت میں آیا ہے کہ شب نصف
 شعبان میں سب بچے جاتے ہیں مگر عاق و مدمن خمر و سبل ازار رائج یہ
 ہے کہ حکم درازی کا سب کچھ نون میں جاری ہے جو قدر حاجت اور عورت

سنت سے زیادہ ہے تخصیص زنا کی اس لیے ہے کہ عہد حضرت یمین
 غالباً لباس اکثر لوگوں کا یہی ازار تھا اولویت ازار کی نصف ساق تک
 ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازار ایسی ہی تھی اور ٹخنوں کے اوپر
 تک رخصت ہے اور یہی حکم ہے وامن قبا وپیرہن کا اور سنت آستین
 میں یہ ہے کہ بند دست تک ہو اور عادت سے زیادہ شلہ چوڑا داخل با
 ہے نہایت شلہ کی نصف پشت تک ہے اور درازی لباس کی واسطے
 عورتوں کے بھی ممنوع ہے لکن بالشت و بالشت بقدر ستر کے جس طرح کہ
 حدیث ام سلمہ میں آیا ہے

ذکر طول آستین و بند جامہ کا

شیخ رح فرماتی ہیں کہ آستین پیراہن و جامہ و قبا وجبہ نبوی کی کہی
 بند دست تک ہوتی اور کہی سر انگشت تک موافق ایام حرارت و برود
 کے اور کہی بی ان و شوق کے بھی ہوتی اور جامہ و قبا حضرت کی بی بند
 کے تھے یعنی زیادہ بند نہ تھے اور علماء و متاخرین فی اسکو لا لباس بہ کہا ہے

ذکر لباس رشتی کا

مرو کو رشتی کثیر پہننا حرام ہے حدیث عمر و انس و ابن ربیع و ابوامامہ میں
 رفا آیا ہے من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ متفق علیہ یہ کہنا
 ہے عدم دخول جنت سے مگر جسے تو بہ کر لی ہے سیوطی نے کہا اکثر کی نزہت

یہ معنی ہیں کہ وہ ہمراہ سابقین فائزین کے بہت میں بن جائیگا دوسرا لفظ
 ابن عمر کا رفعایہ ہے انما یلبس الحریر فی الدنیا من لاخلق لہ فی الاخرۃ
 متفق علیہ اور حدیث خدیفہ میں لبس حریر و دیاج اور جلوس سی حریر پر
 منع کیا ہے متفق علیہ اس نہی کو امام اعظم نے و بارہ جلوس نہی تشریح
 سمجھا ہے اور صاحبین نے تحریم کہا ہے ثانی اولیٰ ہے ان حدیث متفق علیہ
 عمر بن بقدر وسطیٰ و سبابہ کی لبس حریر کا جائز فرمایا ہے اور صحیح مسلم میں
 آیا ہے کہ عمر نے جابیہ میں خطبہ پڑھا اور کہا کہ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
 و سلم عن لبس الحریر الا موضع اصبعین او ثلث او اربع پہلی حدیث سی
 اباحت و انگشت کی اور اس حدیث سے جواز چار انگشت کا ثابت ہوا
 جمہور اہل علم اسی طرف گئے ہیں علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت صلح نے
 دسے ہاتھ میں حریر اور بائیں ہاتھ میں سونالیکر فرمایا کہ ان ہاتھ میں حرام
 علی ذکی رامتنی یعنی رشیم و زر حرام ہیں میر علی مست کی مردوں پر رواہ
 احمد و ابی داؤد و النسائی و ابن ماجہ و ابن حبان و هو حدیث حسن
 ابن ماجہ میں آنا اور زیادہ کیا ہے حل لانا ثقیف ابو موسیٰ کا لفظ یہ ہے
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہا احل الذہب و الحریر لانا ث
 من امتی و سحر علی ذکی رھا رواہ الترمذی و النسائی و قال الترمذی
 ہذا حدیث حسن صحیح لفظ ذکور میں اطفال بھی داخل ہیں یہ تحریم اول کیا

صبيان پر ہے کیونکہ وہ خود مکلف نہیں ہیں اور مرد و عورت سب پر حرام ہے ف
 ورنہ اکل و شرب و اغذیر و سیمین مرد و عورت سب پر حرام ہے ف
 شیخ نے کہا ہی لباس حریر مرد و لون اور لڑکوں کو حرام ہے مگر عورتوں
 اور نابالغ لڑکیوں کو درست ہے اور اگر واسطے دفع خارش و جرب اور
 دفع قمل یعنی جوؤں کے پہنے تو واسطے اسی طرح اگر معجون میں ابرشیم ملا کر
 کہاے تو جائز ہے انس کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر و
 عبدالرحمن بن عوف کو اجازت دی تھی کہ حریر پہنیں اون کو خارش تھی
 متفق علیہ مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ اون و ونون نے شکوہ جوؤں
 کا کیا حضرت ۴ نے قصص حریکی حضرت بخشی اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ
 لبس حریر حرام ہے مگر واسطے کسی حاجت یا مصلحت کے یہی مذہب ہے شافعی
 کا اور نزدیک مالک کے اصلاً جائز نہیں ہے ہدایہ میں کہا ہے کہ پہنا حریر
 و زینا کا حرب میں نزدیک صاحبین کے درست ہے سختی سلاح کو دور کرتا
 ہے اور چشم دشمن میں مہیب تر ہوتا ہے اور نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
 کے مکروہ ہے بوجہ اطلاقی نہی اور ضرورت منفع ہے لبس مخلوط ہے اور
 صاحبین کہتے ہیں کہ حریر خالص واقع تر ہے

ذکر آئینہ و شرح حریر کا

ابو ریاح کہتے ہیں فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یجعل الرجل

فی اسفل ثیابہ حریرا مثل الہاجمرا و یجعل علی منبکیہ حریرا الحدیث
رواہ ابو داود والنسائی معنی منع فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اس سے کہ لگائے مرد نیچے کپڑے کے ریشم یعنی استریشم کا مانند اہل
عجم کے یا لگائے مونڈ ہون پر کپڑا ریشمی مانند عجیون کے معلوم ہوا کہ اب
واستردونون جامہ ریشمی کے حرام ہیں اور مونڈ ہون پر ریشمی کپڑے سے
مراو علم حریر ہے یعنی بطور خجاف کے حریر یا کٹنا یا کام ریشمی کرنا یا کوئی چاد
ریشمی وغیرہ کا دوش پر رکھنا یا ترخیج بنانا کہ یہ سب تصرفات ممنوع ہیں

ذکر لبس حریر غیر خالص کا

تحریم حریر خالص کی رجال پر مجمع علیہ ہے رہا وہ حریر جو مشوب بالغیر ہو
سواہل علم کا اوس میں اختلاف ہے آئین کی دلیل حدیث جلد
سیرا ہے یہ حدیث صحیحین میں علی مرتضیٰ سے آئی ہے لکن تفسیر میں
اس حد کی اختلاف ہے کسی نے کہا وہ دہاری دار تھا اور کسی نے کہا
مختلف رنگ کا تھا یہ دونوں تفاسیر وال علی البطلوب نہیں ہیں اور
بعض نے کہا ہے کہ وہ حریر خالص تھا اور حسی مشوب کو حرام نہیں کہا
ہے اوس کی دلیل حدیث ابن عباس سے نزدیکیا حروا ابو داود کے
اس لفظ سے کہ اغنا فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الثوب الصمت
من قننا اس کی سند میں خفیف بن عبد الرحمن راوی ضعیف ہے یہ حدیث

نزدیک ابو داود کی اس لفظ سے ہے نفی عن الثوب المصمت من الحریر
 فاما العلم و سدی الثوب فلا یاس به یعنی نری ریشم سی منع کیا ہے اور
 جس کی دباہری ریشم کی ہے اور تانا ریشم کا ہے اور کا مضائقہ نہیں جس
 کپڑے میں تانا بنا ریشم کا ہو اور کا پہننا حرام ہے اور نزدیک صاحبین
 کے لڑائی میں جائز ہے اور جب کا تانا ریشم کا اور باناسوت کا ہے وہ مشروع
 ہے نزدیک جمہور کے لیکن اسکا عکس مکروہ ہے مگر لڑائی میں غرض کہ
 لڑائی میں نزدیک صاحبین کے حریر خالص جائز ہے اور نزدیک امام
 ابو حنیفہ کے جس کا بانا حریر کا ہو اور تانا سوت کا وہ درست ہے اور
 جس میں تانا حریر کا ہو اور بانا اور چیز کا وہ مطلقا مباح ہے لیکن امام ربانی
 قاضی محمد بن علی شوکانی اور ابن دقیق العید مشروع عرفی کو بھی ناشروع
 کہتے ہیں بدلیل حلا سیر اس لیے کہ راجح یہی ہے کہ وہ ریشم خالص نہ تھا بلکہ
 مشوب تھا مسوی شرح موطا میں کہا ہے کہ حلا سیرا وہ ہے جس میں خطوط
 ہوں یہ چادرین میں حریر کی یا غالباً سو میں حریر ہوتا ہے اور حدیث علی
 بن لبس قسی سے منہی آئی ہے رواہ اہل السنن الاربع شرح فی کہنا ہے
 قسی ایک قسم ہے کپڑے کی اور میں ریشم کی دباہری ہوتی ہے اور طیبی
 نے کہا یہ کپڑا کتان کا ہوتا ہے ریشم سی ملا ہوا ابن ملک نے کہا یہ نہ
 جب ہے کہ سارا ریشمی ہو یا بانا ریشم کا در نہ منی تنزیہ کی ہوگی لیکن اولیٰ ہی

ہے کہ مراد تہی سے مخلوط ہے واسطہ اعلم اور جواز حریر خالص کا متن درج ہے
میں واسطے تداوی کے لکھا ہے نہ واسطی حرب کی بالجملہ تقویٰ ترک مشوب
ہے اور فتویٰ جواز لبس مشوب واسطہ اعلم

ذکر لباس معصوم و معصومہ کا

شیخ حنفی فرمایا ہے کپڑا کسم اور زعفران کے رنگ کا مرد و ن کو حرام
ہے اور کسم میں علما کا اختلاف ہے بعض نے مطلق حرام کہا ہے اور بعض
نے کہا کہ اگر بعد تنبی کے رنگا ہے تو حرام ہے اور اگر بعد رنگ کے بنایا
تو مباح ہے اور بعض نے کہا کہ اگر راسخہ او سکا زائل ہو گیا ہے تو مباح ہے
والاحرام اور بعض نے کہا کہ پینا او سکا محالسن و محافل میں مکروہ ہے
اور گہرین پینا درست ہے مختار مذہب حنفی میں کراست تحریمی ہے اور
نماز پٹہنا اوس میں مکروہ ہے اور جو لال رنگ سوای کسم کے ہے
اوس میں بھی اختلاف ہے شیخ قاسم حنفی نے کہ اعظم علماء متاخرین مصر
سے ہیں یہ تحقیق کیا اور فتویٰ دیا ہے کہ حرام ہے بسبب رنگ کے پس اگر
لال رنگ حرام و مکروہ ہے اتنے شوکانی حنفی نے مصوغ بالصوف و کسم
عنہ لکھا ہے بدلیل حدیث ابن عمر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ پر
ووجاہہ معصومہ دیکھے فرمایا ان هذه من ثياب الکفار فلا تلبسوها رواہ
مسلم وغیرہ اور حدیث علی بن ابی رافعہ بھی آئی ہے لباس معصومہ

رواہ مسلم وغیرہ ایضاً ابن عمرؓ کا لفظ یہ ہے اُنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم مصبوغ بعضہ ہو رہا فقال ما هذا فعرفت ما کرہ الی قولہ اخر
 قال افلا کسوۃ بعض اہلک فانہ لا یاس بہ للنساء رواہ ابو داؤد
 مجہد ایک کپڑا تھا کنب کا رنگا ہوا گلابی اس سے معلوم ہوا کہ کنب کے
 رنگ کا کپڑا پہنا مرد کو حرام ہے حصفر کہتے ہیں رنگ سنخ کو ہیئت
 مخصوص پر توجہ حدیث دربارہ لبس مطلق احمر آئی ہے جیسے حدیث براہ
 کہ رایتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی حلۃ تجراء لہ ارشیئاً قط احسنہ
 سما فی الصبحین معارض اس کی منوگی اور اس باب میں اور حدیثیں ہے
 آئی ہیں جیسے در بیان اون کے اس طرح پر ہے کہ ممنوع وہ احمر ہے جو
 مصبوغ بعضہ ہو اور مباح وہ احمر ہے جو مصبوغ بعضہ نہ ہو یا بجائے کسم
 کی رنگ مردوں کو حرام ہے نہ عورتوں کو

نوکر گلیم کا

حدیث میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گلیم اوڑھ لیا ہے
 و علیہ مرطہ محل من شعر یعنی چادر اون یا موسے یا کتان یا شر
 قاموس میں کہا ہے مرطہ محل چادر صوف یا خز ہے نہایت مین کہا ہے
 کہ مرطہ کبھی لپٹم کی ہوتی ہے اور کبھی خز وغیرہ کی شرح و لبط اس مقدار
 کا بشرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے اتنے میں کہتا ہوں کہ جو تفصیل اہل فتنہ نے

و بارہ الوان مختلفہ بابت جواز و عدم جواز بحق رجال لکھی ہے اکثر وہ
بے دلیل ہے حدیث سی فقط حرمت معصفر کی ثابت ہوتی ہے باقی
ساری الوان خواہ پختہ ہوں یا خام جائز الاستعمال ہیں بلکہ نزدیک
محققین کے فقط حرمت معصفر کی ہے نہ معصفر وغیرہ کی یہ دوسری بات
ہے کہ رنگ سفید افضل الوان و مرغوب فیہ و محبوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھا اور
واسطی حیات و ممات کے یہی بیاض مقدم ہے

ذکر چادر کا

حدیث انس بن مالک آیا ہے کہ احب ثیاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
جبرہ تھا جب کو بپتے تھے متفق علیہ جبرہ کہتے ہیں چادر ساخت میں کو جبرہ
لال و ہر یان ہوتی ہیں اور کبھی سبز اور وہ موت سے بنی جاتی ہے
نظیر اس کی ہمارے اس ملک ہند میں لنگی ہے و ہارنی و بعض نے
کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رنگ سبز پسند تھا اس لیے کہ لباس اہل
جنت کا سبز ہوگا لہذا جبرہ کو دوست رکھتے تھے طبرانی و ابن السنی و ابو
نعیم نے روایت کیا ہے کہ کان حب لالوان الیہ الخضرۃ حدیث ابی مرثہ
یثیمی میں آیا ہے کہ ائمتہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثق بان احضران الحسن
رواہ الذمذنی مراد حضرت سے یا تو زنی سبزی ہے یا خطوط سبزی
حسن سبزی بخط سبز مرا کر داسپر دام ہرنگ زمین بود گر قمار ششم

ایک بار زمانہ عباسیہ میں واسطی امتیاز شرفاء و سادات کی اغیار سے یہ
 بیٹری تھی کہ جو سید ہو وہ ہمیشہ سبز عمامہ باندھا کرے تاکہ بھجور و ریت کی
 اطلاع اوس کے نسب عالی پر پوچھا جا کرے اوس پر حملہ رآمد رہا لیکن بعض غلام
 نے اس بارے میں یون کہتا ہے

جعلوا لابناء الرسول علامة ان العلامة شأن من لم یتمد
 فور النبوة فی جبہا و جہا
 یعنی الشریف علی الطرائف

نوکر کسا، نمکبند و از اغلیظ کا

ابو بروہ نے کہا ہے کہ عائشہؓ نے ایک چادر پیونکی ہوئی اور ایک موٹا
 تہمد باہر نکالا اور کہا کہ حضرت صلعم کی روح اسی میں قبض کی گئی تھی متقی علیہ
 حدیث دلیل ہے حضرت کے زہد پر اور سنو نیت پیوند جابر و لباس خشن پر خصوصاً
 آخر عمر میں واسد اعلم

نوکر کچھوئی اور فرش کا

عائشہؓ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کبوتر چیر سوتے تھے چم پر سے
 کا تھا اوس کے اندر چچال کچھو کی یعنی بجائے روئی کے بہری تھی متقی
 علیہ شامل ترمذی میں آیا ہے حصہ سے کہ حضرت کا بچہ ناث کا تھا
 ظاہر یہ ہے کہ کبھی وہ بچہ ناث کا اور کبھی یاسونی کا بچہ ناث چم پر سے کا تھا
 اور پیشینے کا ناث کا اور گھر و مسجد میں زیادہ استعمال ہو رہے کار تھا اور پیر

بیٹنا اور سونا سنت ہے ایک بار حضرت بوریہؓ پر سوئے تھے بدن مبارک
پر نقش بویا ہو گیا تھا یہ قصہ حدیث شریف میں بطور آریا ہے اور رسالہ
راہ سنت میں والد مرحوم فی او سکونظم کیا ہے ۵
بوریانہ نہی پاکہ از فقیران ست قدم نہ بیستان کہ جای شیران

ذکر تکیہ کا

عالمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت کا وسادہ جب تکیہ کرتے تھے
چمڑے کا تھا ہر او اس کا پوست تھا خرمے کا رواہ مسلم یعنی تکیہ لگا کر بیٹھتے
یا سوئی وقت سر کے نیچے رکھتے اس سے استجباب ستعال بستر و تکیہ کا واسطے
سونے اور آرام کے معلوم ہوا لکن تنعم میں زیادہ انہماک و اسراف نہ ہو بلکہ
حدیث ابن عباس کلی ما شئت واللبس ما شئت ما اخطأ ما ائتتادہ ست
و محیلة رواہ البخاری یعنی ہر طعام و لباس مباح کے کمانے پہنے کا اختیار
ہے جب تک کہ اسراف و تکبر نہ ہو اور حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ
میں فرمایا ہے کہ السبعاء مالہ یخالطہ اسراف ولا محیلة رواہ احمد والنسائی
و ابن ماجہ اسما صل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکیہ پسند تھا اور
آپ تکیہ لگاتے تھے اور تکیہ خوشبو کی رد کرنے سے منع فرماتے تھے بالجملہ
طریقہ حضرت صلیم کا یہ تھا کہ دنیا میں رہ کر کرتے اور متاع و لذات دنیا کے
اعراض فرماتی اور لباس مؤنث اور پٹیا پرانہ پہنتے اور جیسا کہ پیر امیر ہوتا

ہی تکلف پہنتے اور کبھی بیان جواز کے لیے نفیس و قیمتی کپڑا ہی پہن لیتے
 لکن فی الفور کیونجش دیتے اسی جگہ سے اہل علم نے کہا ہے کہ یہ قید
 رکھنا کہ کپڑا نفیس ہی ہو اور تکلف کرنا لباس میں خلاف سنت ہے
 اگرچہ اصل اشیاء میں اباحت ہے اور اگر کوئی شخص موٹا و حقیر کپڑا
 واسطے اٹھارہ یا طمع و سوال کے یا بطور ریا و موعظہ پہنتا ہے تو بے
 خلاف سنت ہے بلکہ اہل خیر و دیانت نے بقصد ستر حال و عفت و اطہار
 غنا کے اچھے نفیس عمدہ کپڑے پہنے ہیں تاکہ چشم اہل دنیا میں محقر نہ ہوں

ذکر قناع کا

حدیث عائشہ میں آیا ہے کہ ہم اپنے گہرین و دھوپ کی گرمی میں بیٹھے تھے
 کہ کسی نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا ہذا رسول اللہ مقبلاً منتقلاً
 رواہ البخاری یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چادر سے سر اپنا ڈھانکی
 ہوئے آتے ہیں یہ ڈھانکنا سر کا گرمی سے تھمایا اس لیے کہ کوئی آپ کو
 نہ پہچانی اس سے جواز قناع کا واسطی حرارت و برودت و بخوبائے ثابت

ذکر نقہ و فراش کا

جابر سے فرمایا تھا کہ ایک بستر واسطے مرد کے دوسرے بستر واسطی حور کے
 اور تیسرے بستر واسطی مہمان کے ہے اور چوتھا بستر واسطی شیطان کے
 رواہ مسلم عورت کے لیے بستر جدا کا نہ اس لیے فرمایا کہ شاید کسی وقت

مرد بسبب مرض یا کسی اور عذر کی تنہا سوئی ہو رہے بیویوں کی ساتھ سونا اور
اور افق لبنت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمراہ اپنے ازواج کے
سوئے تھے وقال تعالیٰ من لباس لکم واندر لباس لهن یہ آیت بھی بابتہ
یا بھوای خطاب ہی طرف مشیر ہی

ذکر شست کا حریر و دیباچ پر

اس کی بھی حدیث خذیفہ میں آئی ہے متفق علیہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کے نزدیک بچپنا حریر کا اور سونا او سپر اور بنانا تکیہ و پردہ کا حریر
لاباس بہ ہے اور ابو یوسف و محمد نے مکروہ کہا ہے یعنی حرام اور ہی حق
ہے اس لیے کہ لفظ حدیث تھا نا عن لبس الحریر والدیباچ وان مجلس
علیہ صیح ہے تحریم میں متن در ربیہ میں بھی نہیں لکھی ہے افتراش حریر
ابن القیم نے کہا ہے کہ اگر یش نہ آتی تب بھی نہیں عن اللبس متناول افتراش
کو ہوتی جس طرح کہ متناول التحات کو ہے کیونکہ لغت و شرعاً یہ لبس جس
طرح انہ نے کہا تھا قلت الی حصید لنا قد اسود من طول ما لبس
لبط اس مسئلہ کا شرح در ربیہ میں ہے رہا یہ امر کہ حرمت افتراش کے
مردوں پر ہے یا عورتوں پر ہی سو اس میں اہل عام کا اختلاف ہے
خراسان کے شوافع فی دونوں پر حرام کہا ہے اور عراق کے شافعی نے
عورتوں پر جائز بتایا ہے اول مذہب راضی ہے اور ثانی مختار نووی

ابن عباس و انس افتراش کو جائز کہتے ہیں نہ بہ خفیہ ہی یہ ہے
اس دلیل سے کہ افتراش المانت ہے لکن یہ کوئی ایسی علت نہیں ہے
کہ لائق استدلال کے مسائل شریعہ پر ہو سکے بر فرض عدم معارض حالانکہ
دلیل صحیح معارض اس کی موجود ہے و اسناد اعلیٰ

ذکر شبہ طلیان کسر و انشیکہ

حدیث اسماء بنت ابی بکر میں آیا ہے کہ اسماء نے ایک حبشہ طلیان کو سرائی
کا نکالا اور اس میں نکلا ریشمی نکا ہوا تھا گریبان پر یعنی بطور زینا کے اور
اوس کی دونوں کشادگیان بھی ریشمی کپڑے سے ٹکی ہوئی تھیں لہذا حدیث
رواہ مسلمہ طلیان کہتے ہیں چادر صوف سیاہ کو اور یہ جیبہ شاید مدورتا
اور کسر وانی نسبت ہی طرف بادشاہ فارس کے ایک کشادگی آگے تھی
اور ایک پیچے جس طرح بعض جیون میں آگے پیچے وہاں کھلے ہوتے ہیں بہر
حال اون دونوں چاکوں پر حریر کی سجاوٹ ٹکی ہوئی تھی یہ سجاوٹ چار
انگشت سے زیادہ نہ تھی کہ معارض حدیث عمران ہیری اور وہ جو حدیث
عمران میں آیا ہے کہ لا البس القیصر المکفف بالحمید و لا یؤد داود سو
محمول ہے زیادہ پرچار انگشت سی یا حمل اوسکا ورج و تقوے پر کرنا چاہیے

ذکر ازار زنان

حدیث ام سلمہ میں آیا ہے کہ جب حضرت نے ذکر ازار کا کیا تو اسماء نے کہا

کہ ازار عورتوں کی کیسی ہو فرمایا ایک بالشت لٹکی کہا پاؤں کیلے رہیں گے
 فرمایا ایک ہاتھ لٹکائے اس سے زیادہ کمر سے رواۃ مالاٹ و ابی داؤد والنسائی
 و ابن ماجہ و دوسری روایت میں نزدیک تر مذی و نسائی کے ابن عمر
 یوں آیا ہے کہ فرمایا فیضین ذرا کا لیزدن عجلہ مراد ورا ذکر ہے ازار
 کا ایک بالشت یا ایک گز شرعی تک تاکہ قدم ڈکے رہیں حدیث دلیل ہے
 اسپر کہ عورت کو سترت رم چاہیے ایسی ازار نہ پہنے جس سے پاؤں کیلے
 رہیں اس زمانہ میں جو پا جامہ تنگ چوڑی دار عورتوں میں مقبل ہے
 وہ خلاف اس حدیث کے ہی اور کلی دار پا جامہ اگرچہ ساترات نام ہوتا ہے
 لیکن اوس میں سرف و غمیلہ موجود ہے جو ازار معمول عہد نبوت تھی وہ
 ان ہر دو امر سے خالی تھی اوس طرح کی ازار کا رواج حدیدہ و اطراف
 یمن میں اب تک موجود ہے وہ ایک تہہ بہت خاص کا ہے جس سے
 اقدام لنواں دستور رہتے ہیں

ذکر ازار مردان

ابن عمرؓ نے کہا ہے میرا لکڑ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ ہوا میری ازار
 میں ستر غلام تھا فرمایا ہے عبداللہ ابنی ازار اوچھی کر مینے اوچھی کی فرمایا او
 زیادہ کر مینے اور زیادہ کی جب سے میں ہمیشہ تھا اوس کے اوٹھلے
 رکھنے کا کرتا ہوں بعض قوم نے کہا کہاں تک اوٹھاتے ہو کہا نہ تھا تک

رواہ مسلم حدیث دلیل ہے تعین موضع رفع پر یہی اندازہ ہے ازار
یعنی تہک کا اور جو بجای اوس کے ہو دوسری حدیثوں میں بھی آیا ہے
سنت یہی مقدار ہے اور تاجعین جائز ہے اور کعبین سے نیچے حرام اور
لائق آتش و دوزخ ہے علامہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس کو دیکھا کہ وہ تہ
باندھتے اور حاشیہ تہ کا آگے کی جانب سے پشت قدم پر رکھتے اور
پیچھے سے اوسکو اونچا کرتے میں نے کہا تم تہ کیوں اس طرح باندھتے ہو کہا
میں نے حضرت کو اسی طرح تہ باندھتے دیکھا ہے یعنی گاہ گاہ رواہ ابو داؤد
علوم ہوا کہ اونچا رکھنا ازار کا پیچھے سے کافی ہے عدم اسبال میں حدیث
ابوسعید میں رفقاً آیا ہے انزلوا من الی انصاف ساقیہ لا جناح علیہ
فی ما بینہ و بین الکعبین وما اسفل من ذلک ففی الناس الحدیث رواہ
ابو داؤد وابن ماجہ حدیث دلیل ہے جو از اسبال پر یا فوق کعبین اور
اس سے اسفل کو نازمین فرمایا ہے اور یہ کلمہ تین بار کرنا

نوکر خنز کا

حدیث ابوالرجاء میں آیا ہے کہ عمران بن حصین ہمیں باہر آئے وہ مطرف
خنز اور مہرے ہوئے تھے الحدیث رواہ احمد مطرف وہ کپڑا ہے جس کے
دونوں طرف کنارہ ہوتا موس میں کہا ہے مطرف چادر خنز کہتے ہیں جو
مربع دھاری دار ہوا و خنز کہتے ہیں اوس کپڑے کو جو زے رشیم کا ہوا

بعض نے کہا جو رشیم و صوف کا ہوا اس جگہ یہی قول اخیر مراد ہے اور

میں خضر کو شریعت میں

ذکر اطلاق تکلمہ کا

مساویہ بن قرعہ بن ابیہ کہتے ہیں میں پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آیا ایک جماعت فریضہ کے ساتھ یعنی بیعت اسلام کرنے کو اونہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی اور حضرت بیٹے تھے گھنڈیاں گریبان کی کھلی ہوئی حقین میں اپنا ہاتھ اندر گریبان متیس کے کر کے مہر نبوت کو چھوار واہ ابی داود حدیث دلیل ہی اطلاق اقرار پر اور گریبان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ مبارک پر اتھا تھا کثیر اسی پر دلیل ہیں اور چھوٹا مہر نبوت کا بغرض تین و تبرک کی تھایا علات نبوت کی خاص ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھی

پیغام حسد انحسار آدم آورد انجام بشارت ابن مریم آورد
باجملہ رسل نامہ بی خاتم بود احمد پر نامہ و خاتم آورد

صلی اللہ تعالیٰ علی خاتم الانبیاء وسلم

ذکر پیوند لگانی کا کثیر ہی میں

حاشہ کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ فرمایا یا عائشہ ان اردت الحق فابی فیکفیک من الدنیا کمز اد الرکب وایالہ و

مجالس الاغنیاء ولا تستخلق فی باحقی ترقیہ رواہ الترمذی وقال
 هذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث صالح بن حسان وقال
 محمد بن اسمعیل صالح بن حسان منکما الحدیث یعنی اسے عایشہ اگر تو
 چاہتی ہے ملنا مجھے یعنی دنیا و آخرت میں تو چاہیے کہ کفایت کرے تجھ کو
 دنیا سے بعد تو شہ سوار کے اور بچتی رہ نہیشینی سے اہل دولت کی اور
 نہ پرانا گن کپڑے کو اور نہ پینکدے اس کو سبب کنگلی کے بیان تک
 کہ پیوند کرے تو اس کو تو شہ سوار اس لیے کہا کہ سوار تیز چلتا ہے منزل
 پر جلد پہنچتا ہے اس کو ہوڑا سا تو شہ کافی ہے بخلاف پیادہ کا لکھو
 سفر میں دیر لگتی ہے وہ زیادہ تو شہ لیتا ہے آہن ترغیب دی ہے
 قناعت علی الیسیر پراور نہیشینی سے دولت مندوں کی اس لیے منع فرمایا کہ
 انکی صحبت باعث ہوتی ہے محبت شہوت و لذات و لہوات دنیا پر
 نخت عیظت پیرانش این سخن است کہ از صاحب جنس احترام کنید
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولا تمدن عینہا الی ما تمعنا بہ ازواجہم
 زہرۃ الحیاۃ الدنیا الخ ایک روایت میں فرمایا ہے کہ صحبت موتی سے
 بچو کہا وہ کون ہیں فرمایا اغیار استے یعنی تو نگروں کے دل سخت و
 سیاہ ہوتے ہیں گویا اونہیں جان ایمان کی نہیں ہے سوجب وہ مرد
 دل ہیر سے تو پیراؤں کی پاس بیٹھنے سے کیا حاصل بجز اس کے کہ اپنا

دل ہی مردہ ہو جائے

و مجلس خود راہ مدہ پہنچنے سے را افسردہ دل افسردہ کند انجمنی را
 اور پیوند لگا کر پھننے کی رغبت دلائی یعنی طریقہ کفایت مونت او عدم
 سوال و ترک حرص کا بتلایا بلکہ اس میں کسر نفس و رفع کبر بھی حاصل ہے
 حکایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بار ایام خلافت میں خطبہ پڑھا
 اس وقت اون کی تہذیبیں بارہ پیوند لگے تھے اسی جگہ سے حدیث
 ابو امامہ میں رفا آیا ہے الاستمعون الاستمعون ان البذاذۃ من الایمان
 ان البذاذۃ من الایمان رواہ ابو داود تم نہیں سنتے تم نہیں سنتے کہ
 ترک زینت کرنا اخلاق ایمان میں سے ہے حدیث دلیل ہے اس
 بات پر کہ میلا کچھلا رہنا اور سادگی پرست نفع ہونا اور پٹیا پرانا کپڑا پہننا
 نشانی ایمان کی ہے یعنی جبکہ مقصود اس وضع سے زہد فی الدنیا اور
 رغبت فی الآخرة ہونے یا وسوسہ وحیلہ گدائی و نحوہا سویدین وہب ایک
 مرد سے جو کہ اپنا صحابہ سے تھا اولاد اپنے باپ سے راوی رفا ناقل ہیں
 کہ جس نے پٹنا جامہ جمال کا ترک کر دیا اور وہ ایسے لباس پرست نہ رہا
 رکھتا ہے دوسری روایت میں ہے کہ براہ خاکساری چوڑا دیا تو اس کو
 حکمہ راست کا پہنا دیا اور جس نے بیاہ کیا اس کو کے لمبی اس کو اس کے سر پر
 تاج شاہی رکھیا رواہ ابو داود و دروی الترمذی منہ عن معاذ بن

اسن حدیث اللباس مطلب یہ ہوا کہ جس فی بخوف جنہ رایا بامیہ حصول
ترتیب آخرت یا بنظر حقارت و زینت دنیا لباس عمدہ ترک کرو یا تو
اوس کو آخرت میں حلاۃ کرامت ملیگا یا جس نے ایسی عورت سے
نکاح کیا جو اس کی برابر نہیں ہے نہ کفارت میں نہ عورت میں نہ عنائین
اور نہ نکاح محض اس کی رضا کے لیے کیا یا واسطے حفظ نفس کے فتنہ
زنا و نحوہ سے یا بغرض محافظت دین و طلب نسل کے تو بہشت میں
اوس کے سر پر ایک تاج بادشاہی کا رکھا جائیگا یا یہ کہ وہ دنیا و
آخرت میں موقر ہوگا

ذکر سونی کی چھاپ کا

حدیث علی رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ فہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم عن خاتم الذهب وعن لبس القتی والمیانثر وادھ اهل السنن
الاربیع یعنی منع کیا مجھ کو حضرت نے پہننے سے سونی کی چھاپ کے اور
قتی اور زین پوش ریشمی سے معلوم ہوا کہ جس کپڑے پر تحریر ذہب
خالص کی ہو اور اس کا پہننا منع ہے اور جب چھاپ نا درست ٹیسرے تو
جائزہ زنگار اور وہ کپڑے ہیں جن میں سونے کے تار ہوں بالاولیٰ حرام ہوگا
اسی طرح رکوب خز و نمار سے حدیث معاویہ میں بھی آئی ہے رواہ ابو داؤد
والسنائی یعنی ریشمی کپڑے کی اور چیتے کے چمڑے کے زین پوش پر

سوار نوز زمان سابق میں وہ کپڑا تھا جو صوف و رشیم ہی بنا جاتا تھا وہ مباح ہے صحابہ و تابعین نے اسکو پہنا ہے اگر وہی خرمرا ہے تو علت نہی کی تشبیہ مجہم ہے بطریق تکبر کے اور اگر مراد رشیم خالص ہے تو وہ مطلقاً حرام ہے اس جگہ یہی اخیر قسم مراد ہے اور خبر دی ہے کہ آخر زمانے میں ایک قوم پیدا ہوگی جو خرمرا کو حلال جانے لگی یہ قسم زمان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہ تھی اس لیے یہ اخبار دخل معجزہ سید ابراہیم بعض شراح نے کہا ہے کہ مراد خرمرا ہے وہ کپڑا ہے کہ تمام یا اکثر اوسکا رشیم ہو

ذکر باب قطر کا

انس کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار تھے باہر تشریف لائے ٹیکا لگا سے ہوئے اسامہ پر حضرت پر قطر کا کپڑا تھا کہ بطور بندہ ہی کے ڈالا تھا پر صحابہ کو نادر پڑائی رواہ فی شرح السنۃ قطر ایک قسم ہے چادر کی کہ اوس میں کچھ پسینہ و ہار یاں ہوتی ہیں عاتشہ رضی اللہ عنہا کا لفظ یہ ہے کان علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثوبان قطر یان غلبان وکان اذا قد فرق ثقل علیہ الحدیث رواہ الترمذی یعنی حضرت پر دو کپڑے موٹے قطری تھے جب بیٹھے اور پہنا آتا تو وہ بدن پر بہا کر ہو جاتی بعض نے کہا ہے قطر ایک لبتی ہے ضلع بحرین میں یہ کپڑا وہاں کا

ہذا حدیث دلیل ہے جواز لباس خشن پر امین زہد و تواضع ہے واسطے
استعمال کے۔

ذکر چادر سرخ و سیاہ و شملہ کا

ہلال بن عامر کے باپ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
میں نے میں خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا ایک خچر سیاہ کے اوپر ایک چادر سرخ
تھی رواہ ابو داؤد و طاہر یہ ہے کہ بالکل سرخ تھی لیکن اہل علم نے کہا ہے
کہ خطوط سرخ تھے یعنی لال و ہماری کی لنگی اور ہے ہوئے تھے عایشہؓ
کہتی ہیں حضرت کے لیے ایک چادر سیاہ طیار کی گئی آپ نے اسکو پہنا
جب اس میں پسینا آیا تو اون کی بویائی آپ نے اسکو ہینک دیا یعنی
بسبب لطافت مزاج شریف لطافت طبع نریف کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
سلم کو بوسے ناخوش سے سخت نفرت تھی کیونکہ خلاف لطافت و طہارت
جابر کہتے ہیں میں پاس حضرت کے آیا آپ گوٹ ماری ہوئی بیٹھتے تھے
آپ کی چادر کے پھندنے آپ کے قدموں پر پڑے تھے رواہ ابو داؤد
اس طرح کے بیٹھنے کو احتیاء کہتے ہیں اس کی شکل یہ ہے کہ سرین زمین
پر ٹیک کر دونوں گھٹنے کھڑے کر دے اور دونوں ہاتھ یا کوئی کپڑا اگر
گھٹنے کے لمبیٹ کر سہارے کے لیے بیٹھ

ذکر قباطی کا

حبیہ بن خلیفہ کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس قباطی ایسی
 ایک قبطیہ بچھو دیا اور فرمایا اس کے دو ٹکڑی کر ایک ٹکڑے کا قیص بنا
 اور دوسرا ٹکڑا اپنی عورت کو دے کہ وہ او سکو اور تنہ بنائے جب میں
 پشت پیر کر چلا تو فرمایا اپنی عورت کو حکم دے کہ اس کے نیچے ایک اور
 کپڑا یعنی بطور استر کے لگائی تاکہ بال و بدن ظاہر یعنی بسبب باریکی کے
 رواہ ابو داؤد قباطی ایک باریک سفید کپڑا ہوتا ہے معین بنا جاتا ہے
 حدیث دلیل ہی اسپر کہ مرد کو باریک کپڑا پہننا درست ہے اگرچہ چھت
 بدن ہو اور عورت ایسا باریک کپڑا نہ پہنے جس سے بدن دکھائی دے
 جیسے جالی ولاہی و نحو ہا

ذکر باریک کپڑی کا

حاشہ کہتی ہیں اسرار بنت ابی بکر پاس حضرت کے امین وہ ثیاب قائم
 یعنی باریک کپڑے پہنے متین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو
 طرف سے منہ پیر لیا اور فرمایا ایسا عورت جب ایام حیض کو پہنچے
 یعنی بالغ ہو جائے تو ہرگز درست نہیں ہے کہ کوئی عضو او سکا دیکھا جائے
 مگر یہ اور یہ یعنی چہرہ اور ہاتھ رواہ ابو داؤد یہ عورت ہے و اطمینان
 کے اور حجاب یہ ہے کہ گھر سے باہر نکلے رو برو لوگوں کے اگرچہ بدن دکھا
 ہو اور یہ خاص حکم تھا حضرت کے ازواج مطہرات کو اور امت کی عورتوں کو

حجاب مستحب ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ جب بدن عورت کا باریک کپڑے کے اندر سے نظر آئی تو وہ عورت حکم برہنگی کا رکھتی ہی ولند اعلیٰ سے اپنی مان سے ناقل ہین کہ حفصہ دختر عبدالرحمن پاس عایشہ صدیقہ کے گئی وہ ایک باریک اوڑھنی پہنے تھی عایشہ فی اوس خمار کو پہاڑ ڈالا اور ایک موٹی اوڑھنی او سکوا اور ڈاوی روا مالک حفصہ دختر سبر اور عایشہ تین عایشہ فی اون کو باریک اوڑھنی مین دیکھ کر غصہ کیا اور واسطی تادیب و تعلیم کے اوس باریک اوڑھنی کے دو ٹکڑے کر ڈالی اور اوس کی عوض خمار تکلیف پہنا دیا اہل علم و دین کی شان حق مین اپنی اور بیگانے کی دربارہ امر معروف نہی عن المنکر ہی ہوئی

ذکر درع قطری کا

عبدالاسد بن امین کے باپ کہتے ہین مین پاس عایشہ رضی اللہ عنہا کے گیا وہ ایک درع قطری پہنے ہوئے تین جس کی قیمت پانچ درہم تھے مجھے کہا تو اپنی نگاہ طرف میری کنیز کے اوٹھا اور اوس کو دیکھ کہ وہ عار کرتی ہے اور راضی نہین ہوتی کہ اس کپڑے کو گھر مین پہنے یعنی چھ جابی اس کی کہ اس کو ہنکر باہر نکلے حالانکہ اسی کپڑے کا ایک درع میرا زناہ حضرت علی علیہ وآلہ وسلم مین تھا جب کسی عورت کو پیش مین بیاہ کے لپی سوار تھی تو وہ مجھے اس کپڑے کو عاریت منگو بھیجتی

رواہ البخاری اس میں دلیل ہے نہ پرپا اور درپردہ نصیحت و ہدایت ہے
پہننے پر جامہ کم قیمت کی اور دلیل ہی جواز استعارہ لباس پر شادی وغیرہ میں

ذکر قبای و ریاج کا

جابر کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن قبای و ریاج پہنی
پھر جھٹ پٹ اوتا کر پاس عمر رضی اللہ عنہ کے بیچ دی عمر تنے وہ دو تہاڑ
درہم کو بیچ ڈالی روایہ مسلم بطولہ معلوم ہوا کہ لباس ریشمی کا پہننا منع
ہے اور اگر وہ ریاج خالص نہ تھا تو خلافت تقویٰ جانکوار و سکودور کر دیا

ذکر ایک پیچ کا

ام سلمہ کہتی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری پاس آئی اور میں
اوڑھنی اوڑھ رہی تھی فرمایا ایک پیچ دے سر پہ نہ دو پیچ روایہ ابوداؤد یعنی
سر پر اوگلی کے نیچے ایک پیچ کافی ہے نہ دو پیچ تاکہ اسراف و مشابہت
ساتھ مردوں کے نہو قالہ الطیبی ظاہر یہ ہے کہ مراد سر پر کپڑا لینا ہو
زنان عرب کی عادت ہے کہ سر کو کپڑے سے ڈباکتی ہیں جیسے عصابہ
حبکو بیان کی زوجہ سر سے باندھتی ہیں حضرت نے فرمایا کہ ایک پیچ کافی
ہے زیادہ نہ لپیٹے تاکہ مشابہت نہ ہو

ذکر جامہ جدید کی پہننے کا

ابو امامہ کہتی ہیں عمر بن خطاب نے ایک نیا کپڑا پہنا پھر کہا الحمد للہ اللہ

کسانی ما اوری بہ عورقی والتجلی بہ فی حیاتی پہر کہا مینی حضرت کو سنا
 فرماتے تھے کہ جس فی جامہ نو پہنکر یون کہا اور پرتا کپڑا لیکر صدف
 کر دیا وہ اس کی پناہ و حفظ و ستر میں رہے گا زندہ و مر وہ رواہ احمد
 والترمذی وقال هذا حدیث غریب ابن ماجہ ابن مطر کا لفظ یہ ہے
 کہ علی رضی اللہ عنہ ایک کپڑا تین درجہ کو مول لیا پہر کہا الحمد للہ الذی رزقی من
 الریاض ما التجلی بہ فی الناس فاوری بہ عورقی پہر کہا مینی حضرت کو سنا
 کہ اسی طرح کہتے تھے رواہ احمد

ذکر نام رکھنے کا جامہ کو

ابو سعید خدری کہتے ہیں حضرت جب نیا کپڑا پہنتے تو اوس کا نام لیتی پوری
 یا کرتے یا چادر پہر کہتے الحمد للہ کما کسو تنیہ اسألت خیرہ و
 خیر ما صنع لہ واعو ذلک من شئ و شر ما صنع لہ رواہ الترمذی و ابوداؤد
 حدیث معاذ بن انس میں فرمایا ہے جس نے کپڑا پہنا پہر کہا الحمد للہ الذی
 کسائی ہذا اور زقنیہ من غیر حول منی و لاقیۃ تو اوس کے لگے پچلے
 گناہ بخش دیے جاتی ہیں رواہ ابوداؤد ف اہل علم و دین کا تجربہ
 ہے کہ جو شخص گناہ نہیں کرتا ہے اوس کے کپڑے جلد چرانے نہیں ہوتے
 اور عاصی کا لباس جلد کسود ہو سیدہ ہو جاتا ہے یعنی دنیا و برنج میں ہے
 وجہ یہ کہ اکثر موتی کا کفن باقی نہیں رہتا بلکہ تن و بدن بھی اور بعض صلح کا

کفن با وجہ و طول زمن کے بلکہ تن و بدن بدستور باقی رہتا ہی و اللہ اعلم

ذکر موزہ کا

شیخ کنتی بن سیاح موزہ کا رکنا سنت ہی اور زر و خست اور سرخ بدعت نجاشی فی حضرت کدو سیاح موزے سادے بطور ہیکے بیجے تھے آپ فی او کو پہنا پہر وضو کیا اور او پر مسح فرمایا مین کتا ہوں اس حدیث کو ابن ماجہ و ترمذی نے ابن بریدہ عن اسیر سے روایت کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ موزے بلا تقشیر اس امر کے پہنے کہ اونکا چترامدیغ ہے یا نہیں اور مردار کا ہے یا نہ بوج کا ہے اس کی کچھ جستجو کی اور ظاہر حال پر عمل کیا اس سے حکم کو رکے کپڑے اور بور یوں و شطرنجی وغیرہ فروش و سبط و دیگر اشیاء کا معلوم ہوا کہ جب ظاہرین نجاست نہ تو حکم طہارت کا ہے انتہی مسح کرنا موزے پر سنت صحیحہ سے ثابت ہی اور ترک نہیں کرتا اس کو مگر مبتدع ضال اور مسح کرنا موزے پر اگر طہارت کا لہ پہنا ہے یعنی متیم و معذور نہیں ہے تو درست ہے کیونکہ ان کی طہارت ناقص ہے اور اگر ایک مسلمان نے پہلے پاؤں دھوئے پہر موزہ پہنا پہر وضو کیا پورا پہر اس کو حدث ہوا تو اس کو ہمارے نزدیک مسح کرنا روا ہے اور جو رکے بھی روا ہے حکم موزہ کا رکھتا ہے

ذکر پا پوش کا

پہننا جو تہی کا سنت ہے قنادر کہتی ہیں مینے انس بن مالک سے کہا کہ
 حضرت کا فعل کیا تھا کہا اوس کی دو قبائل تھے قبائل کہتے ہیں وال کہ
 جو درمیان دو انگشت کے ہوتا ہے اور ہتھکڑے
 اوس کی سمت ہے حضرت نبوت سے پہلے ایام عسرت میں برہنہ پا ہی
 چلے ہیں پہرا سبزی نبوت سے تا آخر مرض الموت کہی ننگے پاؤں ہوتے
 مگر صحن کعبہ میں یا کسی جائے عبادت میں اور بعض اعزہ صالحین کو کوچ
 و بازار میں ننگے پاؤں چلتے پرتے ہیں سو یہ خلاف سنت ہے ہاں اگر
 صحرا ہوا اور براہ انکار و تواضع چلی تو جائز ہے یا بسبب عسرت و فقر کے
 اگر جو تا میسر نبوت ہی روا ہے اتنے کلام اشیح میں کہتا ہوں حضرت فی
 فعل واحد میں چلنے سے منع کیا ہے یہ نہی حدیث جابر میں رفعا زویا
 مسلم کی آئی ہے اور ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہے لا یشی احدکم فی فعل
 واحد لیحفہما جیعا اولیٰ لعلہما جیعا متفق علیہ اس حدیث سے
 فی الجملہ اشارہ طرف جواز احضار کے نکلتا ہے بشرحافی برہنہ پارہ کرتے ہو
 زندہ ام برہنہ جہان پا پوش بی سبب این برہنہ پائی نیست
 اور حدیث جابر میں فرمایا ہے کہ جب اتہم جوتے کا ٹوٹ جائے تو ایک جوتے
 میں دھلی جب تک کہ اوسکو درست نہ کر لے اور نہ ایک موزے میں چلے
 رواہ مسلم اور وہ جو حدیث عائشہ میں چلنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

اور دوسری روایت میں چلنا عایشہ کا ایک نعل میں آیا ہے رواہ الترمذی
 سو یہ امر زادراصحن خانہ میں بتایا واسطی ضرورت یا بیان جواز کے ہوگا
 علاوہ اس کے اس حدیث کی صحت میں بھی کلام ہے ابن عمر کہتے ہیں
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی پاپوش پہنتے تھے جس میں بال نہوتے
 رواہ البخاری یعنی صاف چمڑی کے انس نے کہا حضرت کے نعل میں دو
 تھے تھے رواہ البخاری ایک سمتہ درمیان انگوٹھے اور اوس کے پاس کی
 انگلی کے ہوتا تھا اور دوسرا درمیان بیچ کی انگلی اور اوس انگشت کے جو
 اوس کی متصل ہے جس کو بنصر کہتے ہیں یہ پاپوش عرب ہندی میں چپل
 کہلاتی ہے حدیث جابر میں فرمایا ہے کثرت سے جوتا پہنا کر وہ مرجع تک
 منتقل ہے راکب ہے رواہ مسلم اور اب پہنے کا یہ ہے کہ پہلے پائے
 راست میں پہنے اور حبا و تارسی تو پامی چپ سے شروع کرے تاکہ پہنے
 پہننے میں اول اور اوتارنی میں آخر ہو متفق علیہ من حدیث ابی ہریرۃ
 یرفعہ ابن عباس نے کہا حضرت کی نعل میں دو قبائل متشبی الشراک تھے
 رواہ الترمذی یعنی دھڑلہ تہا تاکہ چھین نہیں اور استوار نہیں اور
 حدیث جابر میں کہے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا ہے رواہ اہل السنن لکن
 چیب ہے کہ کثری ہو کر پہننے میں شقت ہو نہ مطلقاً و اسد اعلم ابن عباس نے
 کہا سنت ہی کہ جب جوتا اوتارنی کو بیٹھے تو نعلین کو اپنی پہلو کے پاس رکھے

رواہ ابن داود یعنی جو تہی سیت نہ بیٹھے بلکہ جو تا اوتار کر بیٹھے کہ اول سی سہ
اور او کو جانب چپ رکے نہ جانب راست اور نہ سامنے اور پیچھے

ذکر خاتم کا

حدیث ابن عمر میں آیا ہے کہ حضرت نے پہلے یعنی قبل حرمت زر کے
سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی پھر اس کو ہیک کر چاندی کی بنوائی اس کا
نگینہ لہٹن کف سے ملا رہتا تھا متفق علیہ اور حدیث علی میں بختم ذہب سے
منع فرمایا ہے رواہ مسلم اور حدیث ابن عباس میں آیا ہے کہ ایک مرد
کے ہاتھ میں خاتم زرد دیکھ کر فرمایا کہ یہ ایک خچکاری ہے آگ کی رواہ مسلم
بطولہ حدیث طویل انس میں آیا ہے کہ حلقہ حضرت کی انگشتی کا چاندی
کا تھا رواہ مسلم و سرفظ یہ ہے کہ حلقہ و نگین دونوں چاندی کے تھے
رواہ البخاری تیسرے لفظ یہ ہے کہ حلقہ چاندی کا اور نگین حبشی تھا متصل
ہتیلی کے رکھتے متفق علیہ یعنی سیاہ رنگ کا ہٹایا ساخت حبش یا خاتم
مقد و تھے چوتھا لفظ یہ ہے کہ انگشتی کو بنصر دست چپ میں پہنتے تھے
رواہ مسلم اور حدیث علی میں بھی آئی ہے بختم سے وسطی اور انگشتی
وسطی میں رواہ مسلم عبد اللہ بن جعفر سے پننا انگشتی کا دست رت
میں ہی رہا آیا ہے رواہ ابن ماجہ اور ابوداؤد میں ابن عمر سے پن
ہاتھ میں پننا مروی ہے معلوم ہوا کہ دونوں صورتیں جائز ہیں لیکن اکثر

احوال میں جانب چپ ہی استعمال فرماتے تھے اور حدیث بریدہ میں
پیش کی انگوٹھی کو ناپسند فرما کر کہا کہ اس سے بوی احسانم آتی ہے اور
لوہے کی انگوٹھی کو زیور اہل نار فرمایا ہے اور چاندی کی انگوٹھی کو کہا کہ
ایک مثال تھو یعنی اس سے کم وزن ہو اور انہی ترمذی و ابو داؤد و النسائی

ذکر گنگرو کا

زیر بنی کہا کہ ایک کنیز میری آزاد کی ہوئی میرے بیٹے کو پاس عمر بن خطاب
کی لیگئی اوس کے پانچون میں گنگرو تھے عمر بن نے انکو توڑ ڈالا اور کہا میں
حضرت کو نسا ہے فرماتے تھے مع کل جہیں شیطان رواہ ابو داؤد حدیث
دلیل ہے اسپر کہ جس زیور میں آواز نکلے اوسکا پھنسا حرام ہے خواہ پانچون
میں ہو یا اور کسی عضو میں بنا کہ کنیز عبد الرحمن بن حیان انصاری پاشی
کے تھی کہ اتنے میں ایک لڑکی آئی وہ جلاجل پہنے تھی یعنی گنگرو وہ
آواز کرتے تھے یعنی جہم جہم بولتے تھے عایشہ ثانی کہا کہ تم اسکو میرے
پاس نہ لایا کرو مگر گنگرو قطع کر کے میں نے حضرت کو نسا فرماتے تھے لا تفل
الملائكة بیتا فیه جہیں رواہ ابو داؤد

ذکر زیور زر کا

بعض احادیث سے حرمت زیور زر کی عورتون پر یہی صراحت ثابت ہوتی
ہے جیسے حدیث ابو ہریرہ نزدیک ابو داؤد کی اور حدیث اسامہ نزدیک

مناسی وغیرہ کی اور حدیث اخف حذیفہ نزدیک ابو داؤد کی لکن اہل علم نے ان احادیث کو منسوخ ہٹا دیا ہے بحديث علی رضی اللہ عنہ جس میں حضرت نے یہ فرمایا ہے کہ حریر و سونا حرام ہے زکوٰۃ پر یعنی نہ زنانہ امت پر اور کسی نے کہا مراد وہ سونا ہے جس کی زکوٰۃ بنین دی گئی ہے چند تاریخ ان احادیث کی معلوم نہیں ہے لکن اتفاق جمہور ائمہ مذاہب حلت ذہب پر واسطی زنانہ امت کے ایک علامت قوی ہے جو استعمال زیور پر واسطی اثاثہ امت کے مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ حضرت کے ازواج و بنات نے چاندی ہی کے زیور پر اقتصار کیا تھا اور زنانہ اہل بیت استعمال زیور و رسی پر نیز کرتی تھیں یہ ایک قرینہ قوی ہے فضیلت ترک زیور ذہب اور قصر پر زیور سیم کی واللہ اعلم بالصواب

ذکر فوطہ باندہنی کا

اس میں اختلاف ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمر پر فوطہ باندنا یا نہنن باندنا اور قمیص پر فوطہ باندنا مکروہ ہے اس لیے کہ حضرت نے نہنن باندنا ہے اور حرب و غزا و سفر میں کمر باندنا منع نہیں ہے خواہ جامہ پر باندنا ہے یا پیر میں برتھن میں کہا ہے کہ جب نیا کپڑا قطع کری یا پہنے تو ان ایام میں مبارک ہے جس طرح کہ حدیث میں آیا ہے کہ جس نے قطع کیا دن یک شنبہ کی اوس کو غم پہنچی گا اور مبارک ہو گا اور جس نے قطع

کیا دن و شبی کے وہ اوس کو مبارک ہوگا اور جس نے قطع کیا دن و شبہ
 کے اوس کو چوپر چر کر لپٹا لپٹا یا آگ لوس کو حلا دیگی یا پانی بڑباو گیا اور جس نے
 قطع کیا دن و شبہ کے اسد اوس کے رزق کو کٹا دہ کر گیا اور کوئے
 مشقت اوس کی طرف نہ آئیگی اور اوس کے لیے معیشت ہوگی اور جس نے
 قطع کیا دن و شبہ کی اسد اوس کو علم و رزق دیگا اور جس نے قطع کیا دن
 و شبہ کے اوس کی عمر و دولت زیادہ ہوگی اور جس نے قطع کیا دن و شبہ کے
 وہ بیمار رہے گا جب تک کہ وہ کپڑا اوس کے بدن میں ہوگا شیخ نے یہ
 روایت نقل کی لیکن کچھ کلام اسپر نہیں کیا ظاہر یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے
 کیونکہ کہیں آتا اسکا کسی کتاب صحیح یا سنن میں نہیں لگتا علاوہ اسکے
 سب ایام اسد تعالیٰ کے ہیں کوئی دن منحوس نہیں ہے اور نہ مخصوص ہے
 واسطی کسی کام کے یہ اور بات ہے کہ جن ایام کی فضیلت آئی ہے جیسے جمعہ
 و نحوہ اولن ایام میں بنظر میں کوئی کام کرے لیکن اس خبر میں روز و شبہ کو
 ما مبارک نہیں آیا ہے حالانکہ حدیث میں آیا ہے بارک الله فی یوم السبت والجمیس
 یہ دلیل واضح ہے وضع و نکارت پر اس خبر کے حکم کو صاحب روضہ فی نقل
 کیا ہے ہاں شیخ رح نے بعد اس کی یوں کہا ہے کہ ذوالتوحین میں لکھا ہے
 کہ یہ ایک قول ہے امیر المومنین علی رض کا اور یہ بات حدیث سے ثابت نہیں
 ہے انتہ میں کہتا ہوں کہ محکوم اس میں ہی تامل ہے کہ حضرت امیر کا یہ قول

پھر شیخ فی کما ہے کہ حدیث میں سیقت رہی کہ نیا کپڑا شب جمعہ یا روز جمعہ
 کو بڑیت نماز جمعہ پہنے اور عیدین میں جامہ نو پہنے اوس کو مبارک کہنا چاہیے
 کہ اوس کپڑے میں اوسکو مین سرور ہوگا بفضل اللہ و لطفہ و کرمہ انتہے لکن
 اس حدیث کا نشان بھی معلوم نہوا کہ کس جگہ کی ہے اور کیسی ہے رخصتہ
 میں کما ہے کہ جب نیا کپڑا پہنے دس بار انا ازلنا پڑھ کر اور پانی پر دم کر کی
 اوس کپڑے پر چھڑک دے اور کپڑا بڑیت نماز کے پہنے اور نیا کپڑا پہن کر
 دو رکعت نماز شکرانہ پڑھے پھر یہ دعا پڑھے اے تم ہنوز وہ کپڑا اوس کی گردن
 تک نہ پہونچا ہوگا کہ گناہ اوس کے معاف ہو جاوین گے اور منت یہ ہے
 کہ جب کپڑا بدن سے اتارے اوسکو تکر کے رکھے ورنہ اوس کو شیطان پہناتا
 ہے اور روزہ کو بھی حفاظت سے رکھے جب نیا کپڑا یا موزہ پہنے پہلے غود
 پہرستہ کے اور اگر سورہ فاتحہ تین ایسات بار وقت پہننے جامہ نو یا موزہ
 دستار نو یا چادر نو یا موزہ نو کی بدن پر پڑھے یہ تو سرور پیدا ہوگا اور
 صحت و عافیت سے رہیگا اور بیماری دور ہوگی اگر بیمار تھا اور اگر قرضدا
 ہے تو قرض ادا ہو جائیگا اور حلد و سر جامہ نماز میسر آئیگا اور پرانا کپڑا
 اسی فقیر و سکین کو دیدے یا اپنے اہل و عیال کو بخش دے اگر وہ اس کے
 مستحق ہوں کہ اس کام میں اجر بسیار و ثواب بی شمار ہے انتہے یہ عبارت
 روضہ کی اسی طرح پر ہے جیسے اکثر ملا مشائخ کے بیانات ہوتے ہیں بنیاد

خاکراپنی سیویون اور بیٹھون کو بوجہ اونکی شرف و بزرگی کی اس بات کا حکم دین کہ وہ نیچے لٹکالین اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادرین تاکہ جاہلیہ کے عورتوں کی ہمت و علامت سی جدا ہو جائیں اور لونڈیوں کے نشان سی اونکا تیز ہو جائی جلاب وہ چادر ہے جو اوڑھنی کے اوپر ہوتی ہے حضرت ابن مسعود و عبیدہ حسن بصری و سعید بن جبیر و ابراہیم نخعی و عطاء خراسانی وغیرہ واحد کا یہی قول ہی حافظ ابن کثیر کہتے ہیں وهو بمنزلة الازار الیوم یعنی جلاب آج کل بمنزلہ ازار کے ہے جو ہری نے کہا جلاب بلحفہ ہے ہڈیل کے ایک عورت فی اپنے کسی مقتول کا مشرہ کہا ہے ۵

تمشی السور الیہ وہی لاهیة مشی العذاری علیہن الجلابیب
یعنی اوس مقتول کی طرف گدھ چلتے ہیں اس حال میں کہ وہ بازی کرتے ہیں مثل چلنے کنواری عورتوں کے کہ اونپر چادرین ہوں گد کی چال کو کنواری عورت کی چال کی ساتھ اس لیے تشبیہ دی کہ گد آہستہ چلتا ہے جیسی کنواری عورت شرم کی ماری آہستہ آہستہ چلتی ہی اور اوس کی پڑ بمنزلہ چادر کے ہیں گویا گد اوس مقتول کی طرف ایسا چلتا ہوا آ رہا ہے جیسے کنواری عورت چادر اوڑھے شرماتی ہوئی آرہی ہے علی بن ابی طلحہ فی حضرت ابن عباس سے روایات کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فی مومنین کی عورتوں کو امر فرمایا ہے کہ جس وقت وہ اپنے گہر و ن سی کسی حاجت و کام میں نکلیں تو اپنے مونہ کو

سر کی اوپری چادرون کی ساتھ ڈھانک لیں اور ایک آنکھ کھلی رکھیں
 محمد بن سیرین کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عذر و حل کی اس
 قول کو پوچھا تو انہوں نے اپنی مومنہ اور سر کو ڈھانک لیا اور بائیں آنکھ
 کو کھلا رکھا عکرمہ نے کہا کہ عورت اپنی ٹغزہ نخر کو چادری ڈھانک لی چادر کو اوپر
 لٹکالی ٹغزہ نخر دیکھ لی کہ کہتے ہیں ٹغزہ اصل میں خیر گردن کے گڑھے کو کہتے
 ہیں اور نخر پیش سینہ کو بولتی ہیں تو سینے کا گڑھا یہی دیکھ لی ہے ابن ابی حاتم
 نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت
 نازل ہوئی تو انصار کی عورتیں نخلین کاں علی رؤسهن الغریبان من الکینۃ
 گویا اون کی سروں پر کوی تھے سکیئہ و وفاسے اور اون پر سیاہ چادرین
 تھیں جن کو پہنتے تھے یونس بن یزید کہتے ہیں میں نے زہری سے پوچھا کیا
 لونڈی پر پٹا یعنی اوڑھنی ہے بیاہی ہو یا بن بیاہی کہا اوپر پٹا ہے اگر وہ
 بیاہی ہو اور جلباب ہی منع کی جائے کیونکہ لونڈیوں کے واسطی مکروہ ہے
 کہ وہ آزاد بیاہی عورتوں کے مشابہ بنیں اور اللہ تعالیٰ نے یون ہی فرمایا
 ہے یا ایہا النبی قل الایۃ اخراجہ ابن ابی حاتم سفیان ثوری رضی اللہ عنہ
 مروی ہے کہ ذی عورتوں کی زینت کی طرف نظر کرنا لباس ہے اور اس
 جو منع کیا گیا ہے سبب خوف فتنہ کی نہ اون کی حرمت کی وجہ سے
 استدلال اس قول سے کیا و نساء المؤمنین ذاک ادنی ان یعرفن فلا ین ذین

کی یہ معنی ہیں کہ جس وقت وہ ایسا کریں گی یعنی گونگٹ ڈال ڈال لینگلی
 تو پہچان لیجاٹنگلی کہ وہ آزاد عورتیں ہیں لونڈیاں نہیں ہیں نہ رندیاں
 ہیں سدی نے تفسیر آیت باب میں یوں کہا ہے کہ کئی لوگ وفاق اہل بیت
 کے جس وقت اندھیرا ہو جاتا تو وہ رات کو راہ مدینہ کی طرف نکلتی عورتوں کو
 چھڑتے مدینہ والوں کے گھر تک تھے جب رات ہو جاتی تو عورتیں اپنی
 قضاے حاجت کے واسطی رستوں کی طرف نکلتیں تو یہ فاسق اپنی غرض
 اول سے چاہتے تھے کہ وہ عورت پر چادر دیکھتے تو کہتے یہ آزاد عورت ہے
 اوس سے باز رہتے اور جس وقت عورت پر چادر نہ دیکھتے تو کہتے یہ لونڈی
 ہے اوپر دوڑ پڑتے مجاہد فی کہا کہ چادر اوڑھ لیں تو معلوم ہو جائے کہ وہ
 آزاد بی بیان ہیں کوئی فاسق اون سے اذی و ریت کے ساتھ پیش
 نہ آئے اسے غمخور نسیم ہی نہیں زمانہ جاہلیت میں جو کچھ گزر چکا ہے اللہ تعالیٰ
 اوس کو بخشہ لکھا اس لیے کہ عورتوں کو اس کا کچھ علم نہ تھا بان بعد علم کے
 جو عورت خلاف حکم کام کر گئی تو اوپر گناہ ہو گا اوس کی جزا سزا پائیگی
 فتح البیان میں کہا ہے کہ جلابیب جمع ہے جلاب کی جلاب ایک کپڑا ہے
 جو خاٹنی اور خنی سے بڑا ہوتا ہے یعنی کلا، جس کو عورت ذرع و خار کے
 اوپر اوڑھتی ہے جو ہری فی کہا جلاب بلحفہ ہے شہابی فی کہا جلاب ایک
 ازار و اس ہے جس کو اوڑھا لیا جاتا ہے کسی نے کہا قلع ہے کسی نے کہا

ہر کپڑا چار رو غیرہ ہے جو عورت کی ساری بدن کو چھپا دے جلیا کہ جیٹ
 اجم طیہ سی صحیح میں ثابت ہوا ہے کہ کیا رسول اللہ واسطی ایک ہمارے
 کے چادر نہیں ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ اوس کی بہن کو چاہیے کہ وہ اپنے
 جلباب ہی اوس کو اوڑھ لے و آہدی کہتے ہیں مفسرین نے کہا ہے کہ اپنے
 مومنوں اور سرون کو ڈھانک لین مگر ایک آنکھ تاکہ پہچانے جائیں کہ وہ آزاد
 ہیں تو ان سے کوئی ایذا کے ساتھ پیش نہ آئے حضرت ابن عباس ابی سی
 کے قائل ہیں حضرت سجن نے فرمایا کہ اپنا آدم مومنہ ڈھانک لی قوادہ نے
 کہا کہ جلباب کو اپنی پیشانی کے اوپر موڑے اور اوس کو مضبوط کر دے پھر کو
 ناک پر موڑ دی گوا اوس کی دونوں آنکھیں کھل جائیں لیکن سینے کو اور مضطرب
 یعنی اکثر مومنہ کو چھپالی بہرہ نہ کہہ کہ اپنے اوپر چادر ون کو اراخا کرین یعنی
 ڈال لین لٹکا لین اور ان سے اپنے مومنوں اور اطراف کو ڈھانک لین
 حرف مرن تبغیض کے واسطے ہی یعنی جلباب کا بعض وفضل اور پلو اپنے
 مومنہ پر لٹکا لی متع کر لی تاکہ لونڈی سی متمیز ہو جائے ذلک ادنیٰ ان یعرفن
 فلا یؤذین کے یعنی نہیں کہ یہ چادر ون کا لٹکا لینا قریب تر ہے اس کے
 کہ وہ پہچانی جائیں لونڈیوں سی متمیز ہو جائیں لوگوں کو یہ بات ظاہر
 ہو جائے کہ وہ آزاد ہیں تو اہل ریت و شوق کی طرف سے ایذا دی جائیں
 اونکا اور ان کے گمراہوں کا لحاظ رکھیں اونے چھپ کر لین سی یہ مراد

نہیں ہی کہ منجملہ عورتوں کی عورت پہچانی جائے کہ وہ کون ہے بلکہ مراوی
 ہے کہ پہچان پڑیں کہ وہ آزاد ہیں لونڈیاں نہیں ہیں کیونکہ اونہوں نے
 ایک ایسا پہناوا پہنا ہے جو کہ آزاد عورتوں کی ساتھ خاص

فائدہ بیان میں تمیز لباس علماء کے

سبکی رحمہ اللہ فی طبقات کبریٰ میں فرمایا ہے کہ ائمہ شافعیہ میں سے احمد
 بن حنبلہ رحمہ اللہ شائع تنبیہ فی اس آیت کریمہ سی استنباط کیا ہے کہ اس
 دمانی کی علماء جو بات اپنی لباس و پوشاک میں کرتے ہیں کہ آستینیں فراخ
 چوڑی چمکی رکتے ہیں عمامہ ایک شکل خاص پر باندھتے ہیں طلیان اور ہتے
 ہیں یہ بات اچھی ہے گو سلف فی اس کو نہیں کیا ہے کیونکہ اس میں اون کے
 واسطی ایک تمیز ہے اور اس سی وہ پہچانے جاتی ہیں تو اون کے فتووں
 اور قولوں کی طرف التفات کیا جاتا ہی اتنے اس سی معلوم ہوتا ہے کہ تمیز
 اشراف کا کسی علامت و نشان سی ہی ایک امر مشروع ہے اتنے صاحب
 فتح البیان دام ظلہ فرماتی ہیں کہ یہ کیا بار و استنباط ہی اور کیا قلیل النفع بات
 ہے خاص کر بعد اسکے کہ سنت طہرہ میں لباس و درازی لباس میں اسراف
 کرنے سی وارد ہو چکی ہے اور سلف امت و ائمہ ملت فی ہی اس سے منع فرمادیا ہے
 تو پھر یہ استنباط کمان اور مطلب تنزیل کمان یہ تو ایک بدعت ہی کہ او سکھو علماء
 و مشائخ دنیا نے نکالا ہے اسی علی قاری رضی اللہ عنہ فی او کی معروض دہم

یون فرمایا ہی عاقر کا لابلج و کماثر کا لاخلج یعنی حامی ایسے جیسی برجیان و
استینین ایسی جیسے خر جیان اور اونپر اسکا بہت سخت انکار کیا ہی اور یہ جو ذکر کیا
کہ زنی علماء و اشرف ایک سنت ہی سوا بن اخلج فی مدخل مین اسکو رو کیا ہی کہ
انکی زنی و لباس اوس زنی و لباس کی مخالف ہی جو زمانہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ
سلم اور عمدہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اور اون کی بعد خیر قرون مین تھے ہر اگر
کوئی کہے کہ وہ اس لباس ہی پہچانے جاتے ہین تو یون کہا جاتی کہ وہ اگر لباس
شکل اول پر باقی رہتے تو ہی وہ اوس ہی پہچانی جاتی کہ نہ کہ وہ لباس اوس لباس
مخالف ہو تا جیسے لوگ اب مین علی قاری فی اونکے قول کی انکار مین طوا کیا ہی اور
صاحب فتح البیان فی حج الکرامہ مین ہی اسپر کلام مہبوط فرمایا ہی طالب تفضیل کو
رجوع کری محمد بن کعب قرظی سے مروی ہی کہ ایک شخص منافقون مین کامن مین کی بیوی کو
چھپاتا و نکواندا دیتا تھا اوس ہی جب کہتے تو کہتا کہ میں اوس عورت کو لونڈی گمان کیا
تھا اسلئے اللہ تعالیٰ فی من مین کی بیوی کو امر فرمایا کہ لونڈی کی لباس کی مخالفت کرے
اور اپنی اور اپنی چادر وٹنے کچھ لٹکالین عورت اپنی موندہ کو ڈھانک لی مگر ایک آنکھ
قریب تر پہلے کی کہ وہ پہچان پڑین تو اندام بجا مین اللہ فرماتا ہے کہ یہ لائق تر ہی کے
کہ وہ پہچانی جائین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ جسوقت یہ آیت پڑی
عالم مین جلوسھن نازل ہوئی تو انصار کی سپیان نکلیں گویا اونکی سر و نہر کوٹے تھے
سکینہ یعنی وقار کی جہت ہی اور اونپر چادرین سیاہ مین جن کو وہ پہنے ہوئے تھین

روایت میں یہی طرح من السیئة کا لفظ ہی حالانکہ اسکے کچھ معنی نہیں ہیں کیونکہ مر
تشبہ دینا ہے سیاہ چادرون کی کونے سی سکینت و وقار کی ساتھ اور کا وصف
کرنا مراد نہیں ہی جیسے کہتے ہیں یعنی وقت تشبہ سکون اور وقار کے کان علی
دوسمہ الطیر گویا اونکے سروں پر پرندے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
مروی ہے کہ ا کہ رحم کرے اللہ انصار کی عورتوں کو کہ جس وقت یہ آیت
نازل ہوئی تو اونہوں نے اپنی مروط کو ہاڑا ہراؤ نکواپنے سروں پر ڈالا
پہراؤ نہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی گویا انکے
سروں پر کوسے ستے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آزاد
عورت لونڈی کا لباس پہنتی تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے ایماندار سیون کو
حکم کیا کہ اپنے اور اپنی چادرون سے کچھ لٹکالین چادر کا لٹکانا یہی ہے کہ مقتع
ڈال لی اور اوس کو اپنی پیشانی پر کس کر باندھ دے آنس رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ ایک لونڈی نقاب ڈالی ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر گزری تو
وہ اوپر درہ لیکر پڑھے اور فرمایا اسے کعاع تو آزاد عورتوں کے مشابہ
بنی ہے قعاع کو ڈال دے صاحب شیح البیان دام ظلہ فرماتے ہیں کعاع
ایک کلمہ ہے کہ جس شخص کو حقیر جانتے ہیں جیسے غلام لونڈی حامل گستاخ
کم عقل بے وقوف اون کے واسطے اس کلمے کو بولتے ہیں جیسے ٹوکے
اخی خیس خورتین اول اسلام میں اپنی عادت جاہلیت پر مبتذل رہتی

تین عورت مرع و خمار میں باہر نکلتی آزاد لونڈی میں کچھ فصل تو نہیں
 نہ تافقیان گہروبی قید لوگ چھڑتے جس وقت وہ واسطے قضای حاجت
 کے رات کو کجورون اور گنجان درختوں میں نکلتی تین یہ چھڑناؤ کا
 لونڈیوں کو تھا کبھی لونڈی خیال کر کے حرہ کو بھی چھڑتے تھے اس لیے
 اون کو حکم ہوا کہ اپنا لباس برخلاف لباس لونڈیوں کے ہنایمیں
 ملاحظہ پنہین سر اور مو نہ چپائیں تاکہ کوئی طمع کرنے والا اون میں
 طمع کرے کذا فی مرآة النوان

خاتمہ

بیان ماسبق ہی یہ بات ثابت ہوئی کہ راجح تحریم مصغریہ عصہ سے
 زنگ سرخ حاصل ہوتا ہے اور وہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 حلہ حمراء پہنا تھا سوشافعیہ و مالکیہ وغیرہم قائل جواز لبس احمر ہیں مگر مصغریہ
 کے سوا اور حنفیہ ہر سرخ زنگ کو مکروہ و حرام کہتے ہیں لیکن ان کے سوا
 دلائل مخدوش و مجروح ہیں تفصیل اس جج کی کتاب ہدایۃ السائل میں
 ہے ابن القیم کا یہ کہنا کہ مراد حمراء ہی مخطوط ہے نہ احمدیہ، خلافت ظاہر و آئینہ
 ہے حافظ نے شیخ الباری میں دربارہ جامہ سرخ زنگ سات مذہب نقل
 کیے ہیں اور جانب جواز کو راجح کہا ہے یہی حق ہے زنگ سفید و سیاہ و سبز
 و مرغ و بلونات سوسب کا جواز احادیث سے واسطی مردون کے ثابت ہے

ابن عمر سے روئے و قفازنگ زعفرانی کا پینٹا ثابت ہوا ہے رواہ احمد
واہل السنن بلکہ یہ رنگ حضرت کو سب سے زیادہ محبوب تھا اور سوا اس
رنگ کی اور ان بزعفران بھی ثابت ہے اور جس کپڑے پر صورت چلیب کے
یا اور کسی حیوان کی ہوا و سکا پینٹا درست نہیں ہے حدیث عائشہؓ پر
ولیل ہے رواہ البخاری وغیرہ ابو داؤد و احمد کا لفظ یہ ہے لم یکن فی بیتہ
ثوب فیہ تصالیب الا نقضہ واخرجہ النساء ایضاً ان تصویر درخت و
سوخہ کی لباس بہ ہے اور پینٹا قمیص و عمامہ کا ثابت ہے رہا پاجامہ سو
حدیث ابوامامہؓ میں فرمایا ہے ترو لواء و انذر و او خالفوا اہل الکتاب
رواہ احمد والطبرانی و مسندہ حسن اور بہت سے ائمہ نے تصریح کی ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سراویل خریدی کی ظاہر یہی ہے کہ وسطی
پینٹے کے مولی ہوگی ابن القیم نے لکھا ہے کان صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم یلبس القطن و بغیر عمامۃ و یلبس العمامۃ بغیر قطن و انتہی
اس صورت میں یہ کہنا کہ تنہا کلام پینٹا زئی مشرکین ہے کا نقد صحیح نہ
بہیر گاتخنیک عمامہ سنت ہے اور ترک اور سکا زئی عجم ہے ع سخت انگلی
زیر دستا کسی اور پینٹا ثوب مخلوط بھریکا ممنوع ہے حکم آج کل شروع
کتے مین نظر بلیل ورنہ جمہور قائل اباحت ہیں تفصیل ان مباحث کی
مکتبہ لیل الطالب مین مرقوم ہے اوس کی طرف رجوع کرنا چاہیے و

اس زمانہ آخر میں جس طرح جملہ امور ماکل و مشارب و مطاعم و مسکن و مناکح میں اصلاحات غیر محصور ہوئے ہیں اسی طرح ملباس میں بھی تبدلات عجیبہ و غریبہ ظاہر ہوئے ہیں اہل کتاب کی ایک وضع خاص ہے اور ہنود کی بھی طرح مخصوص ہے اور ترکا نے طور کا لباس پہنتے ہیں اور قرس و مچوس اپنے ڈھنگ کا لکھن جو لوگ ان میں اسلام کے قائل ہیں وہ لباس میں ہم طرز قوم خود ہیں کوئی اون میں استہمام اتباع سنن و آداب لباس کا طریقہ ماثورہ پر حق میں مرد و زن کے نہیں رکھتا ہے علی الخصوص مسلمان ہندو سے زیادہ آزادی میں رہتے ہیں جس کے جی میں جس طرح کا تراش خراش پسند آتا ہے وہ اوی کو اختیار کرتا ہے خواہ زی دین ہو یا زی فسق یا زی کفر تنوع کا مقدار اس درجہ تک پہنچا ہے کہ ایک شہر یا ایک محلہ ایک گھر میں بھی اتحاد وضع کا نہیں ہے اور کسی جگہ تکلیف کسی و ملباس ہی نہیں ٹوپی کسی قوم کی اور یا جاہ کسی قوم کا اور جو کسی طائفہ کا غرض کہ لوگ صد دستار و صد گفتار و ہزار رفتار و ہزار کردار ہو گئے ہیں خرب اسلام نے بالکل اہل اسلام کو اون کی ہیئت قدیم و شکل ایمانی و صورت اسلامی سے بدل دیا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ سارا لباس مروج غیر ماثورہ حرام محبت یا ناجائز محض ہے اگرچہ غالباً ایسا ہی حال ہے بلکہ بعض اوضاع جائز ہوں گے گو ماثور سلف نہوں لکن وضع سلف پر مقرر

علماء و مشائخ میں فی ہزار سو نفر بھی معلوم نہیں ہوتی ہم عجم پر اور بیان
 کے مسلمان پر مرد ہون یا عورت کیا حسرت و افسوس ظاہر کریں کہ حرمین
 شریفین کا لباس بھی گو طریقہ عرب پر کہلاتا ہے اور مشابہ قبائل و عشائر
 عرب ہے مکن سنت کی شکل سے بغایت دور اور سرف و خیلا و نحو ہما
 نہایت نزدیک ہے جب مرد و ن کا یہ حال ہے کہ اونہوں نے اپنی قدیم
 روش چھوڑ دی اور شاق عجم کی اوضاع مختصرہ روز افزون پسند کیے تو
 زنان ناقص العقل والدین کا کیا ذکر ہے کہ فی الحال ستورات اکثر اہل اسلام
 نے وہ وضع اختیار کی ہے جو شرعاً حرام ہے بلکہ زبان شارع پر لعنت
 آئی ہے جس کو دیکھو بچائی کا جامہ پہنے ہوئے ہے نہ اسکا ڈرنہ سول
 سے حیا اگر یہ بات نہ تھی کہ پوری شکل زنان عرب کی سی ہوتی تو بہلا
 آتا تو ہوا ضرور تھا کہ اتحقاق لعنت سے بچا جائز مباح پر قصر ہو مادہ
 سر سے گرا رہتا ہے انگیا ایسی باریک کہ سارا سینہ منکشف ہوتا ہے کرتی
 اتنی چھوٹی کہ شکم و ناف ظاہر ہے پا جامہ وہ جو و اصف بقیہ ستر ہے اگر
 کلی دار ہے تو اس طرف صریح ہے اور اگر چھوٹی دار ہے تو ہر دو قدم کشوں
 بہین لباس و جامہ وہ باریک جو کسی عضو کا ساتھ نہیں ہے بعض عورتیں
 بغلیں مردانہ وانگر کہ صدر یہ کا استعمال رکھتی ہیں حالانکہ اس فعل پر
 لعنت آئی ہے بالکل کا رخا نہ دین و ایمان کا برہم اور لباس اسلام کا

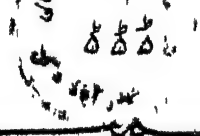
درسم ہو گیا ہی معذایہ لوگ مسلمان با ایمان ہیں اور خیر کی وضع پر
طاعین اور اپنی تلاش و خراش و ایجا و ناز و اپنا زمان و کان امر اللہ
قد رامقد و راھذا انخرالرسالة والحمد لله اولاً و آخراً آج روز و شنبہ

۲۴۔ رمضان المبارک ۱۳۵۸ ہجری کو باوجود تہمت

حواس کے چار دن میں یہ رسالہ بعونہ تعالیٰ

و صونہ متام ہوا والحمد لله الذی

بنعمتہ یتتم الصالحات



رُفُوحُ الحَرْقَةِ بِشَرَفِ الحَرْفَةِ

| | |
|-----|-----|
| فوق | فوق |
| تحت | تحت |

مكتبة دار الفنون - القاهرة - مصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله خالق الحرف ومقتدرا الصنائع والصلوة والسلام على خير خلقه محمد
 ذی المعارج والبدائع وعلى آله وصحبه مؤدی الامانات الى اهلها والداخل
 اما بعد یہ رسالہ ہی بیان میں اختیار حرفہ و صنعت کی بعض جاہلون کو یہ خیال
 ہوتا ہے کہ پیشہ کرنا ایک طرح کی ذلت و رذالت ہے واسطی صاحب پیشہ کے اور
 جو لوگ اہل شرف ہیں وہ اختیار حرفہ و کسب سی عار رکھتے ہیں سو یہ بلا و سفاہت
 سوا ان بلا و ہند کی کسی اور ملک میں دیکھی نہی نہیں گئی بلکہ عامہ مخلوق خدا کا فرق
 خدائی اسی پیشہ وری اور کتاب صنائع میں رکھا ہے اور اصول جملہ حرفت و
 صنائع کے مشکوٰۃ نبوت انبیاء علیہم السلام سے یا ملوک صلحا و یا اولیای کرام سے

ماخوذ ہیں الاما شاء اللہ تعالیٰ اور کتاب عزیز و سنت مطہرہ متل ہے بیان
 اصول حرف پر بلکہ شائع علیہ السلام فی ترغیب دی ہے عمل ید پر سو عیمل
 بدون کتاب حرف کی نہیں ہو سکتا ہی پس جبکہ ثبوت شرف و جواز پیشہ وری
 کا قرآن و حدیث و شرع شریف و کتب سیر و تواریخ سے از آدم علیہ السلام
 تا ایندم ثابت ہی تو پھر عار کرنا شرفاء کا اس شرف سی اور رذالت سمجھنا احترا
 کا یعنی چہ چیل اولاد شرفای ہند میں بسبب بی علمی کے حادث ہوا ہی اور اسی
 وجہ سی جبکہ سب معالیش اونکی جو بوجہ علم و فضل آبار و اجداد طرف سے ملوک کی
 بطور ملک و وظیفہ مقرر تھی باقی نہ رہی اور غربت و افلاس و تہیدستی و فقر و تحلیل
 نے دامن اونکا پکڑا تو اونہوں فی اختیار کرنا کسی حرفے کا اپنے لیے ذلت و
 رذالت سمجھ کر پسند نہ کیا ورنہ اللہ تعالیٰ فی حرف و صنائع میں یہ برکت نمایاں کی
 ہے کہ صاحب حرفہ سدرق سے تو ہرگز محروم نہیں رہتا ہے اور بقدر کفایت
 کی اوکو ضروری رزق مل جاتا ہی اور یہ احترام و اکتاب اوکو مذلت سوال
 و رذالت گدائی سے محفوظ رکھتا ہی پھر کسی حرفے میں ایسی دست بھی دیکھی
 سنی ہے کہ صاحب حرفہ آلا ف الموف کا مالک ہو گیا اور مقدمات اوں کے
 اندازہ حساب سے بڑھ گئے یہ برکت کسی اور نہر میں کم ہوتی ہے الغرض جگہ
 ثابت کرنا شرف احترام کا ہی نہ استقر اہل صنائع کا تاکہ مومن دیندار عقیدہ پنا
 بابت اس مسئلے کی درست کر لی اور بصورت میسر نہ آئی رزق کے بذریعہ نوکری

چاکری و حکومت و علم و فن کی اگر کوئی کوئی قسم کی تجارت یا صنعت یا حرفت سیکھ کر
 اپنی اور اپنے اہل و عیال کی شکم پروری کرے ہاں جو حرفے ایسے ہیں کہ
 شرعاً جائز نہیں اور سوا احتراز کرنا ضرور ہے یا جو حرفے مخصوص برذالت ہیں انہوں
 بھی بچنا بہتر ہو تا ہی غالب صحابہ و تابعین و تبع تابعین و رواۃ حدیث و علمائے ابن
 و مجتہدین شرع حسین اہل حرفہ گذری ہیں حضرت ابو بکرؓ بزاز ہی کرتے تھے اور
 حضرت عمرؓ بیع و شرا و عثمان رضی اللہ عنہ ماجر تھے اور راویان حدیث میں
 کوئی زیات تھا اور کوئی سامان اور کوئی حذا اور امام ابو خلیفہ و ابن سیرین ماجر تھے
 اور اولیاء میں کوئی نساج اور کوئی خرازا اور کوئی دقاق اور کوئی حذا اور کوئے
 وراق اور کوئی قصار اور کوئی حلاج اور کوئی جال اور کوئی تخاص تھا و تفس علی ذلک
 اگر سب کا استقرا کیا جائے تو اوراق کثیرہ مستغرق ہو جائیں غرض کہ حرفہ اوچتر ہی اور
 نسب انسان کا اوچتر اول صفت ہی اور ثانی ذات ہی نسب میں ساری نبی آدم
 ایک ہیں اس لیے کہ آدم و حوا کی اولاد میں ہیں آدم مٹی سے پیدا کیے گئے تھے
 یہی اصل ہے ہر آدمی کی فخر کرنا نسب پر شعار جاہلیت کا ہے نہ ہمارا اسلام کا ہاں
 اللہ تعالیٰ فی نسل آدم کو شوب و قبائل پر تقسیم فرما دیا ہے اسمیں بہت سی فوائد و
 مصالح مندرج ہیں از انجملہ ایک بات یہ ہے کہ صلہ رحم موقوف ہی معرفت نسب
 یا مثلاً بنی ہاشم کو فضیلت دی ہو غیر راسل امر میں کہ مال و زکوٰۃ اور نہ حرام ہے یا بنے
 فاطمہ مخصوص ہیں ساتھ مزید شرف و کرم و فضل کے اور انہیں فی اکمل رعایت کفالت

کی ہی ملحوظ رکھی گئی ہے سوان اضافات کی وجہ سے یہ بات لازم نہیں آتی جو
 کہ سادات غیر سادات کو حقیر و ذلیل و خوار و رسوا سمجھ کر نظر حقارت و کمین کہ یہ
 عین جہل و فساد محض ہو کیونکہ یہ امتیاز انساب کا اسی دنیا میں و اعلیٰ انتظام
 کا رخائے عالم فانی کے ہے اور جہان جاودانی میں کسی نسب و حسیب کو کوئی نسب
 و حسب کا منہ آئیگا الا من اتی اللہ بقلب سلیم قول فیصل رب کریم کا اس معاملہ ختم
 میں یہ ہرمان اکس مکہ عند اللہ اتقا کم اور فرمایا ہی ان اولیاءہ الا المتقون قیامت
 میں جو کچھ عزت و آبرو ہوگی وہ اہل علم و اہل دین و تقویٰ کی ہوگی پس بس کسی
 بادشاہ و اسیر و وزیر و حاکم و والی و پہلوان اکول و شروب و خوجہم کی بلکہ یہ سب
 تکبر و فخر کرنے والی ذات و نسب پر اس دن سب زیادہ ذلیل و خوار ہونگے اور
 سورچی کی طرح پامال خلائق بنیں گے یہ ساری خیالات اہل دنیا و تکبرین جہلا کے
 البطل باطلات ہیں حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے باز رہیں قومین فخر کرنے سی
 باپ داد و دن پر جو مر گئے ہیں وہ تو کو ملا ہیں جہنم کے یا خوار تر ہیں اسد پر گبرلی سی
 جو اپنی ناک سی غلیظ کو لڑکا تا ہے اسد نے تم سی نخوت جاہلیت اور فخر بالآباء کو
 دور کر دیا اب تو ہی مؤمن تہی ہے یا فاجر شقی ہے سب لوگ بنی آدم ہیں آدمی
 سے بنے ہیں رواہ الترمذی و ابوداؤد اور حدیث عیاض بن حمار مجاشعی میں
 رفعا ابابکر کہ اسد فی مجھے وحی بھیجی ہے کہ تم خاک ساری اختیار کرو کوئی کسی پر فخر اور
 ظلم نہ کری دو اسلمو مراد فخر سے دعویٰ خطمت و کبر و شرف کا ہی الغرض انسان کو لازم

کہ جب اونسی اقرار ایمان کا کر لیا ہی تو اب ہر باب و فصل میں مطابق شرح شریف کے قول و فعل و حال میں رہی کسی جاہل بدوین اور دنیا دار مغرور کے کہنے سننے میں آکر اپنے دین کو ضائع کرے وباللہ التوفیق

فصل بیان میں ترغیب و ثبوت شریف کتاب کے

قال اللہ تعالیٰ وعلو آدم الاسماء کلھا سیوطی نے اصول لغت میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ ادھون نے فرمایا ہے علہ فی ثلاث الاسماء الف حرفۃ ما یتحتاج اولادہ الیہا کما علہ الاسن کلھا من العربیۃ والسرہانیۃ والعبدانیۃ وغیرہا سپر آدم فی ہر چیز کا نام رکھا وہ ہی نام اوس چیز کا قیامت تک چلا جاتا ہے جب تک اُنکی اولاد کثرت سے ہوئی تو ہر ایک کو اُنسو ایک زبان اور ایک حرف سیکھ لیا جس کو جتنی استعداد تحصیل کمالات آدمیت کی تھی وہ اوتنا ماہر صناعت شرف ہو گیا اور وہ حرف قرناً بعد قرن اور بطناً بعد بطن اُنکی اولاد میں باقی رہ گئے ہر حرفہ اوس شخص کی طرف منسوب ہوا جس سے اوسکی ابتدا ہوئی تھی اور ہاتھ پر اوس کی متعین شہیرا تھا جیسے کتابت و خیاطت کہ یہ ادریس علیہ السلام کی نکلی ہی شیخ علامہ علاء الدین سکوتاریؒ نے محاضرۃ الاول و مسامرۃ الاواخر میں لکھا ہی کہ قاعدہ کلیہ یہ کہ نسبت ہر ایسے حرف کی جکا واضح اول معلوم نہ ہو طرف آدم صغی علیہ السلام کی کرنا چاہیے اور انتساب حرف نے کا طرف خلاف ملت اسلامیہ کے جائز نہیں ہے جیسے کسی حرف نے کو طرف حبشہ وغیرہ کی

منسوب کرنا اگرچہ اخذ حرفے کا وقت ضرورت کی کافر سے بھی جائز ہے کیونکہ نبی آدم
 حاجت مند حرف ہوتے ہیں سو جب کوئی حرفہ ایسا ہو کہ امر معاش میں جائز ہے اور
 تاریخ اوس کے واضع اول کی علی التحقیق معلوم نہیں ہو سکتی ہے تو اوس کا انتساب
 طرف ابو البشر علیہ السلام کی ہونا چاہیے اس لیے کہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ
 حق تعالیٰ نے اون کو ہر اہل تعلیم سارا شیاء کے ہزار حرفے بھی تعلیم فرما دیے تھے
 تو اس اعتبار سے وہی مقتدی تیسری اس لیے کہ وہ اصل ہر کمال اور معدن جقائق
 اکوان و احوال تھے وہاں خلیفۃ ظہر بالکمالات الکائنۃ فی الاکوان فیلحظ
 ذلک واللہ الموفق انتہی مقدم بن سعدی کرب رفعا کہتے ہیں ما اکل احد طعاما
 قط خیرا من ان یاکل من عمل یدہ وان نبی اللہ داؤد کان یاکل من عمل یدہ رواہ البخاری
 وغیرہ ابن ماجہ کا لفظ رفعا یون ہو ما کسب الرجل کسبا الجیب من عمل یدہ یعنی کہا
 کسی شخص نے کوئی کمانا بہتر اس کو کہ اپنے ہاتھ کے کام سے کہا ہی داود علیہ السلام
 اپنے ہی ہاتھ کے عمل سے کہاتے تھے سب زیادہ پاکیزہ تر کما کی اپنی ہاتھ کا کام
 ہر کرمان از عمل خویش خورد منت حاتم طائی نہ برد
 یہ حدیث دلیل ہر شرف عمل بالید پر اور مرغب ہی اکتساب میں اس میں سارے
 اعمال و حرف و صنایع و تکاری عموما و ثمولا داخل ہیں مگر وہ عمل جو کہ مثلا شرع
 میں ناجائز تیسری اس عمل کو حضرت نے اطیب کسب فرمایا ہو اس کو زیادہ اور کیا
 شرف و اعلیٰ حرفے کے درکار ہو کہ جو کچھ اسو اس حرفے کے ہے وہ درجے میں

حرفی سے کترہ حدیث ابو ہریرہؓ میں فرمایا ہے لان یحطب احد کو خمرۃ علی الخمر
 خیر لہ من ان یسال احدا فیعطیہ او یمنعہ رواۃ مالک والبخاری ومسلم والنسائی
 والنسائی یعنی اگر ایک شخص ایک گنہگار کو اپنی پیٹھ پر لا کر لای تو یہ بہتر ہے
 اس سے کہ کسی سے وہ سوال کرے یہ وہ شخص او سکودے یا نہی اس حدیث سے
 جواز پیٹھ ہیزم کشتی کا اور فضیلت اس کی سوال پر اور غایت سوال کی اور ناجائز
 ہونا او کا ثابت ہوا اس زمانے میں اولاد شرفاء مسلمین سوال سے تو عاجز نہیں کرتی
 اور ہر امیر غریب و انظار اپنے شرف آبار وغیرہم کا کر کے طالب صدقہ و خیرات
 ہوتی ہی لیکن اگر کو کہ تم کوئی حرفہ اختیار کر لو تو اس بات سے او کو سخت انکار ہوتا ہے
 اور عار آتی ہے یہ تحقیق اختیار کرنا مار کا ہے عار پر اور انکار کرنا ہو حق شرع
 لاحوال ولا فقاۃ الا باللہ زیریں عوام کا لفظ رفعایون ہے لان یاخذ احد کم جملہ
 فیاتی بخمرۃ من حطب علی ظہرہ فیعبر فی کف بھا وجہ خیر لہ من ان یسال الناس
 اعطوا ام منعوا رواۃ البخاری یعنی ہیزم فروشی سے آبرو بچا بہتر ہے بہیک ناگنی سے
 یہ حدیث دلیل ہی اس بات پر کہ حرفی میں آبرو رہتی ہے اور سوال سے دولت نصیب ہوتی
 ہے اب جو کوئی حرفی کو بی آبروئی سمجھے تو وہ بڑا حق ہے آبرو ہو اور جو سوال کو
 اچھا جانی وہ سخت ذلیل و خوار و زلیل ہو گواپ کو شریف سمجھے حدیث انس میں آیا ہے
 کہ حضرت نے ایک مرد انصاری غلے سے بچا ہوتا تیرے پاس کیا ہو کہا ایک ٹاٹ
 ایک پیالہ پانی پینے کا ہے آپ نے وہ لیکر لیا کیا اور فرمایا ایک درہم کا طعام لیکر گھر

دی اور ایک درہم سے ایک کلمہ ڈی خرید کر اونے اسی طرح کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سی او میں دستہ ڈالا اور فرمایا جا لکڑی کاٹ کر بیچ میں تجھ کو نپدرہ دن تک پہنڑ دکیوں و دگیا اور اسی طرح کیا اوس کی پانس درہم ہو گئے اوس نے بعض کا کہا نا خرید کیا اور بعض کا کہہ حضرت نے اوس سے فرمایا

هذا خيرا لك من ان تتجى المسئلة في وجهك يوم القيامة رواه ابو داود واللفظ له والنسائي والترمذي وقال حديث حسن يعني یہ مزدوری تیرے لیے اس سے بہتر ہے کہ قیامت میں یہ سوال ایک داغ تیرے چہرے پر ہو معلوم ہوا کہ حرفہ کیسا ہی حقیر کیون نہو لیکن بہرہی سوال کرنے سے بیک مانگنے سے بہتر ہے اس حرفہ کو ایک شرف یہ بھی حاصل ہوا کہ خود حضرت نے اوسکی کلمہ ڈی میں دستہ ڈالا اور اوس کو یہ پیشہ تعلیم فرمایا یہ دلیل ہی اسپر کہ احتساب ایک پاک کما فی اور حلال روزی ہی ولد احمد لکڑہیرون کو یہ حدیث سن کر خوشی کرنا چاہیے کہ یہ پیشہ ہکوسید الانبیاء فی سکھایا ہر دلا خوش باش کان محبوب جاننا بسکینان و درویشان سری ہست سعید بن عمیر کہتے ہیں حضرت سے پوچھا تھا کون سا کسب اطیب ہے فرمایا عمل الرجل بیدہ وکل کسب مبرور رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد ورواہ البیہقی مرسلًا یعنی ہاتھ کی محنت مزدوری اور ہر پاک کما فی پاکیزہ کسب ہے و سدا لفظ انکا یہی کہ حضرت نے اس سوال کی جواب میں کہ افضل کسب کیا ہے فرمایا تھا بیع مبرور و عمل الرجل بیدہ رواہ احمد والبخاری والطبرانی ابن عمر کہتے ہیں حضرت سے

پوچھا کہ کون کسب افضل ہے فرمایا علی الرجل بیدہ وکل بیع مبرور رواہ الطبرانی و
 بروایت ثقات رافع بن خدیج کا نظیر یہ قول یا رسول اللہ ای الکسب طیب قال
 علی الرجل بیدہ وکل بیع مبرور رواہ احمد والبخاری ورجال اسنادہ رجال الصیح
 حدیث دلیل ہی اس پر کہ ہاتھ کی کمائی اور مزدوری افضل و طیب کسب ہی طرح
 پاک صاف لین دین کرنا جمین کوئی عقد فاسد شرعاً نہ ہو پاک کمائی ہوتی ہے مراد
 بیع سی اس جگہ تجارت اشیاء ہو جس طرح کہ علی ید سے مراد ساخت و پرداخت
 اشیاء بطور دستکاری ہی حکایت کب بن عجرہ کہتے ہیں ایک مرد کا گذر حضرت
 پر ہوا ایک صحابی نے اس کی تیزی اور نشاط دیکھا کہ اسی رسول خدا گریہ حال
 اس کا راخدا میں ہوتا تو کیا اچھا ہوتا فرمایا ان کان خرج لیسعی علی ولدہ صغارا
 فهو فی سبیل اللہ وان کان خرج لیسعی علی ابی بن شیخین کبیرین فهو فی سبیل اللہ و
 ان کان خرج لیسعی علی نفسه فهو فی سبیل اللہ وان کان خرج لیسعی سرباء و
 مفاخرۃ فهو فی سبیل الشیطان رواہ الطبرانی ورجالہ رجال الصیح یعنی
 اگر یہ اپنے چوٹے بچوں کے لیے کمائی کو نکلا ہے تو یہ سعی اس کی راہ خدا
 میں ہے اور اگر اپنے بوڑھے مان باپ کے لیے کمائی کو نکلا ہے تو یہی راہ
 خدا میں ہی اور اگر اپنے نفس کی عفت کے لیے نکلا ہے تو یہی راہ خدا
 میں ہے اور اگر ریاء و فخر کے لیے نکلا ہے تو راہ شیطان میں ہے معلوم ہوا کہ
 کمائی کرنا واسطے ہر ہر امر مذکور کے خالی ثواب سے نہیں ہی آکر سب سعی کرنا

تحصیل رزق میں گویا سہی ہے راہ خدا میں ہر شخص اس لیے کما فی کتابہ کہ
 لوگوں پر زیادت مال سے فخر کرے اور اپنی شخصیت دکھائی دے تو وہ کما ئے
 اوس کی ناک جائز ہے مین کہتا ہوں کہ میں نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں کہ اوان کے
 پاس بقدر کفالت کے بی منت خلق و بی ذلت چاکری کے موجود ہے لکن اوان کو
 شوق رویہ جمع کرنے اور حکومت حاصل کر لیا ہر دم دانگیر حال رہتا ہی اور وہ اپنی
 اوقات فارغہ کو غنیمت جاکر کسی عمدہ شغل علم یا عبادت یا حرفت یا تذکر میں مشغول
 نہیں کرتے بلکہ بلا ضرورت تو کرسی پیدا کر کی مال و حکمرانی کی لذت اوٹھاتے ہیں
 سو یہ ساری سچی اونگی راہ شیطان میں ہوتی ہے ثواب سچی کا تحصیل اسباب رزق
 و معاش میں اوس کے لیے ہر جو واسطی اپنی جان کے یا ماں باپ یا اولاد کی جنگا
 نفقہ اس کے ذمے پر واجب ہی سہی کرتا ہوں بس آجین عمر سے رفعا مروی ہے
 ان الله يحب المؤمن المحترف یعنی اسد دوست رکھتا ہے ایما ندریشہ و کو رواہ
 الطبرانی والبیہقی عائشہ کا لفظ یہ ہر من امسی کا سبام من عمل یدہ امسی مغفولہ
 رواہ الطبرانی والاصبہانی یعنی جو کوئی شام تک اپنے بہتہ سے کما فی کتابہ وہ
 بخشا جاتا ہے دوسرے لفظ انکار رفعا یہی ان اطیب ما اکلم من کسبکم وان ولادکم
 من کسبکم رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ واری کا لفظ یہ ہر ان الحیث اکل
 الرجل من کسبہ وان ولدہ من کسبہ یعنی پاک کسب وہ ہر جو خود آپ کما ہی اور
 اولاد ہی اپنا ہی کسب ہو معلوم ہوا کہ اولاد کی کما فی کتابہ نہایت ہر خصوصاً اوس صورت میں

کہ مان باب پننا دارچون اور اولاد سادار اور اگر مان باب سادارین اور اولاد سادار
 تو نفقہ اولاد کا ذمہ والدین پر ہے باب صلہ رحم سے اس لیے کہ بعد بلوغ وعفت
 سماج کی کوئی حق واجب اولاد کا مان باب پرتابت نین رہتا ہے واسد اعلم
فصل اس بیان میں کہ رزق حلال طلب کر ہی کسب حرام سی بچی

اس بن مالک رقمہا کہتے ہیں طلب الحلال واجب علی کل مسلم رواہ الطبرانی
 واسنادہ حسن ان شاء اللہ تعالیٰ یعنی طلب کرنا رزق حلال یا کیزہ کا ہر مسلمان پر
 فرض ہے طلب شامل ہی اختیار ہر حرفہ جائز شرعی کو آبن مسعود کا لفظ یہ ہے کہ
 طلب الحلال فریضۃ بعد الفرائض رواہ الطبرانی والیہقی یعنی بعد نماز روزی
 حج و زکوٰۃ کی حلال روزی پیدا کرنا فرض ہے یہ اس لیے کہ اگر الفرائض بجالایا اور رزق
 حرام کما یا تو وہ سب برباد گئے حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کہ اسد پاک ہو قبول
 نین کرنا گر پاک کو اسد فی مومنون کو وہی حکم دیا ہے جو رسولون کو دیا تھا کہ اسی سولو
 تم طیبات کما و عمل صلح کرو اسد تمہاری کام کو جانتا ہے اور ای ایمان والو تم پاکیزہ
 روزی کما و ہر ایک شخص کا ذکر کیا کہ وہ لہنا سفر کرتا ہے گرداودہ میلا کچلا ہے دونوں
 ہاتھ طرف آسمان کے دراز کر کے کتا ہی یا رب یا رب یعنی دعا مانگتا ہے و طعمہ
 حرام و مشربہ حرام و ملبسہ حرام و غدی بالحرام فانی یستجاب لذلك رواہ
 مسلم والترمذی یعنی حال یہ ہی کہ اسکا کما اپنیاکہ پڑا خدا سب کچھ حرام ہی سہلا با
 اسکی دعا کیونکر قبول ہو یہ حدیث دلیل علی اس بات پر کہ قبول عبادت و عاکلی لیے

اکل حلال بشرط ہی اگر رزق حرام کما کر عبادت یا دعا کر گیا تو وہ مردود ہوگی ولہذا
 حدیث ابو سعید خدری میں اکل حلال پر وعدہ دخول جنت کا آیا ہے یہ وعدہ
 اوس بخیر صادق القول کا ہے کئی بات کہی غلط نہیں ہوتی فرمایا ہے من اکل
 طیباً وعمل فی سنتہ وامن الناس بوائقہ دخل الجنة الحدیث رواہ الترمذی و
 قال حدیث حسن صحیح غریب والحاکم وقال صحیح الاسناد یعنی جس نے حلال کھایا
 سنت کی موافق عمل کیا لوگ اوس کی بدی سے امن میں رہیں گے کیونکہ اوس نے
 کچھ ستایا نہیں تو وہ بہشت میں جا بیگا میں کہتا ہوں سلف کو بڑا ہستام اسی رزق
 حلال واجتناب حرام کا تھا ولہذا اون کی ساری حرکات وسکنات میں برکت
 نمایاں موجود تھی جب سی ہستام اس کام کا جاتا رہا اور امتیاز حلال کا حرام سے
 اڑھ گیا تب سی باوجودیکہ علم ہری اور تقویٰ صوری ہوتا ہے کوئی برکت کسی
 عالم یا متقی یا شیخ کی قول و فعل و حال میں نظر نہیں آتی نظر کیا خاک آبی کہ سر سے
 پاؤں تک لباس و غذا اسی مال شبہ بلکہ حرام خالص سے ہے بلکہ اکثر لوگ اپنی طمع
 یا حاجت سی مال حلال کو مخالفت شرع کر کے حرام کر لیتے ہیں اور تدراو حلال
 کی نہیں جانتے یہی حال اکثر اہل عرفہ کا دیکھا جاتا ہے کہ ب طیب کو عقود ناجائزہ
 و بیوع فاسدہ کی وجہ سی خبیث کر لیتے ہیں اور واسطی ترویج سلمہ کی مرکب حلف
 دروغ وغیرہ امور مکروہہ و محرّمہ کے ہو کر حلال کو حرام بنا لیتے ہیں ورنہ اصل ہر
 برکت و قبول عمل و نجات کی دو چیزوں میں ہی ایک اکل حلال دوم صدق متعال

حکایت ابن عباس کہتے ہیں یہاں تک کہ حضرت کے پڑھنے کی یا ایسا الناس
 کلہا ما فی الارض حلالہ طیبہ سعد بن ابی وقاص نے کہا اسی رسول خدا اللہ سے
 دعا کیجیے کہ مجھ کو مستجاب الدعوتہ کر دی فرمایا یا سعد اطیب مطہات نکلن مستجاب الدعوتہ
 والذی نفس محمد بیدہ ان العبد لیقذف اللقمة الحرام فی جوفہ ما یقبل منه
 علامہ اربعون یوماً وایما عبد بنت الحجة من صحت فالنار اولی بہ رواہ الطبرانی
 فی الصغیر یعنی تو طعام حلال طیب کہا مستجاب الدعوتہ ہو جائیگا واللہ کوئی بندہ اپنی
 بیٹھ میں ایک لقمہ حرام ڈالتا ہے چالیس دن تک او کا عمل قبول نہیں ہوتا جس
 بندی کا گوشت حرام سے اگتا ہے اگ لائق ہے او کو معلوم ہوا کہ اکل حرام مانع
 قبول دعا ہوتا ہے اور لقمہ حرام کی وجہ سے عبادت چل روزہ مردود ہو جاتی ہے
 اور حرام خوار و زخم میں جائیگا اتن عمر نے کہا ہی جسے خرید کیا ایک کپڑا اس درم
 کو اور اس میں ایک درم حرام کا ہے قبول نہیں کرتا اللہ نماز اس کی جب تک کہ وہ
 کپڑا اس کی بدن پہن رہا ہے دونوں انگلیاں کانوں میں ڈال کے کہا کہ یہ کان
 بہرے ہو جائیں اگر انہوں نے یہ حدیث حضرت سے سنی نہ ہو رواہ احمد معلوم ہوا کہ
 فوراً حرام بہت سی حلال کو تباد کرتا ہے اور جو حکم اکل حرام کا ہے وہ ہے حکم کب
 حرام کا ہے حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے لان یاخذ ثرابا یجعلہ فی فیہ یمضیہ
 من ان یجعل فی فیہ ما حرم اللہ علیہ رواہ احمد باسناد جدید یعنی اگر کوئی شیئہ
 اپنے منہ میں ڈالی تو یہ بہتر ہے اس سے کہ حرام کہا ہی ابو اطفیل نے کہا ہی من کسب

مکلا من حرام فاعتق منه ووصل منه رحمه کان ذلک اصلاً حلیہ رواہ الطبرانی
 یعنی مال حرام سی بروہ آزاد کرنا یا صلہ رحم کرنا و بال ہوتا ہے فاعل پر مبنی کہتا
 ہوں کہ اس زمانی میں غالب صلہ رحم اسی مال محرم سے ہو اگر تا ہے نہ وصل
 کو کچھ پروا اس کی ہوتی ہے اور نہ ذی رحم کو بلکہ دونوں کو علم حسرت کا ہوتا ہے
 لکن ساتھ طب خاطر کی لین دین کرتے ہیں بیجرات ہے دخول نار پر اسدا اپنے
 غضب سے محفوظ رکھی یہ زمانہ حدیث مرفوع ابو ہریرہ کا صدق ہو گیا ہی باقی
 علی الناس زمان لا یبالی المرء ما استل من الحلال ام من المحرم رواہ البخاری والنسائی
 یعنی لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئیوا لا ہی کہ آدمی کچھ پروا کرے گا کہ حلال سے لیا یا حرام
 سے اسکا شہود است اسلام میں ایک مدت دراز سے ہو رہا ہے حدیث ابن عباس
 میں فرمایا ہے لا تقبض جامع المال من غیر صلہ او قال من غیر حقہ فان ذلک بصدق
 لم یقبل منہ وما بقی کان زادہ الی النار رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد یعنی
 تو مال کی جمع کرنیوالی پر جو کہ مال کو وجہ غیر حلال یا وجہ ناحق سے جمع کرتا ہے ترک
 نہ کر کہ وہ اگر صدقہ دیتا ہے تو قبول نہیں ہوتا اور جو کچھ صدقہ دیکر چرہ رہتا ہے وہ
 ورنہ کا توشتہ ہوتا ہے اس کو بیقی فی ابن مسعود سے ہی رفتار روایت کیا ہی
 کعب بن عجرہ سے کہتا تھا وہ گوشت و خون جو حرام سے آگتا ہے خبت میں نہ جایگا
 وہ تو لائق آگ کی ہے رواہ ابن حبان ترمذی کا لفظ رفعا یوں ہے یا کعب انہ
 لا یربی الخربنت من سحت الا کانت النار اولی بہ سحت کتے ہیں حرام کو یا کعب خبت

بوکر صدیق کا لفظ رفعیہ ہی لایں خلیل الجنة حبسہ غازی مجرام رواہ ابو یعلیٰ والذاری
 الطبرانی والبیہقی وبعضہ اسانید ہم حسن یعنی جس بدن کی غذا حرام ہی وہ نبشتہ
 بجایگایں احادیث اور صحیحہ و مفوض قطعہ میں حرمت مال حرام و اکل حرام و لبس
 حرام و غذا ہی حرام و خواہ پر اور یہ حکم دخول نار کا عام ہی سب حرام خوار و ن کو خواہ خواہ
 ہوں یا عوام اور خواہ اہل حرف و صنعت ہوں یا اہل علم و ولایت بلکہ جو لوگ مولوی و
 درویش کہلاتی ہیں اور دنیا دار ہوتی ہیں چنانچہ اکثر لوگ اس فرقے کے اسی طرح کو
 ہیں وہ سب سے زیادہ حرام خوری کرتے ہیں یہ بات ہم کو ہمارے رب نے
 بتائی ہے کہ کسی اور شخص نے قال تعالیٰ یا ایہذا الذین امنوا ان کثیرا من الابرار
 والذہبان لیاکلن اموال الناس بالباطل ویصدونہم عن سبیل اللہ یہ نص قاطع و
 برہان قاطع ہے حرام خوری پر عالموں اور درویشوں کی اور ان کا کام یہ بتایا کہ راہ خدا ہی
 لوگوں کو باز رکھتے ہیں سو شہود اس خبر صادق کا ہر شہر میں موجود ہے آج کل جو لوگ
 آپکو مولوی صاحب یا شیخ صاحب یا پیر صاحب کہتے ہیں وہ غالباً اکالین و بطلین
 ہوتے ہیں پڑھ و ولایت و شیعہ میں کب معاش کرتے ہیں مریدوں شاگردوں کی
 نذر دنیا کو آمدنی ہجکریہ تکلف مال حرام کو رزق حلال کی طرح نوش جان فرماتے ہیں
 اللہ تعالیٰ فی بعد اس ذکر کے یہ بھی ارشاد کر دیا ہے فبشرہم بعدا لیل و لہنا جس طرح
 تنذیر و انداز میں اکل حرام ہی احادیث کثیرہ آئے ہیں اسی طرح شائع علیہ السلام نے
 مشکل شبہات و راحت بیع و شرا و حسن تقاضی و قصا میں ترغیب عظیم دی ہے

تاکہ اسوالم کسوبر شربہ وبلاسی بکچر حلال طیب باقی رہیں اور کوئی نمون خواہ اہل حرفہ ہو یا صاحب حرفہ یا امیر فرقہ حلال چوڑا کر حرام مال کو اختیار نہ کرے واسلہ النوق ہم نے گفتی اسوالم حلال و حرام و وجوہ کسب جائز و ناجائز کی رسالہ سقۃ المجال میں لکھی ہے مقصود ہمارا لکھنے سے ان اخبار کی اس جگہ فقط اتنا ہے کہ جب احترام فضائل مکاسب ٹھیرا اور بیوع مبرورہ اطمینان ہوئی تو ہر صاحب حرفہ و بیع کو جواب ہے کہ حلال و حرام کا فرق ہر وقت بخوبی سمجھ کر اجرائی حرفہ و کسب کری کہ میں یہ نہ کہ فیضیت و طہیت بوجہ احتلاط حرام و شبہ کی سہل نخبت و روارت و محرت ہو جائی اور آخرت کا سب و بایع و مشتری کی برباد جانی۔

فصل امین تجار کو مزعوبہ دق علی و ترزینیب حلف وغیرہ می ہے

واطی صحت و شرف حرفہ کی ایک دلیل واضح یہ بھی ہے کہ کتب حدیث میں کتاب البیوع یا باب البیع والشر ساتھ نہایت بسط طیب و حکم انواع عقود صحیحہ و فاسدہ کی منعقد کی گئی ہے اس کتاب یا باب کا تعلق خاص احترام و مکاسب قنومہ سے ہے اقسام بیوع راجح بہین طرف انواع حرفت کی اور ہر حرفہ کا حکم جدا گانہ وار وہی یعنی کوئی حرفہ منع ہے اور کسب کرنا اوس کی ذریعہ سی ناجائز اور اکثر حرف جائز بہین اور اگر کتاب ساتھ اونکی حلال طیب ہی سو حرف ممنوعہ ہے اس جگہ مطلب نہیں ہی بلکہ جو حرف شرعاً درست بہین اونیں کا سب و تاجر کو راتنگوئی

و راست بازی کرنا اور سود دروغ اور دروغ گوئی سے بچا بڑی فضیلت کی
 بات ہی حدیث ابو سعید خدری میں فرمایا ہے التاجر الصدوق الامین مع النبیین
 والصدیقین والشهداء رواہ الترمذی وحسنہ یعنی سوداگر سچا امانت دار و
 قیامت کی ہمراہ پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ہوگا ابن ماجہ کا لفظ
 ابن عمر سے رفعایوں ہی التاجر الامین الصدوق المسلم مع الشهداء یوم القیامۃ
 یعنی سوداگر امانت دار راست کار مسلمان و دن قیامت کے ہمراہ شہداء کے ہوگا
 انس کا لفظ رفعایوں ہی التاجر الصدوق تحت ظل العرش یوم القیامۃ رواہ
 الاصبہانی یعنی سچا تاجر اوس دن نیچی سایہ عرش کے ہوگا ان حدیثوں میں غور کرنی
 سے معلوم ہوتا ہے کہ تجارت کو اللہ فی بڑا شرف بخشا ہے اور اہل تجارت کو بڑی
 فضیلت دی ہی یہاں تک کہ انکو ہمراہ خواص عباد اللہ کے ٹیڑا دیا فقط اتنی بات
 پر کہ وہ اپنی سوداگری میں صادق امین تھے کمان وہ تکالیف جو انبیاء و صلحی و
 شہداء کو لاحق حال ہوتی ہیں اور کمان یہ آرام کہ تاجر کو فقط خیانت و کذب چوڑنی
 پر یہ ترسہ عالی میسر ہوتا ہے تاجران ایماندار اور سوداگران راست گفتار ان حدیثوں کو
 سنکر اگر گھر گھر شادی کریں تو زیبا ہے کیونکہ غیبت بارہ لائق قدر شناسی کے
 ہے اسکی مقابلے میں وہ ارشادات ہیں جن میں جزائی حلف کی آئی ہے جیسے کہ
 حدیث حکیم بن حزام میں فرمایا ہے الیمین الفاجرة منفقة للسلعة محقة للکسب
 رواہ الستة الا ابن ماجہ یعنی جو بیعتی مسم سے مال تو کب جاتا ہے لیکن برکت نہ جاتی

یہی وجہ ہے کہ باوجود تجارت کی اکثر لوگ ضیق معاش میں گرفتار رہتے ہیں اگر سچ
 بولنے کو اپنا شعار کرتے تو یقیناً اونکی سوداگری میں برکت نمایان حاصل ہوتی
 لیکن وہ ایسا نہیں کرتے ہیں بلکہ طمع دنیا کے پیچھے دیدہ و دانستہ اپنا بڑا
 آپ کرتے ہیں یہاں تو اوس مال کی برکت جاتی رہتی ہے اور وہاں زادِ آہِ نغم
 فراہم ہوتا ہے عبدالرحمن بن شبل کہتے ہیں حضرت نبی فرمایا کہ تجارِ بخاریں کہا کیا
 نے بچ کو حلال نہیں کیا ہے فرمایا ہاں لیکن اکثر تاجر حلف کر کے گناہگار ہو تو ہیں
 اور بات جو مٹی بولتے ہیں رواہ احمد باسنادِ جید والحاکم وقال صحیح الاسناد
 شخص اپنا مال جو مٹی قسم کہا کر نکاسی کرتا ہے امدون قیامت کو اوس کی طرف
 آنجھہ اونٹا کر نہ دیکھ گیا اور نہ اوسکو گناہ سے پاک کر گیا بلکہ عذاب الیم میں رکھ گیا یہ
 مضمون حدیث ابو ذر میں رفعاً نزدیک اصحابِ ستہ کی سوا سی بخاری کی آیا ہے
 ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہی الحلف منفقۃ للسلعۃ محققۃ للکذب رواہ الشیخان
 ابو داؤد کا لفظ بجای کسب کے برکت ہی ان حدیثوں کو منکر ہر حال کا و تاجر
 کو ماتم کرنا لازم ہی کیونکہ وہ صدق اس شعر کا ہو جاتا ہے

دیدہ بودم روی تو دانستہ بودم مخوف تو دیدہ و دانستہ خود را و بلا انداختم
 فتیجہ مکاب کی سب سے بدتر وہ کسب ہی جہین کہ چہ لگاؤ ربا کا ہو اس
 ربا سے بچنا نہایت مشکل ہے کیونکہ اس کی درواہ سے بہت ہیں اگر ایک در پڑ گیا
 تو دوسرا تیل در موجود ہی و لکن ہر حدیث ابو ہریرہ میں ربا کو بظلمہ موبقات سجدہ کے

شمار کیا ہی رواہ الشیخان اور حدیث ابن مسعود میں اکل و موکل ربا پر لعنت فرمائی ہے
 رواہ مسلم و اہل السنن اور حدیث جابر میں کاتب و شاہدین کو بھی ملعون فرمایا ہے
 اور کہا ہے کہ ہم سواء رواہ مسلم وغیرہ اور حدیث ابن مسعود میں کاتب کو بھی ہزارہ
 شاہدین کے ذکر کیا ہے رواہ احمد و ابویعلیٰ و ابن خزيمة و ابن حبان اور حدیث
 ابو ہریرہ میں فرمایا ہے اللہ پر حق ہے کہ سو وغوا کو جنت میں داخل نہ کرے رواہ الحاکم
 وقال صحیح الاسناد ابن مسعود کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ الربا ثلاث و سبعون باباً ایسہا
 مثل ان ینکح الرجل امه رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرطہما یعنی سود کے تہتر
 و روازی بہین ادنیٰ یہ ہے کہ مان و حرام کری و نغی بالہ و دوسرا لفظ انکاح یہ ہے کہ
 الربا بضع و سبعون باباً و الشارک مثل ذلك رواہ البزار و رواہ الترمذی و صحیح و هو
 عند ابن ماجہ باسناد صحیح باختصار و الشارک مثل ذلك یعنی ربا کی کچھ اور پر تہتر
 درمیں اسی طرح شرک کے یعنی ستر ابواب بہین حدیث عبد اللہ بن سلام میں ایک
 درم ربا کو ۳۳۳ و ناسی غلظتم فرمایا ہے رواہ الطبرانی یہی مضمون حدیث ابن خطلہ
 میں رفعاً آیا ہے بضعاً اشد من ستة و ثلاثین ذنیۃ رواہ احمد و رجال الصحیح حدیث
 ابن مسعود میں فرمایا ہے بین یدی الساعة ینظر الربا و الزنا و الحفہ رواہ الطبرانی
 و رواہ الترمذی و صحیح یعنی قیامت سے پہلے اور اوس کی ساعتیں سود و حرام کاری
 شرابخواری ظاہر ہوگی سو بخوبی ظاہر ہے یہ علامات ہے قرب ساعت پر ابو ہریرہ
 رفعاً کہتے ہیں لیا بین علی الناس زمان لا یبقی منہما احد الا اکل الربا فمیں لیرا کھل

اصحابہ من غبارہ رواہ ابی داود وابن ماجہ یعنی گوگون پر ایک ایسا وقت آئیگا کہ
 انہیں کوئی نہ بچے گا مگر سود کمائیگا اور جو سود نہ کمائیگا اس کو غبار سود کا پہنچے گا
 کہتا ہوں مصداق اس حدیث کا صد ہا سال ہی موجود و مشہود ہے ایسے
 بیوع و عقود و مکاسب و تجارت بالکل معلوم نہیں ہوتے جنہیں کچھ لگاؤ و سود
 کا نہ ہو بلکہ بعضی ایماندار کی طرح روا دار ربانے نہیں ہیں اور بہت کچھ احتراز اہل
 رباسی حتی الامکان کرتے ہیں مگر بسبب عموم بلوی و ابتلا عامۃ خلق کی غبار
 نابکارا و سکا اونکو بھی ضروری پہنچ جاتا ہے انالہ ف وجہ ناجائز اکثر
 حرف و بیوع میں بسبب قلت علم و کثرت جہل کے پاسے جاتے ہیں بخلا و ان کی
 ربانیک بلائی عامۃ البلوی ہی اس لیے ہم نے ذکر اسکا اس جگہ بطور اختصار
 و اطلاق تنبیہ اہل حرفہ کے کر دیا ہے اگر ساری احادیث لکھتے جاتے تو طول عظیم
 ہو جاتا مگر چند اور فاسد عقود و بی مال حلال و رزق حلال کو غارت کر کی دائرہ رحمت
 یا اشتباہ میں داخل کر دیتی ہیں مگر ان سب میں وبال اس سود خواری کا
 سب سے بڑا کہ ہے و لہذا شارع فی وعیدات شدیدہ اس باری مین فرمایا ہیں
 او کسی صورت کو اس حکم عام سے خاص نہیں کیا یہ دلیل ہے مزید شناعیت
 ربانہ پر اور یہ قول بعض فقہار کا کہ ربانہ دار الحرب میں جائز ہے مخالف اود کہ محکمہ کتاب
 و سنت ہی قال اللہ تعالیٰ و احل اللہ البیع و حرّم الربا اور سود خواری کو بیخطاب
 کیا ہی فاذا بخر ب من اللہ و رسولہ اور کشتی شکل ربا کو بخلا اشکال کشیدہ کی کسی جگہ نہیں

سہی تو ستثنیٰ نہیں فرمایا اسی طرح احادیث صحیحہ علی الاطلاق ذم و وعید رہا میں آئی
 ہیں تو پہرہ بقابلہ اون نصوص قطعیہ کے یکم لگانا کہ خنذر بادار الحرب میں جائز ہی
 اگر یہ حرب ساتھ خدا و رسول کے نہیں ہے تو پہرہ کیا ہے مذہب صحیح راجح جمہور علما
 اسلام کا یہی ہے کہ رہا مطلقاً حرام ہی خواہ دارالاسلام ہو یا دارالحرب شائع کی سوا
 یہ نصب کسی بشر کو نہیں ہے کہ وہ اسد و رسول کی حکم کو منسوخ کر دی پہرہ بھی اپنے
 رای مجرور یا قیاس ضعیف یا اجتہاد نحیف سے ایسی جرات اونہیں لوگوں کو ہوتی ہی
 جو علم کتاب و سنت سے محروم ہیں یا تیسرے قوی و ضعیف حدیث و روایت و درایت
 کا نہیں رکھتے ہیں والحمدی من ھذا اللہ

فصل آہین ذکر ہی اوّل حرف صنائع کا

سب سے پہلے جنے انہار و انشا آلات صنائع و حرف کا کیا اور ملہم بمعرفت حقائق
 و نحو اس اشیاء و اسماء جمیع لغات و اسماء اصول علم و قوانین صناعات بشریہ و حرف
 مکتبہ ہوا جنہر قیامت تک اعتماد کیا جاتا ہے وہ آدم علیہ السلام ہیں جب جنت سے
 اوتری تو انکی ساتھ سوزن و مطرح و سندان و کتب خانے اسکو شیخ نے تفسیر سورہ
 حدید میں ذکر کیا ہے محاذرۃ الاول میں لکھا ہے سب ہی اول ملو خلق کا حضرت
 کون علمی سے طرف حضرت شال کوئی کے یوں ہوا کہ اسد فی ظہر آدم علیہ السلام ہی
 عالم و زمین و ریت ابو البشر کو نکالا اور انہر سب صنائع و ذویہ و حرف بشریہ کو قیامت تک

کی لمبی عرض کیا اور اختیار دیا کہ جو کوئی جس صنعت و حرفے کو چاہے اپنے لیے پسند کر لی چنانچہ ہر انسان فی ایک صنعت مطابق اپنی استعداد و قابلیت کی اختیار کر لی بہر جب اول کو وجود دیا وہی مین لایا تو ہر شخص کی زبان و ماہرہ پر وہی صنعت و حرفت جاری ہوا جو اس فی عالم ارواح میں اپنے لیے پسند کیا تھا اسے بنیاد پر در بیان روحوں کی تعارف و تباہ کر ہوا اور تعلم و تعلیم واقع ہوئی ہر روح فی اپنی جنس سے وہی کمالات آدمیہ حاصل کیے جو کہ ملائم اس کی استعداد کے تھے اور وقت تعارف ازلی روحانی کے مختار ہو چکے تھے ایک گروہ ارواح کا الگ تہنگ سا اوس فی کوئی حرفہ اختیار کیا حضرت غیب روحانی نے فرمایا تو کبھی اپنے لیے تقیہ کر لی اوس فی کہا اے رب ہکوان حرفوں میں سے جن کو ہم نے دیکھا کوئی حرفہ خوش نہیں آیا کہ ہم اس کو اختیار کرتے اس فی اول کی لیے مقامات عبودیت و کمالات عبادت کو ظاہر فرمایا ارواح فی کہا قد اخترنا یا مولاناخذ منک جنہا حل و حلانی فرمایا یا عبادی و عنقی و جلالی لا شفغکم غدا فیمن عمر فکم و احکم و خدکم و حدیث حسن بن علی علیہما السلام مین آیا ہی کہ حضرت فی فرمایا اتخذوا عند الفقراء ایا دی فان لہم دولة یوم القیامۃ رواہ السیوطی فی جامعہ یعنی فقر کی ساتھ احسان کرو کہ وہ کل دن قیامت کو صاحب دولت ہوں گی مراد فقر اسی صلحاء و منین و اہل تقوی و طہارت و دین مہین نہ پیرزادی و شیوخ بطلین اور دولت سے مراد ہے کہ اسے اونچی عزت کر گیا اور وہ منین و موحیدین کی لیے اس کی اذن سی شفاعت کریں گی تو

جس شخص نے دنیا میں اولن کی ساتھ اچھا سلوک کیا ہوگا وہ بھی اگر اسد جاہلیکا تو
اوس کا عوض ساتھ اپنے محسن کی کرین گی یعنی بشت طیکہ اسد کو بشتنا اوس شخص کا
منظور نظر رحمت تیر گیا ورنہ پیر خود در ماندہ شفاعت کجا سے

تثاغل قمر بد نیا هم و قمر متخللا بمولاهم
فالن محمد باب مرضی آتہ وعن سائر الخلق اغناهم

۱ سب سے پہلے حبشی بکری سر پر باندھی آدم علیہ السلام ہین جب آدم زمین پر پڑی
جبریل علیہ السلام فی اکراونکی سر پر دستا لپیٹی اور اونون فی اپنا ختنہ آپ کیا اس
سے حرفہ دستار بندی و حرفہ سجاست کا جو از نکلا ۲ سب سے پہلے حبشی
کیتسی کی اور دانگندم کاشت کیا آدم ہین کتے ہین کائیل دانگندم لا کر دیئے
اور کہا کہ تیر اور تیری اولاد کا رزق ہے اونہ تو اسکو کاشت کر اور اونون فی حب
اور کو بویا تو دانگندم بلا بریضہ نعام کی ہوا پر لوگوں کے عصیان سے قرآن بعدین
گھٹے گھٹتے آنا رہ گیا جتنا کہ اب ہی آدم علیہ السلام کی پاس ایک لال بیل تھا وہ
اوس ہی کھیتی کرتے تھے حرفہ زراعت آئی جگہ سے نکلا ہے یکب نہایت حلال
طیب ہوتا ہی اگر ظلم و عدوان ہی محفوظ رہی اور غیر کی زمین میں دست و رازی نہ کری
۳ سب سے پہلے انواع میوہ جات آدم علیہ السلام فی لگای باغ آباد کیے دست
بوی بیج ڈالا کتے ہین اونکی ساتھ تیس طرح کی شاخیں مختلف درختوں کی جنت سے
آئی تھیں اونکا ہبوط اسی سرزمین ہند میں جبل نو بلدہ سرانڈیپ میں ہوا تھا پھر ہی

جگہ سے اولاد اوں کی ہفت اسی میں منتشر ہو کر جابسی اسی جگہ سے ہندوستان کو
جنت نشان کہتے ہیں اور ام افراد انسان بتاتے ہیں بہر حال حرفہ باغبانی کی اہل
اس طرح پر ہے اور حرفہ جائز ہی ۴۴ سب سے پہلی جس فی درہم و دنانیر نقش کیا
اور سکہ بنایا آدم علیہ السلام ہیں کیونکہ اصول آلات صنائع کے ہمراہ اوں کی بہت
سی آی تھی اہل تحقیق کہتے ہیں نقش درہم و دینار و خمر معادن و رویم لائی حضرت
خلافت کی ہے کیونکہ خلیفہ مامور ہی ساتھ امور معاش و اصلاح احوال کون کے
ہی ان ہی سر خلافت آدمیہ کو سمجھنا چاہیے کہ خلیفہ اس کی ماہرہ پر کیا کیا صنائع برائے
بوجہ حکمت خلافت کی ظاہر ہوئی جو کہ مقتضی تدبیرات کون تھے سیوطی فی ابو ہریرہ
روایت کیا ہی الدرہم والدنانیر خلائق اللہ فی الرضہ فمن جاء بھا فمولا قضیت
حاجتہ الحاصل اس بیان سے حکمت حرفہ دار الضرب کی ثابت ہوئی و لد احمد
اور نیز شرافت اس پیشہ کی جلد حرف پر نگلی ۵ سب سے پہلے جسے کتابت مختلف
زبانوں میں لکھیں آدم علیہ السلام ہیں یہ دلیل ہے ثبوت حرفہ کتابت و علم نعت پر
فن کتابت اشرف فنون و صنائع و افضل ہنگام طیبہ ہے اس لیے کہ کتابت
منزلہ الہی کی تبلیغ کرتا ہے اگر تحریر نہ ہوتی تو اکثر فنون و علوم ضائع جاتے مکتب قرآن
و ماہ لکیت قرآن اسی ہم صفحہ ہستی پر کتابت کی لیے ۶۶ سب سے پہلی جسے
سوئی سے یا اور شہر خرفہ ہوا بعد آدم کی اور یس علیہ السلام ہیں یہ اخون بن یزید
بن شہید تھے خیاط کتابت عمل سیون و آلات و سرج وغیرہ بہت سے حرفے

انہیں سے نکالے ہیں عوام کا یہ کہنا کہ صنعت تلواریں و گام بستی نکلے ہے
غلط ہے ۷ سب سے پہلے جنے ناؤ بنائی نوح علیہ السلام ہیں یہ پہلے رسول ہیں
جو زمین پر بھیجے گئے انکی ناؤ طوفان میں کوہ جودی سے جا لگی تھی اسنے انکو
وحی بھیجی تھی کہ اصنع الفلک یہ حرفہ ہی اشرف حرف ہی اس لیے کہ ایک بڑی سول
معزز سے نکلا ہی اسکو درود گری و نجاری کہتے ہیں ۸ سب سے پہلے جنے
چوب ساچ کو کاٹا عوج بن غنق تھا وہ اس چوب کو ہند سے لگیا اوسی کشتی
نوح علیہ السلام کی طیار ہوئی بعض نے کہا کہ خود نوح نے ساچ کو اسد کی حکم سے
بویا تھا کہتے ہیں سانپ بچپنی نوح سے کہا تھا کہ بکھو یہی کشتی میں لا دو کہا تم ب
ضرور بلا ہو کہا ہم ضمانت دیتے ہیں کہ جو کوئی تمہارا ذکر لگیا ہم اسکو نہ ستائیں گے
سو جو کوئی وقت خوف ضرر مار و کثر دم کے یوں کہتا ہے سلام علی نوح فی العالمین
او سکودہ نہ کاٹتے ہیں اور نہ ڈنک مارتی و لد احمد ۹ سب سے پہلی جنے اپنا سر
موند ا جبکہ حکم ادا ہی مناسک کا ہوا ابراہیم علیہ السلام ہیں صنعت حلاقت و خفاقت
انہیں کی طرف منسوب ہے کیونکہ حقہ ہی سب سے پہلے انہیں نے کیا تھا بہت
حرف بشریہ انہیں ہی نکلی ہیں و لہذا جدا بنیا و متبوع امم و ممالک خیر سے انکی ملت
اکثر القبیعت ہوئی و لد احمد بیان سی جو از حرفہ خلق و خمان کا ثابت ہوا اسے
پہلے جنے صابون بنایا سلیمان علیہ السلام ہیں کذا فی المستطرف حیل طرح بنیا
دل کو صاف و پاک کرتے ہیں اسی طرح صابون لباس کو چرک ظاہری سے صاف

ستر کر دیتا ہے ۱۱ سب سے اول جنہ کا غذ بنایا یوسف علیہ السلام میں حرفۃ
 کا غذ سازی کا جواز اسی جگہ سے ثابت ہے ۱۲ سب سے پہلے زمرہ انبیاء
 علیہم السلام میں جنہ تجارت کی صلح علیہ السلام یا ایوب اور ہماری حضرت صلح
 میں خدیجہ علیہا السلام کا سامان قبل بیاہ کی طرف شام کے لگئے تھے وہاں
 لین دین کیا اور کئی تجارت سابق سے اس مرتبہ بفع چند و چند زائد ہوا اس لیے
 اول بائع و مشتری اس ملت محمدیہ کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فافہم
 سر قولہ تعالیٰ لقد کان لکوفی رسول اللہ اسوقہ حسنة اور یہ حدیث پہلے گذر چکی
 ہے کہ التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشهداء لکن رئیس ملت
 محمدیہ اور امام دین احمدی صرفہ تجارت میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے
 اور بعض نے کہا وحیہ کلبی تھے ۱۳ سب سے پہلے جنہ بکریان چرائیں شیب
 علیہ السلام میں اور موسیٰ فی اپنی جان کو اون کی مزدوری میں دیا تھا اور کسی نے کہا
 کہ اسحق و یعقوب علیہما السلام میں اور ایک اور گروہ بنی اسرائیل کا رہی نسبت شبانی
 کی طرف موسیٰ علیہ السلام کی سویہ رعایت غم مخصوص قرآن کریم ہے ہی عصای
 اوق کا علیہا و اھش بھا علی غنی حدیث میں فرمایا ہے کہ میں نے ہی چند قرار یہاں غم
 اہل مکہ کو چرایا تھا اور ہر نبی نے کو سفند کی شبانی کی ہے حکایت مسجد باغیچہ
 میں ایک مولوی نے جو اہل ریاست تھانہ صاحب محاضرہ پر براہ حدیث طعن
 کیا تھا کہ وہ جوانی میں بکریان چرایا کرتا تھا اب علم میں بہرہ بڑھ گیا ہے انہوں نے

شکر جواب دیا کہ ہاں میں بکریان چراتا تھا اور مجھ کو چار متن کتب فقہ کی مع متن فرائض
 و شرح سیح کی نوک زبان پر یاد تھے اور میں اپنی لاشیٰ ٹیک کر مسائل شیعہ میں
 فکر کیا کرتا تھا اور کانٹون والون کو مستوی دیتا مگر کبھی بیٹے وزیر کی دروازوں کی
 خاک اپنے دامن سے نہیں جھاڑی اور نہ کبھی کسی دنیا دار کے گھر گیا جو شخص کہ
 اس حرفہ انبیاء پر کسی عار و لاتاہی اوپر خوف کھتا ہے اور میں اب بھی بکریان
 چرانو سے کچھ عار و انکار نہیں کرتا ہوں عصمتا اللہ وایاکم عن حرقة الفراشة علی
 ابواب الامراء صاحب مجاہدہ کہتی ہیں فلینظر الی ملاطفة الشیخ مع ما فیہ من
 افلاح اللطائف ۱۴ سب سے پہلی جسے زمین میں سیاحت کی اور علاقہ کمانیہ سی
 تاجر ہوا عیسیٰ علیہ السلام تھی انکا گزر جزیرہ طبر پر ہوا تھا وہاں کے لوگوں سے کہا
 اؤ اللہ کو مانو میری پیروی کرو تم لوگوں کا شکار کرو گے کچھ لوگ اون کے تابع ہو گئے
 وہ جواریں تھے اور ناقل وناشر انجیل اس جگہ سے حرفہ سیاحت و حرفہ مقصاری کا
 جواز وثبوت ہوتا ہے ۱۵ سب سے پہلی زرہ داود علیہ السلام فی بنائی ہے وہ وہی
 کی تختیان بناتی تھے کما قال تعالیٰ والنا لہ المجد اس سے جواز وثبوت حرفہ آہنگی
 کا نکلا ۱۶ سب سے پہلے زبیل سلیمان علیہ السلام فی بنائی اور کا حرفہ و کثاف بھی تھا
 وہ اسی سے اپنی قوت بسر کرتے تھے کسی کو دیتے کہ جاکر بیچ لای حالانکہ خدائی
 حکم سے جن وشیاطین سب اون کی خادم تھے ۱۷ سب سے پہلے عمل نخاس بیٹے
 مانسے کا سلیمان علیہ السلام فی کیا اسد فی جس طرح لوہے کو واسطی داود علیہ السلام کے

نرم کر دیا تھا اسی طرح تانبے کو واسطی انکی پتلا پانی کی طرح بنا دیا تھا یہ دونوں
 حرفے ان دونوں پیغمبروں کی معجزی تھے ۱۸ سب سے پہلے جنے کپڑا سیا
 اور درزی گری کو پیشہ بٹیرایا لقمان حکیم ہیں روایت میں آیا ہے کہ عمل حال
 ابراخیا طست ہی اور عمل نسا ابراخزل یعنی سوت کا تنا چرخہ چلانا ہمارے
 حضرت اپنا کپڑا سیتی اپنا جوتا گانٹتے کافی احديث ۱۹ سب سے پہلے جس نے
 درود گری کو حرفہ بٹیرایا ذکر یا علیہ السلام ہیں حدیث میں آیا ہے کہ یہ بخار تھے
 یہی پیشہ خاندان عیسیٰ بن مریم علیہا السلام میں بھی ہوتا تھا ۲۰ سب سے پہلے
 جس نے خط سی قنار دل کیا ایک نبی تھے نخلہ انبیاء کے حدیث میں آیا ہے کان نبی
 من الانبیاء یخلف من وافق خطہ فذاک کسی نے کہا وہ نبی دانیال تھے کسی نے
 کہا کوئی اور تھے صاحب محاضرہ کہتی ہیں واما الومل الذی فی زماننا فهو من الطیور
 والتکھن وليس من الفال فی شیء وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یحیی الفال
 ویکرہ الطیورۃ والفال ما کان بطریق البشری والاستبشار لا یردد فیہ ولا حکم
 بالماضی ولا بالمستقبل والطیورۃ بای شیء کان حرام وهو ما فیہ تردد وتشاؤم
 وکان السلف الصالح من الصحبۃ التابعین یتقاء لولہ بکتاب اللہ وغیرہ من الکتب
 استبشارا وتبرکابہ ولا یعتقدون بالحکم ولا یترددون بل یتخیرون اللہ و
 یتقکلون علیہ واما طریقۃ العوام فی الفال من اعتبار الحروف خفا وحکما
 فحرام بالإجماع فانہ من الطیورۃ المنفی عنہا کما ذکرہ اہل الحدیث فی شرح الصحاح

انتہی یعنی یہ رمل آج کل کا شرک ہی اور یہ فالنامہ جو عوام میں رائج ہی بالاجماع حرام ہے ۲۱ سب سے پہلے جسے پوتین بنایا اور اس کو چکا کر پاک کیا اور کمال درندوں کی شکار کر کے پہنی ہوشنچ شاہ بادشاہ دوم بنی آدم تھا پھر زمانہ ادریس علیہ السلام میں سینا کپڑی کا نکلا اس سے جواز حرفہ خیاطت و پوستین دوزی کا ثابت ہوا ۲۲ سب سے پہلے جسے دباغت انواع چرم و آدم کی نکالی اور اس حرفہ کے ساتھ شہرت پائی طالوت بادشاہ بنی اسرائیل ہی قبل بابائے اس کے یہ دباغت تھے پھر اسدنی اونکو منتخب فرما کر زین داود علیہ السلام میں بادشاہ کر دیا ۲۳ سب سے پہلے جسے یہ دگچی تراشی بنو ہف قبیلہ کنانہ میں سے تھی یا قبیلہ اسدین سے تھی ذکر فی القاموس ۲۴ سب سے پہلے جسے ترازو کی بنانا وضع کی عبداللہ بن عامر تھے ورنہ بیشتر لوگ شاہین سے وزن کیا کرتے تھے ۲۵ سب سے پہلی جسے صنعت شیشہ گری نکالی اور پتھر سے آگینہ بنایا فیاض نجم اموی ہی یہ علم ملا میں تھا یہی موجب ترتیب موسیقی و وضع آلات میقات نام کا بھی ہے اس آلہ سے شناخت اوقات کی بغیر رسم و مثال کی ہوتی ہے شیخ نجم ماہر و حکیم شاعر تھا ۲۶ سب سے پہلے جسے منجملہ عورتوں کی قطع و برید کپڑے کی نکالی اور سیارہ علیہ السلام میں جبریل علیہ السلام نے ایک خرقہ حنیت کا لاکر دیا اور کہا کہ سارہ کو و اوہنوں نے اسکو چیر بھاڑ کر پوتا اور سیارہ اصل نام انکا سیارہ تھا ۲۷ سب سے پہلی اسلام میں جسے مہمانخانہ بنایا عثمان رضی اللہ عنہ

۲۸ سب سے پہلے جس نے جہاد کیا اور غلام بنایا اور کفار سے قتال کیا اور تہیہ
 اوٹھایا اور تسلیم سے لکھا اور حساب میں نظر کی اور روٹی کا کپڑا پہنا اور جامہ نیپہ کو
 نکالا اور علیہ السلام میں ۲۹ سب سے پہلی جنے نشان کھڑ کیا اور کمان بنائی
 اور راہداری میں چلائی ابراہیم علیہ السلام میں ۳۰ سب سے پہلے جس نے دوہ
 دوہا بنیر بنایا گھنی نکالا یوسف علیہ السلام میں انہوں نے قید خانے کے اندر یہی
 کام کیا ۳۱ سب سے پہلی جنے اقران کی ساتھ بارزہ کیا اور خصم سے کشتی کی
 انبیاء میں داود علیہ السلام میں انکا بارزہ ساتھ جالوت کے ہوا تھا انہوں نے
 ایک ایسا پتھر اوکو چڑا کہ وہ مر گیا اوپر جالوت نے اپنے ذبحر کا بیاد اٹکی ساتھ کرنا
 اور نصف ملک عطا کیا کتب سیر میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوجہل
 کو واسطی بارزہ کو بلایا تھا چنانچہ وقت کشتی کے اوکو اوٹھا اور فدا دی مارا اسی طرح دن
 بدر کی علی و محمد و عبیدہ بن احارث فی عقبہ و شیبہ لہران ربیعہ و ولید بن عقبہ سی
 مبارزہ کیا تھا اوپر یہ آیت آئی ہذاں خصمان اخصمون فی دبحہ امام مبارزین
 پنمیر و ن میں داود علیہ السلام ہوئی اور اولیاء میں علی بن ابی طالب پہلوانی ہوا دی
 و زرم آرائی بھی گویا ایک صنعت عمدہ و صلاح ہے ۳۲ سب سے پہلے جس کو کھانا
 مال غنیمت کا حلال ہوا اور اس کو صرفہ و سنت تہیر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 میں ورنہ اگلی پنمیر و ن کو غنیمت کا مال کھانا درست نہ تھا اگرچہ رتے ابھرتے اوکو کر
 غلام بناتے تھے یہ فلاح شرف و ہی اور مخصوص بامت اسلام و فضائل سک و قرآن

حدیث میں شمار کیا ہر آدمی ہین اور سپر اطلاق لفظ تجارت کا کیا ہوا وہ تجارت تا
 قیام ساعت جاری رکھی گئی ہے عدل عادل جو جابر اور سکو باطل نہیں کر گیا
 بیان تک کہ آخرت ہمارا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دجال جلال سے مقابلہ کر گئی
 وسداحد صاحب محاضرہ فی کہا جواول من حل لہ الارزاق بمال الغنائم فی سبیل اللہ
 سیدنا ورسولنا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم لان الغنیمۃ فی الجہاد ما حلت
 لاحد قبلہ والجہاد حرفة سید المرسلین فہو انا محمد ومقتداہم فی حرقہم
 وكفاهم ذلک بین الانام شرفا انتھی حاصلہ ۳۳ سب سے پہلی جس نے اپنی جان
 کو متاجر بنایا اور مزدور ٹھیرایا موسیٰ علیہ السلام ہین شعیب علیہ السلام کے اخیر تہی
 جس طرح کہ قرآن میں آیا ہی ان خبر من استاجرت القوی الامین اسی طرح حضرت
 قبل نبوت و دعوت کی طرف سے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گماشتہ تجارت ہو کر طرف
 شام کی گئے تھے اور سب سے پہلی اولیاء میں ابراہیم بن ادہم فی متاجری اختیار
 کی تھی یہ باغ و کھیتی کی گاہ بنانی کرتے اور دن کو دور کرتے اور رات کو نماز پڑھتی
 اسی طرح احمد بنی قطب وقت تھے شیخ کی دلی جرت پر کام کرتی اور سفتہ بہ عبادت
 میں بسر کرتے فقرا و متاجرین صاحب عرفہ و انہیں کی طرف منسوب ہین اسی طرح
 صالح احراف و امتیاز کرتے اور قوت حلال کو پیشہ و مزدوری سے ہم بیچنا تو
 ایک باعلی مرتضیٰ نے ایک باغ کی آب کشی مزدوری پر کی تھی حسن بصری کہتے تھے
 کہ الدہم الحلال استیفاء لقاء الزحف یعنی ایک درہم حلال کا ہم بیچنا جنگ

کرنی سے بھی زیادہ مشکل ہی آہین انشاء ہی طرف قلات مال حلال کی اور حدیث میں
 آیا ہے کہ ان اللہ یحب العبد الخوف یعنی اللہ بنوع پیشہ و کرود دوست رکھتا ہے حکایت
 ایک شخص نے حرفہ ترک کر دیا تھا داود علیہ السلام نے اوس سے کہا یا هذا عمل وکل
 اسی شخص تو کام کر کی کہا فان اللہ یحب من یعمل ویاکل اس لیے کہ اللہ دوست رکھتا ہے
 اوس شخص کو جو محنت مزدوری کر کے کھاتا ہے ولا یحب من یاکل ولا یعمل اور دوست
 نہیں رکھتا ہے اور سکو جو کھاتا ہے اور کام نہیں کرتا میں کہتا ہوں ساری خلق خدا کی
 کسی حرفے یا تجارت یا عمل کے ذریعہ سو قوت بسر کرتی ہے مگر ایک پیر زادی
 فقیر مشائخ مولوی و اعظم صوفی کہ بیوگ غالباً سوال کر کے یاد ہو گا دیکر یا متقدفہ
 بنکر یا ترک و تجربہ ظاہر کر کی یا اتحقاق علم و ولایت جبار کر رزق حرام سے شکم پروری کرتی
 ہیں اور باوجود ندرستی اعضا صحت جوارح و عافیت تن کے کوئی عمل و کسب
 و حرفہ اختیار نہیں کرتے مال مفت کی انتظار میں رہتے ہیں اور صدقات و خیرات
 کو حرفہ سمجھتی ہیں سو چرفہ بدترین معاش ہے اور اسکی حرمت میں کچھ شک و شبہ نہیں ہے
 دن قیامت کی یہ حرفہ ہو جائیگا الا من رحمہ اللہ و حفظہ و سلمہ و قلیل ما ہم و
 قلیل من عبادی الشکوہ ہماری سلف صالح ترک حرفہ کر کے اگر اسی طرح مدارس
 و خانقاہوں میں بیٹھ رہتے اور وظائف و اوقاف و اوساخ مردم پر قیامت کرتی تو
 ہرگز یہ دین منتشر نہوتا اور ب لوگوں میں رواج اسی مفت خواری و بیکاری کا ہو جاتا
 اور کوئی برکت و خلوص کسی عمل دین میں ظاہر نہوتی اسی جگہ سے یہ فتویٰ دیا ہے

فقہ مدرسہ دیست بود فتوی داد کہ می حرام ولی بہ زمال اوقاف است
سلف آج اگر اس زمرہ اولیای سال و علمای قبال کو ملاحظہ کرتے تو ہرگز خاموش
نہستے بلکہ آمادہ وعظ و نصیحت ہو کے راہ راست پر لاتے پاست اسلام
سی خاج ٹھیراتے و لغسم ماقیل سے

ترسم کہ صرف نبرد روز بازخواست نان حلال شیخ زآج سرام ما
حکایت داود علیہ السلام فی دیکھا کہ کچھ فرشتے مردوں کی صورت انکی بابت میں متنازع
کر تو میں ایک فرشتے فی دوسری سی کہا کہ ہم داود میں کوئی عیب سوا انکی نہیں دیکھتے
کہ وہ اپنے ہاتھ کی کمانی سے نہیں کہتا ہے اور نہ کوئی پیشہ کرتا ہے انہوں فی منکر
ایک دم اپنے جی میں تفکر کیا پھر ایسی سنا جات کی اور کہا اسی رب مجھے کوئی حرفہ
نہیں آتا ہے تو میرے لیے کوئی حرفہ پسند فرما دی اللہ نے زرہ بنانا پسند فرمایا
کہا قال تعالیٰ وعلنا صنع لبوس وقال والنال الحدید چرفہ اونکا معجزہ تھا اسطرح
سب نبیاء وعلیم السلام کی سارے حرفے قبیل معجزات سے تھے و احسن ماقیل سے
تکل علی الرحمن فی الامر کلہ ولا ترغب فی العجز و ما عن الطلب
المرتان اللہ قال لم یسم وھری الملیک الجنع عیا قط الرطب
ولو شاء ان یغنیہ من غیرھذہ جنتہ و لکن کل شیء لہ سبب
باجلہ محاسن مکاسب و صنائع کے بہت ہیں حرفہ کرنے سے کسی کو شرف و
فضل میں کچھ تفاوت نہیں آتا ہے بلکہ محرف کا رتبہ بڑھ جاتا ہے لغسم ماقیل سے

ولیس علی عبد تقی نقیصۃ اذا صحح التقوی اذا حاک او حجم
 یعنی تقی ہو کر اگر حیا کی یا حجاب اختیار کی ہے تو اس سے کوئی عیب نہیں لگتا
 کیونکہ یہ حرفی شرعاً مباح ہیں باب حرف کا بہت وسیع ہے انبیا و اولیا و صلحا و علما
 روایات حدیث و قرآن ہمیشہ حرف مباحی مباح و فاضلہ کرتے رہے ہیں اگر یہ بات
 مسفت کی نہ توتی تو شرع اجازت احترام کی نہ توتی اور نہ ہی مکاسب حلال اور
 تجارتا و قین کی بیان نہ فرماتے حالانکہ اللہ تعالیٰ فی ارشاد کیا ہے رجال لا تلیح
 تجارۃ ولا یبع عن ذک الله لفظ تجارت و بیع میں ساری حرف و خل میں سوا حرف
 ناجائز کو ف اہل حرف سے انتساب حرف میں طرف و ضعیف اولین کے اغایط
 واقع ہوئی ہیں اور باہم تفاضل میں کہی نہ توتی قال و جدال کی بھی لگائی ہے
 اور تقدم و تاخر میں نزاع ہو چکا ہے مثلاً اہل دباغت کہتے ہیں کہ صنعت اغنی اولیٰ
 نام کی ہی شخص اسے دولت عثمانیہ اسلامبول میں تو طراز مانہ ہوا کہ گزرا ہے اور اوکو
 ایک مصلح عامل دباغت بتاتی ہیں حالانکہ یہ بات غلط فاحش ہے کیونکہ صنعت
 منسوب ہے طرف تلینا و دسین علیہ السلام کی او سکنا نام پوشیخ شاہ تہا وہ دوسرا
 بادشاہ نبی آدم کا گزرا ہے ایک حکیم آدمی ملک عادل مومن کامل تھا اور بعض تلایخ
 میں یون کہہ رہی کہ صنعت دباغت منسوب ہی طرف طاوت کی جو کہ زمانہ داود
 علیہ السلام میں ایک بادشاہ ایلمندار و مجاہد نبی اسرائیل کا تھا غرض کہ انتساب
 پوستین سازی و چرم زہی کا طرف و بادشاہ کی سپہ پوشیخ و طاوت لکن مشہور ہے

کہ پوتین بازی ایجاد ہوشیج نہی وہ کوکثری اور گرگ وغیرہ درندوں کی کمال یکد استعمال
 میں لاتا اس بنیاد پر امام الفرائین ہوشنگ تھا اور امام الدباغین طاووس تھی صاحب
 محاضرہ کہتی ہیں حرفہ و باغعت میں ایک فضیلت ظاہر و یہ ہے کہ نسبت و نسبی طرف دو
 ملک عظیم کی ہر اور وہ دونوں صحبت میں نبوت کی تھے اور بڑی حاجت نبی آدم کو
 یہی ہے کہ لباس ظاہر و باغعت ہو مسئلہ ترجمہ حرف میں کہا ہی کہ افضل حرف
 بعد علم و جہاد کے حرفہ زراعت ہے پھر خیالت پھر باغعت پھر حراقت پھر تجارت
 اہل علم کہتے ہیں جو حرفہ طرف کسی رسول یا نبی کے منسوب ہی وہ اور حرفوں سے
 افضل ہے یعنی صنعت کی راہ ہی اور افضل مقدم کو ہوتا ہے اور بعض نے کہا جس
 حرفے کے لیے کوئی فضیلت اخرویت ثابت ہی وہ افضل ہے اسی طرح جس صنعت
 کی طرف امر دین و اقامت رکن میں حاجت پڑتی ہے جیسے کشتکاری جابزدور
 وہ افضل ہے کیونکہ تغذی و تر جھورت نچلا امور دین و اقامت کن اسلام کو بہن تو
 جو نہ حرفہ امر دین و دنیا میں شدید الاستیاج تھیں گے وہی افضل ہوگا اور اپنے
 اخوات سی اولی و احری سمجھا جائیگا اور جو زمین سب حرف برابر ہیں جیسے طبع و صید
 و فن قابلیہ حق میں استورات کو اور تعلیم علم حق میں میانجیوں کے اور چاک سوار
 نیلگی و زمینداری و بطاری و فن جو ہر فروشی و جراحی و کمالی و اتالیقی و خطاطی
 و کاشتکاری و سپاگری و پہلوانی و سباق و سیاق دانی و مہر کنی و عطاری و
 انطباع و ہزاری و نحو ہائیں سی وہ حرفہ جو شرعاً ناجائز ہے خارج رہ گیا جیسے فن

مہموری شاہد بازی قلعہ تانی سطر فی ساہوکاری نظارت موسسات قیادت زانیہ
 والی قحبہ گری و بادہ فروشی احتکار غلات بجز زنا جائز اخبار نویسی دروغ بی اسل
 و نحو ذلک من البیوع المحرمۃ والعقود الفاسدۃ قاتل قاصد کلیہ ہر حرفہ جس کی
 طرف انسان کو امر معاویہ یا معاش میں شرعی یا براہ عادت بشریہ حاجت لگی ہوئی ہی وہ
 لازم ہوتا ہے جیسے زراعت خیاطت کتابت وغیرہ ان حرفوں کی سیکھنے سکھانے میں
 فضیلت ہی ف مقصد ای حرف کی شناخت کرنے میں ہی فائدہ نہیں اس لیے
 کہ اس بات کو معلوم ہو جانے سے کہ فلاں حرفہ یا صنعت فلاں شخص سے صادر ہوئی
 ہے نبی یا حکیم یا بادشاہ مومن یا ولی یا صالح اکیطرح کا اطمینان طالب ہر صنعت
 کو حاصل ہوتا ہے اور اوس کی رغبت اوس عمل کے حاصل کرنے میں بڑھتی ہے وہ
 حرفے جو حکامی بخوس ہی صادر ہوئی ہیں یا اونکو ملوک سی جیسے بشید و فرود و اونکی
 شناخت میں ہی فوائد ہیں جیسے تغیر قلوب کی اونکو مثل اولیٰ حرف و دنیویہ کو جو شرعاً حرام
 یا مکروہ ہیں اور کیا فی کرنا اونکی ذریعہ سی حلال نہیں جیسے آلات لہو و طرب و فزائیر
 و نقوش صورت و اسباب لعب و مجون و نحوہ کہ اونکو کچھ تعلق مواہب و اسباب سے نہیں ہے
 و لہذا انکا سیکھنا سکھانا ہی درست نہیں اور کتب کرنا ساتھ انکو حرام ہی کا صیح الفقہاء
 ہی وہ حرفے جو شریف و عمدہ ہیں جیسے بنانا زین اسب کا یا لکام و کمان و تیر کا نسبت
 انکی طرف جہت شد و فرود و غلط العلوم ہی اس لیے کہ سب کو پہلے زین و کجام و سیف و قوس
 و سہم ادریس علیہ السلام کو نکالا تھا لکن نسبت قوس کی طرف براہیم علیہ السلام کو اور نسبت

ہم کی طرف اسماعیل علیہ السلام کی ہی انتہی کلام المحاضرہ میں کتابوں کے اس زمانے
 میں صد باحرف نے اونہاغات جدیدہ کی مبنی اور غالب موجد اسکے وہ لوگ مبنی
 جو اسلام و ایمان سے بہرہ نہیں رکھتے ذکر ان صنائع کا نام بنام مع اسما و ائسل
 فاضلین طبع المقدور میں مذکور ہے انسان جب کسی حرفے کا سیکھنا سکھانا چاہے
 تو پہلی اوس کو کتاب و سنت پر عرض کرے اور نظر غور سے دیکھ لے کہ شرعاً کوئی کراہت
 عدم اباحت تو اوپر طاری نہیں ہوتی ہے تب اس کو اختیار کرے اور کہی یہ ہوتا ہے
 کہ فی نفسہ وہ حرفہ مباح یا فاضل ہے لیکن سبب نیت سو کہ ناجائز ہو جاتا ہو یا کوئی
 فساد عقد و بیع کا او میں آگتا ہے مثلاً تیر سازی میں تین شخصوں کو بموجب حدیث
 شریعت کی اجرت ملتا ہے ایک بنانیہ الاراہ خدا میں دوسرا چلانیہ والاہاد میں تیسرا
 اونہا کروینے والا غرض کہ ایک تیر کے سبب سے تین شخص بہت میں جاتی ہیں یہ
 نتیجہ اونکی حسن نیت و صلاح عمل کا ہے اور اگر خدا نخواستہ یہ پیشہ واسطی تقویت
 اعدای اسلام کو اختیار کیا ہے تو پھر ہرگز حلال الکسب نہوگا اسی طرح کہنا یا بچپنا
 انگوڑا درست ہے مگر بادہ ساز کے ہاتھ فروخت کرنا درست نہیں و تنس علی ہذا
 ہر حرفہ پاک فسادیت و عمل سے ناجائز ہو سکتا ہے اور جو حرفہ ناجائز ہے وہ صلاح
 نیت سے جائز نہیں ہو سکتا اس قاعدے کی رعایت سے بہت اشکالات
 رفع ہو سکتی ہیں گناہ ہی ہوتا ہے جو تیر سے جی میں تنے بنے اور توغیر کا آگاہ ہونا
 اوپر پسند کری استنت قلباک و لوفاتک المفقوت

فصل

امین یہ بیان ہے کہ قرآن کریم میں جس طرح اصول جملہ علوم و فنون کی موجود ہیں اسی طرح طرف اصول ان حرف و صنائع کے بھی اشارہ فرمایا ہے جن کی ضرورت ہو کرتی ہے ہم اس جگہ ذکر بعض شیاؤں کا منجملہ ان کے ترجمان القرآن سے نقل کرتے ہیں ۱ خیاط یعنی درزی کا کام سپریا بیت دلیل ہے و طفا یخفف علیہا من ورق الجنة امین کفش و درزی بھی آسکتی ہے اس لیے کہ لفظ خفف اوس کو بھی شامل ہے ۲ حدوت یعنی آہنگری کا کام حکو لو باری کہتے ہیں اسکا ذکر اس آیت میں ہی اتقوا زبد الحديد والنايل الحديد بنا یعنی ساری کا کام اسکا ذکر کئی آیتوں میں آیا ہے قال تعالى والسماء بنيناها بايد وقال تعالى ياها ما ابلین لی صرح اعلی ابلیغ الاسباب وقال تعالى صرح مرد من قوادیر ہم تجارت میخنے در و گری کا کام حکو بڑی کہتے ہیں اسکا ذکر اس آیت میں ہے ان اصنع الفلک ۵ غزل یعنی سوت کا تانا اس کا ذکر اس آیت میں ہے بفضت غزلها ۶ نسج یعنی جلاہی کا کام اسکا ذکر اس آیت میں ہو کمثل العنکبوت اتخذت بیتا لفظ نسج شامل ہی جملہ انواع نسج کو خواہ کوئی ساکیر کیون نہوا اور ہاتھ سے بنا جائے یا کل سے اور روئی کا تاگا ہو یا چال کا یا ریشم کا یا اور کچھ جیسے سن و غیرہ ۷ فلاحت یعنی کشتکاری کا کام اسکا ذکر اس آیت میں ہے افرا تم ما تخرثون اسکے سوا اور آیات میں بھی اسکا ذکر آیا ہے اسکو ذراعت بھی کہتے ہیں یہ افضل مکاسب و شرف

حرف ہ ۸ صید یعنی شکار باری کرنا اسکا ذکر چند آیات میں آیا ہے اور اسلئے شکار
کی قرآن حب ریش و دون میں مذکور ہیں لفظ شکار خوا کسی آکھ ہو یا کسی حیوان
چرند پرند سے سب کو شامل ہے اور تفصیل جائز ناجائز کی منت مطہر سے معلوم
ہو سکتی ہے مثلاً شکار چیتے کا ناجائز ہے ۹ غوص یعنی دریا میں غوطہ مار کر موتی
وغیرہ نکالنا اسکا ذکر اس آیت میں ہی کل بناء وغواص و تستخرجون منه حلیة
تلبس لغا۱ صیانت یعنی سناری کا کام اسکا ذکر اس آیت میں ہے و اتخذ قوم مہی
من بعدہ من حیلہم بحر عجا۱ حسب اللہ عجا۱ ۱۱ زجاجت یعنی شیشہ سازی کا کام
اسکا ذکر اس آیت میں ہے صبح مہد من قادر الی المصباح فی زجاجة ۱۲ فحارت
یعنی خشت پزی کا کام اسکا ذکر اس آیت میں ہے و فادق لی یا ہامان علی الطین
۱۳ ملاحت یعنی تیراکی کا کام جس کو ملاچی کہتے ہیں اسکا ذکر اس آیت میں ہے ۱۴
السفینۃ فکانتم لمساکین یعلون فی البحر ۱۴ کتابت یعنی لکھنے کا کام اسکا ذکر اس
آیت میں ہے عالم بالقلم آمین جلد اقلام نسخ و نستعلیق وغیرہ داخل ہیں اسکے سوا اور
آیات میں بھی ذکر کتابت کا آیا ہے اور صحابہ و تابعین سے کتابت صحف و خطوط کی کتابت
ہے ۱۵ خبر و عجن یعنی نان پزی کا کام اسکا ذکر اس آیت میں ہے اعمل فنت
راسی خبزا۱۶ طبخ یعنی باد چڑھری کا کام اسکا ذکر اس آیت میں ہے فجا۱ جعل حنید
۱۷ مقصارت و غسل یعنی گاؤری کا کام اسکا ذکر اس آیت میں ہے و ثیابک فطھص
وقال المحادیون یہواری دھونی تنے ۱۸ جزارت یعنی قصابی کا کام اسکا ذکر اس

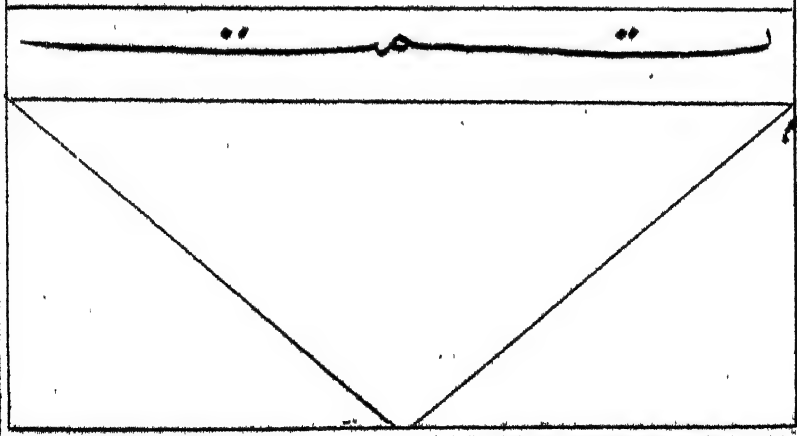
آیت میں ہے الاما ذکیرہ اربع وشر الیٰنی تجارت کا کام اسکا ذکر کئی جگہ آیا ہے
 رجال لا یجمعهم تجارة ولا بیع عن ذکر اللہ ۲۰ صبح یعنی رنگریزی کا کام اس کا ذکر
 اس آیت میں ہے صبغة الله وبيض وحر اسمین جلد انواع الوان داخل ہیں ۲۱
 تجارت یعنی سنگ تراشی کا کام اسکا ذکر اس آیت میں ہے ویتحقق من الجمال بوقتا
 ۲۲ کیا آیت یعنی وزن کشی کا کام اسکا ذکر بھی کئی جگہ آیا ہے وذل للطفیقین الذین
 اذا آتوا علی الناس یستقون ۲۳ رمی یعنی تیر اندازی کا فن اسکا ذکر اس آیت میں ہے
 وما رمیت اذ رمیت واحد والهم ما استنطعم من قة تفسیر قوت کی حدیث میں تیر انداز
 آئی ہے لکن عبرت عموم لفظ کو ہے نہ خصوص سبب کو جس نے انواع قوت کے آلات حرب
 و ضرب میں ہیں اور جو ایجاد ہوتے زمین کی وہ سب اس حکم میں داخل ہیں جیسی توپ
 بندوق غلیلہ ونحوہا سب جلد اقسام و انواع اسی طرح کریمہ مافرطانی الکتاب میں شئی میں
 ساری جہان کی آلات و ضرب و اکل و شرب و نباح و جلد و سائر کائنات جو تکلیف
 میں مذکور ہیں داخل شامل ہیں ۲۴ فن شکر سازی اس کا ذکر اس آیت میں ہے
 واجلب علیہم بخلاف ورجلا اور کریمہ و یخلق ملا تعلیٰ عام ہی ساری ضائع کو جو
 قیامت تک دنیا میں باذن و خلق الٰہی عدم ہی وجود میں آتی زمین کی غرض کہ جو شخص قرآن
 میں جتنا زیادہ غور کرتا ہے وہ بقدر اپنی استعداد کی بدلات نص یا یا تجارت نص
 استقباط ہر صنعت و حرفہ و فن و علم وغیرہ کا کر سکتا ہے یہ جو تعلیمت مجربہ ہی اس کتاب
 عزیز کا رب زدنی علما اسی طرح کتب بنت مطرہ میں انشاء و حکایت و مثالا ذکر بہت سے

حرف و صنائع کا آیا ہے جیسے سیف رانی و تیر اندازی و سپہ سازی و عطر فروشی و آبنما
 و ملاجی و طباطبائی و نجاری و لشکر کشی و نحو ذلک اس جگہ اگر اول حدیثوں کو لکھا جاتا ہی
 تو طول مفطر ہوگا عالم سنت پر یہ احادیث مخفی نہیں ہیں یہ ذکر بیان تک تو حرف و اہل
 حرف کا تھا اب میں یہ کہتا ہوں کہ عالم بالحد کا حرف یہ ہے کہ اپنے علم سے نفع لی اور
 جاہلون کو نفع دی یہ وہ حرفِ ظلیہ ہے جس کو اسدنی و اطی سید المرسلین خاتم النبیین
 شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیار فرمایا تھا اور قرآن و حدیث فضائل
 و مناقب اس حرفِ علم دین کے متھون ہیں بیان تک کہ حضرت فی ارشاد کیا ہے امانا
 بعثت معلما اور فرمایا ہے رب زدنی علما دنیا میں جتنے حرفے اور اہل حرفہ ہیں
 سب پر اسی حرفہ تعلیم و تعلیم کو فضیلت نمایاں حاصل ہے کوئی پیشہ اس پیشہ دانشمندی
 سے لگا نہیں کہتا اولکذا قرآن میں آیا ہے هل یستوی الذین یعلمون والذین
 لا یعلمون اور یا ایہ الذین اتقوا العلم درجات سو یہ حرفہ جبارت ہے علم کتاب
 و سنت ہی پس اس کو چونکہ جو علم ان دو اصل اصل سے خارج ہے وہ فن و صنعت یا
 حرفہ محض ہے عظیم بہر بہر علم سپر اجماع امم ہے علم توحید باری تعالیٰ ہے اور نجات
 اوس کے اسرار و صفات و افعال کی یہی علم ہمراہ عالم کے قبر میں بھی باقی رہتا ہے
 اور شریک ساتھ جاتا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جنت کے لیے رشتہ قریب ہوگا اور
 دار النجۃ میں مجلس انیس رہے گا اور عذاب برزخ و حقبتہ سے نجات دیتا ہے اور
 دنیا میں اسد پاک کا مقرب بنا دیتا ہے علم احکام اسلام ہی فقط یہ مقصود ہے کہ موصلا

و حرام و جائز و فرض و محبت کو ایک بار پہچان لی اور مرجبیا و س کو کار بند رہی کچھ تمام عمر
 کا اسی علم فقہ میں صرف کرنا مطلوب نہیں ہے وہ علم حسین انفاس عمر کو بسر کرنا چاہیے
 یہی علم توحید و معرفت الہی ہے ذکر اؤف کر اس باب میں رسالہ کشف الستہرت خوب
 تالیف ہوا اور واسطی دریافت نجات مملکات کو جسکو علم معامہ کہتے ہیں مختصرات میں
 رسالہ لسان العرفان اور رسالہ نجات مملکات کفایت کرتے ہیں اور واسطی ادائیغہ
 روزہ ذکوۃ و حج کو طریقہ سنت و آداب صلحا پر رسالہ بذل النفعۃ و رسالہ ضو الشس
 اپنے باب میں استاد شفیق ہیں اور واسطی احترام کے ذنوب کبار سے خواہ متعلق
 قلب ہوں یا متعلق قالب یعنی ظاہر او باطن رسالہ قواعد و قواعد شیخ مرشد کا حکم
 رکھتے ہیں علم فقہ سنت میں اگر بہت مطالعہ کتب مطولہ کی نہیں ہے تو رسالہ مختصرہ
 فتح المغنیٰ اور بیچ مقبول و بنیان مرقص و عرف الجادوی پس کرتی ہیں عقائد کتب
 معتقدہ و رسالہ استواء و اعتقاد و رسالہ قائد عقیدہ سنی و قطب النیر راہنما و راہبر ہیں ہر ایک
 مومن خدا طلب نجات خواہ کو اس قدر علم واسطی درستی ایمان و چستی اسلام و ادعا
 احسان کو کفایت کرتا ہے یہ سب گنتی کو خیر رسائل ہیں اکثر اردو و بعض فارسی و
 عربی جنہ انکو ساتھ حسنیت و صفائی طوہریت کے حاصل کر لیا اور وہ پاک طہریت غیر متعصب
 مصالح حال تھا تو انشاء اللہ موافق اصطلاح اہل اللہ کے عالم بالمدہ و جایگا کو اس کو کتب
 درسیہ معمولیہ و درجہ مدارس پر پورا عبور دیکھا ہو بلکہ جو علم او سکھ قرأت و وراست و فراست
 کتب فقہ وغیرہ فنون متداولہ اسلامیہ سے تحقیقا و تحقیقا و تصحیحا حاصل ہو گا وہ ان چند

رسائل مشار الیہا سے میرا بیگا اور جو فیوض و عبوح صحبت علمای زمان و فضلمای دوران
 سے حاصل نہیں ہو سکتا ہے اور سی زیادہ ان رسائل میں شہود و موجودیایگان اللہ
 فی یامردہر کم نفحات الافترحنوا لہا یہ حکایت بطور شکر الہی کے گزارش کی گئی ہے
 و نیزہ مال للذاب و دب الارباب، جتنے ابواب شریعت حقہ کی تھے غالباً او کو بخول کیا گیا
 ہے اور تحریرات اولن ابواب کی مسائل تحقہ و احکام مرجعہ پر شامل ہیں جو بعد محنت و
 مشقت بسیار اور بیداری شبہای دراز اور تنہائی روزہای گران کے بھی کتر و تہائی
 علمای مختصر ہوتے ہیں و ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم نصف
 مسدلت پسند قول کو دیکھتا ہے نہ قائل کو اور شناخت رجال کی حق سے ہوتی ہے
 نہ شناخت حق کی رجال سے ۵

و ادا حق را قابلیت شرط نیست بلکہ شرط قابلیت و ادا و است
 آج ہستم رمضان شہدۃ ہجری کا روز جمعہ کو یہ رسالہ دو روز میں ختم ہوا ختم اللہ
 لنا بالحسنی و زیادہ و رزقاً بکثرت و توفیقاً بجلالہ السیادۃ و السعادتۃ



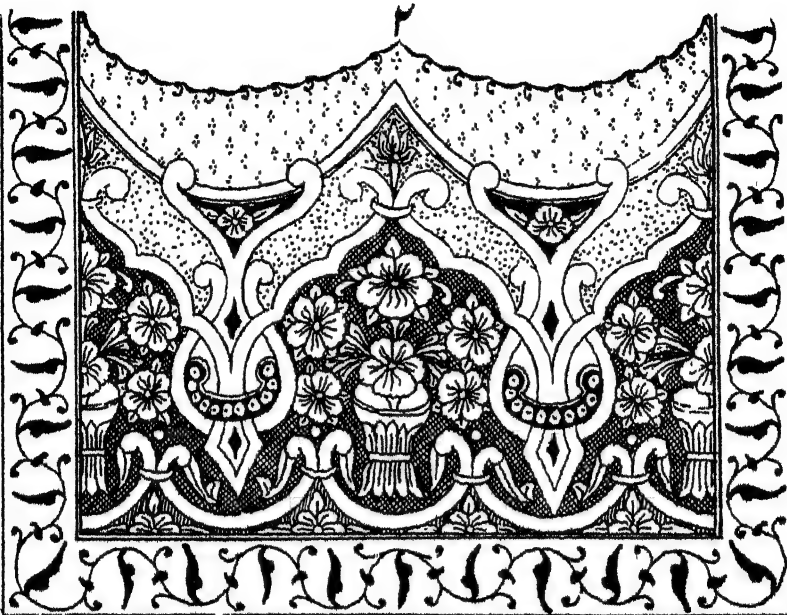
تَرْجُمةُ الْأَدَبِ الْمَفْرَدِ



طُبِعَ فِي مَطْبَعِ مُغَيِّدِ عَامِ الْكَائِنِ

فِي بَلَدِ الْكَرَّةِ سَنَةِ

الْحِجْرَةِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله حملا يستدعى منزلا رحة والطف ولا فضل مع الكلم الطيب يرفع
 في عليين صالح الأعمال .. ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له الكبير
 العلى الاعلى المتعال .. ونشهد ان محمدا عبده المصطفى ورسوله المجتبی ونبيہ
 المرضی وصفیه المقتدی خاتمة سلسلة الانسال .. فصلی الله تعالی وسلو
 علیه وعلى آله وصحبه وتابعيهم من كل قطر في كل حال وعلى كل حال مع
 التفصيل والجمال اما بعد یہ امر خود مثل منبر وز کے روشن دیوید ای کہ بعد کلام خالق
 عباد و بلاد کے کسی کا کلام کتنا ہی عالی مقام کیون نہو حدیث خیر الانام کو نہیں پہنچتا اس لئے
 کہ وہ مانی جو دلیل معانی ہوں بجز کتاب عزیز و سنت مطہرہ کے نہیں ہیں ولند اجتکوا اللہ تعالیٰ
 نے بسابقہ ازل توفیق خیر عطا کی ہو وہ سوا کلام خدا و رسول کے کسی اور مخلوق کے کلام
 کی خدمت نہیں کرتے چنانچہ اسی بنیاد پر اکثر وقت اس ظلم و جہول کفر و کینہ کا ہی خدمت

کتاب وسنت میں گزرا ہو اور گزرا ہو ولید احمد ہر چند ماہ سے یہ قصد کر لیا تھا کہ سو اگتبت ترجمہ قرآن کریم موسوم بہ ترجمان القرآن اب کچھ لکھنا پڑھنا نہو لکن ان ایام برکت القیام میں حسن اتفاق سے کتاب مستطاب سبھی **ابو مفرد** تالیف امام المومنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ وارضاه جعل الفردوس العلوی مترجمہ و مادہ متوفی عشرہ ہجری ہاتھ آئی یہ کتاب فی الحال بہا جمادی الاخریٰ سنہ ۱۰۳۵ ہجری بمقام آراء مطبع خلیلی میں طبع ہوئی ہے صاحب مطبع کہتے ہیں کہ تین نسخے ہم پہنچے تھے اور وہ بھی غلط مع ذلک ہما مکن غلطناہ درست کیا گیا بالجمہ یہ کتاب اس شہر میں آئی اور اہل سنت کو اسکی منزلت معلوم ہوئی تو خواہی بخواہی جامع فضائل و فواضل نامتناہی **ابوالرباسید ذوالفقار احمد** عافاہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تحریر ترجمہ اردو پر مجبور کیا ہر چند بوجہ چند عزم ترجمہ لکھنے کا تھا خصوصاً اس وجہ سے کہ اصل کتاب کسی قدر غلط سے مالی اور صحت نام سے خالی ہے لیکن لہجہ ای

| | |
|---------------------------|--------------------------------|
| رشتہ در گردنم افگندہ دوست | می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست |
|---------------------------|--------------------------------|

چار و ناچار اس ماہ مبارک رمضان میں اس شغل کو اشغال دیگر سے بہتر سمجھ کر کیفہ اتفاق قلم برداشت ترجمہ لکھا اوائل ترجمہ میں یہ قصد ہوا تھا کہ ہر باب کی ہر حدیث کا نشان بحوالہ تخریج دیکر کتب حدیث زیادہ کر دیا جائے پھر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس طرز میں مقدار ترجمہ کا اصل حجم کتاب سے اضعاف مضاعف ہو جائے گا اس واسطے جہاں تک یہ طرز تھا اُس جگہ سے وضع مذکور کو موقوف کر دیا لکن ہر باب میں اول ہر حدیث کے ہندسہ شمار کا لکھا دیا ہو جس سے تعداد احادیث و آثار کی فی باب معلوم ہو سکتی ہے یہی گنتی ابواب کی سوچہ تسو باب سے زیادہ تر ہی صحیح شمار ابواب مذکور کا طالع کتاب سے بھی رہ گیا ہے نسخہ مطبوعہ ۱۹۲۰ صفحہ ۱۰۷ جس کے بارہ جزو ایک ورق کم ہوتے ہیں یعنی اس ترجمہ میں اسانید کو حذف کر دیا ہو کیونکہ عامہ کو اس سے چندان نفع

نہیں ہر اور عوض اسانید کے کمین کمین ذرا ذرا سا فائدہ لکھ دیا ہی یہ ترجمہ فی صفحہ ۲۳ سطر
 کے حساب سے ساڑھے بارہ جزدین آیا ہو وقت تحریر ترجمہ کے معلوم ہوا کہ فی الواقع یہ
 کتاب اگرچہ بجمع ۳۲ نسخہ چھاپی گئی ہو مگر سنو ز غلط سے خالی نہیں ہو ولہذا تحریر ترجمہ
 میں بھی سخت دشواری و گران خاطر یلاحق حال ہوئی اور کچھ علاج اُسکا نہوسکا یہ پابندی
 الفاظ موجودہ جہاننگ جو مطلب سمجھ میں آیا مطابق اُسکے ترجمہ لکھا گیا لکن مواقع غلط
 بہ نسبت مواضع صحت کے اقل قلیل ہیں ورنہ پہر لکھنا ترجمہ کا عبث ہوتا مجھے اقرار ہے کہ اگر بوجہ
 غلطی نفس الامری اصل نسخہ کے مجھے بھی کسی جگہ غلط فہمی اور غلطی ترجمہ نگاری ہو گئی ہو تو
 میں اسکا انکار نہیں کرتا بلکہ مطابق واقع کے سمجھتا ہوں اب جس کسی بندہ خدا کو کبھی کوئی
 نسخہ صحیحہ مل جائے یا کسی اور کتاب میں اُس خبر و اثر کا پتا بندہ و لفظ ہاتھ آجائے تو
 عمل صواب و کار ثواب سمجھ کر اس ترجمہ کے غلط کو صحیح کر دے اور مستحق اجر جزیرل و
 جزاے جیل کا ٹھیرے مع از کریان کار بادشوار نیست؛ اس کتاب مستطاب ادب مقرر
 نام کی ثنا خوانی کرنا تحصیل حاصل ہے بلکہ اسی قدر کافی ہے کہ یہ کتاب شتمل ہے اکثر آداب نبوت
 و اخلاق رسالت پر اور ایسے شخص کی جمع و تالیف ہے جو فن حدیث میں جو ہر فرد زمانہ اور گوہر
 یگانہ نزدیک خویش و بیگانہ تھا جس کو ایک جم غفیر و جمع کثیر نے علم شریف حدیث کا امیر المونیز
 لقب دیا ہو اور جسکی کتاب صحیح بعد کتاب اللہ کے صحیح کتب تحت ادیم ساء ثہیر چکی ہے اور
 یہ وہ آداب شریفہ ہیں جنکے سامنے ساری کتب اخلاق قوم کی ردی ہیں اور جہان بہر کی
 تہذیب سفاہت محض سمجھی جاتی ہے اس کتاب کی روایت امام مولف رضی اللہ عنہ سے
 احمد بن محمد الجلیل بالحجیم الزار نے کی ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی صاحب فتح الباری رحمۃ اللہ
 علیہ نے فرمایا ہے کہ ہومن تصانیفہ الموجودۃ اور شیخ جلال الدین سیوطی متوفی ۸۹۹

نے اُسکا انتقاء کیا ہی لیکن وہ انتقاء میرے نہیں آیا غالباً مکررات بعض نے دائرہ کو چھوڑ کر خلاصہ
 کتاب کا لیا ہوگا اگر وہ متقی میسر آتا تو اُسی کا ترجمہ لکھنا مجھے کفایت کرتا لیکن اب مجبوری سے
 تمام کتاب کا ترجمہ لکھنا پڑا اور مقدار حجم بڑھ گیا یہ کتاب لائق تحریر شرح بسیط کے ہے لیکن
 وقت و عمر مساعدت نہیں کرتے اس کتاب کا ذکر صاحب بستان اللہین نے بھی کیا ہے
 اور کہا ہے کہ یہ کتاب بقدر توجہ و کسب اس کتاب کے آخرین یون واقع ہوا ہے قال الافام
 الحجۃ ابو عبد اللہ البخاری باب لایکن بعضک تلفاح حدثنا الخ انتہی فی الحجۃ شکر دوم
 رمضان ۳۸۴ روز جمعہ کو لکھنا اس ترجمہ کا تین ماہ بعد طبع کتاب سے شروع ہوا تھا اٹھارہ

دن میں ۱۹ ماہ و سنہ صدر کو بعونہ تعالیٰ و صونہ ختم ہوا ختم اللہ لنا

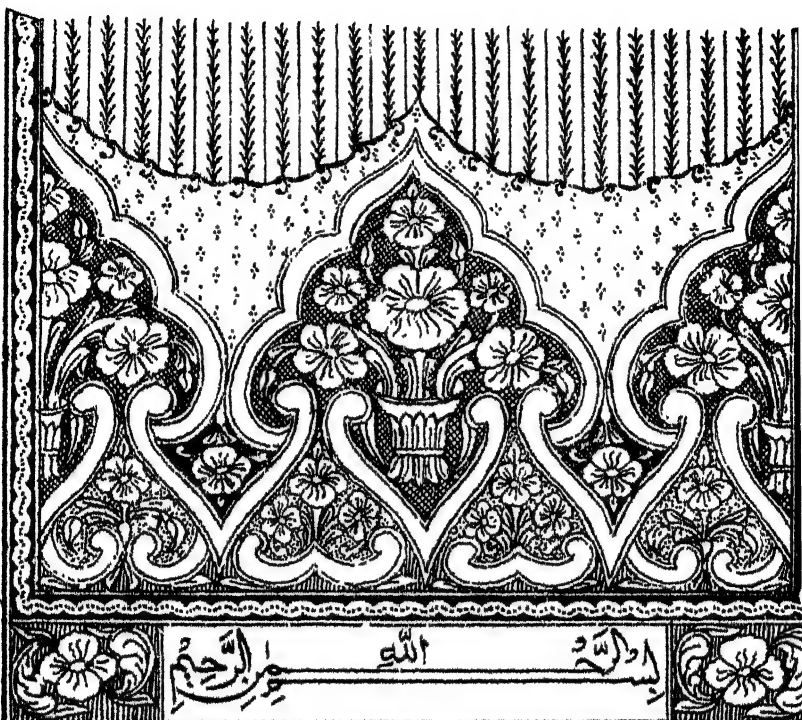
بالحسنی وجعل هذه الترجمة خالصاً لوجه الكريم

الاسنی واخر دعواى ان الحمد لله و

سلام على عباده الذين

اصطف





اب قول میں اللہ تعالیٰ کے **وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا** ہنہ وصیت کی ہر انسان کو نیکی کرنے کی مان باپ کے ساتھ | ابو عمر و شعبانی کہتے تھے حدیث کی جگو اس گروا نے اور ماتہ سے اشارہ عبد اللہ کے گمر کی طرف کیا کہ میں نے حضرت سے پوچھا کہ نسا عمل دوست تر واللہ عزوجل کو فرمایا نماز پڑھنا نماز کے وقت پر میں نے کہا پھر کو نسا عمل فرمایا نیکی کرنا مان باپ سے میں نے کہا ہر کو نسا عمل فرمایا جہاد کرنا راہ خدا میں مجھ سے یہ باتیں کہیں اگر میں زیادہ پوچھتا تو وہ بھی مجھ سے زیادہ کہتے **ف** آیت باب دلیل ہی وجوب پر پڑا در و پدر کے اور تعبیر بلفظ وصیت لکھو کہ ایسا باب مذکور ہی اور حدیث دلیل ہی اس بات پر کہ یہ ہر سہ عمل سب اعمال میں محبوب تر ہیں اللہ کو اسی ترتیب مذکور پر معلوم ہوا کہ عبد فضل عبادت خدا کے کہ عبارت ہی نماز پنجگانہ سے پڑ والدین احب الی اللہ ہی اسکا وسط میں ہونا نماز و جہاد کی دلیل ہی کمال عظمت و اہتمام پر اس سنہ کے عبد اللہ بن مسعود اس حدیث کے راوی ہیں اسکو بخاری نے بھی اپنی صحیح میں روایت کیا ہی و آخر جب سلم ایضا **ابن عمر** نے کہا ہی کہ خوشی پر در و دگار کی

باپ کی خوشی میں ہر اور فحشگی رب کی باپ کی فحشگی میں **ف** یہ حدیث اس جگہ موقوف ہو اسکو ترمذی نے بھی روایت کیا ہے لیکن بجائے لفظ رب کے لفظ اللہ کا لکھا ہے اور وقف کو ترجیح دی ہے جو شاہ ابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلمہ اور اسکو طبرانی نے ابو ہریرہ سے باین لفظ روایت کیا ہے کہ طاعت اللہ کی طاعت والدہ اور معصیت اللہ کی معصیت والدہ ہے اور روایت بزار میں ابن عمر یا ابن عمر سے یوں آیا ہے کہ رضا رب تبارک و تعالیٰ کی رضا کے والدین میں ہے اور نسخۃ اللہ تبارک و تعالیٰ کا نسخہ والدین میں ہے

باب نیکی کرنے کا مان سے

ابہزن حکیم عن ابیہن جدہ کہتے ہیں میں نے کہا اسی رسول خدا میں کس کے ساتھ نیکی کروں فرمایا اپنی ماں سے میں نے کہا کس سے نیکی کروں کہا اپنی ماں کے ساتھ بیٹے کا مرنے کا تو فرمایا امک میں نے کہا کس کے ساتھ نیکی کروں فرمایا باپ کے ساتھ پہر جو قریب ہو پہر جو قریب ہو **ف** اس حدیث کو ترمذی و ابو داؤد نے بھی روایت کیا ہے حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ نیکی کرنے میں ماں پہلی ہے باپ سے اور میں درجہ بڑھ کر والدہ سے پہر باپ پہلے ہے اقرباء سے پہر رشتہ داروں میں جو زیادہ قریب ہے وہ مقدم ہے ۲ ابن عباس کے پاس ایک مرد آیا اور سنے کہا میں نے ایک عورت سے شگنی کرنا چاہتا اُس نے مجھ سے نکاح کرنے کا انکار کیا میرے غیر نے اُسکو پیغام بھیجا عورت نے اُس سے نکاح کرنا چاہا مجھکو اُس پر غیرت آئی میں نے اُسکو مار ڈالا کیا میرے لئے توبہ ہے ابن عباس نے کہا تیری ماں زندہ ہے کیا نہیں کہا توبہ کر سنا اللہ عزوجل کے اور نزدیک ہو اُس سے جتنا چاہے بن سکے عطا بن یسار کہتے ہیں میں نے پاس ابن عباس کے گیا اور کہا میں نے اُسکی ماں کی زندگی کا سوال کیا کہ کیا تھا کہا اے علی کا اعلو عللا اقب الی اللہ عزوجل من بر الوالد یعنی میں نہیں جانتا کہ کوئی عمل اقرب بخدا ہو نیکی کرنے سے ساتھ ماں کے **ف** حدیث دلیل ہے اس بات پر

ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آیا اہی رسول خدا کس کے ساتھ بن نیکی کروں فرمایا مان کے ساتھ کہا پہر کس کے ساتھ فرمایا مان کے ساتھ کہا پہر کس کے ساتھ فرمایا مان کے ساتھ کہا پہر کس کے ساتھ فرمایا مان کے ساتھ کہا پہر کس کے ساتھ **ف** حدیث دلیل ہے تیر والد پر لکن مان کو پہر تین بار مقدم کہا ہے ۲ ابو ہریرہ نے کہا ایک مرد پاس حضرت کے آیا کہا آپ بھگو کیا حکم کرنے ہیں فرمایا نیکی کر ساتھ اپنی مان کے اُسے پہر دی کہا فرمایا بول امٹ اُسے پہر عادیہ کیا فرمایا بول امٹ یعنی مان کے ساتھ نیکی کر حیب چوتھی بار عادیہ کیا تو فرمایا بول ابا یعنی باپ کے ساتھ نیکی کر **ف** صحیحین میں ابو ہریرہ سے آیا ہے کہ ایک مرد نے اگر کہا اہی رسول خدا لوگوں میں کون شخص زیادہ خدا ہی اچھے برتاؤ کا میرے فرمایا تیری مان اُسے کہا پہر کون فرمایا تیری مان کہا پہر کون فرمایا تیری مان کہا پہر کون فرمایا تیرا باپ اسمجگہ بھی مان کو تین بار اور باپ کو بعد مان کے ذکر کیا ہے اس سے مزیت جس عبادت بزرگی حقین والدہ کے بہ نسبت والد کے ثابت ہوئی ہے

۱۔ ابن عباسؓ نے کہا یہی جس مسلمان کے مان باپ مسلمان بن اور وہ صبیحہ کو اُن کے پاس حاضر ہوتا ہے

بامیداجر تو کہو لہذا یہی اللہ واسطے اُسکے دو دروازے یعنی جنت کے اور اگر ایک ہی مان باپ میں تو ایک دروازہ اور اگر ان دونوں میں سے ایک کو اسنے خفا کر دیا اور غصہ دلایا تو راضی نہیں ہوتا اُس سے اللہ جب تک کہ وہ اس سے راضی نہ ہو کہہ و ان ظلماً قال و ان ظلماً یعنی اگر چہ ان باپ ظلم کریں کہا اگرچہ وہ دونوں ظلم کریں **ف** حدیث دلیل ہے عظیم حق ابوین پر کہ اگرچہ اُنسے حق میں اولاد کے کوئی کارروائی ظالمانہ ہی ہو جائے تب بھی انکی اطاعت سے سربازی نہ کرے کیونکہ اللہ کی رضامندی اور نافرمانی مان باپ کی خوشی اور ناخوشی پر موقوف ہے دوسرا لفظ ابن عباس کا رفعاً یہ ہے کہ جسے صبح کی اور وہ اللہ کا مطیع ہے حق میں والدین کے تو اُسکے لئے دو دروازے بہشت کے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک ہو تو ایک اور جسے صبح کی اور وہ عاصی ہے اللہ کا حق میں والدین کے تو کھل جاتے ہیں واسطے اوسکے دو دروازے دوزخ کے اور اگر ایک ہی تو ایک ایک مرد نے کہا اگرچہ وہ ظلم کریں تین بار کہا و ان ظلماً ہذا البیہقی فی شعب الایمان اس رفع سے صحت وقف حدیث باب کی ثابت ہوئی و اللہ اعلم

باب مان باپ سے نرم گفتگو کریا جیت میں دبا رہے

طیلس بن میاس کہتے ہیں میں چہراہ نجدات کے تھا مجھے کچھ گناہ ہوئے میں انکو کبار سے بھجتا تھا میں نے یہ ذکر ابن عمر سے کیا کہا وہ کیا ہیں میں نے کہا کذا و کذا کہا یہ کبار نہیں ہیں کبار تو وہ ہیں ایک شرک کرنا ساتھ اللہ کے دوسرے قتل کرنا کسی جان کا تیسرے ہاگنا لڑائی پڑے تو جتنے تہمت حرام کی لگانا چاہی عورت کو یا بچہ کو سود کرنا چاہیے تیم کا مال کرنا ساتھ توین الحاد کرنا سب میں آٹھویں مسخرہ پن کرنا توین رونامان باپ کا حقوق ولد سے پہر ان عمر نے مجھے کہا کیا تو آگ سے ڈرتا اور بہشت میں جانا چاہتا ہے کہا اے اللہ کہا کیا تیرے مان بلینندہ ہیں میں نے کہا میری پاس میری مان ہے کہا واللہ اگر تو اُسکے ساتھ نرم کلام کرے اور اُسکو کھانا کھلائے تو تو جنت میں جائے جب تک کہ کبار سے چٹا رہے **ف** حدیث

دلیل ہو اس بات پر کہ حقوق مادر و پدر منجملہ کبابیر مملکت کے ہی اور ان باب کے ساتھ بتواضع پیش کرنا اور انکی خدمت کرنا اور انکو رولی کپڑا وقت حاجت کے دینا موجبات دخول جنت سے ہی ۲ عروہ سے کہا و اخفض لہما جناح الذل من الرحمة جہکا اونکے لئے بازو ذلت کا رحمت سے یعنی جو چیز وہ چاہیں اُس سے باز نہ مطلب یہ ہو کہ انکے سامنے خاکساری فرمان برداری ہر ایک امر میں کرتا رہے دم نہار سے جو کچہ کہیں ویسا ہی کرے بجز اختیاء شرک کے ۴

باب مان باپ کو بدلا دینا

۱ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بدلا نہین دینا کوئی بیٹا اپنے باپ کو مگر یہ کہ اسکو کسی کا مملوک یا خرید کر کے آزاد کر دے **ف** اس میں یہ اشارہ ہے کہ اولاد کو والدین کے ساتھ بصورت حصول قدرت کے ایسا کرنا چاہئے کہ یہ انکے لئے جزاء احسان ہو واللہ المستعان اس حدیث کو مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے ہی روایت کیا ہے ۲ ابو ہریرہ کہتے ہیں حاضر ہوا پاس ابن عمر کے ایک مردیمانی وہ گھر کا طواف کرتا تھا اپنی مان کو پیٹتے پر لا دے ہوئے کہتا تھا **ع**

ان اذعرت کابھالم اذع

انی لہا البعیر المذل

کہا ای ابن عمر تو دیکھتا ہے کہ میں نے اسکا بدلہ کیا کہا نہین اور نہ ایکبار کے پشت پر لا دے سے پہر ان کا مقام میں آئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر کہا ای ابن ابی موسیٰ ہر دو رکعت کفارہ ہوتی ہیں اوس چیز کی جو سامنے اُنکے ہو **ف** معلوم ہوا کہ جن مان کا اس سے زیادہ ہے کہ کوئی اسکو اپنی پشت پر لا کر حج کر لے نہوڑا سے کچھ بدلہ مان کے حقوق کا ادا نہین کیا نیز یہ بات معلوم ہوئی کہ نماز اگرچہ دو ہی رکعت ہو مکفر ذنوب ہوتی ہے واللہ الحمد **ع** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ کو مروان خلیفہ کہتا تھا یہودی خلیفہ میں رہتے انکی مان ایک گہر میں اور یہ دوسرے گہر میں ہوتے جب باہر نکلنا چاہتے دروازہ پر مان کے کمرے ہو کر کہتے السلام علیک یا امناہ ورحمة اللہ وبرکاتہ یعنی ائی

تمہارا اللہ کی سلامتی و رحمت و برکت ہو وہ کہتین و علیک یا بنی و رحمة اللہ و برکاتہ یہ کہتے رحمت اللہ کما بریتنی صغیر یعنی رحمت کرے اللہ تجھ پر جس طرح پالا تو نے مجھ کو چھوٹا سا وہ کہتین رحمت اللہ کما بریتنی کبیرا تجھ پر ہی اللہ رحمت کرے جس طرح نیکی کی تو نے مجھے بڑے ہو کر پہر جب گہر میں آنا چاہتے تب بھی اسی طرح کرتے ۴۷ ابن عمر و کہتے ہیں ایک روایت پاس حضرت کے آیا بیعت کرنا چاہتا تھا ہجرت پر اور مان باپ کو روٹا ہوا چوڑا یا تھا تو فرمایا واپس جا پاس اُنکے اور ہنسا اُنکو جس طرح کہ رلایا یہی تو نے اُن دونوں کو **ف** معلوم ہوا کہ رضا والدین مقدم ہو اختیار ہجرت پر تھا ابو مر غلام اُمّانی ہمراہ ابو ہریرہ کے اُنکی زمین واقع عقیق میں گئے جب ابو ہریرہ اُس زمین میں داخل ہوئے چلا کر کہا علیک السلام ورحمة اللہ و برکاتہ یا امناہ اُنہوں نے جواب دیا و علیک السلام ورحمة اللہ و برکاتہ پھر کہا رحمت اللہ کما بریتنی صغیرا مان نے کہا یا بنی و انت فخرنا اللہ خیرا و رضی عنک کے ما بریتنی کبیرا سو ہی راوی نے کہا ابو ہریرہ کا نام عبد اللہ بن عمر تھا **ف** حدیث دلیل جو اس بات پر کہ مان باپ پر سلام کرنا داخل حقوق و برابر ہیں ہی

باب مان باپ کی نافرمانی کرنے کا

اعبدالرحمن بن عکبرہ اپنے باپ سے راوی ہیں کہ حضرت نے فرمایا کیا خبر ندون میں تمکو اکبر الکبار کی تین بار اسی طرح کہا عرض کیا مان یا رسول اللہ فرمایا اشرک باللہ عقوق والدین پہر حضرت سید بیٹہ گئے اور پہلے تکیہ لگائے تھے اور کما سن لو اور قول زور ہی یہاں تک اسکی تکرار کی کہ میں نے کہا یعنی اپنے جی میں کہ کاش چپ ہوں **ف** اس حدیث کو شیخین و ترمذی نے روایت کیا ہے زیادت لفظ و شہادۃ الزور حدیث دلیل ہے اس پر کہ مان باپ کی نافرمانی کرنا اکبر کہیہ جو اور مرتبہ اسکا بعد شرک کے ہے ۴۸ و زاد کاتب بغیرہ بن شعبہ نے کہا ہے کہ معاویہ نے مغیرہ کو لکھا کہ تو نے جو بات حضرت سے سنی ہو وہ مجھ کو لکھ کر بھیج دے و را کہتے ہیں بغیرہ نے مجھے لکھوایا اور میں نے اپنے ماتمہ سے لکھا کہ میں نے حضرت

وسنا منع کرتے تھے کثرت سوال واضاعت مال قلیل قال سے **ف** ظاہر میں اس حدیث کو ترجمہ
اب سے مطابقت نہیں ہے لیکن صحیح بخاری میں بذیل دیگر کتب یہ روایت اس لفظ سے آئی
وان الله حرم عليكم عقوق الاهل وواد البنات ومنعوا هات وكره لكم قیل و
قال وكثرة السؤال واضاعة المال یہ الفاظ مطابق ترجمہ الباب کے ہیں منذری نے
نہا ہی رواہ البخاری وغیرہ عقوق والدین میں وہی بحث آئی ہے حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے
لبائر یہ میں اشرک باللہ عقوق والدین قتل نفس تین غموس رواہ البخاری اسی طرح حدیث
انس میں عقوق کا ذکر منجملہ کبار کے فرمایا ہے رواہ الشیخان والترمذی اسی طرح حضرت کی کتنا
بین جو عمر بن حزم کے ہاتھ اہل یمن کو بھیجی تھی یوں تھا کہ اکبر کبار نزویک اللہ کے دن قیامت
کے یہ ہیں اشرک باللہ قتل نفس مومن بغیر حق بہا گنارہ خدا میں دن رحمت کے تا فرمانی کرمان
بپ کی تڑا کی تمت لگانا بیا ہی عورت پر شریکنا جادو کا کٹنا سو کا کٹنا مال تمیم کا الحدیث
رواہ ابن حبان فی صحیحہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ یہ اعمال اکبر کبیرہ ہونے میں برابر یکدیگر ہیں
اور غالب عاویث میں عقوق والدین کو بعد شرک باللہ کے بلا فصل ذکر کیا ہے اس میں اشارت ہے طرف
عظمت معصیت عقوق کے **ف** عاق کے حق میں کئی حدیثیں آئی ہیں حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے
کہ تین شخص میں جنکی طرف اللہ دن قیامت کے نظر نہ رکھا ایک عاق والدین دوسرا من عمر تمہارا انسان
عطا پر کہا کہ تین آدمی بہشت بن بنائیں گے عاق والدین و ترکوث و رملہ رواہ النسائی والبخاری
واللفظہ باسنادین جیدین والحاکم وقال صحیح الاسناد وروی ابن حبان فی صحیحہ
مشطہ الاول منذری نے کہا دیوث بتشدید یا وہ شخص ہے جو اپنی اہل کو زنا پر برقرار رکھے اور جانا
ہو کہ اس کے گروا لے نہ کرے بین رملہ وہ عورت ہے جو مردانہ وضع بنائے ابن عمر کا لفظ
یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا میں شخص ہیں جنہ اللہ نے جنت کو حرام کیا ہے میں غمراور عاق اور دیوث

جو خبث کو یعنی حرام کاری کو اپنے اہل یعنی گمراہوں میں برقرار رکھتا ہو رواہ احمد واللفظ لہ
والنسائی والبیہاق والحاکم وقال صحیح الاسناد لفظ اہل شامل جملہ دم خانہ ہو اور زوجہ
بہ نول اولی اُس میں داخل ہو ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا جنت کی ہوا پائسو برس کی
راہ سے آتی ہے لیکن مٹان بالعل اور عاق و مدمن خمر اسکو نہ پائینگا رواہ الطبرانی فی الصغیر یعنی
وہ شخص جو احسان یا کوئی سا اچھا کام کر کے منت رکھتا ہے اور ماں باپ کا نافرمان ہے اور ہمیشہ شراب
پیتا ہے اور امارہ رفعتا کہتے ہیں تین شخص ہیں کہ قبول نہیں کرتا اللہ اُن سے فضل اور نہ نفل عاق و مدمن
و مکتذب قدر رواہ ابن ابی عاصم فی کتاب السنن ابی اسناد حسن یعنی جو شخص تقدیر کو جھٹلاتا ہے وہ
ابو ہریرہ میں فرمایا ہے چار شخص ہیں جن پر اللہ پرکھانگو بہشت میں نہ لیجائے اور دہان کی نعمت کا مزہ
انکو نہ چکھائے مگر خمر شہود خوار آکل مال یتیم بغیر عاق والدین رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد
ثوبان کا لفظ رفاعہ یہ تین چیزیں ہیں کہ انکے ہونے کوئی عمل نفع نہیں دیتا شرک باللہ عقوق والدین
فرار جنت سے رواہ الطبرانی فی الکبیر ابو بکرہ رفاعا کہتے ہیں کل الذنوب یؤخر اللہ منها ما شاء
الیوم القیامۃ الا حقوق الوالدین فان اللہ یجملہ لصاحبہ فی الحیوۃ قبل الممات رواہ
الحاکم وقال صحیح الاسناد ولا صہبائی یعنی اللہ تعالیٰ جس کسی گناہ کی سزا چاہتا ہے قیامت کے
دن پر اُنہار کھتا ہے مگر نافرمانی والدین کی کہ اسکی سزا مرنے سے پہلے اسی دنیا کی زندگی میں جلد اسکو
دیتا ہے حدیث طویل ابن ابی اوفی میں آیا ہے کہ ایک جوان کی زبان سے کلمہ مرنے وقت نہ نکلتا تھا
اسلئے کہ اُسکی ماں اُس سے ناراض تھی جب حضرت کے کہنے سے اُس نے قصہ سنا تو کیا تب اُسکے
منہ سے کلمہ نکلا رواہ الطبرانی و احمد مختصلاً اس سے معلوم ہوا کہ عقوق والدین موجب سوء
خاتمہ ہوتا ہے اسی طرح شہر بن حوشب نے دیکھا کہ بعد عصر کے ایک قبر سے ایک مرد نکلتا ہے سرگدھے کا
بدن انسان کا اور تین آوازیں گدھے کیسی کر کے قبر میں بند ہو جاتا ہے اُسکی ماں سے پوچھا کہ ہر شہر

پتیا تہا میں کہتی تھی اللہ سے ڈر کب تک تو شر بخواری کر سکا وہ کہتا تھا کہ تو تو گدھے کی طرح آواز کرتی
 ہو وہ بعد عصر کے مر گیا اب ہر دن اسی وقت قبر پرست کر باہر نکلتا ہے اور تین بار گدھے کی آواز کر کے قبر
 میں بند ہو جاتا ہے رواہ الاصبہانی بطولہ اس حدیث کو ابو العباس اصم نے نساہور میں سامنے حفاظ
 کے لکھوایا کسی نے اسپر انکار کیا معلوم ہوا کہ عقوف والدین کا انجام سخت بد ہوتا ہے خواہ امر معروف
 میں ہو یا نہی منکر میں عمر بن مرہ جی کہتے ہیں ایک آدمی پاس حضرت کے آیا کہا اے رسول اللہ میں نے گواہی
 دی ہے کہ لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ اور پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہوں اور زکوٰۃ
 دیتا ہوں اپنے مال کی اور روزہ رکھتا ہوں مجھ کو کیا ملیگا فرمایا جو شخص اس حال پر مرے گا وہ ہمارے نبین
 و صدیقین و شہداء کے دن قیامت کو ہوگا اس طرح اور اپنی دو انگلیاں کھڑی لیکن جب تک کہ اُس نے
 نماز پڑھی مان باپ کی نکلی ہوگی رواہ احمد و الطبرانی باسنادین احدهما صحیحہ وابن خریزۃ
 وابن حبان باختصار معلوم ہوا کہ عقوف ماحی حسنات و قاصص صالحات ہوتا ہے ولہذا ذکر عقوف
 کا ہمارا کبائر و ذنوب کے بہت احادیث میں آیا ہے یہ سب حدیثیں دلیل ہیں اسپر کہ عاق ابوبین کا
 ہر خیر و سعادت دنیا اور نجات و نعمت آخرت سے محروم ہوا اَللّٰهُ الْعَافِیۃ

باب لعنت کی ہے اللہ نے لاعن الدین پر

ابو الطفیل کہتے ہیں علی سے پوچھا کہ حضرت نے تم کو کسی ایسی شے کے ساتھ خاص کیا ہے جس کے ساتھ
 سب لوگوں کو خاص نہیں کیا کہا ہاں کہ حضرت نے کسی ایسی شے کے ساتھ خاص نہیں کیا ہے جس کے
 ساتھ لوگوں کو خاص نہ کیا ہو مگر وہ شے جو میری تلوار کے میان میں ہے ہر ایک صحیفہ بخلا اُس میں
 لکھا تھا لعنت کی اللہ نے اُس شخص پر جس نے قبیح کیا واسطے غیر اللہ کے اور لعنت کی اللہ نے اُس
 شخص پر جس نے چڑایا زمین کے منارے کو اور لعنت کی اللہ نے اُس شخص پر جس نے لعنت
 کی اپنے مان باپ پر اور لعنت کی اللہ نے اُس شخص پر جس نے جگہ دی محدث یعنی بعتی و بدعت کہ

ف یہ چار شخص ہیں جنکو اللہ کا ملعون فرمایا ان میں ایک لاعن والدین بھی ہیں یہ پلایا جو تون میں زیادہ ہوتی ہے کہ وہ مان باپ کو بُرا کہا کرتی ہیں خواہ زندہ ہوں یا مردہ حدیث باب ردّ ہی اُن جملہ صوفیہ پر جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ علم باطن کا آنحضرت صلعم سے ذریعہ علی مرتضیٰ سیدنا ہے اور علمانہ ظاہر کو وہ علم نہیں پہنچا سو جبکہ ذریعہ سے حصول اس علم کا بیان کرتے ہیں وہ خود اس بیان میں منکر ہیں اپنی تخصیص کے ساتھ کسی شی کے علاوہ سب لوگوں سے حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے لعنت کی ہے اللہ نے سات شخصوں پر سات آسمانوں کے اوپر سے اور ان سات میں سے ایک پر تین بار لعنت کی ہے اور ہر ایک کو اُن میں سے ایسی لعنت کی جو اُسکو کافی ہے فرمایا ملعون ہے وہ شخص جسے قوم لو ط کا سا کام کیا یہ لفظ تین بار کہا پھر کا ملعون ہے جسے دُج کیا یعنی کوئی طاؤ و اسطے غیر اللہ کے ملعون ہے جسے ناقرمانی کی اپنے مان باپ کی الحدیث سننا وہ الطبرانی والحا وقال صحیح الاسناد:

باب نیکی کرے مان باپ سے جب تک کہ معصیت نہ ہو

ابو الدرداء کہتے ہیں وصیت کی محکوم رسول خدا نے نو باتوں کی فرمایا شریک نہ کر اللہ کا کسی شی کو اگرچہ تو ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے اور ترک نہ کر نماز فرض کو دیدہ و دانستہ جو کوئی نماز کو عہد ترک کرتا ہے اُس سے ذمہ بری ہو جاتا ہے اور نہ پی شراب کی یہ کبھی ہے ہر شر کی اور اطاعت کر مان باپ کی اگرچہ حکمیں جنکو کہ ٹھجائے تو دنیا سے سو تو نخل جاؤ نیکے کہنے سے اور مت جھگڑو الیان امر سے اگرچہ تو دیکھے کہ تو تو ہی ہے اور مت بہاگ زحف سے اگرچہ تو ہلاک ہو جائے اور تیرے ساتھی بہاگ کہڑے ہوئے ہوں اور خرچ کر اپنا مال اپنے گمروالوں پر اور مت اٹھا لائی اپنی اہل اپنی سے اور ڈر تارہ آنکوراہ خدامین **ف** ان لو اشباہ کو ایک سیاق میں گناہی تھمے اُنکے ایک اطاعت والدین بھی ہے اگرچہ حدیث باب میں قید مالو لیکن معصیت نہ کو نہیں ہے لیکن اولہ دیگر سے یہ قید استفاد

ہو چکی ہو واللہ اعلم تعاذ بن جبل کا لفظ یہ ہے کہ وصیت کی مجھ کو حضرت نے دس کلمات کی فرمایا بشریک
 انکر اللہ کا کسی چیز کو اگرچہ تو قتل کیا جائے اور آگ میں جلایا جائے اور نافرمانی نکریان باپ کی اگرچہ وہ حکم
 دین شجکو کہ بخل جائے تو اپنے اہل و مال سے الحدیث رواہ احمد ۲ ابن عمر و کہتے ہیں ایک مرد پاس حضرت
 کے آیا کہا میں آیا ہوں کہ بیعت کروں تمہاری ہجرت پر اور میں اپنے مان باپ کو روٹا ہوا آیا ہوں فرمایا اے
 جا پاس اُنکے اور ہنسا اُنکو صبر طرح کہڑ لایا ہی تو نے او کو **ف** رواہ ابوداؤد ایضا ابوسریہ
 کا لفظ یہ ہے کہ ایک مرد آیا وہ اذن چاہتا تھا حضرت سے جہاد کا فرمایا اسی والد لک اُس نے کہا مان
 فرمایا فقیہا خجاء رواہ مسلو وغیرہ حدیث دلیل ہے بروالدین پر اور یہ کہ رضا اُنکی مقدم ہے
 طاعت غیر واجب پر اس مضمون کی ایک حدیث پہلے ہی ذیل فایہ میں گزری چکی ہے ہم ابن عمر نے کہا ہی
 ایک مرد پاس حضرت کے آیا ارادہ جہاد کا رکھتا تھا فرمایا کیا تیرے مان باپ زندہ ہیں کہا مان فرمایا
 فقیہہما خجاء یعنی تو انہیں دونوں کی خدمت میں جہاد کہ **ف** معلوم ہوا کہ خدمت والدین
 مقدم ہے جہاد فی سبیل اللہ پر اور اگر وہ مانع ہوں تو پھر بالاولیٰ باز رہنا چاہئے اِس لئے کہ غالباً جہاد فی
 کفایہ ہوتا ہے اور فرض میں اتفاقاً اس حدیث کو بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی نے ہی روایت
 کیا ہے ہم کا لفظ دوسری روایت میں یوں ہے ایک مرد آیا اُس نے کہا امی رسول خدا میں بیعت کرنا ہوں
 تمہاری ہجرت و جہاد پر میں جو کچھ اجر ہوں اللہ سے فرمایا تیرے مان باپ میں سے کوئی زندہ ہے کہا نا
 دونوں زندہ ہیں فرمایا تو اللہ سے اجر کا خوا مان ہے کہا مان فرمایا فاحجز الی والدیک فاحسن صحبتہما
 یعنی اُنکے پاس جا کر اچھی طرح برتاؤ کہ یہی تیری ہجرت اور تیرا جہاد ہے ابو سعید کہتے ہیں ایک مرد نے اہل
 یمن میں سے ہجرت کی طرف حضرت کے فرمایا یمن میں کوئی تیرا ہی کا میرے مان باپ ہیں فرمایا انہوں نے
 شجکو اذن دیا ہے کہا نہیں فرمایا جا اذن مانگ اگر اذن دین تو جہاد کر ورنہ اُنکے ساتھ نیکی کر رواہ
 ابوداؤد انس کہتے ہیں ایک مرد آیا پاس حضرت کے اور کہا انی اشتغی الجہاد ولا اقد علیہ میں

جہاد کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھ کو طاقت نہیں ہے فرمایا اہل بقیع من والدیک احد تیرے مان باپ میں کوئی
باقی ہے کہامیری مان ہے فرمایا فأبل الله فی برها فاذا فعلت ذلك فانت حاج ومعمد مجاہد
ابو یعلی والطبرانی واسنادہما جید؛

باب مان باپ کو پایا مگر جنت میں نکلیا

ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے تین بار کہا خاک آلودہ ہونا کہ اسکی کہا کس کی اور رسول خدا فرمایا جس نے
پایا اپنے مان باپ کو بڑھاپے میں یا ایک کو آن دونوں میں سے پروردہ دوزخ میں گیا ف یعنی وہ
بڑا بے نصیب ہے جس نے بوڑھے مان باپ کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی بلکہ ترک خدمت سے
دوزخ کا سختی ہوا اس حدیث کو مسلم نے بھی روایت کیا ہے مگر اس لفظ سے ثم لم یدخل الجنة
حدیث طویل جابر بن سمور میں آیا ہے آیانی جبریل فقال یا محمد من ادرك احد ابویہ فدخل النار
فابعد الله قل امین قلت امین الحدیث رواه الطبرانی بسند حسن ابو ہریرہ کا لفظ یہ
ہو من ادرك ابویہ او احدهما فلم یبرهما فدخل النار فابعد الله الخ رواه ابن حبان ماکم
کا لفظ حدیث کعب بن عجر سے یہ ہے بعد من ادرك ابویہ الکبر عندہ او احدهما فلم یدخل الجنة
طبرانی کا لفظ ابن عباس سے یون ہے من ادرك والدیہ او احدهما فلم یبرهما فدخل النار فابعد
الله واسحقہ قلت امین حدیث مالک قشیری میں فرمایا ہے من ادرك احد والدیہ ثلوا لیغفرلہ
فابعدہ الله وفي رواية اسحقہ رواه احمد من طرق احدہما حسن یہ سب احادیث متقارب المعانی
میں ان سے معلوم ہوا کہ طاعت و خدمت والدین سے جنت ملتی ہے اور اسکے خلاف میں دوزخ مقرر ہے حدیث
طلح بن معاویہ میں آیا ہے کہ طلحہ نے کہا میں پاس حضرت کے آیا اور کہا اور رسول خدا میں جہاد کرنا چاہتا ہوں
راہ خدا میں فرمایا تیری مان زندہ ہے یعنی کہا مان فرمایا الزود جملہا فم الجنة رواه الطبرانی یعنی اُسکے
پاؤں کے پاس حاضر رہ کہ جنت اُسی جگہ ہے ابوامامہ کہتے ہیں ایک مرد نے کہا اور رسول خدا کیا حق

ہی والدین کا دل پر فرمایا جنتک و نارک رواہ ابن ماجہ یعنی مان باپ تیرے بہشت و دوزخ
 میں اگر تو ان کا طبع ہی تو جنتی ہوگا اور اگر عاق ہو تو دوزخی ہوگا تاہم پاس حضرت کے آئے تھے کہا ای
 رسول خدا میں غزا کرنا چاہتا ہوں یعنی جہاد اور تمہارے پاس مشورہ لینے کو آیا ہوں فرمایا تیری مان
 ہی کہا مان فرمایا فالزمہا فان الجنة عند رجلہا رواہ ابن ماجہ والنسائی والفظلہ والحاکم و
 قال صحیح الا سناد و رواہ الطبرانی باسناد جید ولفظہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم استیشہ فی
 الجہاد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والمان قلت نعم قال الزمہما فان الجنة تحت ارجلہما ان حدیث
 سے کمال مرتبہ کی عظمت و تقدیم والدین کی جملہ طاعات کفایہ پر بخوبی ثابت ہوتی ہے گویا مابہ النجاة والہلاک
 انہیں کی طاعت و محبت ہے۔

باب جس نیکی کی اپنے باپ سے بڑھاتا ہی اللہ عمر اس کی

امعاذ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا جو جسے نیکی کی اپنے باپ سے خوشی ہو اسکو زیادہ کی اللہ نے عمر
 اسکی **ف** مراد معاذ بن انس بن اس حدیث کو ابوعلی و طبرانی و حاکم و اصہماوی و تہجدی روایت
 کیا ہے حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے انس بن مالک رفعاً کہتے ہیں جسکو یہ بات خوش آئے کہ اسکی
 عمر میں صلازی ہو اور اسکے رزق میں زیادتی وہ اپنے مان باپ سے نیکی کرے اور صلہ رحم کرے
 رواہ احمد و رواۃ صحیح بھوقہ الصمیم وھوقہ الصمیم باختصار ذکر البر و ثوابان کا لفظ مرفوعاً یون
 ہو تو د محروم ہوتا ہے رزق سے بسبب گناہ کے جو اس سے ہو ہی اور نہیں رو کر تی قدر کو مگر دعاؤ
 نہیں بڑھاتی عمر کو مگر نیکی رواہ ابن ماجہ و ابن حبان و الحاکم و قال صحیح الا سناد سلمان کا
 لفظ رفعاً یہ ہے لا یرد القضاء الا الدعاء ولا یزید فی العمل الا البر رواہ الترمذی و حسنہ اگرچہ
 ان احادیث میں ذکر بڑ کا بلا قید والدین آیا ہے لیکن والدین اس حکم میں بدخل اولی داخل ہیں لہذا
 حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے و ابا انکو تبرکھ ابا انکو و عفووا تعف نساً و کھ رواہ الطبرانی باسناد

حسن یعنی تم نیکی کرو اپنے آباؤ کے کی نیکی کریں تمہارے ابناء اور پارسارہ تو تم تاکہ پارسارہ میں تمہاری نیکی

باب مشرک باپ کے لئے استغفار کرے اور اللہ کی بخشش نہ مانگے

ابن عباس نے کریمہ امایلیغن عندك الكبر احدہا او کلاہما الی قولہ صغیرا میں کہا ہے اسکو منسوخ کر دیا ہو اُس آیت نے جو سورہ برات میں ہے ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی من بعد ما تبین لهم انهم اصحاب الجحیم یعنی جو آداب و حقوق والدین کے آیت اولی میں نازل ہوئے ہیں وہ سب برقرار ہیں مگر ایک استغفار کہ جب معلوم ہو گیا کہ وہ اسلام پر نہیں مراہی تو اب اُس کے لئے طلب مغفرت کرنا سچا ہے اسلئے کہ مشرک بخشا نہیں جاتا ہوا اللہ تعالیٰ نے اس کام سے جس طرح اپنے نبی کو منع کیا ہے اسی طرح سب ایسا نادر و ن کو بھی تمام کے مسلمانوں میں سیکڑوں آدمی تعزیر پرست پر پرست گور پرست شرک آلودہ بدعت اندودہ مرجاتے ہیں انکی آسودہ اولاد اُنکے لئے استغفار خیرات صدقات کرتی ہے تو یہ امر ممنوع ہے زمین بجز اسکے کہ نیکی برباد نہ لازم ہوا و کچھ حاصل نہیں ہوتا

باب نیکی کرنے کا مشرک باپ کے ساتھ

اسعد بن ابی وقاص کہتے ہیں میرے حق میں چار ایمین اللہ کی کتاب کی نازل ہوئی ہیں میری مان نے قسم کھائی تھی کہ وہ نکمائیگی اور پیسے کی یہاں تک کہ میں محمد صلیکم کو چوڑ دوں اللہ نے یہ آیت بھیجی وان جاہداک علی ان تشرک بی فالیس لک بہ علم فلا تطعہما وصاحبہما فی الدنیا معروفا و دوسرے بیٹے ایک تلوار لے لی تھی وہ مجھے پسند آئی تھی میں نے حضرت سے کہا یہ مجھے دید و اوپر یہ آیت آئی یسئلونک عن الانفال تیسرے میں بیار ہوا حضرت میرے پاس آئے میں نے کہا اے رسول خدا میں چاہتا ہوں کہ اپنا مال بانٹ دوں کیا نصف دے دوں کہ نہیں میں نے کہا ثلث حضرت خاموش رہے اُس کے بعد ثلث جائز رہا پوچھے میں نے شراب

پی نہی ہمراہ ایک قوم انصار کے اُن میں سے ایک آدمی نے میری ناک کو ایک جڑے
 سے اونٹ کے مارا میں پاس حضرت کے آیا اللہ نے تحریم خمر کی نازل کی **ف**
 حدیث دلیل ہو اس بات پر کہ سوا فعل شرک و کفر کے باقی امور میں مان باب
 کی اطاعت کرے اور ان کے ساتھ دنیا میں اچھا برتاؤ رکھے ۳۱ اسماء بنت
 ابوبکر کہتی ہیں کہ میری مان آئی عہد حضرت میں راغب ہو کر یعنی کچھ مال مانگنی
 آئی اور وہ مشرک تھی میں نے حضرت سے پوچھا کیا میں صلہ کروں
 فرمایا مان **ف** حدیث دلیل ہو اس بات پر کہ صلہ رحم کرنا مشرک مان باب سے درست ہو یہ
 حدیث صحیحین میں اس لفظ سے آئی ہو کہ اسماء نے کہا میری مان آئی اور وہ مشرک تھی عہد حضرت
 میں میں نے حضرت سے استفتا کیا کہ میری مان آئی ہو اور وہ راغب ہو یعنی طامع ہو کچھ مانگنے آئی
 ہو کیا میں اس کو صلہ کروں فرمایا مان صلہ کر اپنی مان کو اس کو ابو داؤد نے بھی اس لفظ سے روایت
 کیا ہو کہ آئی پاس میرے مان میری رغبت کرنے والی عہد قریش میں یعنی طامع و سائل احسان ہو
 اور وہ راغب تھی یعنی کارہ اسلام کی اور مشرک یعنی حضرت سے کہنا میری مان میری پاس آئی ہو اور
 وہ راغب مشرک ہو کیا میں اس کو صلہ کروں فرمایا اصلی املاک ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مان باب
 ایسی چیز ہیں کہ اگرچہ کافر مشرک ہوں لیکن ان کے ساتھ احسان و سلوک کرنا اور ان کے حقوق و آداب کا
 نگاہ رکھنا ضرور ہو اگرچہ بعد موت کے اُن کے لئے استغفار کرنا منع ہو ۳۲ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک
 حلیہ سیدھا بکتے ہوئے دیکھا کہا ای رسول خدا تم اس کو خرید لو جمعہ کے دن اور جب پاس تھا سے
 کسی جگہ کے اچھی آدین اس کو پہنا کر فرمایا یہ اس شخص کا لباس ہے جس کے لئے حصہ نہیں ہے
 یعنی آخرت میں پہرے سے ملے پاس حضرت کے آئے آپ نے ایک حلیہ پاس عمر کے بھیجا کہا میں اس کو
 کس طرح پہنوں اور تنے اس کے حق میں جو کہا ہو سو کہا فرمایا میں بہ جملہ تجھ کو پہننے کو نہیں دیا ہو لیکن تو

اسکو بیچ ڈال یا کسی اور کو پہنا عمر نے وہ حد اپنے ایک بھائی کو اہل مکہ سے بھیج دیا قبل اسکے کہ وہ اسلام لائے **ف** اس میں دلیل ہے اس پر کہ صلہ رحم کرنا رشتہ دار قریب سے گو وہ کافر ہو درست ہے خصوصاً جبکہ وہ حاجتمند بھی ہو جیسے مان اسما بنت ابی بکر کی

باب مان باپ کو گالی دے مجرانہ کے

احیث ابن عمرو میں فرمایا ہے کہ منجملہ کبائر کے ہی یہ بات کہ گالی دے آدمی اپنے مان باپ کو کہا کس طرح گالی دیگا فرمایا کسی کو گالی دیگا وہ اسکے مان باپ کو گالی دیگا **ع**

دہن خویش بد شنام میا لاصاب | کین زر قلب بر کس کہ دہی باز وید

۴ ابن عمرو کہتے تھے کبائر میں سے ہے نزدیک اللہ کے کہ مرد اپنے باپ کو گالی دے **ف** اس میں ہر طرح کا بُرا کتنا داخل ہے خواہ زندہ مان بلکہ کونسی یا مردہ کو مطلب یہ ہے ہیرا کہ گو مان باپ کی طرف سے ایسی بات ہو جس سے غصہ آئے رنج پہنچے تکلیف ہو تب ہی انکا شکوہ نہ کرے انکو کو سے نہیں کوئی بد کلمہ انکے حق میں اپنی زبان سے نہ نکالے چہ جائے اسکی کہ فحش و دشنام کی کہ یہ ایک گناہ کبیرہ ہے اور ایسا گناہ ہے جس کا تعلق حقوق عباد سے ہے قطع نظر اس نہی شرعی کے اہل عقل و شرف کے نزدیک یہ حرکت بے برکت داخل خصال ارزاں و اواباش ہے عمدہ و سنجیدہ لوگ کسی غیر شخص اور ادنیٰ خلق کو گالی گلوچ نہیں کرتے پر مان باپ سے اعزہ کا کیا ذکر ہے یہ حدیث صحیحین والبوداؤد و ترمذی میں ہی ابن عمرو سے روایت آئی ہے مگر اس لفظ سے کہ منجملہ کبائر کے ہے گالی دینا مرد کا اپنے والدین کو کہا ای رسول خدا کیا کوئی شخص اپنے مان باپ کو بھی گالی دیتا ہے فرمایا مان کسی شخص کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہے اور کسی کی مان کو گالی دیتا ہے وہ اسکی مان کو گالی دیتا ہے دوسرا لفظ صحیحین کا یوں ہے کہ ان من الکبائر ان یلعن الرجل والدیہ قبل یا رسول اللہ و کیف یلعن الرجل والدیہ

قال یسب اباً الرجل فیسب اباه ویسب امه فیسب امه ترجمہ اسکا گزر چکا اس جگہ
دشنام دہی کو حکم لعن میں رکھا یہ یہ وعید میں ابلغ ہوئے

باب عقوبت عقوق والدین کی کیا ہے

احادیث ابو بکرہ میں فرمایا ہو کوئی گناہ لائق تر اسکے نہیں کہ اُسکے کرنے والے کے لئے عقوبت
میں جلدی کی جائے علاوہ اُسکے جو واسطے اُسکے ذخیرہ ہو یعنی آخرت میں یعنی وقطیعت رحم
ف یعنی یہ ہو کہ ناحق حاکم اسلام پر خروج کرے اور امام وقت کی اطاعت سے باہر
نکل جائے قطع رحم یہ ہو کہ بلا وجہ شرعی نانا چوڑے اور رشتہ داروں سے منہ موڑے
اللہ ان دونوں گناہوں کی سزا قیامت سے پہلے اسی دنیا میں دیتا ہو انکا وبال جلد انکے
صاحب پر آتا ہو یہی حال مکر کا بھی ہے قال تعالیٰ ولا یحییٰ الملک الیسی الا باہلہ اور فرمایا
انما یغیکم علی انفسکم اور فرمایا وقطعوا امر جاحکم ۲ عمران بن حصین کہتے ہیں حضرت نے
فرمایا تم کیا کہتے ہو زنا و شرب خمر و سرقہ میں ہم نے کہا اللہ و رسول جانیں فرمایا یہ فواحش ہیں یعنی
بے حیائی و بے شرمی کے کام اور ان میں عقوبت ہو کیا خبر ندون میں تمکو اکبر کہا کہ شرک باللہ
عز وجل عقوق والدین اور حضرت نکیدہ لگائے تھے پہراٹھ بیٹے اور کہا زور یعنی کلام دروغ و
اس حدیث سے عقوق پر عقوبت کا ہونا ثابت ہوا اور پہلی حدیث سے عقوبت عقوق کا

باب رونا مان باپ کا

اطیاسے ابن عمر کو سنا کہتے تھے رونا مان باپ کا منجملہ عقوق و کبائر کے ہے یہ
حدیث موقوف ہو مطلب یہ ہو کہ جو شخص اپنے والدین کو اپنی حرکات و افعال اقوال
و احوال سے رلاتا ہو وہ عاق اور مرتکب گناہ کبیرہ کا ہو اُسکو سزا عذاب اس گناہ کی ضرور ملے گی
انکا رلانا کچھ ہنسی ٹھٹھا نہیں ہے

باب مان باپ کا دعا کرنا

۱ ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہوتا ہے تین دعائیں مستجاب ہوتی ہیں انکے قبول ہونے میں کچھ شک نہیں
ہو ایک دعا مظلوم کی دوسری دعا مسافر کی تیسری دعا والدین کی اولاد پر **ف** اس ارشاد
سے یہ غرض ہو کہ انسان کو ان دعوات ثلاث سے بچنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ بد دعا کرنا اور
دعا لگ جائے بلکہ ایسے دعوات حسنات حاصل کرے کیونکہ یہ ہر شخص مستجاب الدعوات ہوتے
ہیں ۲ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا بات نکلی کسی آدمی کے بچے نے مہدین
مگر عیسیٰ بن مریم اور صاحب جبرئیل نے کہا ای رسول خدا صاحب جبرئیل کون تھا فرمایا جبرئیل ایک
مرد عابد تھا اپنی خانقاہ میں رہتا ایک گاؤ کا چرانے والا اُس خانقاہ کی جڑ میں اگر ٹھہرتا ایک
عورت گاؤن والوں میں سے پاس اُس چرانے والے کے آتی جاتی ایک دن اُس عابد کی
مان آئی کہ اے جبرئیل وہ نماز میں تھا اُس نے اپنے جی میں کہا میری مان ہو اور میری نماز پہ نماز کو مان پر اختیار
کیا مان نے دوبارہ اُسکو چلا کر پُچارا اُس نے پہر اپنے جی میں کہا اُمّی وصلاتی پہ نماز ہی کو مان
کے پُچارنے پر اختیار کیا مان نے تیسری بار پُچھ کر پُچارا اُس نے کہا اُمّی وصلاتی پہ میری دیکھا
کہ نماز پڑھی جب کچھ جواب اُسکو دیا تو اُس نے کہا اللہ موت نہ دے تجھے اے جبرئیل جب تک کہ تو صو
موسات کی ندیکے یعنی زانیات کی او کو اپس پہر گئی اُس عورت کو پاس بادشاہ کے لائے
اُس نے بچا جاتا تھا پوچھا یہ کس کا ہو کہا جبرئیل کا کہا وہ جو صاحب صومعین خانقاہ ہو کہا مان بادشا
نے کہا اُسکا صوٹو ماؤ داؤ اُسکو میر پاس لاؤ اُسکے صوٹو کو کہہ دو کہ اب سے مارا وہ گر گیا اور جبرئیل کا ہاتھ اُس کی
گردن سے رسی میں باندھا پہر اُسکو لیکر چلے اُسکا گزر رنڈیوں پر ہوا انکو دیکھ کر تبسم کیا
اور وہ زانیات بھی اُسکی طرف لوگوں میں نظر کرتی تھیں بادشاہ نے کہا یہ کیا کہتی ہو کہا
کیا کہتی ہو کہا یہ اعتقاد رکھتی ہو کہ یہ بچا اُسکا تجھے پیدا ہوا ہو جبرئیل نے کہا تو ایسا اعتقاد کرتی ہو کہا

مان کہا وہ چوٹا بچا کمان پر کہا وہ اسکی گود میں موجود ہر اسکی طرف منہ کر کے کہا تیرا باپ کون ہے
 کہا شبان گاؤ پاؤ شاہ نے کہا ہر تیرا صومہ سونے کا بنادین کمانین کہا چاندی کا کمانین کہا پھر کس کا
 کہا جیسا تھا ویسا ہی کر دو کہا تو کس بات پر سکرایا تھا کہا ایک بات تھی جس کو میں پہچان گیا میری
 مان کی دعا محکو لگ گئی پھر اسکو خبر دی اوس قصہ کی **ف** حدیث دلیل ہے تقدم پر اجابت
 والدین کی عبادت خدا پر اس لئے کہ عبادت مفروضہ و متوطوعہ کا عوض ہو سکتا ہے اور مان باپ
 کی جب اجابت نہ کی تو وقت نکل گیا اب اسکا بدل شکل پر اسی جگہ سے یہ بات بھی تھی کہ آجاتا
 حضرت کی واجب تھی اگرچہ آدمی نماز میں ہوتا جس طرح کہ یہ قصہ ایک حدیث مرفوعہ میں
 آیا ہے پیغمبر بھی اپنی ساری امت کا باپ ہوتا ہے بلکہ مان باپ سے بڑا بکرہ

باب عرض کرنا اسلام کا نصرانی مان پر

ابو ہریرہ کہتے تھے محکو جس کسی یہودی و نصرانی نے سنا دوست رکھا میں اپنی مان کا
 مسلمان ہونا چاہتا تھا وہ انکار کرتی تھی ایک بار میں نے کہا اُسے نہ مان میں پاس حضرت کے آیا
 اور کہا اللہ سے اُسکے لئے دعا کرو آپ نے دعا کی میں اُسکے پاس گیا اُسے دروازہ بند کر لیا
 تھا مجھے کہا یا ابو ہریرہ میں مسلمان ہو گئی میں نے حضرت کو خبر دی اور کہا میرے لئے اور میری
 مان کے لئے اللہ سے دعا کیجئے کہا اللھم عبدک ابو ہریرۃ وامہ اجہما الی الناس یعنی
 احوال اللہ تو اسکو اور اسکی مان کو دوست کر دے طرف لوگوں کے **ف** یعنی سب لوگ
 ان دونوں کو دوست رکھیں اور محبت سے پیش آئیں چنانچہ ایسا ہی ہوا واللہ الحمد والثناء

باب نیکی کرنا مان باپ سے بعد اونکے مرنے کے

ابا اسید کہتے ہیں ہم پاس حضرت کے تھے ایک مرد نے کہا اے رسول خدا کیا باقی ہے
 میرے والدین کی قبر میں سے کچھ بعد انکی موت کے جو میں بجا لاؤں فرمایا مان چار خصلتیں ہیں

ایک دعا کرنا واسطے اُن دونوں کے دوسرے استغفار کرنا اُنکے لئے تیسرے جاری کرنا اُنکے
 عہد کا چوتھے اکرام کرنا اُنکے دوست کا اور صلہ کرنا ایسے نانے کا جو اُنکی طرف سے ہو **ف**
 ابوسعید کا نام مالک بن ربیعہ ساعدی ہو اور وہ مرد سائل ایک شخص تھا بنی سلمہ میں کا اس
 حدیث کو ابو داؤد وابن ماجہ وابن حبان نے بھی روایت کیا ہے آخر روایت ابن حبان میں اتنا
 زیادہ آیا ہے کہ اُس شخص نے کہا اے رسول خدا یہ تو اکثر و اطیب ہے فرمایا اسپر عمل کر ۳ ابو ہریرہ
 کہتے ہیں میت کے لئے بعد اُسکی موت کے اُسکا درجہ بلند ہوتا ہے وہ کتا ہے اے رب یہ کیا شے
 ہے کہا جاتا ہے تیرے فرزند نے تیرے لئے استغفار کی تھی **ف** معلوم ہوا کہ مردہ
 کو ثواب عمل حسنہ کا پھنچتا ہے خصوصاً طرف سے اولاد کی و فیہ الحمد ۳ محمد بن سیرین کہتے ہیں ہم
 ائیکرات پاس ابو ہریرہ کے تھے اُنہوں نے کہا اللھم اغفر لابی ہریرۃ وکلامہ ولھن استغفر
 لھما محمد کہتے ہیں تب سے ہم اُن دونوں کے لئے استغفار کیا کرتے ہیں تاکہ دعاے ابو ہریرہ
 میں داخل ہوں **ف** ابو ہریرہ نے اپنی ماں کے لئے دعا کی تھی لیکن اور ون کو بھی اُس میں
 شامل کر لیا معلوم ہوا کہ مومن کی استغفار مومن کو نفع کرتی ہے ۴ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے
 بندہ جب مرجاتا ہے تو عمل اُسکا منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزیں ایک صدقہ جاریہ دوم وہ علم جس
 نفع لیا جاوے تیسرے ولد صالح جو باپ کے لئے دعا کرے **ف** یعنی ہر شے سنجیدہ باقیات
 صالحات کے ہیں صدقہ جاریہ جیسے باغ سرائے و نحوہ علم نافع جیسے خدمت کتاب و سنت کی
 تجوید تفسیر و تشریح و ترجمہ و نحوہ ۵ ابن عباس نے کہا ایک شخص نے حضرت سے کہا میری ماں
 مر گئی اُسے کچھ وصیت نہیں کی کیا اُسکو کچھ نفع ہوگا اگر میں اوسکی طرف سے صدقہ و ون فرمایا
ف مان یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ اجر صدقے کا میت کو پہنچتا ہے اور عبادت مالی کا ثواب
 اموات کو ملتا ہے جبکہ یہ کام بطور نیابت کے کرے بیان میں حقوق والدین و اولاد کے رہنما

اسعاد العباد جامع جملہ حقوق و آداب ہے

باب نیکی کرنا اُس شخص کے ساتھ جسکو اسکا باپ صلہ کرتا تھا

ایک اعرابی کا گزر سفر میں ہوا اُسکا باپ عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا اُسنے ابن عمر سے کہا کیا تو فلاں شخص کا بیٹا نہیں ہے؟ کہاں پر حکم دیا کہ جو گدہ میرے پیچھے آتا ہے وہ اسکو دو اور اپنے سر سے عمامہ اتار کر اسکو دیا بعض ہمراہیوں نے کہا کیا اسکو دو درہم کافی نہ تھے؟ کہا حضرت نے فرمایا ہے نگاہ رکھ اپنے باپ کی دوستی کو اسکو قطع نہ کر کہ بھلا دے اللہ تیرا نور **ف** اصل امر میں وجہ اور نبی میں تحریم ہی معلوم ہوا کہ یہ صلہ واجب اور قطع صلہ حرام ہے ۲ حدیث ابن عمر میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ان ابرالبدان یصل لرحل اہل ودابیہ یعنی بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے **ف** اس حدیث کو مسلم نے عبد اللہ بن دینار سے اس طرح پر روایت کیا ہے کہ ابن عمر کو ایک مرد اعرابی مکہ کی راہ میں ملا ابن عمر نے اسکو سلام کیا اور اپنے حمار پر سوار کر لیا بچہ خود سوار ہوتے تھے اور اپنے سر کی پگڑھی اسکو دی ابن دینار کہتے ہیں ہم نے کہا اللہ تعالیٰ تمکو ٹھیک رکھے یہ لوگ گنوار ہیں تھوڑے میں راضی ہو جاتے ہیں ابن عمر نے کہا اُسکا باپ عمر بن خطاب کا دوست تھا اور میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے ان ابرالبدان یصل لرحل اہل ودابیہ ابوبکر کہتے ہیں میں مدینہ میں آیا میرے پاس ابن عمر آئے اور کہا تو نے کچھ جانا کہ میں تیرے پاس کیوں آیا ہوں میں نے کہا نہیں کہا میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے جو شخص یہ چاہے کہ اپنے باپ کا صلہ قبر میں کرے وہ باپ کے بہائیوں کا صلہ کرے اور میرے اور تیرے باپ کے درمیان افار و مؤدّ تہا میں نے چاہا کہ میں اسکو جوڑوں رواہ ابن حبان فی صحیحہ

بابت قطع کرنا اُس شخص سے جسکو تیرا باپ صلہ کرتا تھا کہ تیرا نور مجھ سے جائے

اعباد رقی کہتے ہیں میں بیٹھا تھا مسجد مدینہ میں ہمراہ عمر بن عثمان کے کہ اتنے میں عبد اللہ بن سلام

اپنے برادر زادے پڑیکا لگائے ہوئے آئے عمر و مجلس سے چل دیئے پھر انکی طرف جھکے ابن سلام نے
 پھر کر کہا اے عمر بن عثمان تو کیا چاہتا ہو دو بار یا تین بار اسی طرح کہا قسم ہو اُسکی جسے محمد کو حق کے
 ساتھ بھیجا اللہ کی کتاب یعنی توریت میں دو بار یہ آیا ہو لا قطع من کان یصل ابابہ
 فیطفأ بذلک نورک **ف** شاید عثمان و عبد اللہ آپس میں وصلت و محبت رکھتے تھے
 جب عمر بن عثمان نے انکا حفظ بمقتضائی معاملہ والد نکلیا تو عبد اللہ نے بطور پند و اندرز کے اُنکو
 یہ بات سنائی گویا وصلت کو انارت نور اور قطع کو اطفاء نور بحوالہ کلام الہی ٹھہرایا معلوم ہوا کہ جو لوگ
 باپ کے دوست و آشنا ہوں اُنکے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرے جو باپ کیا کرتے تھے اگر ایسا نہ کریگا
 توروشنی دور ہو کر اندھیرا آئے گا

باب دوست و کثرت ہوتا ہے

ابو بکر بن حزم ایک صحابی سے راوی ہیں کہ اُسے کہا کہ یتک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان
 الودیتوارث یعنی شجرہ کو اتنا کافی ہو کہ حضرت نے فرما دیا ہو کہ دوست و ارث یکدیگر پہنچتا ہو **ف** یعنی
 دوست کو رعایت و صلہ دوست کا کرنا چاہئے کہ یہ منجملہ حقوق اسلام کے ایک حق ہر ع بریدن
 زیار ان خلاف و فاست

باب آدمی اپنے باپ کا نام نہ لے اور باپ سے پہلے نہ بیٹھے اور نہ اُسکے آگے چلے

ابو ہریرہ نے دو شخصوں کو دیکھا ایک سے کہا یہ تیرا کون ہو اُس نے کہا میرا باپ ہو کہا تو اسکا نام
 لیکر نہ پکارا اور نہ اُسکے آگے چل اور نہ اس سے پہلے بیٹھ **ف** یہ ادب ہو باپ کا جسکی
 رعایت ہر حال میں لازم ہوتی ہو

باب کیا باپ کو کنیت سے یاد کرے

اشہد بن حوشب کہتے ہیں ہم ساتھ ابن عمر کے کھلے سامنے اُس نے کہا المصلی یا اباعبداللہ

ابن دینار کہتے ہیں ابن عمرؓ نے کہا لکن ابو حفص عمرؓ قضا یعنی سالم نے اپنے باپ کو کنیت سے یاد کیا اور ابن عمرؓ نے اپنے باپ کو اس سے معلوم ہوا کہ بیٹے کا باپ کو کنیت سے یاد کرنا درست ہے

باب صلہ رحم واجب ہے

اکلیل بن منفعہ کہتے ہیں میرے دادا نے حضرت سے کہا میں کس کے ساتھ نیکی کر دوں فرمایا بیڑی مان کے ساتھ اور باپ کے ساتھ اور بہن اور بہائی کے ساتھ اور غلام کے ساتھ جو تیرے ساتھ رہتا ہے یہ حق واجب اور رحم موصول ہے **وف** حدیث دلیل ہے اس پر کہ یہ لوگ اہل صلہ رحم ہیں ۲ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں جب یہ آتری وانذ عیشیر تک لا قوین حضرت نے کہے ہو کر کھارا ایسی کعب بن لؤئیؓ چڑھاؤ اپنی جانوں کو اگ سے ایسی عبد بنان چڑھاؤ اپنی جانوں کو نار سے ایسی ہاشم چڑھاؤ اپنے نفس اگ سے ایسی عبد المطلبؓ چڑھاؤ اپنی جان اگ سے ایسی فاطمہ بنت محمدؓ انقادی نفسا من النار خانی لا املک لك من اللہ شیئا غیر ان لک رحما سا بلھا ببلھا یعنی ایسی دختر رسول تو اپنی جان اگ سے چڑھاؤ میں تیرے لئے کسی شیء کا مالک نہیں ہوں بجز اس کے کہ ایسی لوگو تمہارا رشتہ ہے مجھے سو میں اُس تانے کو تر کہو **نگاف** حدیث دلیل ہے اس پر کہ صلہ رحم واجب ہے اگرچہ اہل تم کفار ہوں مراد ترک کرنے سے تانے کے صلہ رحم کرنا ہے اور یہ بھی جتنا دیا کہ تم اس بہرہ سے پرزہنا کہ ہم رشتہ دار پیغمبر ہیں ہمیں عذاب نہ ہوگا بلکہ عذاب یوں نہ ہوگا کہ تم ایمان لے آؤ اچھے کام کرو نری قرابت کچھ نافع نہیں ہوگی اگرچہ اولاد نبی کیوں نہ ہو مع بندگی باید پیغمبر زادگی منظور نیست ؛

باب صلہ رحم کا

ابو ایوب انصاریؓ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی رستہ میں سامنے حضرت کے آیا کہا مجھے خبر دو کہ کون چیز مجھے جنت سے قریب اور دوزخ سے دور کرتی ہے فرمایا عبادت کر اللہ کی شریک نہ کر ساتھ اُسکے کسی شے کو اور قائم رکھ نماز اور دے زکوٰۃ اور صلہ رحم کر **وف** حدیث دلیل ہے وجوب

صلہ رحم پر سبب انصال ذکر کے ہمراہ عدم شرک و نماز و زکوٰۃ مسلم کا لفظ یہ ہے کہ صلہ کر تو رحم والے کا جب وہ اعرابی پشت پر ہیکر چلا فرمایا ان تستلک بما امرتہ بہ دخل الجنة شیخین نے حدیث باب کو موطوئاً روایت کیا ہے ۳ ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہیں اللہ نے خلق بنائی جب فانی ہوا تو رحم کھڑا گیا فرمایا کیا ہے کیا یہ مقام ہو پناہ پکڑنے والے کا ساتھ تیری طبیعت سے فرمایا کیا تو اسپر راضی نہیں ہے کہ جو رومن میں اُسکو جو صلہ کرے تیرا اور قطع کروں اُسکو جو قطع کرے مجھ کو کمان مان ایو رب فرمایا فذلک لک پر ابو ہریرہ نے کہا اگر تم چاہو یہ آیت پڑھو فہل عسیتم ان تولیتہ ان نفسدا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنہم اللہ فاصمہم واعمی ابصارہم **و** اس حدیث کو شیخین نے صحیحین میں ہی روایت کیا ہے حدیث دلیل یہ وجوب صلہ رحم پر اور ایک وعید شدید ہے قطع رحم پر ۳ ابن عباس نے کہا اللہ نے ابتداء حکم کیا اوجب حقوق کا اور دلائل فرمائی افضل اعمال پر جبکہ اُسکے پاس کوئی شیئی ہو فرمائی ان فی الارض حقہ والمسکین وابن السبیل اور یہ سکھایا کہ جب اُسکے پاس کوئی شیئی نہ ہو تو پردہ کیا کرے پس فرمایا واما تعرض عنہم ابتغاء رحمة من ربک ترجوها فنقل لہم قولاً میسوراً یعنی وعدہ حسنہ کرے گویا کہ وہ وعدہ پورا ہو گیا ہے اور شاید یہ وعدہ حسنہ انشاء اللہ کہنا ہو ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک یعنی تو کچھ نہ دے ولا تبسطھا کل البسط یعنی جو تیرے پاس ہو وہ تو دیرے فقعد علوماً یعنی پھر جو کوئی بعد اسکے تیرے پاس آئے وہ مجھ کو ملامت کرے اور تیرے پاس کچھ نہ پائے محسوراً جسکو تو نے دیا ہے وہ مجھ کو حسر کرے **و** حاصل اس اثر کا یہ ہے کہ اگر انسان کے پاس کچھ دینے کو ہو تو اول نائے والے کو دے پھر مسکین کو پھر مسافر کو یہ دینا واجب ہے اور اگر کچھ دینے کو نہیں ہے تو وعدہ کر دے کہ جب ہو گا تو اللہ چاہے گا دوں گا :

باب صلہ رحمی فضیلت کا

ابو ہریرہ کہتے ہیں ایک مرد پاس حضرت کے آیا کہا ای رسول خدا میرے رشتہ دار لوگ ہیں میں انکا صلہ کرتا ہوں وہ مجھے قطع کرتے ہیں میں انکے ساتھ احسان کرتا ہوں وہ میرے ساتھ بُرائی کرتے ہیں اور جہالت سے پیش آتے ہیں اور میں ان سے حکم کرتا ہوں وہ مایا اگر یہی بات ہے جو تو کہتا ہے تو گویا تو انکے منہ میں گرم راکھ ڈالتا ہے اور تیرے ساتھ ہمیشہ ایک بُشت پناہ طرف سے اللہ کی اُپر رہے گا جب تک کہ تو اس خصلت پر ہو **ف** اس حدیث کو مسلم نے بھی روایت کیا ہے حدیث دہلیل پر فضل صلہ رحم پر ۲ حدیث عبدالرحمن بن عوف میں فرمایا ہو اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں رحمن ہوں میں نے رحم پیدا کیا اور اپنے نام میں سے اُسکا نام نکالا اب جو کوئی اُسکو صلہ کرے گا میں اُسکو جوڑ دوں گا اور جو کوئی اُسکو کاٹے گا میں اُسکو قطع کر دوں گا **ف** اس حدیث کو ابو داؤد نے بھی روایت کیا ہے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے منذری نے کہا اس تصحیح میں نظروں سے رواہ ابن حبان ایضاً من طریق معمر قال الترمذی عن البخاری وحدیث معمر خطم حدیث عائشہ میں فرمایا ہو رحم لگتا ہے عرش سے کہتا ہے جو کوئی جوڑے مجھ کو جوڑے اُسکو اللہ اور جو کوئی کاٹے مجھ کو کاٹے اُسکو اللہ رواہ الشیخان مسلم ابوالعنبنس نے کہا میں وہ طمین ابن عمرو پر داخل ہوا وہ ط ایک زمین ہے طائف میں انہوں نے کہا حضرت نے ہمارے لئے اپنی انگلی پھری اور فرمایا رحم ایک شاخ ہے رحمن سے جو کوئی اُسکو جوڑتا ہے اللہ اُسکو جوڑتا ہے اور جو کوئی اُسکو قطع کرتا ہے اللہ اُسکو قطع کرتا ہے رحم کے لئے ایک زبان طلق ذوق ہوگی دن قیامت کے **ف** طلق کہتے ہیں تیز زبانی کو ذوق کہتے ہیں فصیح بلیغ کو ابن عبید نے کہا مراد شجنہ سے قرابت مشتبکہ ہے جیسے رگون کا اُتھماؤ ایک دوسری میں ہوتا ہے تحید بن زید کا لفظ رفعاً ہے جو کہ یہ رحم ایک شجنہ ہے رحمن سے جس نے اُسکو قطع کیا اللہ نے جنت اُسپر حرام کر دی رواہ احمد والبخاری ورواہ

ثقات ہم عائشہ نے رفعاً کہا ہے رحم شجرہ ہے اللہ سے جسے وصل کیا اسکا وصل کیا اسکو اللہ نے
اور جسے قطع کیا اسکو قطع کیا اسکو اللہ نے **ف** شجرہ بکبرشیں وضعمشیں واسکان جیم آیا ہے
حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کہ رحم شجرہ ہے جو جن سے کتا ہے ای رب میں کاٹا گیا ای رب میرے
ساتھ بُرائی کی گئی ای رب میں مظلوم ہوا ای رب ای رب اللہ اسکو جواب دیتا ہے کہ کیا تو اسپر
راضی نہیں ہے کہ میں وصل کروں تیرے واصل کو اور قطع کروں تیرے قاطع کو رواہ احمد
باسناد جید قوی وابن حبان انس کا لفظ رفعاً یہ ہے رحم شجرہ ہے عرش کو پکڑے ہوئے
زبان ذلق سے کتا ہے اللہ وصل من وصلنی واقطع من قطعنی اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے
انا الرحمن الرحیم وانی شققت للرحمن اسمی فمن وصلها وصلته ومن بکها بکته
سرواہ البراز باسناد حسن مراد تک سے قطع ہے شجرہ بفتح حار چرخے کے تھکے کو کہتے ہیں
جس پر تانگے کو بٹتے ہیں :

باب صلۃ رحم عمر کو پڑھانا ہے

انس بن مالک نے رفعاً کہا ہے جو کوئی یہ چاہے کہ اُسکے رزق میں کشادگی ہو اور اُسکی اہل میں
تاخیر وہ صلۃ رحم کرے **ف** یہ حدیث صحیحین میں بھی اسی طرح آئی ہے ابو ہریرہ کا لفظ
مرفوعاً یوں ہے جسکو یہ بات خوش آئے کہ اُسکے رزق میں بسط اور اُسکے اثر میں تاخیر ہو اسکو
چاہئے کہ وہ صلۃ رحم کرے **ف** پہلی حدیث میں لفظ من احب تھا اور اس حدیث کا لفظ
من سترہ ہے باقی متن یکسان ہے فقط سند کا فرق ہے یہ حدیث بخاری میں بھی اسی لفظ
آئی ہے ترمذی کا لفظ یہ ہے تم سیکو اپنی نسب کہ صلہ کرو ارحام کا صلۃ رحم محبت ہے اہل میں
مشاركة ہاں میں مناسۃ ہے اثر میں ترمذی نے اسکو غریب کہا ہے وسرواہ الطبرانی من یحسد
العلاء بن خاریہ کلفظ الترمذی باسناد کلاباس بہ انس سے رفعاً مروی ہے کہ صدقہ

وصلہ رحم سے اللہ عز و جبار نے اس کو دوزخ میں ڈال دیا اور اس کو دوزخ میں فرماتا ہے: **وَاللّٰهُ اَعْلَمُ**
ابو یعلیٰ بیان میں صلہ رحم کے رسالہ ایفا کا انبیاء بصلۃ الاحرام اردو زبان میں جامع

وعدہ و وعید ہے:

باب چہینارشتہ جوڑتا ہی اُسکے گروالے اُسکو دوست رکھتے ہیں

ابن عمرؓ نے کہا ہے جو اپنے رب سے ڈرا اور اُس نے اپنا رشتہ جوڑا اُسکی اجل میں دیر کی گئی
اور اُسکا مال زیادہ ہوا اُسکے اہل اُسکو دوست رکھتے ہیں ۲ دوسرا لفظ ابن عمرؓ کا یہ ہے من
اتقی ربہ و وصل رحمہ انشی لہ فی عجم و ثری مالہ و احبہ اہلہ مطلب اسکا وہی ہے
جو اوپر گزرا مضمون ان ہر دو اثر کا علی مرتضیٰ سے رفعاً یون آیا ہے جسکو یہ بات خوش آئے
کہ اُسکی عمر دراز ہو اور رزق وسیع اور بری موت اُس سے دور ہو وہ اللہ سے ڈرے اور صلہ
رحم کرے رواہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد والبخاری باسناد جید والحاکم ابن عباس
کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ تو بیت میں لکھا ہے جو شخص یہ چاہے کہ اُسکی عمر طویل ہو اور اسکا رزق زیادہ
ہو وہ صلہ رحم کرے رواہ البخاری باسناد لا بأس بہ والحاکم وصحیحہ لکن ان اخبار میں
ذکر احبہ اہلہ کا نہیں آیا ہے:

باب نیکی کرنا اقربا لاقرب سے

امقدم بن معد کرب نے سنا کہ حضرت فرماتے تھے اللہ وصیت کرتا ہے تمکو تمہاری ماٹوں
کے ساتھ پہر وصیت کرتا ہے تمکو تمہاری ماٹوں کی پہر وصیت کرتا ہے تمکو تمہارے باپوں کی پہر
وصیت کرتا ہے تمکو اقرب فالاقرب کی **ف** حدیث دلیل ہے تقدیم پرمان کی باپ پر اور
اسپر کہ بعد مان باپ کے جو رشتہ میں نزدیک تر ہو پہلے اُس سے صلہ رحم کرے پہر وہ
جو کہ بعد اُسکے قریب تر ہو یعنی قرب و بعد قرابت اور ترتیب صلات کو ملحوظ رکھے ۳ سلیمان

مولیٰ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آئے پاس ہمارے ابو ہریرہ عشیہ بخشبہ جمعہ کو اور کسا
 میں تنگی کرتا ہوں ہر قاطع رحم پر جب ہمارے پاس آٹھ کٹے ہوئے تو کوئی نہ اٹھا انہوں نے
 تین بار یہ کلمہ کہا ایک جوان اپنی بیوی کے پاس جس سے قطع کر چکا تھا دو برس سے آیا اور سپر
 داخل ہوا بیوی نے کہا اے بیٹے تو کیسے آیا کہا میں ابو ہریرہ کو سنا کہ وہ کذا و کذا کہتے تھے کہا
 اُنکے پاس جا کر پوچھ کہ انہوں نے یہ بات کیوں کہی وہ گیا اور پوچھا کہا میں حضرت کو سنا
 فرماتے تھے ان افعال بنی آدم تعرض علی اللہ تبارک و تعالیٰ عشیہ محل خمیس لیلۃ
 الجمعة فلا یقبل عمل قاطع رحم یعنی لوگوں کے عمل پر خشبہ کے تیسرے پہر کو شب جمعہ
 کے اللہ کے سامنے لائے جاتے ہیں قاطع رحم کا عمل قبول نہیں ہوتا **ف** اس حدیث کو
 امام احمد نے ہی ابو ہریرہ سے رفعاً روایت کیا ہے روات احمد ثقات ہیں امام ابن عمر نے کہا ہے
 جو کچھ مرد اپنی جان و اہل پر خرچ کرتا ہو یا سید ابراہیم اسکو اُس نفقہ کا اجر دیتا ہو تو شروع کر
 عیال سے اگر زیادہ ہو تو اقرب فالاقرب کو دے اگر کم زیادہ ہو تو عطا کر **ف** حدیث دلیل
 ہو ترجمہ باب پر معلوم ہوا کہ خیرات و صدقات عام سے صدقہ اہل قرابت مقدم ہے جب
 انکو دیکر بچے تب غیر کو دے اول خویش بعدہ درویش :

باب اُس قوم حرمت نہیں آتی جنہیں کوئی قاطع رحم ہوتا ہے

ابو عبد اللہ بن ابی اوفیٰ نے رفعاً کہا ہے کہ حرمت نہیں آتی اُس قوم پر جنہیں کوئی ناتا توڑنے والا
 ہوتا ہے **ف** اصحابی کا لفظ یہ ہے کہ ابن ابی اوفیٰ نے کہا ہم پاس حضرت کے بیٹے تھے فرمایا
 نہ بیٹے پاس ہمارے آجکے دن کوئی قاطع رحم ایک جوان حلقہ میں سے اٹھا اپنی خالہ کے پاس
 آیا دونوں کے درمیان کچھ بخشش تھی خالہ سے معافی چاہی اور خالہ نے اُس سے پہر مجلس میں آیا
 حضرت نے فرمایا ان الرحمة لا تنزل علی قوم فیہم قاطع رحم و رواہ الطبرانی مختصراً بلفظ ان

الملئكة لا تنزل على قوم فيهم قاطع رحم و ملائکہ رحمت ہیں حدیث و عید شدید پر قطع رحم پر:

باب قاطع رحم کا کتنا گناہی

اجیر بن مطعم رفعاً کہتے ہیں داخل نہو گا جنت میں قاطع رحم **ف** یہ حدیث صحیحین و ترمذی بن ہی آئی ہے اس میں دلیل ہے حرمان قاطع رحم پر دخول جنت سے مفہوم مخالف اسکا یہ ہو کہ وہ دفع میں جائے گا ۲ ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہے رحم شجرہ ہے جن سے کہتا ہے اور رب میں ظلم کیا گیا اور رب میں قطع کیا گیا اور رب انی انی یعنی میرے ساتھ کذا و کذا ہوا اللہ اسکو یہ جواب دیتا ہے کہ لا تضلین ان اقطع من قطعک و اصل من و صلک **ف** یہ حدیث مبسوط تر اس سے پہلے گذر چکی ہے معلوم ہوا کہ جزاء قطع یہی قطع ہے یہ جزاء بطور وفاق ہے **ف** سعید بن سمعان کہتے ہیں میں نے ابو ہریرہ کو سنا کہ وہ پناہ مانگتے تھے امارت صبیان و سفہاء سے ابن جہنم نے ابو ہریرہ سے کہا اسکی نشانی کیا ہے کہا رحم قطع کیا جائے منغوی مطاع ہوا و مرشد کا عصیان کیا جائے **ف** یعنی جب یہ ہر سہ امر ظاہر ہوں تو وہ زمانہ بڑ کون کے امیر و حاکم ہونے کا اور احمقوں کے پادشاہ و رئیس ہونے کا ہے یہ نشانی مطابق واقع کے پائی گئی چنانچہ ایک مدت دراز سے کسی جگہ امارت صبیان ہوا و اگر جگہ امارت سفہاء و حماقت نشان ہے:

باب عقوبت قاطع رحم کی دنیا میں

ابو بکر نے رفعاً کہا ہے نہیں ہے کوئی گناہ لائق تر اسکے کہ جلدی کرے اللہ اس گناہ والے کے لئے عقوبت دنیا میں مع اس عقوبت کے جو اسکے لئے ذخیرہ کر رکھی ہے آخرت میں قطع رحم و بغی سے **ف** یعنی یہ ایسا گناہ ہے کہ اسکا وبال دارین میں قاطع پر پڑتا ہے خسار الدنیا و الاخرۃ ذلک هو الخسران المبین اس حدیث کو ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے لفظ اسکا یہ ہے من البغی و قطیعة الرحم اصباحی کا لفظ ہے

مرد قطیعة الرحم والخيانة والكذب ورواه ابن حبان مختصراً عائشة كالقصر زعماء یون
هو اسرع الخیر ثواباً البر وصلة الرحم واسرع الشر عقوبة البغی وقطیعة الرحم
سرواه ابن ماجه :

باب اصل مکافئ نہیں ہے

احديث ابن عمرو بن زبایہ وہ اصل نہیں ہے جو بدلہ لاکرتا ہے واصل وہ ہے کہ جب اُسکا ناتا کاٹا
جائے تو وہ اُسکو جوڑے **ف** اس حدیث کو اسی لفظ سے بخاری نے صحیح میں بھی روایت
کیا ہے ورواه ابو داؤد والترمذی :

باب فضیلت اس شخص کی جو رشتہ دار ظالم کی سالتہ صلہ رحم کرے

ابراہیم کہتے ہیں ایک اعلیٰ آیا اُس نے کہا ای نبی اللہ مجھے وہ کام سکھاؤ جو مجھے جنت میں لیجائے فرمایا
اگرچہ تو نے چوٹا خطبہ کیا ہے لیکن مسئلہ پیش کر دیا کسی جان کو آزاد کر کسی گردن کو چھڑا اُس نے
کہا کیا یہ وہ دونوں ایک چیز نہیں ہیں زبایہ نہیں جان کا آزاد کرنا یہ ہے کہ کسی غلام کو تو آزاد کرے گردن
چھڑانا یہ ہے کہ کسی اسیر کی رٹائی پر مدد کرے اور عطا رغبت اور رجوع کرتا ہے رشتہ دار پر ہر اگر تجھے
یہ نہ ہو سکے تو امر بالمعروف نہی عن المنکر کر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو زبان کو روک مگر خیر سے **ف**
اس حدیث میں ذکر صلہ کرنے کا ذی رحم ظالم کے ساتھ نہیں ہے مگر یہ کہ فحوائی خطاب سے استفادہ
کرین اس سے زیادہ اصح حدیث ام کلثوم بنت عقبہ ہے کہ حضرت نے فرمایا افضل صدقہ صدقہ
کرنا ہے ذی رحم کا شیخ پرسرواہ الطبرانی وابن خزيمة والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم
کا شیخ وہ ہے جو جی میں کینہ رکھے مندری نے کہا یعنی ان افضل الصدقة علی ذی الرحم للفقہ
العدالة فی باطنہ ہی معنی ہیں اس قول کے وقصل من قطعك ابو ہریرہ نے رفعا کہا ہے کہ
تین چیزیں ہیں جس کسی شخص میں ہونگی اللہ اُسکا حساب آسانی سے لیگا اور اُسکو اپنی رحمت سے

بہشت میں لے جائیگا کہادہ کیا ہیں اور رسول خدا یا نبی انتہی فرمایا تعطی من حرمتك وتصل من قطعك وتعفو عمن ظلمك یعنی دے اُسکو جو تجھ سے جوڑ اُسکو جو تجھ کاٹے بخش اُسکو جو تجھ پر ظلم کرے جب تو یہہ کرے گا تو اللہ تجھ کو جنت میں لے جائیگا سزاوارہ البزار الطبرانی والحاکم وقال صحیح الاسناد لکن اسکی سند میں سلیمان بن داؤد یحییٰ واہی ہر حدیث عقبہ بن عامر میں آیا ہے یعنی حضرت کا ماتہ پکڑ کر کہا مجھے خبر دو فاضل اعمال کی فرمایا اور عقبہ جصل من قطعك واعط من حرمتك واعرض عن ظلمك فی رزایہ واعف عن ظلمك سزاوارہ احمد والحاکم و نرا دالا ومن اسنادان یمد فی عمرہ ویبسط فی رزقہ فلیصل رحمہ ورواہ احمد اسنادی احمد ثقات علی مرتضیٰ رفعاً کہتے ہیں کیا نہ بتاؤں میں نے تجھ کو اکرم اخلاق دنیا و آخرت صلہ کر اُسکو جو قطع کرے تجھ کو دے اُسکو جو محروم رکھے تجھ کو معاف کر اُسکو جو ظلم کرے تجھ پر رواہ الطبرانی معاذ بن انس کا لفظ رفعاً یہہ کہ افضل الفضائل ان تصل من قطعك وتعطى من حرمتك وتعفو عمن شمتك یعنی افضل فضائل یہہ ہیں کہ وصل کر قاطع سے دے محروم کرنے والے کو درگزر کر گالی دینے والے سے سزاوارہ الطبرانی

دینے والے سے سزاوارہ الطبرانی

| | |
|-----------------------------------|----------------------------------|
| دُشنام خلق را نہ ہم خبر و عا جواب | ایرم کہ تلخ گیرم و شیرین عوض کنم |
|-----------------------------------|----------------------------------|

حدیث عبادہ بن صامت میں فرمایا ہو کیا دلالت نکرون میں تم کو اُس چیز پر جس کے سبب اللہ تمہارے درجے اونچے کرے کہان یا رسول اللہ فرمایا علم کر اُس پر جو جہل کرے تجھ پر معاف کر اُسکو جو ظلم کرے تجھ پر دے اُسکو جو محروم رکھے تجھ کو صلہ کر اُسکو جو قطع کرے تجھ سے سزاوارہ البزار الطبرانی

باب جاہلیت میں صلہ رحم کیا تھا یہ مسلمان ہو گیا

احکیم بن حزام نے حضرت سے کہا ہلّا اُن کا مون کا کیا حال ہے جو میں نے بطور عبادت جاہلیت میں کئے تھے صلہ و عتاق و صدقہ تجھ کو اُن میں کچھ اجر ہوگا فرمایا اسلمت علی ما سلف من خیر

یعنی بسبب اسلام لانے کے وہ خیرات گذشتہ ہی باقی ہیں اگر اسلام نہ لانا تو کچھ اجر ان امور کا ملتا
ف یہ حدیث بڑی بشارت ہو واسطے اون نو مسلموں کے جنہوں نے اسلام سے پہلے
 اچھے کام اجر و ثواب کے لئے ہیں کہ وہ اعمال اُنکے نفع بخش ہونگے اسکے ضد یہ ہے کہ معاذ اللہ کوئی
 مسلمان عامل صالح ہو کر مرد ہو جائے کہ اُسکے سارے عمل بچھڑ ہو جاتے ہیں اگر تائب نہیں ہوا ہو

نسأل اللہ العافیہ

باب سیکھ کر تارشتہ دار مشرک کو اور بدیہ دینا

اس جگہ بخاری نے وہی حدیث ابن عمر کی عمر سے دربارہٴ حذیر لکھی ہے جو کہ زیر باب برالوالد
 المشرک گذر چکی ہو سند اور بعض الفاظ کا فرق ہو آخر حدیث کا لفظ یہ ہے فاھداھا عمر کا خلم من
 امہ مشرک **ف** معلوم ہوا کہ صلہ کرنا زنی رحم مشرک سے درست ہے اسی طرح کافر کو بدیہ و
 تحفہ بھیجا اور جب اتحاد کافر درست ہوا تو کافر سے قبول کرنا بدیہ کا بھی درست ہوگا حضرت سے یہ
 فعل ثابت ہے لیکن آپ ہدایا کا عوض بھی غالباً بالضرور کرتے تھے:

باب تم اپنے نسب سیکھو کہ صلہ رحم کر سکو

اجیر بن مطعم نے عمر بن خطاب کو سنا کہ منبر پر کھتے تھے سیکھو تم اپنے نسب پہ صلہ کرو اپنے
 رحمہوں کا واللہ درمیان ایک مرد اور اُسکے بہائی کے کوئی شے ہوتی ہو اور اگر وہ جان لے کہ
 درمیان اُسکے اور بہائی کے رحم داخل ہے تو یہ علم اُسکو بہائی کے انتہاک سے باز رکھے **ف**
 یعنی باہم دو مسلمانوں کے بیچ آجاتا ہو اور انہیں کوئی قرابت نامعلوم ہوتی ہو کہ اگر معلوم ہو جائے
 تو وہ بیچ جاتا رہے اسلئے معلوم کرنا رشتہ کا واسطے صلہ اور عدم قطع کے ضرور ہے **۲** ابن عباس
 نے کہا تم نگاہ رکھو اپنے انساب کو کہ صلہ کرو اپنے ارحام کا کیونکہ ہمیں ہے بعد رحم میں جبکہ نزدیک
 ہو اگرچہ بعید ہو اور نہ قرب ہے رحم کا جبکہ دور ہو اگرچہ قریب ہو اور ہر رحم دن قیامت کے آگے

سامنے اپنے صاحب کے گواہی دیکھا صلہ کی اگر صلہ کیا ہوگا اور قطع کی اگر قطع رحم کیا ہوگا **ف**
یعنی جو دور کا رشتہ ہو لیکن جب رشتہ ہو تو قریب ہو اور اگر کوئی قریب ہو لیکن رشتہ میں الگ ہو تو وہ رشتہ دار نہیں

باب کیا غلام کہہ سکتا ہے کہ میں فلان قبیلہ کا غلام ہوں

ابو عبد الرحمن بن ابی حنیبلہ کہتے ہیں مجھے ابن عمر نے کہا میں انت تو کن لوگوں میں سے ہے میں نے
کہا یتیم میں سے ہوں کہا من الفسھو او من موالیہم خود انہیں سے یا ان کے غلاموں میں سے
میں نے کہا من موالیہم کہا تو نے یوں کیوں نہ کہا من موالیہم اذا **ف** معلوم ہوا کہ غلام
کو درست ہے کہ جس قوم کا غلام ہو ان کا نام لے دے :

باب قوم کا غلام حکم میں قوم کی ہے

اراضہ کہتے ہیں حضرت نے عمر سے کہا تو اپنی قوم میرے لئے جمع کر عمر نے جمع کی جب سب لوگ دروازہ
پر حضرت کے حاضر ہوئے عمر نے جاکر کہا میری سب قوم جمع ہوا انصار نے سنا کہا قریش میں کوئی
وحی آئی ہوگی سننے دیکھنے والے سب آئے کہ دیکھیں حضرت اُٹھنے کیا کہتے ہیں حضرت باہر نکل کر درمیان
ان کے کھڑے ہوئے اور فرمایا تم میں کوئی غیر تمہارا ہے مجھے کہا ہاں ہم میں ہمارا حلیف ہے اور ہمارا بھائی
غلام فرمایا ہمارا حلیف ہم میں سے ہے اور ہمارا بھائی ہم میں سے اور ہمارے غلام ہم میں سے تم میں سے
کہ میرے دوستدار تم میں متقی لوگ ہیں سو اگر تم متقی ہو تو ہمارے دیکھو کہ میں ایسا نہ کہ لوگ دن
قیامت کے اعمال لیکر آئیں اور تم افعال لیکر آؤ پھر اعراض کرے اٹھدے پھر لپکا کر فرمایا ای لوگو
اور دونوں ماتہ اُٹھا کر قریش کے سردار پر رکھے ای لوگو قریش اہل امانت ہیں جو کوئی بغی کرے
اُن کے ساتھ اوندا ڈالے گا اٹھدے اسکو ناک کے بل تین بار یوں ہی فرمایا **ف** حدیث دلیل ہو
اس بات پر کہ حکم موالی کا وہی حکم قوم کا ہے اسی جگہ سے یہ مثل نخلی ہے ضرب الغلام
اھانۃ المولیٰ :

باب جس نے پرورش کی دو یا ایک دختر

اعقبہ بن عامر نے رفعا کہا ہے جس کسی کی تین دختر ہوں اور اُس نے صبر کیا آپر اور پسنایا اُنکو اپنی وسعت سے تو وہ اوٹ ہو گئی اُسکی آگ دو زخ سے ۴ ابن عباس رفعا کہتے ہیں جس کسی مسلمان کو دو دختر نے پالیا پس اُس نے اچھا برتاؤ کیا ساتھ اُنکے لکن داخل کر لگی وہ اُسکو بہشت میں یہ حدیث نزدیک ابن ماجہ کے باسناد صحیح اس لفظ سے آئی ہے کہ نہیں ہے کوئی مسلمان کہ اُسکی دو دختر ہوں وہ اُنکے ساتھ احسان کرے جب تک وہ اُسکے ساتھ ہیں یا یہ اُنکے ساتھ ہے لکن وہ دونوں اُسکو بہشت میں داخل کر لگی و سواہ ابن حبان ایضا والحا کہ وقال صحیح اکاسناد ۳ جابر بن عبد اللہ کا لفظ رفعا یوں ہے جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں وہ اُنکو گمیرن جگہ دے اور کفالت کرے اور مہربانی کرے تو اُسکے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے البتہ ایک مرد نے بعض قوم میں سے کہا بھلا اگر دو ہوں یا رسول خدا فرمایا دو بھی **ف** اس حدیث کو احمد نے باسناد جمید اور بزار و طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے اور یہ لفظ زیادہ کی ہے کہ اُنکا بیاہ کر دیا انس نے رفعا کہا ہے جس نے بالادو دختر کو بیاہ تک کہ وہ بالغ ہوں اُنکا وہ شخص اور میں دین قیامت کے اس طرح اور اپنی اُنکلیوں کو ملایا رواہ مسند ترمذی کا لفظ یہ ہے جو شخص پالے گا دو دختر کو داخل ہو لگا میں اور وہ جنت میں اُنکی طرح اور اشارہ کیا طرن دو انگشت کے باجملہ اللہ کی رحمت و مغفرت بہانہ جو ہے پرورش اولاد پر وعدہ جنت کا فرمایا ہے واللہ الحمد

باب جس نے پالا تین بہنوں کو

ابو سعید خدری رفعا کہتے ہیں کسی شخص کی تین دختر یا تین خواہر ہوتی ہیں اور وہ اُنکے ساتھ احسان کرنا ہے تو جنت میں جاویگا **ف** یہ توسیع ہے دائرہ رحمت کی کہ پرورش خواہر کا بھی وہی اجر اہر کہا جو دختر کا تھا اس حدیث کو ترمذی نے بھی روایت کیا ہے ابو داؤد کا لفظ یہ ہے

فادبھن واجسن الہمن ونروحمن فله الجنة انس کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہر جس نے پرورش کیا دو یا تین دختر کو یا دو یا تین خواہر کو یہاں تک کہ وہ جدا ہوں یا مرجائیں تو میں اور وہ جنت میں اس طرح ہونگے اور اشارہ کیا طرف سبایہ و وسطی کے سراواہ ابن حبان :

باب فضیلت اسٹی جس نے پالا اپنی دختر واپس شدہ کو

اموسی بن علی عن امیر رضا کہتے ہیں کہ حضرت نے سراقہ بن جشم سے کہا کیا نہ بتاؤں میں تم کو ایک عظیم قصہ کہاناں ای رسول خدا فرمایا تیری دختر واپس کی گئی طرت تیرے کوئی کمانے والا اسکا سوائے تیرے نہیں ہر یہ حدیث دوسرے طریق سے یوں آئی ہے کہ حضرت نے کہا ای سراقہ انہ ۳۴ سراقہ بن معدیکرب رضا سمعاً کہتے ہیں جو کہلایا تو نے اپنی جان کو وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کہلایا تو نے اپنی اولاد کو وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کہلایا تو نے اپنی بی بی کو وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کہلایا تو نے اپنے خادم کو وہ تیرے لئے صدقہ ہے **ف** یہ حدیث ترجمہ باب میں صریح نہیں ہو لیکن اشارۃ النفس یا فحوائے خطاب سے شامل بہت مردودہ وغیرہ ہے :

باب موت بنات کی آرزو کرنا مکروہ ہے

ابن عمر کے پاس ایک آدمی تھا اس کے بیٹیاں تھیں اُس نے تنہا کی کہ وہ مرجائیں ابن عمر نے غصہ کیا اور کہا کیا تو انکو رزق دیتا ہے **ف** حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ اولاد کو مارنا چاہنا بُرا ہے جاہلیت والے اسی خوف محتاجی یا عار سے اولاد کو زندہ درگور کر دیتے تھے اللہ نے کہا کہ رزاق تمہارے اور اُنکے ہم ہیں :

باب اولاد مجنبہ بخلہ ہے

اعالشہ کہتی ہیں ایک دن ابو بکر نے کہا واللہ نہیں ہر روئے زمین پر کوئی شخص دوست مجھ کو عمر سے پہرے باہر نکل کر پہرائے اور کہا ای دختر ک یے کیا قسم کھائی تھی میں نے کہا یہ قسم کھائی تھی

کہا عزیز تر مجاہد اور اولاد چسپندہ تر ہوتی ہے یعنی دلکوف یعنی عمر کے احب ہونے کا مطلب
 یہ ہے کہ وہ عزیز ہیں ورنہ دلی محبت میں اولاد کا درجہ بڑھا ہوا ہے ۳ عبد الرحمن بن ابی نعمت کہتے
 ہیں میں حاضر تھا پاس ابن عمر کے جبکہ ایک مرد نے اُن سے سوال خون پیشہ کا کیا کہا تو کوں
 ہی اُس نے کہا اہل عراق سے ہوں کہا اس شخص کی طرف ذرا دیکھو یہ مجھ سے خون پیشہ کا سوال
 کرتا ہے اور ان لوگوں نے نبی کے بیٹے کو قتل کیا ہے میں نے حضرت کو سنا ہے فرماتے تھے ہا۔
 سبحانی من الدنيا **ف** ان دونوں اثر کو کچھ علاوہ ترجمہ الباب سے نہیں ہے بجز اس کے
 کہ انہیں ذکر زید محبت اولاد کا ہے اس اثر کو بخاری نے اپنی صحیح میں بھی روایت کیا ہے لیکن اس لفظ
 سے کہ ایک مرد نے سوال مجرم کا ابن عمر سے کیا شعبہ کہتے ہیں میں گمان کرتا ہوں کہ وہ یہ پوچھتا
 تھا کہ مجرم کو قتل کرے یا نہیں ابن عمر نے کہا اہل عراق کہی کا سوال کرتے ہیں حالانکہ ابن
 بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر چکے ہیں حضرت نے فرمایا ہے ہمارا یحیٰ من الدنيا ریحان کا
 اطلاق رزق و رحمت و راحت و ولد پر آتا ہے یا مراد گل ریحان ہے کہ جس طرح پھول خوشبودار کو
 سونگتے ہیں اسی طرح اولاد بھی مشہور و مقبل ہوتی ہے حدیث بریدہ میں آیا ہے کہ حضرت نے کچھ خطبہ
 کرتے تھے کہ اتنے میں حسن و حسین آئے و لال کرتے پہنے ہوئے لڑکھڑاتے تھے حضرت نے
 منبر پر سے اتر کر اُنکو اٹھایا اور اپنے سامنے رکھ لیا پھر کہا اللہ نے سچ کہا ہے انما اموالکم و
 اولادکم فتنۃ بینہ ان دونوں بچوں کو چلتے اور لڑکھڑاتے دیکھا مجھ سے صبر نہ ہو سکا یا تنگ
 کہ قطع حدیث کر کے اُنکو اٹھایا سواہ الترمذی و ابوداؤد و النسائی **ف** باقی
 رہا ترجمہ الباب سو خولہ بنت حکیم نے کہا ہے کہ حضرت باہر نکلے ایک کو دو سپر و خر خود سے گود
 میں لئے ہوئے تھے اور فرماتے تھے انکم تغفلون و تجبنون و یجملون و انکم لمن ہریمان
 اللہ سواہ الترمذی حدیث ابوسعید میں فرمایا ہے الولد ثمرة القلب انہ عجینۃ بمغفلۃ

محنة اخرجہ ابو بعلی منادی نے شرح جامع صغیر سیوطی میں کہا ہے کہ اسکی اسناد ضعیف ہے

باب لادنا بچے کو کب پر

ابراہیم کہتے ہیں میں نے حضرت کو دیکھا اور حسن آپکے دوش پر تھے آپ کہتے تھے اللہم اِنی احبہ فاحبہ یعنی اے اللہ میں اسکو دوست رکھتا ہوں تو بھی اسکو دوست رکھ۔ **ف** یہ اٹھانا حسن کا خارج نماز تھا بدلیل دعا اور امامہ کو عین نماز میں اٹھاتے دہرتے تھے کسی نے اسی جگہ سے کہا ہے **ع** سوار دوش رسول خدا اسلام علیک +

باب اولاد آنکھ لگی خنٹی ہوتی ہے

اجیر بن نفیر کہتے ہیں ہم ایک دن پاس مقداد بن اسود کے بیٹے تھے ایک مرد گاڈر ہوا **ع** کہا خوشی ہو ان دو آنکھوں کو کہ انہوں نے حضرت کو دیکھا ہے واللہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم بھی کہتے جو تو نے دیکھا اور دماغ حاضر ہوتے جہاں تو حاضر ہوا مقداد غصے میں آئے میں تعجب کرنے لگا کہ اسنے تو سوائے خیر کے کچھ نہیں کہا پر مقداد نے اسکی طرف مٹھہ کر کے کہا کون چیز اس مرد کو عامل ہوئی اس بات پر کہ وہ ایسے محضر کی تمنا کرے جس سے اللہ نے اسکو ٹھہرا رکھا جاتا نہیں کہ اگر حاضر ہوتا دماغ تو کیونکر ہوتا واللہ حضرت کے پاس ایسی اقوام حاضر ہوئی جنکو اللہ نے اوندھے مٹھہ اُنکی ناک کے بل جہنم میں ڈالا ان اقوام نے حضرت کی بات قبول نہ کی اور آپ کی تصدیق کی کہ تم لوگ اللہ کی حمد نہیں کرتے کہ جب اللہ نے تمکو نکالا تو تم نہیں پہچانتے مگر اپنے رب کو اور جو کچھ تمہارے نبی لائے ہیں تم اسکی تصدیق کرتے ہو اللہ حال جسپر کوئی نبی مبعوث ہوا ہو فقرت و جاہلیت میں وہ نہیں دیکھتے کہ دنیا افضل ہے حق سے حضرت فرقان لائے جس سے حق و باطل میں جدائی ہوئی اور باپ بیٹے کے درمیان علیحدگی پڑی یہاں تک کہ آدمی اپنے باپ بیٹے یا باہائی کو کاؤ دیکھتا اور اللہ نے اُس کے

دل کا قفل ایمان سے کھول دیا تھا اور جانتا تھا کہ اگر وہ ہلاک ہوگا تو اگ میں جائیگا تو پہرا سکی
 آنکھ ٹھنڈی نہوگی اور وہ جانتا تھا کہ اُس کا دوست اگ میں ہوا اللہ نے فرمایا ہو والذین یقولون
 ربنا هب لنا من امرنا وحسنا وذرنا بما نقرا اعدین **ف** مطابقت حدیث کے ترجمہ
 باب سے ظاہر ہو کہ ولد قرۃ العین ہی بلکہ زوج بھی بذلیل آیت کریمہ مقصد ارضی اللہ عنہ نے
 عمدہ نصیحت تبتائی مذکور پر کی یعنی تو نے زمانہ حضرت کو ایک آسان بات آرام کا کام سمجھا ہوا اگر
 تو اُس وقت پُر آشوب میں ہوتا خدا جلنے اس نیت و ارادہ پر قائم رہتا کہ نہیں **س**

دیدن رکوع نبی سو ذرا داشت

ہر کرد و روی بہ بسو دندان داشت

کیونکہ وہ عہد ایک بڑے امتحان کا وقت تھا اللہ کا شکر کرنا چاہئے کہ اُس نے بلا آزمائش تمکو
 مسلمان پیدا کیا :

باب دعا دینا کثرت مال و ولد کی ایسے صاحب کو

انس کہتے ہیں ایک دن میں پاس حضرت کے گیا بس میں تھا اور میری مان اور ام حرام
 میری خالہ اتنے میں حضرت آئے فرمایا میں تمکو نماز نہ پڑھاؤں اور یہ زمانہ اخیر وقت نماز میں تھا
 ایک مروت نے قوم میں سے کہ اس نے انس کو کہا کہ کڑا کیا ہوگا کہا اپنی داہنی طرف
 پہرہ کو نماز پڑھائی پہرہ گھروالوں کے لئے دعا کی ہر خیر دنیا و آخرت کی میری مان نے کہا اور خدا
 خویہ ملک انس دع اللہ لہ یعنی اپنے خادم اللہ کے لئے دعا کرو میرے لئے ہر خیر کی دعا کی
 آنے عا یہ تہی اللہم اکثر مالہ و ولدہ و بارئ لہ **ف** اس دعا کا یہ اثر ظاہر
 ہوا کہ انس کا باغ سال بہر میں دو بار پھل لانا اور یہ سو نفر اپنی اولاد کے لیکر طواف کعبہ کرتے
 معلوم ہوا کہ اس طرح کی دعا کرنا درست ہے :

باب مائیں مہربان ہوتی ہیں

انس بن مالک کہتے ہیں ایک عورت پاس عائشہ کے آئی عائشہ نے تین کجوریں اُسکو دین
اُس نے ہر ایک بچے کو ایک کجور دی اور ایک اپنے لئے رکھی بچوں نے وہ دونوں دانے کجور کے
کہائے اور اپنی ان کی طرف دیکھنے لگے مان نے اُس ایک دانے کے دو ٹکڑے کئے اور ہر بچے
کو آدھا ٹکڑا دیا اتنے میں حضرت آئے عائشہ نے یہ حال آپ سے کہا فرمایا تجھ کو اس سے کیا تعجب
ہوتا ہے لقد جہا اللہ جرحہا صبیہا یعنی اللہ نے رحم کیا اس پر بسبب اسکے رحم کرنے کے اپنے بچوں پر
ف حدیث عائشہ میں آیا ہے کہ میرے پاس ایک عورت آئی اُسکے ساتھ دو دختر تھیں اُس نے
مجھے سوال کیا سو اسے ایک دانہ کجور کے میرے پاس کچھ نہ پایا میں نے وہ دانہ اُسکو دیا اُس نے
دانے کو دونوں دختروں میں بانٹ دیا اور خود کچھ نہ کھایا پہراٹھ کر چلی گئی اتنے میں حضرت
آئے میں نے یہ قصہ اُس سے کہا فرمایا من ابتلی من هذا البنات بشئ فاحسن الیہن کن لہ ستر
من الناس متفق علیہ ظاہر سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو قصے ہیں جائد اعلم :

باب بوسہ لینا بچوں کا

اعایشہ کہتی ہیں ایک گنوار آیا پاس حضرت کے اُس نے کہا تم اپنے بچوں کا بوسہ لیتے ہو تم
اُنکا بوسہ نہیں لیتے فرمایا کیا میں تیرا مالک ہو سکتا ہوں اگر اللہ نے تیرے دل سے رحمت
چھین لی ہو **ف** یہ حدیث متفق علیہ ہے اس میں دلیل ہے اس پر کہ بچوں کو پیار کرنا
اور اُنکو چومنا ایک نشان ہے رحمت خدا کا ۲ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے حسن بن علی کا بوسہ
لیا آپ کے پاس اربع بن حابس نبی میٹھے تھے اقرع نے کہا میرے دس بچے ہیں میں نے
اُن میں سے کسی کا بوسہ نہیں لیا حضرت نے اُنکی طرف دیکھ کر فرمایا من لا یرحم لا یرحم
یعنی جو رحم نہیں کرتا ہر اس پر بھی رحم نہیں کیا جاگاف یہ حدیث جابر بن عبد اللہ سے بھی

بغیر اس قصے کے باقی لفظ آئی ہو لایرحم اللہ من کلایرحم الناس متفق علیہ

باب ادب باپ کا اور نیکی کرنا باپ کا اولاد سے

اولید بن نمیر نے اپنے باپ کو سنا کہتے تھے کہ وہ لوگ یوں کہا کرتے تھے کہ صلاح طرف سے اللہ کے ہی اور ادب طرف سے آباؤ کے **ف** یعنی باپ کو چاہئے کہ اولاد کو ادب دے حدیث جابر بن سمہ میں فرمایا ہو آدمی اگر اپنے ولد کو ادب دے تو یہ بہتر ہو اُسکے لئے ایک صاع صدقہ دینے سے رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب عمرو بن سعید کا لفظ رفقاً یہ ہو کسی باپ نے اپنے ولد کو فی عطا نہیں دی افضل ادب حسن سے رواہ الترمذی مہللاً والبیہقی فی شعب الایمان نعمان بن بشیر نے کہا ہو کہ مجھ کو میرے باپ پاس حضرت کے لئے گئے گو دین لا دے ہوئے اور کہا ای رسول خدا میں تمکو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے نعمان کو کذا و کذا دیا فرمایا کیا تو نے اپنے سب بچوں کو دیا ہو کہ انہیں فرمایا میرے سوا کسی اور کو گواہ کر پھر فرمایا کیا تجھ کو یہ بات خوش نہیں آتی کہ تیرے سب بچے نیکی میں برابر ہوں کہا ہاں فرمایا تو اب ایسا نہ بھاری نے کہا یہ شہادت طرف سے حضرت کے رخصت نہیں ہو **ف** تسویہ کرنا عطا میں بحق اولاد واجب ہو اور خلاف اسکے جوڑ یہ حدیث صحیحین میں ہی موطو لا آئی ہو آخر لفظ اُسکا یہ ہو لا اشہد علی جوہ متفق علیہ اور اسکو مسلم نے بھی جابر سے روایت کیا ہو وانی لا اشہد الا علی حق بحث اس مسئلہ کی کتاب دلیل الطالب میں ہو

باب نیکی کرنا باپ کا بیٹے سے

ابن عمر نے کہا اللہ نے نام اُنکا اہلار کہا اس لئے کہ انہوں نے آباؤ و ابناء دونوں کے ساتھ نیکی کی جس طرح تیرے باپ کا تجھ پر حق ہو اسی طرح تیرے بیٹے کا تجھ پر حق ہو **ف**

بیان حقوق اولاد کا رسالہ اسعاد العباد میں ہے :

باب جو رحم نہیں کرتا اُس پر ہی رحم نہیں لیا جاتا

احديث ابو سعيد بن فریاء یہ من کلیرحو لایرحو یعنی جو رحم نہیں کر وہ مرحوم ہی نہیں ہوتا۔
 جریر بن عبد اللہ لایرحو اللہ من کلیرحو الناس رفعا باب قبلة الصبيان میں گذر چکی ہے اسکو
 مسلم نے بھی روایت کیا ہے ۳۲ دوسرا لفظ جریر کا مرفوعا یہ ہے من کلیرحو الناس لایرحمه
 اللہ **ف** حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے چینی نہیں جاتی ہے رحمت مگر بد بخت سے سراواہ
 احمد والترمذی ابن عمر کا لفظ مرفوعا یوں ہے الرحمن یرحمہم الرحمن یرحموا من فی الارض
 یرحمکم من فی السماء رواہ ابوداؤد والترمذی یہ حدیث مسلسل بالاولیہ تکو بھی پہنچی ہے و
 اللہ الحمد ہم عائشہ کہتی ہیں کہ عربی لوگ پاس حضرت کے آئے اُمنین سے ایک مرد نے کہا
 اے رسول خدا کیا تم بچوں کو پیار کرتے ہو واللہ ہم تو انکو پیار نہیں کرتے ہیں فرمایا او اعلات
 لان کان اللہ نزح من قلبہ الرحمة یعنی میں کیا کروں اگر اللہ نے تیرے دل سے رحمت
 لے لی ہے **ف** یہ حدیث پہلے ہی گذر چکی ہے ۵ ابو عثمان کہتے ہیں کہ عمر نے ایک شخص کو مٹا
 مقرر کیا عامل نے کہا میرا اتنے اتنے بچے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو پیار نہیں کیا عمر نے رحم کیا یا کہا
 ان اللہ عز وجل لایرحو من عباده الا ابرھو یعنی اللہ اپنے بندوں میں سے اُسی بند کو پر
 مہربانی کرتا ہے جو کہ زیادہ نیکو کار ہو اُمنین :

باب رحمت سو جزو ہی

ابو ہریرہ رفعا کہتے ہیں اللہ نے رحمت کو سو جزو کیا ہے ننانوے جزا اپنے پاس رکھے ہیں اور
 زمین میں ایک جزو اتارا ہے اسی جزو کے سبب سے خلق آپس میں رحم کرتی ہے یہاں تک کہ
 اسپ اپنا کھڑا اپنے بچے سے اونچا کرتا ہے اس ڈر سے کہ کہیں اُسکو لگ نہ جائے **ف**

بیان میں سنت رحمت خدا کے آیات قرآن اور احادیث صحیحہ بکثرت آئی ہیں یہ جگہ استیفاء کی نہیں ہے حدیث سبقت رحمتی علی غضبی شاہد باب ہے ظہور اس رحمت مبرور کا حق بین اہل تقویٰ کے یوم النشور درجہ کمال ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ؛

باب وصیت حق میں ہمسایہ

احادیث عایشہ میں فرمایا ہے ہمیشہ حیریل مجکو وصیت کرتے ہیں ہمسایہ کی یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ عنقریب اُسکو وارث ٹھہرا دیں گے **ف** یہ حدیث متفق علیہ ہے شیخین نے اُسکو صحیحین میں روایت کیا ہے ۲ ابوشیخ خزاعی رفعاً کہتے ہیں جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ اور یوم آخرہ وہ احسان کرے اپنے پڑوسی کے ساتھ اور جو کوئی ایمان لایا ہو اللہ یوم آخرہ پر وہ اکرام کرے اپنے مہمان کا اور جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ اور یوم آخرہ پر وہ اچھی بات کہے یا چپ ہے **ف** حدیث دلیل ہے اس پر کہ ترک حق جبار و ضیف و قول خیر گو یا بمنزلہ ترک ایمان کے ہے اس حدیث کو مسلم نے ہی روایت کیا ہے مگر ابوہریرہ سے بادی تفاوت لفظ حدیث ابوہریرہ میں فرمایا کہ واللہ لایومن واللہ لایومن واللہ لایومن قبل من یا رسول اللہ قال الذی لایامن جائزہ بوائقہ متفق علیہ قسم کہا نا دلیل ہے عدم سبالتہ پر اس میں صریح نفی کی ہے ایمان کی اُس شخص سے جسکے ہمسایہ اُسکے شر و فساد سے امن میں نہیں رہ سکتے اس سے زیادہ اصرار یہ وعید ہے کہ حدیث انس میں فرمایا ہے لایدخل الجنة من لایامن جائزہ بوائقہ سزاوارہ مسلو سبانا بہشت میں ایسے شخص کا دلیل ہے عدم حصول ایمان پر واللہ اعلم و سزاوارہ احمد والبخاری ایضاً و نزل داخل قالوا و بوائقہ قال شدہ؛

باب حق ہمسایہ کا

۵۱

امقداد بن اسود کہتے ہیں حضرت نے اپنے اصحاب سے زنا کو پوچھا کہا حرام ہے اللہ و رسول

نے زنا کو حرام کیا ہے فرمایا اگر کوئی مرد دس عورتوں سے زنا کرے یہ آسان تر ہے اس بات سے کہ زن ہمسایہ کے ساتھ زنا کرے چوری کو پوچھا کہا حرام ہے اللہ و رسول نے دزدی کو حرام کیا ہے فرمایا اگر کوئی دس گھروں سے چرائے تو یہ سہل تر ہے اس سے کہ ہمسایہ کے گھر سے چرائے **ف** اس حدیث کو احمد نے مسند میں بروایت ثقات اور طبرانی نے کبیر واد وسط میں ہی روایت کیا ہے بلفظ ما تقولون فی الزنا الخ

باب ہمسایہ سے ابتداء کے

۱ اس جگہ وہی حدیث عائشہ ابن عمر سے زعمًا ذکر کی ہے جو اوپر گزر چکی یعنی ما نزال جبریل یوصینی بالجراح حتی ظننت انہ سیورثک لکن اس میں ذکر بدایت کا نہیں ہے مطلقاً تاکید حفظ حق جار فرمائی ہے ان لفظ سیورثک سے بفعوائی خطاب اگر استفادہ کیا جائے تو ہو سکتا ہے ۲ ابن عمر کے لئے ایک بکری بیچ کی گئی وہ اپنے غلام سے کہنے لگے تو نے ہمارے ہمسایہ یودی کو بھی ہدیہ بھیجا یا نہیں اہدیت لجا سنا الیہودی کیونکہ میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے ہمیشہ جبریل مجھ کو وصیت کرتے ہیں ہمسایہ کی یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ اُسکو وارث بنا دیں گے **ف** مراد وصیت سے یہ ہے کہ مجھ سے کہتے رہتے ہیں کہ تم اپنی اُست کو حکم دو رعایت حقوق ہمسایہ کا میں ہو یا کافر مسلم عائشہ نے کہا میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے ما نزال جبریل یوصینی بالجراح حتی ظننت انہ لیورثک معنی ایک میں فقط بجا لفظ سیورثک لفظ لیورثک آیا ہے

باب جو زیادہ قریب ہو پہلے اُسکو ہدیہ دے

۱ عائشہ کہتی ہیں میں نے کہا اے رسول خدا میرے دو ہمسایہ ہیں میں کس کو ہدیہ بھیجوں فرمایا جہاں دروازہ تجھے قریب تر ہو ان دونوں میں سے ۲ عائشہ نے کہا قلت یا رسول اللہ ان لی جاسرین فالی ایہما اہدی قال اقربھما منک بابا **ف** یہ بعینہ حدیث اول ہے مگر دوسرے

طریق سے آئی ہو:

باب ہمسایوں میں اَدُنے فالادُنی کو مقدم کرے

احسن سے سوال ہمسایہ کا کیا کہا جائے گھر آگے چالیس گھر پیچھے چالیس گھر داہنے چالیس گھر بائیں **ف** یعنی ہر چار جانب میں چھل خانہ تک حکم ہمسائیگی کا ہی یہ گویا غایت جوار بتائی ورنہ اطلاق جار کا اہل بلد پر ہی آیا ہو ۲ ابو ہریرہ کہتے تھے ہمسایہ دور سے قبل قریب کے ابتدا کرے بلکہ قبل اقصیٰ کے ہدایت بالادُنے کرے:

باب بند کرنا اپنے در کا ہمسایہ سے

ابن عمر کہتے ہیں ہمپر وہ زمانہ آیا یا وقت آیا تھا کہ کوئی شخص زیادہ حق دار اپنے دینار و درہم کا اپنے بھائی مسلمان سے نہ تھا پر اب دینار و درہم دوست تر ہو ایک ہمارے کو اپنے بھائی مسلم سے بے حضرت کو سنا فرماتے تھے کتنے ہمسایہ آویختہ ہونگے اپنے ہمسایہ سے دن قیامت کے وہ کہے گا اور ب اِسے بند کر لیا تھا دروازہ اپنا مجھ سے اور اپنے معروف سے مجھ کو منع کیا **ف** معلوم ہوا کہ یہ تعلق ہمسایہ محتاج کو ہمسایہ غنی کے ساتھ ہو گا:

باب آپ پیٹ بھر کر نکھالے ہمسایہ کو چھو کر

ابن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ مومن نہیں ہو جو سیر شکم ہوتا ہو اور اُس کا ہمسایہ گرسنہ ہے **ف** نفی ایمان دلیل ہے عظم حق جار پر:

باب شور بازیاہ کر دے تاکہ ہمسایوں میں تقسیم ہو

ابو ذر کہتے ہیں وصیت کی مجھ کو میرے خلیل صلعم نے تین امر کی ایک یہ کہ سب دعاغت کروں اگرچہ غلام اطراف پریدہ ہو اور جب شور با بناؤں تو پانی زیادہ کروں پھر ٹرو سیدوں کے گھر کو دیکھوں اور کچھ معروف اُنکو پہنچاؤں یعنی شور با دون اور نماز پڑھوں وقت پر

اگر امام پڑھ چکا ہو تو تیری نماز ہو گئی ورنہ یہ نماز نافلہ ہے ۲ ابو ذر نے کہا حضرت نے فرمایا ای
اباذر توجب شورا پکائے تو پانی شورے کا زیادہ کرادے اپنے ہمسایوں کی خبر لے یا بانٹ
ہمسایوں میں :

باب بہتر ہمسایوں کا ذکر

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں بہتر یا نزدیک اللہ کے وہ ہے جو اپنے یار کے ساتھ اچھا ہو اور بہتر
ہمسایوں میں نزدیک اللہ کے وہ ہے جو اچھا ہو واسطے پڑوسی کے **ف** یعنی رعایت
کرنے والا حقوق اصحاب جیران کا اللہ کے نزدیک خیر اصحاب و جیران ہوتا ہے :

باب ذکر جار صالح

احديث نافع بن عبد الحارث میں فرمایا ہر مرد و مسلمان کی سعادت ہے کہ مسکن و اسع اور جار
صالح اور مرکب نہی ہو **ف** معلوم ہوا کہ گھر کا تنگ ہونا ہمسایہ کا بد ہونا سواری کا کمرش
ہونا خلاف خوش بختی ہے :

باب ذکر ہمسایہ بد کا

ابو ہریرہ کہتے ہیں ایک دعا حضرت کی یہ ہے **اللھم انی اعوذ بک من جار السوء فی دار المقلم**
فان دارا لدنیا یتحول **ف** ظاہر سیاق یہ ہے کہ یہ استفادہ ہے جو آخرت سے کیونکہ یہ فرمایا کہ
کہ دنیا کا ہمسایہ تو نقل مکان ہی کر جاتا ہے یعنی بخلات آخرت کہ وہاں جس کا جو ار ملا سولا اس جگہ
سے یہ استفادہ ہی کر سکتے ہیں کہ عالم برزخ میں بھی جو ارب سے بچنا اچھا ہو و لکن اہل علم و صلاح
ہمیشہ قبر و دفن میں قرب قبور صلحاء و اتقیا کا قصد کیا کرتے ہیں کیونکہ ہمسایہ بد کی وجہ سے
بسبب اس کے معذب ہونے کے اس قبور غریب کو بھی ایذا پہنچتی ہو گو یہ خود معذب نہ ہو واللہ
اعلم ۳ حدیث ابو موسیٰ میں فرمایا ہر قائم نہوگی قیامت یہاں تک کہ مرد اپنے ہمسایہ و برابر

و پدر کو قتل کر لگاف اس کا مصداق مدت دراز سے مشہور ہو بہ دلیل ہو قرباحت پر

من ز وضع زمانہ در حکم

کو سباد ازین بستر گردد

باب پڑوسی کو بستائی

ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت سے کہما ای رسول خدا فلان زن رات کو قائم دن کو صائم رہتی
ہو اور اچھے کام کرتی ہو اور صدقہ دیتی ہو اور اپنے ہمسایوں کو اپنی زبان سے ستاتی ہو فرمایا
اُس میں کوئی خیر نہیں ہو وہ اہل نارین سے ہو کہما فلانہ نماز فرض پڑھتی ہو اور رمضان کا روزہ
رکھتی ہو اور پیر کے ٹکڑے صدقہ دیتی ہو اور کسی کو ستاتی نہیں ہو فرمایا وہ اہل جنت سے ہو
ف یہ حدیث نزدیک احمدیہ تھی کہ بی ابو ہریرہ سے رفعا آئی ہو مگر اس لفظ سے کہ
ایک مرد نے کہما ای رسول اللہ فلانہ کی کثرت نماز و روزہ و صدقہ کا ذکر کیا جاتا ہو بجز اسکے
کہ وہ اپنے ہمسایوں کو اپنی زبان سے ایذا دیتی ہو فرمایا ہی فی النار کہما فلانہ کی قلت صیام
و صدقہ و صلوة کا ذکر ہوتا ہو اور وہ پارہ مای اقط صدقہ کرتی ہو اور اپنے ہمسایوں کو اپنی
زبان سے نہیں ستاتی ہو فرمایا ہی فی الجنة مرقات شرح مشکوٰۃ میں ہی فی النار کے تحت
میں کہما ہو کہ اگر میں جانا اُسکا بسبب ارتکاب نفل کے ہو جس کا ترک مباح تھا اور بسبب کتساب
اذی کے جو شرع میں حرام ہو اور اسکی نظیر میں بہت سے لوگ واقع ہیں یا تاک کہ وقت دخول
بیت شریف و استلام رکن منیف کے اسی قبیل سے عمل ظلمہ ہو کہ مال حرام جمع کر کے بناء مساجد
و مدارس و اطعام طعام میں صرف کرتے ہیں انتہی ۴ عمارہ بن غراب کی چھپی کہتی ہیں کہ میں نے
عائشہ سے پوچھا کہ ہم میں کسی کا شوہر بی بی کا ارادہ کرتا ہو تو اُسکا نفس اُسکو روک دیتا ہو اسلئے کہ
وہ غضب میں ہوتی ہو یا اُسکا جی نشاط میں نہیں ہوتا ہم پر اس بات میں کوئی حرج ہو یعنی گناہ کہما
شوہر کا حق تجھ پر یہ کہ اگر وہ تیرا ارادہ کرے اور تو پالان شتر پر ہو تب ہی تو اُسکو منع کرے کہما

کہا ہم میں کسی ایک کو حیض آیا ہو اور اُسکے اور شوہر کے لئے سبز ایک بستر یا ایک کھان کے اوپر نہیں
 ہو وہ عورت کیا کرے کہا اپنی ازار اپنے اوپر خوب کس کر باندھے اور شوہر کے ساتھ سو رہے
 شوہر کو مافوق ازار مباح ہو حالانکہ میں مجکو خبر دہنگی کہ حضرت کیا کرتے تھے ایک بار میری رات تھی میں نے
 کچھ جو پیسے اور قرص بنائے حضرت اگر دروازہ بہر کر مسجد میں چلے گئے آپ جب سونے کا قصد
 کرتے تو دروازہ بند کر لیتے اور مشک کا مٹہ باندھ دیتے اور پیالہ اوندھا کر دیتے اور چراغ بجھا دیتے
 میں نے راہ دیکھی کہ آپ پہر کر آئیں تو میں آپ کو قرص کھلاؤں آپ نہ آئے یہاں تک کہ میں سو گئی اور
 حضرت کو سردی لگی آپ میرے پاس آئے اور مجکو اٹھایا اور فرمایا مجھے گرم کر مجھے گرم کرنے کہا
 میں حیض سے ہوں فرمایا تو اپنی دونوں رانیں کھول دے میں نے دونوں رانیں کھول دیں اپنا خاصہ
 اور سر میری ران پر رکھا یہاں تک کہ گرم ہو گئے ایک ہمارے ہمسایہ کی بکری آئی اور اُس نے گھر میں
 گھس کر قصد قرص کا کیا وہ لیکر چلی گئی مجکو قلق ہوا حضرت جاگ اٹھے میں دروازے تک دوڑی
 فرمایا لے لے جو تو قرص سے پائے اور دربارہ گو سفند اپنے ہمسایہ کو ایذا دے **ف** یہی جملہ
 اخیر ولا تو ذی جابرک فی شانہ مطابق ترجمۃ الباب ہی ۳۴ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا یہی بخاری کا
 جنت میں وہ شخص کہ اس میں نہیں ہے ہمسایہ اُس کا شر و فساد سے اُس کے یہ حدیث پہلے ہی گذر چکی
باب کوئی پُرسن گسی پُرسن کو حقیر نہ کری اگرچہ ایک گم گو سفند ہی کیونہ
 اعمر بن حازم اسلمی کی دادی کہتی ہیں حضرت نے مجھے کہا اگر وہ مومن عورتوں کی حقیر نہ کرے
 کوئی عورت تم میں سے اپنی پُرسن کو اگرچہ ایک کراخ سوختہ گو سفند ہو ۳۴ ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے
 کہ حضرت نے کہا یا نساء المسلمات یا نساء المسلمات لا تحقرن جاعة لجمارتھا ولو فرسن
ف دوسرا لفظ انکار فاعیون ہے تم ہر یہ بھیجہ ہر یہ دور کرتا ہے سینہ کے کینہ کو حقیر نہ کرے
 کوئی جارہ اپنی جارہ کو اگرچہ شق فرسن شاة ہو ذکر فرسن میں کہ احقر شیار ہی جو کچھ مبالغہ ہے

عدم احتقار و رد ہدایا میں وہ مخفی نہیں ہے

باب شکایت جابر کا

۱ ابو ہریرہ کہتے ہیں ایک مرد نے کہا اے رسول خدا میرا ایک ہمسایہ ہے وہ مجکو انیدادیتا ہے کہ
تو جا کر اپنا سامان نکال کر راہ میں رکھ دے اُس نے یہی کیا لوگ جمع ہو گئے کہا تم کو کیا ہوا کہ میرا
ہمسایہ مجکو ستاتا ہے میں نے حضرت سے کہا تھا مجھے فرمایا کہ تو جا کر اپنی متاع راہ میں رکھ دے لوگ
یہ سن کر کہنے لگے اللھم العنہ اللھم اخرہ یہ خبر اُس ہمسایہ کو پہنچی وہ آیا اور کہا اپنے گھر چل اے
میں مجکو ہرگز انیداد و لگاؤ **ف** یہ ذکر زمانہ نبوت کا ہوا بتو اگر سارا شہر کسی ہمسایہ پر
کرے تب بھی کچھ اُڑسکو نہوا اور انیدارسانی سے باز نہ آئے ۲ ابو جحیفہ کہتے ہیں ایک مرد
نے حضرت سے شکایت کی اپنے ہمسایہ کی فرمایا اپنا سامان اٹھا کر راہ میں رکھ دے جو کوئی
اُدھر سے نکلے گا وہ اُسکو نفیرن کر لے گا چنانچہ ہر گزرتے والا اُسکو لعنت کرتا تھا وہ پاس
حضرت کے آیا اور کہا لوگ یوں کہتے ہیں فرمایا اللہ کی لعنت انکی لعنت سے بڑھ کر ہے اور جسے
شکوہ کیا تھا اُسکو فرمایا تیرا کام ہو گیا یا شل اسکے ۳ جابر کہتے ہیں ایک مرد پاس حضرت کے
آیا اپنے جار کی تعدی کہنے کو وہ درمیان رکن و مقام کے تھا کہ اتنے میں حضرت آئے اُس نے
حضرت کو دیکھا اور ایک اور شخص آپکی برابر تھا سفید کپڑے پہنے ہوئے نزدیک اُس جگہ
کے جہاں جائز پر نماز پڑھتے ہیں جب حضرت سامنے آئے اُس نے کہا بابی انت و امی یا رسول
اللہ یہ کون شخص تھا ساتھ تمہارے برابر تمہارے سفید کپڑوں والا فرمایا کیا تو نے اُسکو
دیکھا کہا ہاں میں نے خیر کثیر دیکھی فرمایا یہ جبریل تھے رسول میرے رب کے فائز یا یومینی
بالجابر حتی ظننت انہ جاعل لہ میراثا

باب جو ازدی اپنی ہمسایہ کو یہاں تک دھکلا جائے

اٹوبان کہتے تھے جب کوئی دو شخص قطع کرتے ہیں تین دن سے زیادہ پہر ایک مرجاتا ہو اور وہ دونوں اسی مصارت پر مرتے ہیں تو دونوں ہلاک ہوتے ہیں اور ظلم نہیں کرتا کوئی ہمسایہ اپنے ہمسایہ پر اور مقہور کرتا ہو اُسکو یہاں تک باعث ہوتا ہو اُسکو یہ ظلم اس بات پر کہ وہ اپنے گھر سے نکل جائے لکن ہلاک ہو جاتا ہو

باب ذکر ہمسایہ یہودی کا

ابو جہاد کہتے ہیں میں پاس ابن عمرو کے تھا اور نکلا ایک لڑکا بکری کی کمال اودھڑ رہا تھا کہا اے لڑکے جب تو فانی ہو تو ہمارے ہمسایہ یہودی سے شروع کر ایک مرد نے قوم میں سے کہا کیا یہودی سے شروع کرے اصلحہ اللہ کہ میں نے حضرت کو سنا وصیت فرماتے تھے ہمسایہ کی یہاں تک کہ ہم ڈرے کہ اب اُسکو وارث بنادینگے یہ حصہ پہلے ہی گزر چکا ہو مگر تقیوت سند و لفظ

باب ذکر کرم کا

ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت سے پوچھا کون آدمی اکرم ہو کہا اگر محمد عند اللہ اتقا ہو یعنی جو بڑا متقی ہو وہی نزدیک اللہ کے زیادہ کریم ہو کہا ہم یہ نہیں پوچھتے ہیں تو یا اکرم مردم پوچھتے ہیں اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ بن کہا ہم یہ بھی نہیں پوچھتے ہیں کہا پہر کیا معادن عرب کو پوچھتے ہو کہا ان فرمایا خیار کو فی الجاہلیۃ خیار کفر فی الاسلام اذا فقہوا یعنی جو لوگ تم میں بحالت کفر بہتر گئے جاتے تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں جبکہ علم حاصل کر لیں **ف** اس حدیث کو مسلم نے بھی مختصر اس لفظ سے روایت کیا ہو الناس معادن کما عدن الذہب والفضۃ خیار ہم فی الجاہلیۃ خیار ہو فی الاسلام اذا فقہوا مطلب یہ ہو کہ جاہلیت میں تفاوت بالانساب تھا اور اسلام میں بالاحساب ہو اور اول معتبر بن حنیف

کرتائی نہو پس جب فقید ہونگے تو برابر پیر نیگے ورنہ شرف افتد کو ہوگا و لہذا جملہ سادات سے علماء و اطراف
اشرف ہیں اور ترے شرفاء سے اہل تقویٰ افضل و اللہ اعلم

باب احسان کرنا ساتھ نیکی بدے

امام محمد بن حنفیہ نے کریمہ اہل جزاء الاحسان الا الاحسان میں کہا ہو ہی مسجد اللبر والفا
یعنی یہ آیت عام ہو حق میں ہر اچھے برے کے ابو عبید اللہ نے کہا مسجد یعنی مسئلہ ہو؛

باب فضیلت یتیم کے پالنے والے کی

احديث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو دوڑنے والا رائد وں اور سکینوں پر جیسے مجاہد راہ خدا میں
اور جیسے صائم النہار اور قائم اللیل و اسکو ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہو صحیحین
شریفین کا لفظ اخیر ابو ہریرہ سے یہ ہو کا لقاؤ لا یفتر و کا لقاؤ لا یفطر؛

باب فضیلت اُسکی جو اپنے یتیم کو پالے

اعانکشی نے کہا میرے پاس ایک عورت آئی اُسکے ساتھ دو لڑکیاں اُسکی تھیں اُسے مجھے
سوال کیا میرے پاس کچھ نہ پایا مگر ایک دانہ کھجور کا بیٹے وہ اُسکو دیدیا اُسنے دونوں دختر کو باٹ دیا
پھر اُسٹہ کر چلی گئی حضرت آئے بیٹے اُسٹہ کا فرمایا من بلی من هذه البنات شیئا فاحسن
الیھن کن لہ مستدام النار و یہ حدیث پہلے دو بار گزر چکی ہو مگر ارجناب بخاری
کی دلیل پر غایت تفقہ دقیق پر رحمہ اللہ تعالیٰ؛

باب فضیلت اُسکی جو یتیم میں الالبون کو پالے

امرو فری کہتے ہیں حضرت نے فرمایا میں اور کافل یتیم جنت میں مثل ان دونوں کے ہونگے
سفیان نے کہا یعنی سوطی اور اہام ۴ حسن کہتے ہیں ایک یتیم طعام ابن عمر پر حاضر ہوتا تھا ایک دن
کہا نا انگویا اور اُس یتیم کو بلایا وہ نہ ملا جب ابن عمر فارغ ہو چکے تب آیا ابن عمر نے اُسکے لہو کہا نا

شکوایا اوسکے پاس کمانا نہ تھا ستو و شہد لائے گمایہ کہا و اللہ تو بخون نہوا حسن کہتے ہیں بن عقیل
 و اللہ بخون نہوئے مہم سہل بن سعد کا لفظ رخصا یہ ہی میں اور کافل یتیم جنت میں یوں ہونگے
 اور سب اب و وسطی سے اشارہ کیا مہم ابو بکر بن حفص کہتے ہیں عبد اللہ کمانا نہ کھاتے مگر
 اُنکے دسترخوان پر یتیم ہوتا ف ان احادیث میں ذکر یتیم میں ابو یوسف کا نہیں ہے شاید مطلب
 اسکا یہ ہوگا کہ جب مطلق یتیم حکم ہو تو جو یتیم میں ابو یوسف ہے وہ بھی مستحق اس
 رعایت کا ہے

**باب بہتر گمروہ گمروہ جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے
 ساتھ احسان کیا جائے**

احادیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے بہتر گمروہ مسلمانوں میں وہ گمروہ جس میں یتیم ہو اس کے ساتھ احسان
 کیا جاتا ہے اور بہتر گمروہ مسلمانوں میں وہ گمروہ جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ بُرائی کی جاتی ہے کہ میں او
 کافل یتیم جنت میں ہونگے مثل ان دونوں کے اور اشارہ طرف دو انگشت کے کیا

باب یتیم کے لئے مثل پدر مہربان ہو

اعبد الرحمن بن ابی کہتے ہیں داؤد نے کہا تھا کن للیتیم کلاب السجود اور توجان رکھ کہ
 جس طرح تو بولے گا وہی طرح تو کاٹے گا

وہقان سالخوردہ چہ خوش گفت با پسر
 کاوی نو چہ من بجز از کشتہ ندر وی

محتاجی بعد تو نگر کی کہ بہت بُری ہے اور اس سے زیادہ یا بدتر گمراہی ہے بعد ہدایت کے توجہ
 اپنے یار سے وعدہ کرے تو پورا کر اس وعدہ کی کو اگر تو ایسا نہ کر لیا تو تیرے اور اس کے بیچ عداوت
 ہو جائیگی اور پناہ مانگ اللہ کی ایسے صاحب سے کہ اگر تو یاد دلائے تو وہ تیری مدد نہ کرے
 اور اگر تو بھول جائے تو وہ تجھ کو یاد نہ دلائے م حسن کہتے ہیں میں نے ایسے مسلمان پائے ہیں

کہ اُن میں کا کوئی شخص صبح کو یوں کہتا یا اہلیہ یا اہلیہ یتیم کو یا اہلیہ یا اہلیہ
 مسکین کو مسکین کو یا اہلیہ یا اہلیہ جا کر کو جا کر کو واسع بخیا کر دو انہم کل یوم
 تزدلون یعنی اسی میرے گروالو ذرا اپنے یتیم و مسکین و ہمسایہ کی خبر کو تمہارے خیار جلد
 چلے گئے اور تم ہر دن ردیل ہوتے جاتے ہو ہم حسن کہتے تھے تو چاہے تو ایک ایسے فاسق کو
 دیکھ کر تیس ہزار حرف کر کے آگ کی تہ میں جاتا ہوا اللہ اسکو قتل کرے اسکو کیا ہوا ہو کہ اُسے اپنا
 حصہ اللہ کی طرف کا ایک ذرا سی قیمت پر فروخت کر دیا

پہانہ نئی بزر خریدیم

دیر و زکوئی میفر و شان

زرداوم و در دسر خریدیم

اشب بخمار سر گرانم

اور اگر تو چاہے تو اسکو میض و مرید دیکھ راہ شیطان میں اُسکے لئے کوئی واعظ نہیں ہے اُسکے
 نفس سے اور نہ لوگوں میں سے ہم اسما و بن عبید کہتے ہیں میں نے ابن سیرین سے کہا میرے
 پاس ایک یتیم ہے کہ اُسکے ساتھ وہی برتاؤ کر جو تو اپنے بیٹے سے کرتا ہو اور مارا اسکو جیسے تو اپنے
 بیٹے کو مارتا ہو

باب فضیلت اُس عورت کی جس نے اولاد پر صبر کیا اور شوہر نکلیا

احديث عوف بن مالک میں فرمایا ہو میں اور زن سیاہ رخسار کہ اپنے شوہر سے رائد ہو گئی
 اور اپنی اولاد پر صبر کیا مثل ان دونوں انگلیوں کے جنت میں ہونگے **ف** لفظ حدیث
 کا سفعاء الخدین ہو مراد سفعی سواد قلیل ہو یا سیاہی کے ساتھ کوئی اور رنگ مراد یہ ہو کہ اس
 پرورش اولاد میں اپنے نفس کو خوار رکھا اور کسی طرح کی زینت و وفاہیت کی یہاں تک کہ رنگ
 اس کے چہرے کا متغیر ہو کر سیاہی مائل ہو گیا اس حدیث کو منذری نے بلفظ روی روایت کیا ہے
 یعنی ضیف بتایا ہو ابو داؤد کا لفظ یہ ہو میں اور زن سفاء الخدین مثل ان دونوں کے

ون قیامت کو ہونگے یزید بن زریج واسطی نے اشارہ کیا طرٹ سبابہ واسطی کے جو عورت کہ
رائڈ ہو گئی اور صاحب منصب و جمال تھی اُسے اپنی جان کو اپنے یتیموں پر روکا یہاں تک کہ
وہ مجاہد ہوئی یا میری مندری کہتے ہیں السفعاء ہی التي تغیر لونہا الی الکوحۃ والسواد
من طول الاثمة یرید بذلك انہا حبست نفسہا علی اولادہا ولو تزوج ففتحنا
الی الذینۃ والتصنع للزوج انتہی معلوم ہوا کہ روکنا نفس کا تابع ایتام واسطی استحقاق
اس فضل کے کافی ہے یہ ضرور نہیں ہے کہ وہ تمام عمر بے شوہر رہے حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے
سب سے پہلے میں دروازہ جنت کا کھولوں گا لیکن ایک عورت کو دیکھوں گا کہ وہ شتابی کرتی ہے مجھ پر
کہو نکاح کیا ہے اور تو کون ہے وہ کہے گی انا المرقۃ قعدت علی ایتام میں ایک عورت ہوں کہ یتیموں
پر بیٹھ رہی یعنی میں نے بسبب انکی پرورش کے دوسرا شوہر نہیں کیا سواہ ابو یعلیٰ واسنادہ حسن

انشاء اللہ تعالیٰ

باب ادب و یتیم کو

اشمیسہ عتیکہ کہتے ہیں عایشہ کے سامنے ذکر ادب یتیم کا ہوا کہا میں مارتی ہوں یتیم کو یہاں تک کہ
وہ مضبوط ہو **ف** حدیث دلیل ہے جو ادب یتیم پر بغیر تعلیم و تہذیب اخلاق :

باب فضیلت اُس شخص کی جس کا کوئی بچہ مر گیا ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کسی مسلمان کے تین بچے پہر اُسکو آگ چھوڑ کر قسم پوری کرنے
کو **ف** اشارہ ہے طرف اس آیت کے وان منکم اولادھا کان علی ربک حتما مقضیا
۳ ابو ہریرہ نے کہا ایک عورت پاس حضرت کے آئی بچہ لیکر کہا اللہ سے دعا کرو میں تین بچے
دفن کر چکی ہوں فرمایا احتظرت بحظائر شدیدہ من الناس یعنی تو ایک مضبوط دائرہ میں ہو گئی
آگ سے ۴ خالد غنسی کہتے ہیں میرا ایک بیٹا مر گیا مجھ کو سخت رنج ہوا میں نے کہا ابو ہریرہ تم نے

حضرت سے کوئی ایسی شے نہیں مٹنی ہو جس سے ہمارے جی کو طرف سے ہمارے مروون کے تسکین دینا
 کہا یعنی حضرت کو سنا فرماتے تھے صغارا کو دعائیں المحنة یعنی تمہارے چھوٹے بچے جنت
 کے کیڑے ہونگے یعنی بہشت میں چلتے پرتے گھروں میں گھستے پرتے ہم جابر بن عبد اللہ نے
 رخصا کہا ہے جسکے تین بچے مرے اور اُس نے امید اجر کی رکھی وہ جنت میں جائیگا ہم نے کہا اے رسول خدا
 اور دو فرمایا اور دو بیٹے جابر سے کہا واللہ میں خیال کرتا ہوں کہ اگر تم ایک کہتے تو حضرت ایک
 کو بھی فرما دیتے کہا وانا اظنہ واللہ ابو ہریرہ نے کہا ایک عورت بچہ لیکر پاس حضرت کے
 آئی کہا اللہ سے اسکے لئے دعا کر دو کہ میں تین بچے دفن کر چکی ہوں فرمایا احتضرت بخفا فرمادے
 من النار **ف** یہ حدیث عنقریب گزر چکی ہے فقط سند کا تفاوت ہے وہ بھی قلیل اس میں
 بشارت دخول جنت کی صبر عن الاولاد پر حق میں مسلمات مومنات کے ہے ولید الحمد ابو ہریرہ
 نے کہا ایک عورت پاس حضرت کے آئی کہا اے رسول خدا ہکو طاقت تمہاری مجلس میں آنے کی
 نہیں ہے ایک دن کا وعدہ کر دو کہ اُس دن میں ہم پاس تمہارے آئیں فرمایا وعدہ تیرا ظان شخص کا
 گھر ہے اُسی وعدے پر حضرت اُنکے پاس آئے منجملہ احادیث کے یہ بھی فرمایا نہیں ہے تم میں کوئی
 عورت جسکے تین بچے مرے ہوں اور وہ امید اجر کی رکھے لکن وہ جنت میں جائیگی ایک عورت
 نے کہا اور دو فرمایا اور دو سہیل راوی اس حدیث کے مشدد سے حدیث میں اور خوب یاد
 رکھتے کسی کو یہ طاقت نہ تھی کہ اُنکے پاس بیٹھ کر لکھتا ہے ام سلیم کہتی ہیں میں ایک دن پاس
 حضرت کے تھی مجھے فرمایا اے ام سلیم نہیں ہیں دو مسلمان کہ مرین تین بچے اُنکے لکن داخل کرے گا اللہ
 اُن دونوں کو جنت میں اپنے فضل رحمت سے اُنکے حال پر بیٹے کہا اور دو کہا اور دو **ف**
 معلوم ہوا کہ موت ولد سے مان باپ دونوں مغفور ہوتے ہیں اگر صبر و احتساب کیا ہے ۸
 صمصمہ بن معاویہ کہتے ہیں مجھے ابو ذر نے مشک لادے ہوئے بیٹے کہا تمہاری اولاد نہیں

ہو کہا میں تجھے حدیث سناؤں میں کہا ہاں کہا میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے نہیں ہو کوئی مسلمان کہ مرین تین بچے اُسکے جو بلوغ کو نہیں پہنچے لکن داخل کر لیا اُسکو اللہ جنت میں اپنے فضل و رحمت سے جو اُنکے حال پر ہو اور نہیں ہو کوئی شخص کہ آزاد کیا اُسے کسی مسلمان کو لکن کر لیا اللہ عزوجل ہر عضو اُسکا فکاں اُسکا اُسکے ہر عضو سے یعنی ہر عضو اُسکا عوض میں اُسکے عضو کے آگ سے چوٹ جائیگا ۹ انس کا لفظ رفعاً یہ ہو جسکے تین بچے مرے اللہ اُس بچے کو اور اُنکو اپنی زیادت رحمت سے بہشت میں لے جائیگا **ف** یہ بیان رسالہ تسلیۃ المصاب میں تفصیل وار ہو چکا اُس دن اہل غنا و عافیت کو اہل بلا و آفت پر کثرت عطا یا و مزا یا دیکھ کر رشک آویگا کہ میں گے کہ کاش ہماری کہاں دنیا میں قینچی سے کتری جاتی کہ کچ ہم ہی اس مشہور کے مستحق و اہل ^{ہو} ^{ہو}

باب کر اُس کا جسکا کوئی سقط مر گیا ہے

اسہل بن حنظلہ کے بچہ پیدا نہوا تھا انہوں نے کہا اگر اسلام میں ایک بچہ سقط ہو میرے لئے پیدا ہو اور میں اسیداجر کروں تو یہ دو دست تر ہو مجکو اس بات سے کہ ساری دنیا و مافیہا میرے لئے ہو یہ ابن الحنظلہ اُن لوگوں میں سے تھے جنہوں نے نیچے درخت کے بیج کی تھی **ف** میں کہتا ہوں کہ میرے دو بچے اسلام میں مرے ایک تام الخلق دوسرا سقط میں اپنے رب سے اسیداجر کی رکھتا ہوں ۲ عبد اللہ کہتے ہیں حضرت نے کہا تم میں کس کو مال اپنے وارث کا دوست تر ہو اپنے مال سے کہا اے رسول خدا ہم میں کوئی نہیں ہو مگر اُسکو اپنا مال اپنے وارث کے مال سے دوست تر ہو حضرت نے فرمایا جان لو کہ نہیں ہو تم میں کوئی لکن مال اُسکے وارث کا دوست تر ہو اُسکو اپنے مال سے تیرا مال وہ ہو جو تو نے آگے بھیجا اور تیرے وارث کا مال وہ ہو جو تو نے پیچھے چھوڑا فرمایا تم رقبہ کو کیا شمار کرتے ہو کہا رقبہ وہ ہو جسکے اولاد نہیں ہوتی فرمایا نہیں و لکن رقبہ وہ ہو جسے کوئی بچہ آگے نہیں بھیجا فرمایا ہلاتم پہلوان کس کو گنتے ہو کہا

جسکو لوگ پچھاڑنے سکین فرمایا نہیں وکن پہلوان وہ ہر جو مالک ہے اپنے نفس کا وقت غضب کے

باب حسن ملکہ کا

اعلیٰ بن ابی طالب کہتے ہیں کہ جب حضرت بہاری ہوئے کہا اے علی میرے پاس ایک طبقہ
لا میں اُس میں وہ بات لکھوں کہ جس سے میری اُمت گمراہ نہوین ڈرا کہ کہیں مجھ پر سبقت
نکیرین میں نے کہا میں اپنے ذراع سے حفظ صحیفہ کرتا ہوں اور حضرت کا سر در میان میرے
ذراع و عضد کے تھا آپ وصیت کرتے تھے نماز و زکوٰۃ و مالیک کی یہاں تک کہ آپ کی روح
نکل گئی اور حکم دیا شہادت ان لا الہ الا اللہ وان محمدًا عبدہ ورسولہ کا جسے ان دنوں
کی شہادت دی وہ حرام ہوا اگ پر ف اور احادیث میں بھی آیا ہے کہ جس کا آخر کلام یہ
کہ یہ ہوتا ہے وہ بہشت میں جاتا ہے بلکہ جسکو مرتے وقت یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ لا الہ الا
اللہ وہ بھی داخل جنت ہوگا مراد اس شہادت و علم سے اخلاص توحید و نفی شرک ہے محمد ﷺ
کا لفظ رفعاً یہ ہوا جابت کرد و داعی کی اور ہدیہ واپس نہ کرو اور مسلمانوں کو نہ مارو مسلم علی
نے کہا آخر کلام حضرت کا یہ تھا الصلوة والتقوا اللہ فیما ملکتم لایمانکوا

باب سُوءِ ملکہ کا

ابو الدرداء لوگوں سے کہتے تھے ہم کو اُس سے بھی زیادہ پہچانتے ہیں جیسے کہ بیٹھ دواپ
کو پہچانتا ہے ہم نے پہچان لیا تمہارے خیار کو تمہارے شرار سے تمہارے خیار وہ ہیں جنکی خیر
انکی امید اور انکے شر سے امن ہے اور تمہارے شرار وہ ہیں جسے خیر کی امید اور ان کے شر سے
امن نہیں ہے اور ان کا آزاد کیا ہو آزاد نہیں ہوتا ف بیٹھ کہتے ہیں طیب نواشی و دواپ
و بہائم کو کیا طرح جمع ہو بیٹھ کہے بیٹھ کو بیٹھ بھی کہتے ہیں م ابو امامہ کہتے تھے کہ وہ ہر جو اپنی
عطا کو روکتا ہے اور تنہا اُترتا ہے اور اپنے غلام کو مارتا ہے م حسن کہتے ہیں ایک مرد نے اپنے

غلام کو حکم دیا کہ اونٹ پر پانی لائے وہ غلام سو گیا اُس مرد نے ایک شعلہ آگ کا لاکر اُسکا منہ جھلس دیا وہ غلام ایک گنوئین میں گر گیا جب صبح ہوئی پاس عمر بن خطاب کے آیا عمر نے اُسکے منہ کا جھلسا ہونا دیکھ کر آزا کر دیا

باب خادم کا کنوار کے ہاتھ فروخت کر دینا

اعمرؓ نے کہا عائشہؓ نے ایک کنیز برکی تھی عائشہ بیار ہوئیں اُنکے بھتیجوں نے ایک طبیبؓ سے پوچھا اُسے کہا تم مجھے ایک زن مسحوہ کی خبر دیتے ہو جسکو اُسکی کنیز نے جادو کیا ہو میں نے یہ خبر عائشہؓ کو دی عائشہؓ نے کہا تو نے مجھے سچ کیا ہے کہ اُن کا کنیز تھی نہ پائیگی پہرہ اِسکو شمر عرب کے ہاتھ بیچو وہ زنا ایک جنس ہے سودان و ہنود میں بعض نے کہا انہیں کو نہندی میں جٹ اور جاٹ کہتے ہیں

باب عفو کرنا خادم سے

۱ ابو امامہؓ کہتے ہیں حضرت آئے آپؐ کے ساتھ دو غلام تھے ایک علیؓ کو دیا اور کہا اِسکو مت مارنا میں منع کیا گیا ہوں مارنے سے اہل صلوٰۃ کے اور میں اِسکو حب سے میں آیا ہوں سنا ز پڑتے دیکھا ہوں اور دو سر غلام ابو ذرؓ کو عطا کیا اور فرمایا اِسکے حق میں نیکی کی وصیت قبول کر ابو ذرؓ نے اِسکو آزا کر دیا پوچھا کیا کیا کہا آپؐ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں اُسکے ساتھ بھلائی کروں میں نے اِسکو آزا کر دیا ۲ انسؓ کہتے ہیں حضرت مدینہ میں آئے آپؐ کے پاس کوئی خادم نہ تھا ابو طلحہؓ میرا ہاتھ پکڑ کر حضرت کے پاس لے گئے اور کہا ای نبی اللہ انسؓ ایک لڑکا ہوشیار عقلمند ہے یہ آپؐ کی خدمت کر لگا میں نے حضرت کی خدمت کی سفر و حضر میں جب سے مدینہ میں آئے یہاں تک کہ وفات پائی میں نے جو کچھ کیا مجھے نہ کہا کہ تو نے یہ کام اس طرح کیوں کیا اور جو کام میں نے کیا مجھے نہ فرمایا کہ تو نے یہ کام اس طرح کیوں کیا حدیث دلیل ہے کہ اس خلق نبویؐ پر کہ

کسی فعل و ترک النس پر کبھی اعتراض نہ کیا اسی کا نام خلقِ عظیم ہو:

باب غلام چوری کرے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ملک جب چرائے تو اسکو بیچ ڈال اگرچہ ایک نش پر ہو ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ بخاری صحیح نے کہا نش میں دہم ہوتے ہیں اور نواقہ پانچ اور اوقیہ چالیس:

باب خادم قصو کرے

القیط بن صبرہ کہتے ہیں میں پاس حضرت کے آیا راعی نے ایک بچہ بکری کا چراگاہ کو بھیجا تھا حضرت نے فرمایا تو یہ خیال نہ کرنا کہ ہماری سو بکریاں ہیں ہم انکا زیادہ ہونا نہیں چاہتے راعی جب بچہ لایا گا ہم اسکی جگہ ایک گوسفند بیچ کر نیگے پہرہ فرمایا کہ تا تو اپنی عورت کو حبسے کنیز کو مارتا ہو اور جب تو ناک میں پانی ڈالے تو مبالغہ کر مگر یہ کہ نور ذرہ دار ہو:

باب جس نے مہر لگا دی خادم پر ڈر سے بدگمانی کے

ابو العالیہ کہتے ہیں ہکو حکم دیا جاتا تھا کہ ہم مہر لگائیں خادم پر اور ماپ دین اور کن دین اس کراہت سے کہ کہیں انکو بڑی عادت نہ ہو جائے یا کوئی ہم میں بدگمان ہو:

باب جس نے گنا خادم پر ڈر سے گمان کے

اسلمان نے کہا میں گناہوں عرق کو اپنے خادم پر ڈر سے گمان کے دوسرا لفظ انکا یہم ہوائی کا عدد العلوق خشية الظن:

باب ادب خادم کا

ابن عمر نے ایک غلام اپنا سونا یا چاندی دیکر بھیجا تھا اسنے اسکو بدلوایا اور مہلت دی جب نے میں جب پہر کر آیا تو اسکو کوڑے مارے درد ہندہ اور کہا جائے امیری چیز اور قبل نہ کر اسکو ابو مسعود کہتے ہیں میں اپنے ایک غلام کو مارتا تھا پس پشت سے ایک آواز مٹنی کہ جان لے

ای ابا سعو کہ اللہ قادر تر ہے تجھ پر جسے اس پر مینے پہر کر دیکھا تو رسول خدا تھے مینے کہا ای رسول خدا یہ آزاد ہو اللہ کے لئے فرمایا اگر تو اسکو آزاد کرنا تو جگہ لوگ جھوٹی یا لٹ مارتی ہے

باب مت کہہ کہ اللہ تیرا چہرہ برا کر دے

احديث ابو ہریرہ مین فرمایا ہر مت کہو قبح اللہ وجہہ ۲ دوسرا لفظ لکھا یہ ہر مت کہو قبح اللہ وجہہ من الشبه وجہہ یعنی بگاڑ دے اللہ صورت تیری اور اُسکی جسکی صورت تیری سی ہو کیونکہ اللہ عزوجل نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہر ف ظاہر سیاق اس تعلیل کا حکم مشابہ مین ہر اسلئے کہ اللہ تعالیٰ صورت و شکل سے پاک ہر مگر یہ کہ مراد وجہ سے صفت ہو ہے

باب چہرہ کو مار مین بچاؤ

احديث ابو ہریرہ مین فرمایا ہر جب تم مین کوئی اپنے خادم کو مارے تو چہرہ سے بچے ف یعنی منہ پر نہ مارے ۲ جابر کہتے مین حضرت کا گدرا ایک دایہ پر ہوا اسکو دغا تھا اُسکے نهنون سے دھوان نکلتا تھا فرمایا لعنت کرے اللہ اُس شخص پر جس پر یہ کام کیا داغ نہ دے کوئی چہرہ کو اور نہ چہرہ باب جع طمانچہ مارے اپنے غلام کو وہ اسکو آزاد کر دی بغیر اسباب

اہلال بن یسکان کہتے مین ہم کپڑا جیتے تھے مگر مین سوید بن مقرن کے اتنے مین ایک چہرہ کر مین نے نکل کر ایک مرد سے کچھ کہا اُسنے ایک طمانچہ اسکو مارا سوید بن مقرن نے کہا تو نے اسکو طمانچہ مارا مین سات مین کا ساتواں تھا ہمارے پاس نہ تھا مگر ایک خادم ہم مین سے کسی نے اسکو ایک طمانچہ مار دیا تھا حضرت نے حکم دیا کہ اسکو آزاد کر دو ۳ حدیث ابن عمر مین فرمایا ہر جس نے طمانچہ جڑا اپنے غلام کو یا حد ماری اسکو جو اُسے نکلیا تھا تو کفارہ اس قصو کا آزاد کر دینا ہر اسکو ۴ بخیر بن سوید بن مقرن کہتے مین مینے اپنے ایک غلام کو طمانچہ مارا وہ بہاگ گیا مجھ کو میرے باپ نے بلایا اور کہا افسوس

کہ ہم اولاد مقرر سات تھے ہمارا ایک خادم تھا کسی نے ہم میں سے اُسکو ایک طمانچہ مار دیا تھا یہ حکمران سے حضرت کے ہوا فرمایا اذکو حکم دے کہ وہ اُسکو آزاد کر دین کہا اُنکے پاس کوئی خادم نہیں ہو سچا اسکے فرمایا اس سے خدمت لین جب غنی ہوں تو اسکا رستہ خالی کر دین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ آزاد کرنا غلام ضرور کا مستحب و مندوب ہو واجب نہیں ہو ہم سوید بن مقرن مزی نے ایک مرد کو دیکھا کہ اُس نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا کہا تجھے نہیں معلوم کہ صورت حرام ہو یعنی چہرے پر مارنا اور میں ساتواں تھا سات بھائیوں میں زمانہ حضرت میں ہمارا فقط ایک خدمتگار تھا ہم میں سے کسی نے اُسکو طمانچہ مار دیا تھا حضرت نے ہکو حکم دیا کہ ہم اُسکو آزاد کر دین ۵۰ زاذان کہتے ہیں ہم پاس ابن عمر کے تھے انہوں نے اپنے ایک غلام کو بلایا جسکو مارا تھا اُسکی پشت کو ملی کہا کیا شجکو تکلیف دیتی ہو اُس نے کہا نہیں پہر اُسکو آزاد کر دیا پہر ایک لکڑی زمین پر سے اٹھا کر کہا مجکو اس میں برابر اس عود یعنی لکڑی کے بھی اجر نہیں ہو میں نے کہا اے ابا عبد الرحمن تم یہ کیوں کہتے ہو میں نے حضرت کو سنا ہو کہ فرماتے تھے جس نے ماری اپنی مملوک کو حد جو اُس نے نہیں کی یا طمانچہ مارا اُسکے منہ پر تو کفارہ اسکا یہی ہو کہ اُسکو آزاد کر دے؛

باب قصاص غلام کا

اعمار بن یاسر کہتے تھے میں مارتا ہو کوئی شخص اپنے غلام کو اور وہ ظالم ہو اُسکے لئے لکن قصاص لیا جائیگا اُس ضارب سے دن قیامت کے ۲۰ بولیں نے کہا سلمان باہر نکلے چارہ اُنکے دابہ کا آڑی سے گرتا تھا اپنے خادم سے کہا اگر مجکو ڈر قصاص کا نہوتا تو میں شجکو درد مند کرتا یعنی مارتا پیٹتا ۳۳ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو تم ادا کرو حقوق اہل حقوق کو بے سینگ کی بکر کیا قصاص سینگ والی سے لیا جائیگا ۴۴ ام سلمہ کہتی ہیں حضرت میرے گھر میں تھے ایک چوکر کی کوٹھا لگاؤں دیر لگائی حضرت کے چہرے پر غصہ نمایاں ہوا ام سلمہ پر دیکھے پاس گئیں دیکھا کہ وہ کیسل رہی ہو

حضرت کے پاس مسواک تھی فرمایا اگر ڈر قصاص کا یعنی بدلے کا دن قیامت کے نہوتا تو میں تجھ کو اس مسواک سے درونا کر تا محمد بن یحیٰم نے کہا وہ کیسلی تھی ایک ہیسمہ سے جب میں اسکو پاس حضرت کے پکڑ لائی تو میں نے کہا یہ قسم کھاتی ہے کہ اس نے آپکا نگارنا نہیں سنا اسوقت حضرت کے ہاتھ میں مسواک تھی ۵ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جس نے کسی کو مارا اُس سے قصاص لیا جائیگا دن قیامت کے ۶ دوسرا لفظ انکار تھا یہ ہے جس نے ظلم کسی کو مارا اُسکا قصاص ہوگا دن قیامت کے ۷

باب پہناؤ انکو جو تم پہنتے ہو

اعبادہ بن الولید بن عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ میں اور میرے باپ طلب علم کو اس قبیلہ انصار میں نکلے قبل اسکے کہ وہ ہلاک ہو جائیں سب سے پہلے جسکو پہننے دیکھا ابو الیسر صاحب رسول خدا تھے اُنکے ہمراہ ایک اُنکا غلام تھا ابو الیسر ایک لنگی اور چادر پہنی تھی اور اُنکے غلام پر بھی ایک لنگی اور چادر پہنی تھی میں نے کہا اے چچا تم اس غلام کی لنگی لیکر اسکو چادر دیدو یا چادر لیکر لنگی دیدو تو تم پر یا اُسپر ایک حلقہ ہو یعنی ایک جنس کے دو کپڑے اُنہوں نے میرے سر پر ڈالتے ہیں کہ کما اللہ بامرک خذہ اے بیٹے میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا اور اشارہ کیا طرفِ رگِ قلب کے حضرت کو کہ فرماتے تھے کہ کلاؤ انکو جو تم کھاؤ اور پہناؤ انکو جو تم پہننا اور اگر میں اسکو متاع دنیا عطا کروں تو یہ آسان تر ہے مجھ پر اس بات سے کہ یہ میری حسنات دن قیامت کے لے لے ۲ جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں حضرت وصیت کرتے تھے خیر کیساتھ ملو کہین کے اور فرماتے تھے کلاؤ انکو جو تم کھاتے ہو اور پہناؤ انکو جو تم پہنتے ہو اور عذاب نہ دو اللہ عزوجل کی خلق کو ف یعنی خدام و مالک و ملکات کو طرف سے طعام و لباس کے آسائش میں رکھے ردیلون جاہلون کی طرح راندن لوٹندی غلاموں کو مار پیٹ نکلیا کرے کہ یہ داخلِ ظلم ہو اور ظلم دن قیامت کے ظلمات ہوگا اور مظلوم ظالم کی حسنا

چہین لیگا اور اگر حسنات ہوں گے تو مظلوم کی سیئات ظالم پر ڈالی جائیں گی؛

باب غلاموں کو گالی دینا بُرا کہنا

اسمٰعیل بن سوید کہتے ہیں میں نے ابو ذر پر ایک حملہ اور اُنکے غلام پر ایک حملہ دیکھا سبب اس کا پوچھا کہا میں نے ایک شخص کو گالی دی تھی اُس نے میری شکایت حضرت سے کی حضرت نے فرمایا تو نے اُسکو عار دلائی اُسکی مان کی میں نے کہا مان فرمایا تمہارے بھائی تمہارے خادم ہیں اللہ نے اُنکو تمہارے ہاتھوں کے نیچے کیا ہو سو جس کسی کا بھائی اُسکا زیر دست ہو تو چاہئے کہ وہ اُسکو جو آپ کہائے کہلائے اور جو آپ پہنے پہنائے اور تم تکلیف نہ دوان کو اُس چیز کی جو غالب ہو اُنپر اور اگر ایسی تکلیف غالب دو تو مدد کرواد کی **ف** یعنی محنت و مشکل کام میں مخدوم خادم کا شریک ہو جائے اُسکی طاقت سے زیادہ کام نہ لے؛

باب کیا اپنے غلام کی اعانت کرے

اسلام بن عمرو ایک صحابی سے حدیث کرتے ہیں کہ حضرت نے کہا تمہارے ارقاء یعنی عبید و غلام تمہارے بھائی ہیں تم اُنکے ساتھ احسان کرو مدد لو اُنسے اُس کام پر جو غالب ہو تمپر اور مدد دو اُنکو اُس کام پر جو غالب ہو اُنپر ابو ہریرہ کہتے ہیں اعانت کرو عامل کی اُسکے عمل پر اللہ کا عامل نامراد نہیں ہوتا یعنی خادم؛

باب غلام کو اُس کی طاقت سے زیادہ کام کی تکلیف نہ

احادیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو ملوک کو کسانا کپڑا اُسکا دینا چاہئے اور تکلیف نہ دے ایسے کام کی جسکی طاقت اُسکو نوم و دوم سے طریق سے لفظ ابو ہریرہ کا رُفعا یہ ہو للصلوات طعامہ و کسوتہ ولا یكلف الا ما یطیق سم معرو کہتے ہیں ہمارا گذر ابو ذر پر ہوا اُنپر ایک کپڑا تھا او غلام پر حملہ یعنی دو کپڑے پہنے کہا تم اگر اُسکو لیتے اور سوا اُسکے اور اُسکو دیتے تو حملہ ہو جاتا تھا

حضرت نے فرمایا ہو! اخوانو! کہ جہلم اللہ تعالیٰ دیکھو نصرتِ اخواہ تحت یدِ فلیطعہ مما
یا کل ولیلہ ما یلبس ولا یکتف ملغلبہ فان کلہ ما یغلبہ فلیغلبہ علیہ
اسکا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے حدیث دلیل ہے تسویۃ طعام ولباس و عمل میں بحق ممالیک و عبیدہ

باب خرچ کرنا مرد کا اپنے غلام و خدمتگار پر صدقہ ہی

امقدام نے رفقا کہا ہے جو کہلایا تو نے اپنی جان کو وہ صدقہ ہے اور جو کہلایا اپنی اولاد کو اور بی بی
کو اور خادم کو وہ صدقہ ہے **ف** قرینہ ظاہر یہ ہے کہ مراد خادم سے مملوک ہے کنیز ہو یا غلام لکن
لفظ خادم عام ہے ہر خدمت گزار کو پس خدمتگار کا کہلانا بھی داخل صدقہ ہوگا گو مملوک نہ ہو بلکہ ملازم
ہو واللہ اعلم **۴** ابو ہریرہ رفقا کہتے ہیں بہتر صدقہ وہ ہے جو تو نگری کو باقی رکھے اور کھانا تہہ نیچے
کے ہاتھ سے بہتری عیال سے شروع کرتیری جو روکتی ہے مجہر خرچ کر یا مجھ کو طلاق دیدے یعنی چھوڑ
دے تیرا مملوک کتا ہے مجہر خرچ کر یا مجھے فروخت کر دے تیرا بیٹا کتا ہے تو مجھے کسکو سونپتا ہے **۵** ابو ہریرہ
نے کہا حضرت نے حکم دیا صدقہ کا ایک مرد نے کہا میرے پاس ایک دینار ہے فرمایا اپنی جان پر خرچ
کر کہا میرے پاس ایک اور ہے کہا اپنی زوجہ پر خرچ کر کہا میرے نزدیک ایک اور ہے فرمایا اپنے خادم
پر صرف کر پھر تو بینا تر ہے **ف** بعض نے کہا مراد خادم سے اس جگہ داہے سواری ہے لکن لفظ
خادم معجم خود شامل ہر خادم ہو انسان ہو یا کوئی حیوان :

باب جب غلام کے ساتھ کھانا مکروہ رکھیے

ابن الزبیر نے جابر کو سنا کہ کسی نے اُن سے پوچھا خادم مرد کا جبکہ مشقت و گرمی کو اُس سے کفایت
کر یعنی تو اُسکے ساتھ کیا کرنا چاہئے کہا حضرت نے حکم دیا ہے کہ اُسکو بلالے کھانے اور اگر کوئی تم
میں اُسکے ساتھ کھانا پسند کرے تو اُسکے ہاتھ میں ایک نوالہ طعام کا رکھ دے :

باب غلام کو وہ کھلائے جو آپٹائے

ابو جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کان النبی یوصی بالملوکین خیدا ویقول اطعموہم مما تاكلون والبسوہم من لبوسکم ولا تعذبوا خلق اللہ **و یہ حدیث پہلے گزری چکی ہے:**

باب کیا خادم ہمراہ اُسکے وقت کھانے کے بیٹھے

احديث ابو ہریرہ میں فرمایا جو تم میں جب کسی کے پاس اُسکا خادم طعام لیکر آئے تو اُسکو بٹھالے اگر قبول نہ کرے تو کچھ اُس میں سے اُسکو دیدے ۲ ابو مخذومہ کہتے ہیں میں نے اپنے بٹھے کے ساتھ ہوا تھا کہ اتنے میں صفوان بن اُمیہ ایک بڑا طباق لائے کئی نفر اُسکو ایک عبا میں لادے ہوئے تھے ساتھ بٹھے کے وہ جفنہ رکھ دیا عمر نے کچھ مساکین لوگ اور کچھ لوگوں کے غلام بٹھا دیے انہوں نے گردِ عمر کے بیٹھ کر ہمراہ عمر کے کہا یا پھر عمر نے اُسوقت یہ کہہ کر اللہ بے قیود اوحی اللہ قومایرغبون عن ارفائہموان یا کلاو امعہو یعنی بڑا کرے اللہ اُس قوم کا یا ملامت کرے اللہ اُس قوم کو جو اپنے غلاموں کے ساتھ کھانا کھانے سے بے رغبتی کرتے ہیں صفوان نے کہا سُن لو واللہ ہم اُن سے رغبت نہیں کرتے لکن اُن پر اختیار کرتے ہیں واللہ ہم اُن کا طعام طیب نہیں پاتے کہ خود بھی کھائیں اور اُنکو کھلائیں:

باب غلام جب آقا کو نصیحت کرے

احديث ابن عمر میں فرمایا ہو غلام نے جب سید کی غیر خواہی کی اور اپنے رب کی اچھی طرح عبادت بجالایا تو اُسکو دہرا اجر ہوگا ۳ ایک شخص نے عامر مہعبی سے کہا ای اباعمر ہم آپس میں یہ چرچا کرتے ہیں کہ جب کسی شخص نے ام ولد کو آزاد کر دیا پھر اُسکو بیاہ لیا تو وہ مثل اُسکو ہوا جو اپنی بدش پر سوار ہوتا ہو عامر نے کہا ابو بردہ اپنے باپ سے راوی ہیں کہ حضرت نے اُن سے کہا تہاتین آدمی ہیں جنکو دہرا اجر ہو ایک وہ مرد اہل کتاب کا جو اپنے نبی پر ایمان لایا

اور محمد صلعم پر ہی ایمان لایا اُسکے لئے دواجر میں دو مبدہ ملوک جبکہ اُسے حق اللہ کا اور حق آپ
سوالی کا اذ کیا تیسرے وہ شخص کہ اُسکے پاس ایک کنیز تھی جس سے وہ وطی کرتا تھا پہر اُسکو پہا
ادب سکھایا اور بہتر تعلیم کی پہر اُسکو آزا دکر کے اُس سے نکاح کر لیا اُسکے لئے دواجر میں پہر
عامر نے کہا اعطینا کھا بغیر شئی وقد کان یرکب فیماد ونہا الی المدینۃ یعنی یہ حدیث
میں تجھ کو مفت میں عنایت کی ورنہ اس سے کم حدیث میں لوگ سوار ہو کر مدینہ تک جاتے تھے **ف**
ایک وجہ تفصیل سلف کی خلف پر یہ بھی ہو کہ انہوں نے جان و مال خدا کر کے ایک ایک حدیث
کے لئے سفر دور و دراز کیا اُنہر قویہ مشقت و کلفت پڑی پھولوں کو وہ احادیث گریٹے ہاتھ
آئے مہذا کچھ قدر و قیمت اس نعمت عظمیٰ کی نہیں پہچانتے ہیں اب ہر ملک ابجر میں یہ دونوں
فریق برابر ہو سکتے ہیں کہاں ثواب اُس جراحات کا اور کہاں اجر اس راحت کا پہر جن لوگوں
نے خلف میں سے تبلیغ اخبار نبویہ و آثار سلفیہ کی امت مابعد کو کی ہو خواہ بدرس و تدریس خواہ
بتالیف و تصنیف خواہ باشاعت کتب متقدمین خواہ بتسہیل تراجم مؤلفات مفسرین و محدثین انکا
مرتبہ مقدم ہو سائر امت متاخرین پر اور ابجر بقدر نصب ہوتا ہو اب ہر مسلمان انصاف نشان
خود اپنے حق میں اور دوسروں کے حق میں حق بات کہہ سکتا ہو اور عدل کی داد دے سکتا ہو **ابو**
رفعا کہتے ہیں جو ملوک اچھی طرح عبادت اپنے رب کی کرتا ہو اور سید کا فرض اطاعت و نصیحت بجا
لا تا ہو اُسکے لئے دواجر میں ہم ابو بردہ اپنے اپنے رفعا راوی ہیں کہ ملوک کو دہراجر ہو جبکہ وہ
اللہ کا حق اُسکی عبادت یا حسن عبادت میں اور حق اپنے ملک کا جو کہ اُسکا مالک ہو ادا کرتا ہو

باب بندہ راعی ہے

۱۔ حدیث ابن عمر میں فرمایا ہو تم سب راعی ہو اور تم سب سے سوال اُسکی رعیت کا ہوگا وہ
جو امیر ہو لوگوں پر راعی ہو اور وہ مسئول ہوگا اپنی رعیت سے اور مرد راعی ہو اپنے گھر والوں پر

اور وہ مسئلہ ہوگا اپنی رعیت سے اور غلام مرد کا راعی ہو مال پر اپنے سید کے اور وہ مسئلہ ہوگا
اُس سے سن رکھو تم سب راعی ہو اور سب سے سوال ہوگا اُسکی رعیت کا ہم عبداللہ بن مسعود سے
عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتی ہیں میں نے ابو ہریرہ کو سنا کہ تھے بندہ نے جب اطاعت کی اپنے سید کی
تو اطاعت کی اُسے اللہ عزوجل کی پہرچ نافرمانی کی اپنے سید کی تو نافرمان ہو اور اللہ عزوجل کا

باب جو شخص بیع چاہے کہ میں غلام بنوں

۱۔ ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہے بندہ مسلم نے جب اللہ کا حق اور اپنے سید یعنی آقا کا حق ادا کیا تو اُسکے
لئے دو اجر ہیں قسم ہر اُسکی جس کے ہاتھ میں ہو جان ابو ہریرہ کی اگر جہاد نہ تو مارا خدا میں اور حج
اور نیکی کرنا ساتھ مان کے تو میں دوست رکھتا اس بات کو کہ مملوک ہو کر مردوں و عورتوں کا ایک
تینا کا حصول دو اجر پر ہے بشبہ ایسا غلام مالک سے بہتر ہوگا کیونکہ مالک کو اُسکے اعمال کا ایک
اجر ملیگا خواہ زیادہ ہو یا کم اور غلام مذکور کو دہرائو اب تہہ آئیگا سو اپنا بھلا کون نہیں چاہتا ہے؟

باب یوں نہ گئے کہ میرا بندہ

۱۔ ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہیں نہ کہے کوئی تمہارا میرا بندہ میری کنیز تم سب اللہ کے بندے ہو اور
سب عورتیں تمہاری اللہ کی کنیز ہیں اور کہو تو یوں کہو کہ میرا غلام میری جاریہ میرا جوان میری
جوان زن و عورت کی اضافت طرف غریب کے مشعر شرک ہوتی ہے گو قصہ مسلمی میں
نہو اسلئے اطلاق و استعمال سے ایسے الفاظ موہم کفر کے منع فرمایا اسی جگہ سے عبد اللہ بن مسعود
و نحو ہا نام کہنا منع ہے؟

باب کیا لفظ سیدی کے

۱ حدیث ابو ہریرہ میں رفعاً آیا ہے نہ کہے کوئی تمہارا عبدی و امتی اور نہ کہے مملوک ساری و
سہتی بلکہ قتائی و فتائی و سیدی و سیدی کے تم سب مملوک ہو اور رب اللہ عزوجل ہے؟

۳۔ مطرف کے باپ کہتے ہیں میں وفد بنی عامر میں پاس حضرت کے گیا انہوں نے کہا انت سیدنا
فرمایا سید اللہ ہو کہا افضلنا فضلا واعظنا طولا فرمایا تم اپنی بات کرو کہیں شیطان
تکملو اپنا وکیل نہ ٹھیرالے **ف** یہ نہی ابتدا اسلام میں تھی واسطے دفع منطہ شرک کے جب لوگ
توحید کو بخوبی سمجھ گئے تو اجازت دی سید کہنے کی:

باب مرد راعی ہی اپنی اہل میں

۱۔ حدیث ابن عمر میں فرمایا ہو اور تم سب راعی ہو اور تم سب مسئول ہو اپنی رعیت سے امیر راعی ہو اور
وہ مسئول ہو گا اور مرد راعی ہو اپنے گھر والوں پر اور وہ مسئول ہو گا اور عورت راعی ہو گھر پر اپنے
شوہر کے اور وہ سوال کی جائیگی سُن لو تم سب راعی ہو اور سب کے سب مسئول ہو گے اپنی رعیت
سے یعنی دن قیامت کے ۳ مالک بن حویرث کہتے ہیں ہم آئے پاس حضرت کے اور ہم جوان قریب یکدیگر
تھے یعنی عمر میں بیس دن تک پاس حضرت کے رہے حضرت کو گمان ہوا کہ ہم اپنے گھر جانا چاہتے ہیں جسے
پوچھا کہ تم اپنے گھر کن کو چوڑ آئے ہو ہم نے بیان کیا حضرت نرم دل مہربان تھے فرمایا اپنے گھر دن کو جاؤ
انگو سکھاؤ اور حکم کرو اور نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے دیکھا ہو کہ میں نماز پڑھتا ہوں اور جب نماز حاضر
ہو تو ایک شخص تم میں کا اذان دے اور جو شخص تم میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے:

باب عورت راعی ہے

۱۔ حدیث ابن عمر میں فرمایا ہو کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ الامام راع وھو مسئول
عن رعیتہ والرجل راع فی اھلہ والمأة راعیة فی بیت زوجھا والخدام فی مال
سیدہ یعنی یہ الفاظ حضرت سے سننے میں خیال کرتا ہوں کہ یہ بھی فرمایا ہو الرجل
فی مال ابیہ **ف** ترجمہ اس حدیث کا پہلے گزر چکا ہو مراد اس رعایت سے یہ ہو کہ اگر
کسی سے ان میں کسی طرح کی خیانت یا رقت یا عدم دیانت و امانت ہوگی تو اسکا مواخذہ قیامت میں ہوگا

باب جسکے ساتھ احسان کیا جائے وہ اُسکا بدلہ لاکرے

۱۔ جابر بن عبد اللہ نے رفعا کہا ہر جسکے ساتھ کوئی نیکی کی گئی وہ اُسکا بدلہ لاکرے اگر نہ پائے وہ چیز جس سے بدلہ لاکرے تو اُسپر شکر کرے کیونکہ جب اُسپر شکر کریگا تو گویا اُسکی شکر گزاری کی اور اگر پوشیدہ رکھے گا تو گویا کفرانِ نعمت کیا اور جو کوئی آراستہ ہوا اُس چیز سے جو اُسکو نہیں ملے گی ہر تو گویا اُسے دو کپڑے فریب کے پہنے ہیں ۲ ابن عمر کا لفظ رفعایہ ہر جو کوئی پناہ مانگے اللہ کی اُسکو پناہ دو جو کوئی سوال کرے اللہ کا نام لیکر اُسکو دو اور جو کوئی تمہارے ساتھ احسان کرے اُسکا بدلہ لاکر دو اگر نپاؤ تو اُسکے لئے دعا کرو یہاں تک کہ وہ جان لے کہ تم نے اُسکا بدلہ لاکر دیا ہے

باب جو کوئی مکافات نہ پائے وہ محسن ہے لئے دعا کرے

۱ انس کہتے ہیں مہاجرین نے کہا اور رسول خدا لیگئے انصار سارا اجر فرمایا نہیں جب تک تم دعا کرو گے اللہ سے واسطے اُنکے اور شکر کرو گے اُنپر یعنی تب تک تمکو بھی اجر ملے گا

باب جس نے شکر کیا لوگوں کا

۱۔ ابو ہریرہ کا لفظ رفعایہ ہر کاشکر اللہ من لا یشکر الناس یعنی شکر نہیں کرتا ہوا اللہ کا وہ شخص جو لوگوں کا شکر نہیں کرتا ہوا یعنی محسن کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اِسمین اللہ کا شکر بھی ادا ہوتا ہو ۲ دوسرا لفظ انکار رفعایون ہر اللہ تعالیٰ نے نفس سے کہا کہ نخل اُسے کہا میں نہ نکلونگا مگر ناخوشی سے :

باب معونت کرنا مرد کا اپنے بہائی کو

۱ ابو ذر کہتے ہیں حضرت سے کہا گیا کہ کون اعمال بہتر ہیں فرمایا ایمان لانا اللہ پر اور جہاد کرنا اُسکی راہ میں کہا گیا کون گردن افضل ہے فرمایا اگر ان ترقیت میں اور نفیس تر نزدیک اپنی اہل کے کہا ہلا اگر بعضا عمل نہ کر سکے فرمایا اعانت کرے کسی صانع کی یا کام کر دے کئی حرف

یعنی بے وقوف کا کہا ہلا اگر مین اس سے بھی ضعیف نکلون فرمایا چوڑے تو لوگوں کو شر سے کہ
یہ بھی ایک صدقہ ہو جو تو اپنی جان پر کرتا ہو؟

باب اہل معروف دنیا میں اہل معروف دین آخرت میں

اقبیسہ بن برمہ اسدی کہتے ہیں میں پاس حضرت کے تھامنے سنا آپ فرماتے تھے اہل معروف یعنی
نیکی اور احسان کرنے والے دنیا میں آخرت میں ہی اہل معروف ہونگے اور اہل منکر دنیا میں آخرت
میں ہی اہل منکر ہونگے ۲ حرمہ بن عبد اللہ گہر سے چل کر حضرت کے پاس آئے اتنا تھیرے کہ حضرت
نے اُنکو پچا ناجب کوچ کیا جی میں کہا واللہ میں حضرت کے پاس جاؤں لگایا ہاں تک کہ میرا علم زیادہ ہو
کہتے ہیں میں چلا ہاں تک کہ سامنے حضرت کے کھڑا ہوا میں نے کہا آپ مجھ کو کیا حکم کرتے ہیں میں کیا کروں
فرمایا اے حرمہ معروف کر منکر سے بچ پہر واپس ہو کر پاس اپنی سواری کے آیا پہر میں متوجہ ہوا ہاں تک
کہ اپنی اُسی جگہ کے قریب جا کر کھڑا ہوا اور میں نے کہا اے رسول خدا انا حرقِ عمل فرمایا ائت
المعروف واجتنب المنکر وانظر ما یجب اذ نک ان یقول لک القوم اذا قمت من عندہم فا
وانظر المذی نک ان یقول لک القوم اذا قمت من عندہم فاجتنبہ یعنی جو بات تو م کی تجھ کو
پسند آئے کہ وہ تیرے حق میں کہیں تو وہ کام کر اور جس بات کا کہنا تو م سے تجھ کو برا لگے اُس سے تو
بچ جب میں پہر تو میں سوچا دیکھا کہ ان دو کلموں نے کوئی چیز نہیں چھوڑی یعنی اس ارشاد میں سکر
معروف و منکر لگے ۳ معتمر کہتے ہیں میں نے اپنے باپ سے حدیث ابو عثمان کی سلمان سے ذکر کی کہ
سلمان نے کہا ہوا اہل المعروف فی الدنیا ہم اہل المعروف فی الاخرۃ باپ نے کہا میں نے اس
حدیث کو ابو عثمان سے سنا ہے وہ اسکو سلمان سے روایت کرتے تھے تب میں نے جانا کہ یہ حدیث
اسی طرح پر ہے پر میں نے کبھی کسی سے اسکو بیان نہیں کیا ہم ابو عثمان کہتے ہیں قال رسول اللہ

صلو مثله:

باب ہر معروف صدقہ ہی

۱۔ حدیث جابر بن عبد اللہ میں فرمایا ہے کہ کل معروف صدقہ تم ابو موسیٰ کا لفظ رفعاً یہ ہر
 ہر مسلمان پر صدقہ ہے کہ اگر نہ پائے فرمایا اپنے ہاتھوں سے کام کرے اپنی جان کو نفع دے اور
 خیرات کرے کہا اگر یہ نہ کر سکے یا یہ نہ کیا فرمایا تو کسی حاجت مند ملہوں کی اعانت کرے کہا اگر یہ
 نہ کیا فرمایا یا خیر معروف کا حکم دے کہا اگر یہ بھی نہ کیا فرمایا شر سے باز رہے کہ یہ بھی واسطے اس کی ایک
 صدقہ ہے ہم اب ذریعہ خبر دی کہ میں نے حضرت سے سوال کیا تھا ای العیال افضل قال ایمان
 باللہ وجہاد فی سبیلہ قال فای القاب افضل قال اغلاھا ثمنًا وانفسہا عند اہلہا
 قال المایت ان لم افعل قال تعین صانعًا او تصنع لا خرق قال المایت ان لم افعل قال بدع
 الناس من اللہ فانہما صدقۃ تصدق بہما عن نفسک و ترجمہ اس حدیث کا عنقریب یہ
 باب معونۃ الرجل اخاہ گذر چکا ہے بعض الفاظ کا فرق ہے معنی متقارب ہیں ہم ابو ذر کہتے ہیں حضرت
 سے کہا گیا اے رسول خدا دو ثور والے یعنی مالدار لوگ اجور لے گئے یعنی ثواب نماز پڑھتے ہیں ہماری
 طرح اور روزہ رکھتے ہیں ہماری طرح اور اموال زائد خیرات کر دین فرمایا کیا اللہ نے تمکو وہ چیز نہیں دی ہے
 جو تم صدقہ کرو تسبیح و تحمید صدقہ ہے اور شکر گاہ ایک تمہاری کی صدقہ ہے کہا کیا اس کی شہوت میں صدقہ ہے فرمایا
 اگر حرام میں رکھی جائے تو کیا اسپر گناہ ہو گا سو اگر اس کو حلال میں رکھے گا تو اس کے لئے اجر ہو گا
 و حدیث دلیل ہے سعت رحمت الہی پر کہ ہر شہوت مباح پر بھی مثل ذکر خدا ایک اجر مرتب فرمایا
 غیب پروردہ نواز اسی کی ذات بے انتہا ہے دگر پیچ:

باب ایذا کی چیز کے دور کرنے کا

۱۔ ابو ہریرہؓ اسلمی کہتے ہیں میں نے کہا اے رسول خدا مجھے ایسا کام بتاؤ جو جنت میں لے جائے
 فرمایا دور کر ایذا گوارہ سے لوگوں کی و ایذا جیسے پتھر کا ٹٹا شاخ کسی درخت کی جو راہ

چلنے والوں کو ستاتی ہو یہاں سے فضیلت مٹ کر بنانے کی ثابت ہوئی لیکن یہہ فضل ہمراہ
نیت صالح کے معتبر ہو والا فلا ۴ حدیث ابو ہریرہ میں زفقاً آیا ہے ایک مرد کا گذر کاٹے پر راہ
میں ہوا اُسے کہا میں اس کاٹے کو دور کر دو وگنا کسی مرد مسلمان کو ضرر نہ پہنچائے اللہ نے
اُس شخص کو بخش دیا **ف** ظاہر یہہ کہ حج و نیت قبل عمل کے یہہ مغفرت ہوئی ہوگی
واللہ اعلم ۴ حدیث ابو ذر میں فرمایا ہے عرض کئے گئے مجھے اعمال میری امت کے اچھے او
جبرے میں اُنکے محاسن اعمال میں یہہ پایا کہ ایذا کو راہ سے دور کیا اور مسادہ اعمال میں
یہہ پایا کہ سب میں آب مٹی تھا وہ دفن نہ کیا گیا:

باب قول معروف کا

۱۔ حدیث عبداللہ بن زید خطمی میں فرمایا ہے ہر معروف ایک صدقہ ہر **ف** یہہ حدیث بعوم
خوشاں قول معروف ہی ہے ۴ انس کہتے ہیں حضرت کے پاس جب کوئی چیز لائی جاتی فرماتے
اسکو پاس فلا نہ کے لیجاؤ وہ خدیجہ کی دوست تھی فلا نہ کے گھر لیجاؤ وہ خدیجہ کو دوست کہتی
تھی ۴ خدیجہ نے کہا تمہارے نبی نے کہا ہے کل معروف صدقہ:

باب ساگ بہاجی کے کہیت میں جانا اور کچھ اپنے دوش پر نیل

میں اپنے گھر والوں کے پاس لانا

۱۔ عمر بن ابی قرقہ کہتے ہیں میرے باپ نے اپنی بہن سلمان پر عرض کی اُنہوں نے انکار کیا
اور اُنکی ایک کنیز سے جسکو بُقیرہ کہتے تھے نکاح کر لیا ابو قرقہ کو یہہ بات پہنچی کہ درمیان خدیفہ و سلمان
کے کچھ ہے یعنی ناخوشی وہ تلاش میں سلمان کی آئے خبر ملی کہ وہ اپنے مقلد میں ہیں یعنی ساگ بہاجی
کے کہیت میں یہہ اُسی طرف گئے اُنسے ملاقات ہوئی اُنکے ساتھ ایک نیل تھی اُس میں کچھ سا
تھا اپنی لاشی نیل کی رتی میں داخل کر کے اسکو کندھے پر رکھ لیا تھے کہا ای ابا عبداللہ تمہارے

اور خلیفہ کے بیچ میں کیا ہو کہا سلمان کہتا ہوں وہاں انسان عجول یا بہرہ و فوٹن چل کر سلمان کے
گمراہے سلمان گمراہین چلے گئے اور کہا السلام علیکم پیر ابو قہ کو اذن دیا وہ اندر گئے وہاں ایک
نہالچہ دروازے پر رکھا تھا اور نزدیک اُنکے سر کے کچھ اینٹیں تھیں اور ایک جھول اونٹ کی کہا
اپنی کنیز کے فرش پر بیٹھ وہ اس فرش کو اپنے لئے بچھاتی ہو بہر گئے باتیں کرنے کہ خلیفہ ایسی
چیزیں ذکر کرتے تھے جو حضرت اپنے غصے میں اقوام سے فرماتے تھے لوگ سیکس اگر مجھ سے پوچھتے ہیں
کہتا خلیفہ کو اپنی بات کا علم زیادہ تر ہو اور میں اس امر کو پسند کرتا تھا کہ درمیان اقوام کے
عداوتیں پیدا ہوں کسی نے خلیفہ کے پاس جا کر کہہ دیا کہ سلمان نہ تمہاری تصدیق کرتا ہو اور
نہ تکذیب تمہاری بات کی خلیفہ میرے پاس آئے اور کہا یا سلمان بن آدم سلمان میں نے کہا
یا حذیفہ ابن ام حذیفہ تم باز رہو ورنہ میں تمہارے مقدمہ میں عمر کو لکھوں گا جب میں نے اُنکو
عمر کا ڈر دیا تب اُنہوں نے مجھ کو چھوڑ دیا حالانکہ حضرت نے فرمایا ہو کہ میں اولاد آدم سے ہوں
میں نے جس کسی بندے کو اپنی امت میں سے نفرت کی ہو یا بُرا کہا ہو بغیر کُفر کے اور اللہ تو اُسکو
اُس شخص پر صلوة یعنی رحمت و دعا کر دے ۴ ابن عباس کہتے ہیں عمرؓ نے کہا ہمارے ساتھ
ہماری قوم کی زمین پر چلو ہم باہر نکلے پچھلے لوگوں میں ایک میں تھا اور ابی بن کعب اتنے میں
ایک ابراہیم ابی نے کہا اللہم اصر و عنا اذا ہا ہم اُنہیں جا ملے اُنکے رحال تر ہو گئے تھے
کہا ما اصابکم الذی اصابنا یعنی تم نہیں بھیگے جس طرح کہ ہم بھیگے میں نے کہا ابی نے اللہ سے دعا
کی تھی کہ اس بادل کی ایذا کو ہم سے پھیر دے عمرؓ نے کہا لا دعوت لنامعکون یعنی تمہیں اپنی تسکین
ہمارے لئے کیون دعا نہ کی **ف** مطابق اس اثر کی ترجمہ الباب سے فقط اتنی ہو کہ
اس میں ذکر خروج الی الارض کا ہو؛

باب نکلتا طرف ضیعہ کے

۱۔ ابو سلمہ کہتے ہیں میں پاس ابو سعید خدری کے گیا وہ میرے یار تھے میں نے کہا تم ہمارے ساتھ
طون نخل کے نہیں نکلتے وہ ایک کمل سیاہ اوڑھے تھے **ف** حدیث دلیل ہے جو از گلگشت
باغ و نخلستان پر **۲** علی کمر تفضی کہتے ہیں حضرت نے ابن مسعود کو حکم دیا کہ درخت پر چڑھ کر کچھ آسمین
سے لائیں آپ کے اصحاب نے عبداللہ کی پٹلی دیکھی اور ہنسے اُنکی پٹلیاں بہت باریک پٹی
پتلی تھیں حضرت نے فرمایا تم کیا ہنستے ہو عبداللہ کا پائون میزان میں کوہ احد سے زیادہ بھاری
ہوگا **ف** حدیث دلیل ہے فضل ابن مسعود پر یہ منقبت نوید مغفرت و رحمت دیتی ہے:

باب مسلمان اپنے بھائی کا آئینہ ہے

۱۔ ابو ہریرہ کہتے تھے مومن آئینہ ہے اپنے بھائی کا جب اُس میں کوئی عیب دیکھتا ہو تو اُسکی
اصلاح کر دیتا ہو **۲** اسکو ابو ہریرہ نے رفعا بھی اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ مومن آئینہ ہے
اپنے بھائی کا اور مومن پر اور مومن ہو روکتا ہو اُسپر اُسکے ضیعہ کو اور اگر تباہی اُسکو پیچھے سے
اسکے یعنی مال و جان کا حافظ ہوتا ہو ہم مستور د نے رفعا کہا ہے جس نے کہا یا عوض مسلمان کے
ایک لقمہ اللہ اُسکو ویسا ہی لقمہ جہنم کا کھلائیگا اور جو پہنا یا گیا بدلے مرد مسلمان کے پہنائیگا
اللہ اُسکو جہنم سے اور جو کوئی کٹرا ہوا عوض مرد مسلمان کے مقام ریا و سمعہ میں تو اللہ کٹرا کر لے لے گا
اُسکو مقام ریا و سمعہ میں دن قیامت کے:

باب کون سالع و مزراح جائز ہے

۱۔ حدیث والدہ سائبہ میں رفعا آیا ہو نہ لے کوئی تم میں متاع اپنے صاحب کی نہ بطور لعب اور
نہ بطور جد اور جب کوئی تم میں عصا اپنے صاحب کا لے لے تو اُسکو واپس کر دے **ف** یعنی
ہنسی یا بے ہنسی میں کسی کی چیز لے لینا اور اُسکو تنگ و حیران کرنا اور اُس شے کو چپا رکھنا یا

داب رکھنا منع ہو بلکہ اول تو لے نہیں اور اگر بے علمی سے لے لی ہو تو واپس کر دے :

باب دلالت کرنے والا خیر پر مثل فاعل خیر ٹی ہوتا ہی

ابو سعود انصاری کہتے ہیں ایک مرد پاس حضرت کے آیا کہا میں تمک گیا ہوں مجھے سوار کرادو فرمایا مجھے سواری نہیں ملتی لیکن تو فلاں شخص کے پاس جا شاید وہ تجھ کو سوار کرادے وہ اُسکے پاس گیا اُسنے اُسکو سوار کرادیا اُسنے اگر حضرت کو خبر دی فرمایا من دل علی خیر فلہ اجر فاعلہ یعنی جو کوئی دلالت خیر پر کرتا ہو اُسکو برابر فاعل خیر کے اجر ملتا ہی یہ حدیث سنن میں اس لفظ سے بھی آئی ہو الدال علی الخیر کفاعلہ :

باب عفو و صفحہ کرنے کا لوگوں سے

۱- انس کہتے ہیں ایک یہودیہ حضرت کے پاس کو سفند زہر آلودہ لائی حضرت نے کچھ اُس میں سے کھایا پھر وہ عورت پکڑی آئی کہا کیا ہم اُسکو قتل نہ کریں فرمایا نہیں میں ہمیشہ اثر اُس زہر کا حضرت کے اکو ات میں پہچانتا ہوں حدیث دلیل پر اس پر کہ اُسنے تو کوئی کسیر جان میں نہیں رکھی تھی لیکن حضرت نے اتنے بڑے قصور کو معاف کر دیا اور درگزر فرمائی اسی جگہ سے بعض اہل اللہ اپنے خون کو بھی معاف کر دیتے تھے جیسے امام حسن علیہ السلام نے قاتل کو عفا کر دیا تھا یا مرزا مظہر جان جاناں رح نے ۲ وہب بن کیسان نے ابن ابی بکر کو بالائی منبر سنا کہتے تھے خذ العفو وأمر بالعرف وأعرض عن الجاہلین پھر کہا واللہ واللہ نے حکم نہیں کیا انکے اخذ کرنے کا مگر لوگوں کے اخلاق سے سوسم ہر اندکی میں انکو لوگوں سے اخذ کروں گا جب تک کہ انکی صحبت میں رہو نہ گناہم ابن عباس نے رفقا کہا ہے سیکھو اور آسانی کرو مشکل میں نہ ڈالو اور جب غصہ آئے کسی کو تم میں ٹوہ خاموش ہو رہے :

باب انبساط کرنا لوگوں کے ساتھ

۱۔ عطا بن یسار کہتے ہیں میں ابن عمر سے ملائیے کہا مجھے خبر دو حضرت کی صفت کی تو ریت میں کہا اُن و اللہ وہ موصوف ہیں تو ریت میں ساتھ بعض صفت کے جو قرآن میں ہیں یا ایہا النبی انا ارسلناک شہداً و مبشراً و نذیراً و حرزنا الامین انت عبدی و رسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا صخاب فی الالمواق ولا یدفع بالسیئۃ السیئۃ ولكن یعفو و یغفر ولن یقبضہ اللہ تعالیٰ حتی یتیوبہ الملة العوجاء بان یقولوا لا اله الا اللہ و ینفتح بہ اعینا عمیا و اذا ناصحاً و قلوباً غلفاً ۲ ابن عمرو نے کہا یہ آیت جو قرآن میں ہے یا ایہا النبی انا ارسلناک شہداً و مبشراً و نذیراً اسی طرح تو ریت میں ہر ۳۳ معاویہ نے کہا ہر مینے حضرت سے ایک بات سنی اللہ نے مجھ کو اُس بات سے نفع دیا فرماتے تھے توجہ پیروی شک کی لوگوں میں کر لگا تو انکو بگاڑ دیکھا سو میں اُن میں اتباع ریت کا نہیں کرتا ہوں کہ انکو بگاڑ دوں و یعنی ہر شخص کے حق میں بدگمان اور شک رہنا اچھا نہیں ہوا اس شک کی مزاج ہونے سے لوگ بگڑ جاتے ہیں ہم ابو ہریرہ کہتے ہیں میرے ان دونوں کا نون نے سنا اور ان دونوں انکوں نے دیکھا کہ حضرت نے اپنے دونوں ہاتھوں سے دونوں کھنسن یا حسین کے پکڑے اور پائون انکے حضرت کے قدم پر تھے اور حضرت فرماتے تھے چہرہ وہ لڑکا چڑھا حتیٰ کہ اُس نے دونوں قدم اپنے حضرت کے سینے پر رکھے پھر حضرت نے کہا اپنا منہ کھول پھر اُسکا بوسہ لیا پھر فرمایا اللہ احبہ فانی احبہ و یہ قصہ دلیل ہے کمال فضل و متبعت حسن یا حسین پر علیہما سلام اللہ تعالیٰ اور اس حدیث سے نہایت انبساط حضرت کا ساتھ لوگوں کے ثابت ہوا قرآن میں فرمایا ہوا انکے لعلی خلق عظیمہ

باب مسکراتے کا

۱۔ جریر کہتے تھے نہ دیکھا مجھ کو حضرت نے جب سے کہ میں اسلام لایا لیکن میرے منہ پر تبسم فرمایا

اور کہا داخل ہوگا اس دروازے سے ایک مرد خیر فرمایا اس کے چہرہ پر مسخ ملک ہی پر جبریر
آئے یہ تبسم بطور انبساط کے تھا اور حق میں جبریر کے ایک نوید مغفرت ہی ہے

تبسمیٰ ز تو بہر علاج می طلبد

بر آسمان چہارم سچ بیارست

۳ عائشہ کہتی ہیں میں نے حضرت کو کبھی مٹنہ بہر کر ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کا کوا نظر آئے بس یہی
تبسم کرتے تھے وہ کہتی ہیں اور جب بادل یا ہوا کو دیکھتے آپ کے چہرے میں پہچانا جاتا تھا
ای رسول خدا لوگ تو ابر کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اس امید سے کہ اُس میں پانی ہوگا اور
میں نکو دیکھتی ہوں کہ جب تم ابر دیکھتے ہو تو تمہارے چہرے میں کراہت پہچانی جاتی ہے کہا
ای عائشہ مجھ کو کس نے اسن دیا ہو اس سے کہ اُس میں عذاب ہو ایک قوم ہو اسے
مغذب ہوئی اور ایک قوم نے اس ابر سے عذاب دیکھا قالوا هذا عارض مضرنا

باب ضحک کا

۱۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا کم کر ہنسنا بیشک کثرت ضحک کی مراد کرتی ہے دل کو

کہ صبح باخت نفس دو بار خندیدن

سبا و در صد و بیشمار خندیدن

۲ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تم بہت نہ ہنسا کرو کہ بہت ہنسنا دل کو مارتا ہے ابو ہریرہ کہتے ہیں
حضرت ایک گروہ پر اپنے اصحاب سے نکلے وہ ہنستے اور باتیں کرتے تھے فرمایا قسم یہ اسکی جیسے
ماتہ میں ہے جان میری اگر تم جانو جو میں جانتا ہوں تو ہنسو تم تھوڑا اور دو تم بہت پہر چلے گئے
اور قوم کو رلایا اللہ نے حضرت کو وحی کی اے محمد تو کیوں نا امید کرتا ہو میرے بندوں کو تب پہر
آئے اور فرمایا ابشر واسمہ قد و اوقار بوالعینی خوش ہو جاؤ اور سید ہو رہو اور اچھے کام کرو

باجب سامنے آئے تو پورا سامنے آؤ اور جب پیٹ پیٹے تو پورے پیٹ پیٹے

۱۔ ابو ہریرہ کہی حضرت سے حدیث کرتے تو یوں کہتے حدیثیہ اہل الشرفین با بیض

الشخصین اذا قبل جمیعاً و اذا اذبراد بر جمیعاً لم ترعین مثله و لن ترأه یعنی یہ سید
محسے اُس شخص نے بیان کی ہے جو بہت لبنی ملکوں کا اور سفید پہلو ہے جب سامنے ہوتا ہے تو پورا
ہوتا ہے اور جب پشت پہنچتا ہے تو پوری پہنچتا ہے یعنی ٹکڑے نہیں دیکھتا بلکہ وقت اقبال و ادبار کے
یکساں تمام بدن مقبل و مدبر ہوتا ہے کسی آنکھ نے ویسا شخص نہیں دیکھا اور نہ دیکھے گی حسان
بن ثابت نے کہا ہے ۵

| | |
|------------------------|--------------------------|
| واحسن منك لو ترقط عینی | واحسن منك لو تلاء النساء |
| خلقت مبرأ عن كل عیب | كانك قد خلقت كما تشاء |

باب جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے

۱- ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے ابو الہیثم سے کہا تیرے پاس کوئی خادم ہے کہ انہیں فرمایا
ہمارے پاس جب قیدی آویں تو تو بھی آنا حضرت کے پاس دو اس آئے اوکے ساتھ تیسرا
نہ تھا ابو الہیثم آئے حضرت نے فرمایا ان دو میں سے ایک پسند کر لے کہا آپ ہی میرے لئے پسند
کر دیں فرمایا المستشار موثق لے اسکو کہ میں اسکو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور قبول کر اسکے حق میں
وصیت خیر کی انکی عورت نے کہا تو نہ پہنچو گا اُس بات کو جو حضرت نے اسکے باری میں فرمائی ہے
مگر یہ کہ تو اسکو آزاد کر دے کہ یہ آزاد ہے حضرت نے فرمایا اللہ نے نہیں بھیجا کوئی نبی اور ظیف
لکن اُسکی دو بھانجے تھے ہیں ایک وہ جو اسکو حکم معروف کا دیتا اور منکر سے منع کرتا ہے اور دوسرا بطا
وہ جو اسکے فساد میں تصور نہیں کرتا ہے اور جو بچا برے بٹانے سے وہ بچ گیا :

باب مشورہ کا

۱- ابن عباس نے یہ آیت یوں پڑھی و شاؤرھو فی بعض الامر م حسن نے کہا واللہ
مشورہ نہ لیا کسی قوم نے کہی لکن راہ پائی اُسکی جو بہتر تھا پاس اُن کے پہر یہ آیت پڑھی

وامرہو شورہ بی بھم

باب گناہ اُسکا جس نے اشارہ کیا اپنی بہائی پر غیر رشد کا یعنی مصلحتی

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو جس نے کہا مجھ پر جو بیٹے نہیں کہا ہو وہ بتا کر کہے نشست گاہ اپنی آگ میں اور جس سے مشورہ لیا اُسکے بہائی مسلمان نے اور اس نے اشارہ کیا اُس پر غیر رشد کے تو یہ خائن ہوا اُسکا اور جس نے فتویٰ دیا کوئی فتویٰ بغیر نبوت کے تو اُسکا گناہ فتویٰ لینے والے پر ہو

باب دوستی رکھنا لوگوں کے درمیان

۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں تم ہر اُسکی جسکے ہاتھ میں ہر چابی داخل نہو گے تم جنت میں یہاں تک کہ مسلمان ہو اور مسلمان نہو گے تم یہاں تک کہ اُس میں دوستی رکھو اور سلام پہلاؤ دوست بنو اور دور رہو دشمنی سے کہ یہ حلقہ ہے میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ یہ بال مؤذتی ہو و لکن دین کو مؤذتی ہو و حدیث دلیل ہے اس پر کہ باہم اہل اسلام کے اتحاد چاہئے نہ نبض و فساد کہ اس سے تینا خرابی دنیا کی ہوتی ہے بلکہ دین بھی برباد جاتا ہو ۲۔ ابراہیم بن ابی اسید سے بھی مثل اُسکے روایت ہے

باب الفت کا

۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ روح دو مومنوں کی ملاقات کرتی ہے ایک دن کی راہ میں اور نہیں دیکھا ہو ایک نے اون دو میں سے اپنے صاحب کو ف یعنی یہ ملاقات بسبب الفت غالباً کے ہوتی ہے اگرچہ سابقہ صورتی ہو ۲۔ ابن عباس کہتے تھے نعمتوں کا تو کفران اور رحم کا قطع ہوتا ہے شمل تقارب قلوب کے کوئی شے نہیں دیکھی یعنی ۵

بچہ بنائی محبت کہ خالی از خلل ست

خلل پذیر بود ہر بنا کہ می بینی

عمیر بن سختی کہتے ہیں ہم باتیں کرتے تھے کہ سب سے پہلے جو چیز کہ لوگوں سے اُٹھ جائے گی وہ الفت ہے ۵

ای جان ہمارے دور میں الفت کہہ گئی

کیا چپ رہی ہو یا وہ کہیں جا کے گر گئی

باب مزاح یعنی ظرافت و خوش طبعی کرنے کا

۱۔ انس بن مالک کہتے ہیں حضرت اپنی بعض عورتوں پر آئے اُنکے ہمراہ ام سلمہ تھیں فرمایا یا ابیخشفہ تردیداً سو قُلْ بالقواریر یعنی اے ابیخشفہ آہستہ روی کرنا نکلنے میں ان شیشیوں کے اقبوا نے کہا حضرت نے وہ بات کہی کہ اگر کوئی شخص تم میں کا کتا تو تم اس پر عیب لگاتے وہ بات یہ ہے سو قُلْ بالقواریر عورتوں کو تشبیہ شیشیوں سے دی سرعت کسٹر میں ابیخشفہ نام تھا شتر بان حدی خوان کا

کو من قلوب رفاقہ انزعسہم | یا حادی العیسى ففقا بالقواریر

۲۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت سے کہا آپ ہنسے مداعت کرتے ہیں یعنی مزاح فرمایا میں نہیں کتا مگر حق یعنی میری ہنسی و ظرافت بھی سچی ہوتی ہے مسلم بکر بن عبید اللہ کہتے تھے حضرت کے اصحاب خزنہ بازی کرتے جب حقائق ہوتے تو وہی رجال ہوتے و یعنی باہم خوش طبعی کرتے لکن وقت تحقیق کے علماء تھے ہم عائشہ نے پاس حضرت کے مزاح کیا اُنکی مان نے کہا اے رسول خدا بعض عبادات یعنی مزاحات اس قبیلہ کناہ کے ہیں فرمایا بل بعض مزاحنا هذا للی یعنی بلکہ بعض مزاح ہمارا ہی اسی قبیلہ کا ہے انس بن مالک کہتے ہیں ایک آدمی آیا وہ حضرت سے سواری مانگتا تھا فرمایا میں تجکو ادٹنی کے بچے پر سوار کروں گا اُس نے کہا اے رسول خدا بہلا میں اس ولد ناقہ کو کیا کروں گا فرمایا وھل تلدا لابل الا النوق یعنی اوٹوں کو یہی اونٹنیاں تو ضعی ہیں :

باب مزاح کرنے کا ساتھ بچے کے

۱۔ انس بن مالک کہتے ہیں حضرت اخلاط کرتے تا انکہ میرے چھوٹے بھائی سے کہتے یا ابا عبد مافعل النغیر یعنی کھویا تمہاری چڑیا کیا کرتی ہے ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے ماتہ حسن حسین کا کپڑا پہراؤنکے پاؤں اپنے پاؤں پر رکھ کر کہا اوپر چڑھو :

باب حسن خلق کا

۱۔ حدیث ام الدرداء میں فرمایا ہو نہیں سکتی کوئی چیز ترا زو میں زیادہ بہاری حسن خلق سے و حسن خلق سے مراد درستی جملہ اخلاق ظاہر و باطن اور احسان صورت و معنی ہو نہ فقط کشادہ پیشانی و بشاشت و جہ ۲ ابن عمر و کہتے ہیں حضرت نہ بد کلام تھا اور نہ مشکلف بکلام بدا اور فرماتے تھے بہتر لوگ تمہارے وہ ہیں جنکے اخلاق بہت اچھے ہیں ۳ عمر و بن شعیب عن ابیہ عن جده نے حضرت کو سنا فرماتے تھے میں خبر دوں گا تم کو کہ کون دوست تر ہے مجھ کو اور قریب تر ہے مجھ سے مجلس میں دن قیامت کے قوم خاموش رہی آپ نے دو یاتین بار اعادة اس کلام کا کیا تو میں نے کہا مان ای رسول خدا فرمایا احسنکم خلقا یعنی وہ شخص جس کا خلق بہت اچھا ہو ۴ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے انا بعثت لاکم صالحی الا اخلاق یعنی میری بعثت واسطے تمام اخلاق صالحہ کے ہوئی ہو ۵ عائشہ نے کہا اختیار نہیں دیا گیا حضرت کو درمیان دو امر کے مگر جو ان میں آسان تر تھا اس کو اختیار کیا جب تک کہ وہ گناہ نہ تھا اگر گناہ ہوتا تو ابعد مردم ہوتے اُس سے اور بدلہ نہ لیا حضرت نے اپنے نفس کا مگر یہ کہ اللہ کی کسی حرمت کا ہنسک ہوتا تو اللہ عز و جل کے لئے انتقام لیتے مع در عفو لذیست کہ در انتقام نیست ۶ عبداللہ نے کہا اللہ نے بانٹا در میان تمہارے اخلاق کو جس طرح کہ بانٹا در میان تمہارا از راق کو اور اللہ دیتا ہو مال اس کو جس کو دوست رکھتا ہو اور جس کو دوست نہیں رکھتا اور نہیں دیتا ایمان مگر اسی شخص کو جس کو دوست رکھتا ہو اب جو کوئی بخیل کرے مال کے خرچ کرنے میں اور ڈرے دشمن سے لڑنے میں اور خوف کرے رات کی مشقت اٹھانے سے اس کو چاہئے کہ وہ اس قول کو کثرت سے کہے لا الہ الا اللہ و سبحان اللہ و الحمد للہ واللہ اکبر یعنی یہ اقوال بدل میں سخا و جہاد و تہجد کے وللہ الحمد



باب حسن خلق کا جب کہ فقیہ ہو جاوین

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں رفعاً آیا ہے کہ آدمی اپنے حسن خلق سے درجہ قائم باللیل کا پالیتا ہے ۳۵ دوسرا لفظ انکار فعا یہ ہے بہتر تمہارا اسلام میں وہ شخص ہے جس کے اخلاق بہت اچھے ہوں جبکہ فقیہ ہو جاوے سم ثابت بن عبید کہتے ہیں نہیں دیکھا میں نے کسی شخص کو حلیل ترجیکہ میں ہمراہ قوم کے اور نہ خوش نشین تراپنے گھر میں زید بن ثابت سے :

باب سخاوت نفس کا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے نہیں ہے تو نگری کثرت سامان سے وکن تو نگری نفس کی بے نیازی ہے یعنی تو نگری بدل ست نہ مال ۳ انس کہتے ہیں میں نے حضرت کی دس برس خدمت کی مجھے کبھی اُن نہ کہا اور جو شے میں نے نہ کی مجھے نہ کہا کہ تو نے یہ نہ کیا کیونکہ کیا اور جو شے میں نے نہ کی مجھے نہ کہا کہ تو نے کیونکہ کی ۳ انس بن مالک کہتے ہیں حضرت رحیم تھے آپ کے پاس جو کوئی آتا اُس سے وعدہ کرتے اور پورا کرتے اگر آپ کے پاس کچھ ہوتا نماز کی اقامت ہوتی تھی کہ ایک اعرابی آیا اُس نے آپ کا کپڑا کپڑا اور کہا میرا تمہارا کام باقی رہ گیا ہے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اُسکو بھول جاؤں آپ اُسکے ہمراہ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ اُسکے کام سے فارغ ہوئے پھر اگر نماز پڑھی ہم ابن زبیر کہتے ہیں میں نے ان دو عورتوں عایشہ واسمار سے بڑھ کر کوئی عورت سخی تر نہیں دیکھی دونوں کا جو مختلف تھا عایشہ ایک شے کو دوسری شے کے ساتھ جمع کرتی رہتیں جب اُنکے پاس بہت سی چیزیں جمع ہو جاتیں تب بانٹ دیتیں اور اسامیٰ کل کے لئے کوئی شے اپنے پاس نہ رکھتیں :

باب شح یعنی تجل شدید کا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جمع نہیں ہوتا غبار راہ خدا میں اور دہواں جہنم کا جو میں کسی بندے کے ہرگز اور نہیں جمع ہوتا شح وایمان دل میں کسی بندے کے ہرگز ظاہر سباق یہ ہے کہ مراد

راہ خدا سے جہاد ہی لیکن اگر عزم لفظ کا اعتبار کریں تو یہی ہو سکتا ہے اللہ کا فضل عظم اور کرم عظیم ہی ۳
 حدیث ابو سعید خدری میں رفقاً آیا ہے کہ دو خصلتیں ہیں کہ نہیں جمع ہوتی ہیں مومن میں بخل و سوء خلق ۴
 ابن عباس کہتے ہیں حضرت سے پوچھا کون سا دین احب الی اللہ ہے کہا خفیۃً محمدی و صریحاً صندہ ہر شیخ کی
 ۵ ابن عمر کہتے ہیں چار خصال ہیں جب وہ تجھ کو عطا ہوئے تو اب ضرر نہ کرے گی تجھ کو وہ چیز جو کہ الگ رہی ہے
 تجھ سے بخیر و دنیا کے حسن خلقیہ عفان طعمہ و صدق حدیث و حفظ امانت ۵ ابو ہریرہ نے رفقاً کہا ہے تم جانتے
 ہو کہ کون چیز بہت داخل کرتی ہے دوزخ میں کہا اللہ در رسول جانین فرمایا و داجوت فرج و دم اویست
 داخل کرنے والی جنت میں تقویٰ اللہ کا اور حسن خلق ہے ۶ ام الدرداء کہتی ہیں ایک رات ابو الدرداء
 نماز پڑھتے ہوئے کو کھڑے ہوئے روتے تھے اور کہتے تھے اللھم احسن خلقی فحسب خلقی صبح تک یوں ہی
 کہتے رہے میں نے کہا ای ابو الدرداء آج ساری تمہاری دعا نہ تھی مگر اسی حسن خلق میں کہا ای ام دردا
 بندہ مسلم اپنا خلق نیک کرتا ہے یہاں تک کہ وہ حسن خلق اسکو جنت میں لے جائیگا اور اپنے خلق کو بد کرتا ہے
 یہاں تک کہ بد خلقی اسکو دوزخ میں لے جائے گی اور بندہ مسلم بخش دیا جاتا ہے اور وہ سوتا ہوتا ہے
 میں نے کہا ای ابو الدرداء کیونکر اسکی مغفرت ہوتی ہے اور وہ ناکم ہوتا ہے کہا اسکا بھائی رات کو اٹھ کر
 تھک پڑتا ہے اور اللہ سے دعا کرتا ہے اللہ اسکی دعا قبول کرے اور وہ اپنے بھائی کے لئے دعا کرتا ہے
 اس کے حق میں ہی اللہ دعا قبول فرماتا ہے ۷ اسامہ بن شریک کہتے ہیں میں پاس حضرت کے تھا اعراب
 آئے اور بہت سے اعراب آئے ادھر ادھر سے سب لوگ چپ ہو گئے سوا اونکے کوئی بات نہ کرتا تھا
 انہوں نے کہا ای رسول خدا کیا ہے چرچ نبی گناہ ہو کذا و کذا میں امور ناس سے جو لباس بہا میں
 کچھ اشیاء کا ذکر کیا حضرت نے فرمایا ای اللہ کے بندو اللہ نے چرچ کو موقوف رکھا ہے مگر وہ شخص جس سے
 کسی امر ظلم کو فرض کر لیا ہے کہ وہ حاج و مالک ہے کہا ای رسول خدا ہم دعا کریں فرمایا ان ای بندو اللہ
 کے شرم وادار و کردار اللہ عز و جل نے کوئی بیماری نہیں بنائی مگر اسکے لئے شفا رکھی ہے سوا ایک بیماری

کے کہا وہ کون ہوا رسول خدا فرمایا بڑا پاکہا ای رسول خدا بہتر چیز جو انسان کو ملی ہو کیا ہے
 فرمایا خلقِ حسن ۸۰ ابن عباس کہتے ہیں حضرت ابو دنا سے ساتھ خیر کے اور بڑے ابو دنا
 میں ہو جاتے تھے جبکہ جبریل آپ سے ملاقات کرتے جبریل ہر شب رمضان میں آتے حضرت اونکو
 قرآن سناتے جبریل کی ملاقات سے حضرت سچ در سچ سے بھی زیادہ توجہ اور جاتے ۹ حدیث
 ابی سعید و انصاری میں فرمایا ہے حساب لیا گیا ایک شخص کا تھے پہلے لوگوں میں اُسکے لئے کوئی خیر
 نہ ملی لکن وہ ایک آدمی تھا کہ لوگوں سے ملتا جلتا رہتا اور آسودہ حال تھا اپنے غلاموں سے کتا
 در گذر کرتا و تم ننگہ ست سے اللہ نے فرمایا فخنن الحق بذلک منہ پھر اُس سے تجاوز فرمایا
 ننگہ نوازی و انصاف پروری اسی کا نام ہے کہ جو کام بندے سے اچھا بنجا دے وہ کام طرت سے
 اللہ کے حق میں بندے کے بالا والی صادر ہو ۱۰ ابو ہریرہ نے کہا ہے مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 اکس ما یدخل الجنة قال تقوی اللہ وحسن الخلق قبل و ما الکن ما یدخل النار قال الا جونا
 الفم والفرج ۱۱ ترجمہ اس حدیث کا پہلے گز چکا ہے حدیث دلیل ہے اس پر کہ تقویٰ خلق حسن جو
 دخول جنت ہوگا اور دفع میں جانا اکثر سبب شہوت بطن و شہوت فرج کے ہوتا ہے یہ دونوں شہوت
 منجملہ ملکات کے ہیں انکا بیان رسالہ لسان العرفان وغیرہ میں بسط سے کیا گیا ہے ۱۲ اناس بن
 سمان انصاری نے حضرت سے بڑا شتم کو پوچھا تھا فرمایا بڑ حسن خلق ہے اور اشم وہ ہے جو تیرے
 جی میں تنے بنے اور تو لوگوں کا مطلع ہونا اُس پر مکر وہ جانے ۱۳ اس سے بہتر و جامع حد
 حۃ و سیئہ کی نہیں ہو سکتی ہے یہ حد شامل جملہ انواع بُرا اور محیط جمیع اقسام اِثام ہے ۱۴

باب بخل کا

۱۔ جابر کہتے ہیں حضرت نے فرمایا کون سردار ہے تمہارا ای نبی سلمہ نے کہا جابر بن قیس مگر ہم شکو
 بخیل جانتے ہیں فرمایا کون بیماری بدتر ہے بخل سے بلکہ تمہارا سردار عمرو بن الجموح ہے یہ عمرو

انکے اصنام پر جاہلیت میں مقرر تھا اور حضرت کی طرف سے ولیمہ کرتا جبکہ حضرت بیاہ کرتے **ف**
 یعنی سخی النفس تھا حدیث دلیل ہوا سپر کہ مرد بخل لائق سرداری کے نہیں ہوتا ہوا سردار وہ ہوا
 جو سخی جو اذ فیاض ہو ۲ و را د کا تب مغیرہ نے کہا ہوا کہ معاویہ نے مغیرہ بن شعبہ کو خط لکھا کہ تو نے
 حضرت سے جو شے سنی ہو وہ لکھ ہیج مغیرہ نے لکھا کہ حضرت منع فرماتے تھے قیل وقال واضاعت مال
 و کثرت سوال اور منع و مات و تحقق اہمات و واد بنات سے **ف** یہ سب چہ چیزیں ہیں جن سے
 شارع نے نہی فرمائی ہو قیل وقال سے مراد گپ شب زیادہ گوئی کلام فضول کرنا ہوا اور منع سے مراد
 بخل اور بات سے مراد طمع کرنا ہوا ۳ جابر کہتے ہیں سوال نہ کئے گئے حضرت کسی شے سے کہی اور اپنے
 لاکھا ہو یعنی انکا کر کیا ہو ۵

مگر با شہد لا الہ الا اللہ

عرفت لا زبان مبارکش ہرگز

حدیث دلیل ہو دم بخل پر

باب مال صالح واسطے مرد صالح کے ہی

اس عمرو بن عاص کہتے ہیں حضرت نے مجھ کو کہلا بھیجا اور حکم دیا کہ میں اپنے کپڑے و تیار دست
 کر کے آؤں میں نے ایسا ہی کیا اور آیا آپ وضو کر رہے تھے میری طرف غور سے دیکھا پہر لگا ہونچی
 کی اور کہا اے عمرو میں چاہتا ہوں کہ تجھ کو ایک لشکر پرافسر کر کے بیجون اللہ تجھ کو غنیمت کا مال دے
 میں تیرے لئے مال کی رغبت صالحو کرتا ہوں میں نے کہا انی لہ اسلمو رغبتہ فی المال انما اسلمت
 رغبتہ فی الاسلام یعنی میں کچھ مال کی رغبت و خواہش کے لئے مسلمان نہیں ہوا ہوں میں رغبت
 اسلام کی وجہ اسلام لایا ہوں میں ہمراہ رسول اللہ کے رہو لگا فرمایا اے عمرو نعم المال الصالح
 للہ الصالح یعنی اچھا مال اچھے آدمی کے لئے ہونا چاہئے :

باب جس نے صبح کی امن سے اپنے نفس میں

۱۔ عبید اللہ بن جحش انصاری رنعا کرتے ہیں جس نے صبح کی اپنے نفس میں امن سے اور اپنے جسد میں وہ بغافیت رہا اور اسکے پاس ایک دن کا طعام ہو تو گویا اسکے لئے سناری دنیا جمع کر دی گئی **ف** حدیث دلیل ہو زہد و قناعت اور عدم کفران نعمت پڑے

باب طیب نفس کا

۱۔ عبید اللہ بن حبیب جنہی اپنے بہائی سے راوی ہیں کہ حضرت اصحاب پر باہر آئے آپ پر غسل کا تھا اور طیب النفس تھے ہمنے گمان کیا کہ اپنے اہل کے پاس گئے ہونگے ہمنے کہا اے رسول خدا ہم آپ کو طیب النفس یعنی خوشدل دیکھتے ہیں فرمایا مان احمد اللہ پر ذکر غنا کا ہوا فرمایا کچھ ڈر نہیں غنا کا واسطے اسکے جو متقی ہوا وصحت واسطے متقی کے بہتر ہو غنا سے اور طیب نفس نعمت ہو ۳ حدیث نواس بن سیمان انصاری گزری چکی ہو کہ انا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البر ولاثم فقال البر حسن الخلق والاثم احوال فی نفسك وکسرت ان یطلع علیہ الناس ۳ انس کہتے ہیں حضرت احسن و اچھو و اشجع مردم تھے ایک رات مدینہ والے گبرائے لوگوں طرف آواز کے چلے حضرت او دہر سے اُنکے سامنے آئے لوگوں سے پہلے طرف آواز کے گئے تھے فرمانے لگے کن تراخوا کن تراخوا یعنی مت ڈر و مت ڈر و آپ ابو طلحہ کے گھوڑی پر سوار تھے نگلی پٹھیہ پر اُسپر زین نہ تھا آپ کے گلے میں تلوار تھی فرمایا میں اس اس کپ ایک دریا پایا یا یہ اس کپ ایک دریا ہو ۴ حدیث جابر بن رنعا آیا ہو کہ ہر معروف صدقہ ہو اور منجملہ معروف کے ایک یہ ہو کہ ملے تو اپنے بہائی سے بکشا دہ روئی اور گرا لے تو اپنے دلو سے برتن میں اپنے بہائی کے ۵

باب عَوْنُ مَلَكُوتِی واجب ہی

۱۔ اس باب میں حدیث ابی ذر جس میں ذکر صانع و آخرق کا ہو گزری چکی ہو یعنی سئل النبی

ای لاعمال خیر اقال ایمان باللہ وجمہاد فی سبیلہ قبل فای لربا فضل قال اغلاھا ثمنا وفسھا
 عند اھلھا قال افرایت ان لم یستطع بعض العمل قال تعین صانعا او تصنع لاخرق قال افرایت
 ان ضعفتم قال تدع الناس من الشرفانھا صدقة تصدقھا علی نفسک **ف** مراد
 صانع سے وہ ہے جو کچھ کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہے صاحب صنعت ہے اخرق وہ جو امر واجب العلم سے
 جاہل ہو اور کوئی صنعت وکار گیری اُسکے ہاتھ میں نہ ہو حدیث ابو موسیٰ بھی پہلے اس سے گزر چکی
 ہے جس میں ذکر اعانت ملوث کا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے علی کل مسلم صدقة قال افرایت ان لم
 یجد قال فلیعل فلیتفع نفسه ولیتصدق قال افرایت ان لم یستطع او لم یفعل قال العین
 ذال الحاجة للمھود قال افرایت ان لم یستطع او لم یفعل قال فلیا مر با لمعروف قال
 افرایت ان لم یستطع او لم یفعل قال یمسک عن الشرفانھا صدقة **ف** تکرار ان اعماش
 کی مولف نے فقط بوجہ اختلاف لفظ ترجمہ الباب کی ہو و ان یہ لفظ تھا باب ان کل معرف
 صدقة اور یہاں یہ لفظ ہے جو عنوان میں مذکور ہوا ترجمہ ان ہر دو حدیث کا باب اشار الین گذشتہ

باب حسنی دعا الی اللہ سے کہ اُسکے خلق کو اچھا کر دے

۱- حدیث ابن عمر میں آیا ہے کہ حضرت یہ دعا بت کرتے تھے اللھم انی اسألك الصحة والعفة
 والامانة وحسن الخلق والرضا بالقدرة **ف** جامعیت اس دعا کی ظاہر ہے کہ کوئی حسنہ
 خارج اسکے دائرہ سے نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت کو جو اوسع الکلم عطا فرمائی تھی یہ تیریدین بابوں
 کہتے ہیں کہ ہم عائشہ پر داخل ہوئے ہم نے کہا اے ام المومنین حضرت کا خلق کیا تھا کہا انا خلق قرآن
 تھا تم سورہ مومنون پڑھتے ہو قد افلح المومنون پڑھو نیز یہ دینے پڑھا الی قولہ لفرجھما قطعی کہ ابھی
 حضرت کا خلق تھا **ف** یعنی جس قدر اخلاق حسنہ کا ذکر قرآن میں آیا ہے وہ حضرت کا روزمرہ تھا
 رسالہ روزمرہ اسلام غالب اخلاق اسلام وعاوالت سید الانام ہمیشہ تسلیم لکن اکثر لوگ غافل

معتدل طبع بے شوق و کم ہمت ہیں انصاف کا کیا ذکر ہے علم بالخلق بھی نہیں یہاں تک کہ اس زمانے میں حکم ع مساوی قیام عند قیام محاسن آب غالب منکرات زمانہ معروفات ٹہیر گئے ہیں و بالعکس اس عکس القضیہ کا انجام بجز قیام ساعت کے اور کچھ معلوم نہیں ہوتا اللہ اعلم

باب مومن طعنہ زن نہیں ہوتا ہی

۱۔ سالم بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے عبد اللہ کو نہیں سنا کہ کبھی کسی انسان کو لعنت کرتے ہوں بلکہ رفقہ کہتے تھے لایق نہیں ہے مومن کو کہ لعان ہو وے ۲ جابر بن عبد اللہ نے رفقہ کہا ہے کہ اللہ دوست نہیں رکھتا ہے فاحش متفحش اور پیچھے والے کو بازاروں میں ف فاحش وہ ہے جو گالی بکے متفحش وہ ہے جو تکلف بذر بان بنے ۳ عائشہ نے کہا یہودی پاس حضرت کے آئے کہا اسام علیکم عائشہ نے کہا وعلیکم لعنکم اللہ و غضب اللہ علیکم فرمایا مہلایا عائشہ علیک بالرفق وایاک والعنف الفحش یعنی بس ای عائشہ تو نرمی کیا کر اور سختی و بذر بانی سے بچ کہاتے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا فرمایا تو نے نہیں سنا کہ میں نے کیا کہا میں نے بد دعا انکی انہیں پر پیر دی سو میری دعا تو قبول ہوئی حق میں انکی اور انکی بد دعا میرے حق میں قبول ہوگی ۴ عبد اللہ نے رفقہ کہا ہے مومن طعان لعان فاحش بڑی نہیں ہوتا یعنی بذر بان ف مومن معلوم ہو کہ ان امور کو منافات ہے ایمان سے ۵ ابو ہریرہ کا لفظ رفقہا یہ ہے مرد و رویہ کو لائق نہیں ہے کہ امین ہو ف یعنی ذو و حین امین نہیں ہوتا ہی اور یہ ظاہر ہے کیونکہ اگر امانت دار ہوتا تو ہر ایک کے منہ پر انکی سی نکلتا ۶ عبد اللہ نے کہا ہے اللہ اخلاق المؤمن الفحش یعنی برا الیم خلق مومن کا یہ ہے کہ گالی گلو ج کرے علی نے کہا ہے لعن اللعانون مردان نے کہا یعنی وہ لوگ ملعون ہیں جو لوگوں کو لعنت کیا کرتے ہیں

باب لعان کا

۱۔ ابو الدرداء نے رفقہ کہا ہے کہ لعانین دن قیامت کے شہداء و شفعا نہ ہونگے ۲ ابو ہریرہ رفقہ

کہتے ہیں صدیق کو بچا ہے کہ لعان ہو ف امیرت میرا نام بھی صدیق ہو تو مجھ کو بھی اس عیب سے بچانا ۳ حذیفہ کہتے ہیں تلامعن نکلیا کسی قوم نے لکن ثابت ہو گئی آپ لعنت ف یعنی غالباً جو لعن کا لاعن پر ہوتا ہو جبکہ ملعون اسکا اہل نہیں ہوتا ۴

باب جس نے اپنے غلام کو لعنت کی پہر اسکو آزاد کر دیا

۱- عائشہ کہتی ہیں ابو بکر نے اپنے بعض غلاموں کو لعنت کی تھی حضرت نے فرمایا اے ابابکر لعانین و صدیقین کلا و رب الکعبۃ دو بار یا تین بار اسی طرح فرمایا اسدن ابو بکر نے بعض قریق یعنی غلام اپنے آزاد کر دیئے اور حضرت کے پاس اگر کہا کہ اب میں پہر ایسا کام نہ کرو لگا ۵

باب تلامعن کرنا اللہ کی لعنت و غضب نار کے ساتھ

۱- حدیث سمر دین فرمایا ہر تم تلامعن نہ کرو اللہ کی لعنت اور اللہ کے غضب اور آگ کے ساتھ

باب لعنت کرنا کافر کو

۱- ابو ہریرہ نے کہا حضرت سے کہا کہ بد دعا کرو اللہ سے شکر کون پر فرمایا میں لعان مبعوث نہیں ہوں لیکن مبعوث ہوا ہوں رحمت و کرمیہ و ما اسئلناک الا رحمة للعالمین شاہد ہے اس حدیث کی ۶

باب تمام یعنی خیل خور کا

۱- ابراہیم بن ہمام کہتے ہیں ہم ساتھ حذیفہ کے تھے اُن سے کہا گیا کہ ایک آدمی بات عثمان کو پہنچایا کرتا کہا میں حضرت کو سنا فرماتے تھے داخل نہو گا جنت میں قتات یعنی تمام ۷ اسما دشت یزید کہتی ہیں حضرت نے فرمایا کیا خیر ندون میں تمکو تمہارے خیار کی کہاں فرمایا الذین اذا امرؤا ذکر اللہ یعنی وہ لوگ جنکو دیکھ کر خدا یاد آئے کیا خیر ندون میں تمکو تمہارے شرار کی کہاں فرمایا چلنے والے چلوں لیکن فساد ڈالنے والے درمیان دو ستون کے جستجو کرنے والے عیب کی حق میں برے لوگوں کے

باب جس نے چمائی کی بات سن کر پیلائی

۱۔ علی ابن ابی طالب نے کہا ہو کہ قائل فاحشہ اور شائع کرنے والا اسکا گناہ مین برابر مین ۲۰ شیل بن عوف کہتے تھے یوں کہتے ہیں کہ جس نے فاحشہ سن کر پیلا یا وہ شل اسکے جس نے فاحشہ ظاہر کیا سم عطا کہتے تھے کہ مشیع زنا پر نکال چاہئے کہ اس نے فاحشہ کی اشاعت کی ہو ف ظاہر سیاق یہ ہو کہ مراد اس سے اظہار واقع ہو نہ قذف مجر و ہر جب قذف محض ہشتاد و ذرہ ہیں تو اس اشاعت پر بھی کچھ عذاب درکار ہو ؟

باب عیاب کا

۱۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ لکھو انما عیاب مذایع بذرا فان من ورا نکو بلا و مبرحا علما و امور اما حلة رخصا یعنی تم جلد باز نہ بنو کہ جھٹ پٹ اذاعت کرنے لگو اور راز فاش کر دو تمہا عجیے ایک بلائے سخت و رشت اور فتن و راز مدت نہایت شاق مین ۲ ابن عباس نے کہا تو جب چاہے کہ اپنے پار کے عیب ذکر کرے تو تو اپنے نفس کے عیوب کا ذکر کرے

خواہی کہ عیب ہائی تو بر تو شو و عیان یکدم منافقانہ نشین و لیکن خویش

اہل عقل نے کہا ہو عیب مردم نمودن عیب خود بکرم نمودن است ۳ ابن عباس نے تفسیر ولا تلمنوا انفسکم مین کہا ہو کہ طعن نہ کرے بعض تمہارا بعض پر ۴ ابو جبرہ بن ضحاک کہتے ہیں ہمارے حق مین یہ آیت اتری ہو ولا تلمنوا باللقاب یعنی حق مین بنی سلمہ کے حضرت ہمارے پاس آئے ہم مین کوئی شخص ایسا نہ تھا جس کے دو نام نہوں حضرت کہتے او فلان لوگ کہتے او رسول خدا وہ اس نام سے غصہ کرتا ہو ۵ علامہ کہتے تھے مین نہیں جانتا کہ کس نے اپنے صاحب کے لئے طعام تیار کر دیا ابن عباس یا انکے ابن عم نے کاس در میان مین کہ چو کری انکے روبرو کام کر ہی تھی کہ اتنے مین ایک نے ان دونوں مین سے کہا او زانیہ کہا چہ رہ اگر یہہ تجکو دنیا مین حد نما رہے گی

تو آخرت میں تو ضرور ہی حد مار لیگی کہا بہلا اگر ایسا ہی ہو کہا اللہ دوست نہیں رکھتا ہی فاحش
مستفحش کو یہ بات کہ ان اللہ لا یحب الفاحش المستفحش ابن عباس نے کہی تھی یہ حد
عبداللہ کی پہلے گزر چکی ہے لیس المومن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذی؛

باب تماوج کا

۱۔ ابو بکرہ کہتے ہیں ایک شخص کا ذکر پاس حضرت کے ہوا ایک مرد نے اُس پر ثنا و خیر کی فرمایا افسوس تم
جنگو تو نے گردن اپنے بہائی کی کاٹ ڈالی بار بار یہی فرماتے رہے پھر کہا کہ اگر کوئی تم میں لامحالہ
ماوج ہو تو یوں کہے احسب کذا و کذا اگر دیکھتا ہو کہ وہ اُسی طرح کا ہو وحسیبہ اللہ اور کسی کا
ترکیہ اللہ پر نہ کرے ۲ ابو موسیٰ کہتے ہیں حضرت نے ایک مرد کو سنا کہ ایک مرد پر ثنا کرتا ہو ایسا بلغ
سے کرتا ہو فرمایا ہلاک کی یا کاٹی تم نے پشت مرد کی و معلوم ہوا کہ مع سے مدوح کو نقصان
پہنچتا ہو تو پھر مدوح کو بالاولیٰ زیان شایان ہو گا ۳ ابراہیم تمیمی کے باپ کہتے تھے ہم پاس عمر کے
بیٹے تھے کہ ایک مرد نے ایک مرد پر اُس کے رد پر ثنا کی عمر نے کہا عقرب الرجل عقرب اللہ ہم عمر
کہتے تھے مع و مع ہو محمد راوی اثر نے کہا یعنی جیکہ اُس کو قبول کر لے؛

باب ثنا کرنا اپنے صاحب کے اگر اُس پر مومن ہو

۱۔ ابو ہریرہ نے کہا حضرت نے فرمایا نعم الرجل ابوبکر نعم الرجل عمر نعم الرجل ابو عبیدہ
نعم الرجل اسید بن حضیر نعم الرجل ثابت بن قیس بن شماس نعم الرجل معاذ بن عمرو
بن الجموح نعم الرجل معاذ بن جبل پھر فرمایا کہ یس الرجل فلان و یس الرجل فلان یہاں تک
کہ سات آدمی گئے و یعنی سات شخصوں کو اچھا کہا اور سات کو بُرا بتلایا جنگو اچھا فرمایا انکی طرف
سے اس بات کا امن تھا کہ وہ اپنی ثنا مسکرمعبر نکر نیگے ۲ عایشہ نے کہا ایک مرد نے حضرت سے اُن
چاٹا فرمایا یس ابن العشیہ جب وہ اندر آیا حضرت اُس کے لئے ہشاش ہوئے اور اُس کے

ساتھ انبساط کیا جب وہ چلا گیا تو ایک دوسرے شخص نے اذن چاہا فرمایا نعم ابن العشیرۃ جب وہ داخل ہوا اُسکے ساتھ ویسا انبساط نکلیا جیسا کہ اُس دوسرے کے ساتھ کیا تھا اور نہ ویسی ہشاش کی جیسی کہ اُس دوسرے کے ساتھ کی تھی جب وہ باہر گیا بیٹے کہا اے رسول خدا تم نے فلان کے واسطے یون کہا اور ہشاش ہوئے اور فلان کے واسطے یون کہا اور اُسکے ساتھ ویسا برتاؤ نکلیا فرمایا اے عائشہ ان من شر الناس من اتقى الفحشاء یعنی وہ بہت بُرا آدمی ہے جس سے بسبب اُسکی بذر بانی کے پرہیز کریں:

باب خاک ڈالو منہ میں مدح کرنے والوں کے

۱۔ ابو عمر کہتے ہیں ایک آدمی کترے ہو کر ایک امیر پر امراء میں سے شتا کرنے لگا متقداد اُسکے منہ میں خاک جو نکلنے لگے اور کہا ہکو حضرت نے حکم دیا ہو کہ ہم وجوہ ماحین میں خاک ڈالیں ۲ عطا بن رباح کہتے ہیں کہ ایک مرد کی مدح کرتا تھا نزدیک ابن عمر کے ابن عمر اُسکے منہ کی طرف خاک پھینکنے لگے اور کہا حضرت نے فرمایا ہے جب تم دیکھو مدح کرنے والوں کو تو جو نکلوا اُسکے منہ میں مٹی ۳ رجاء بن ابی رجا کہتے ہیں میں ایک دن محجن کے ساتھ آیا اور مسجد اہل بصرہ تک پہنچا بریدہ سلمیٰ ایک باب پر ابواب مسجد سے بیٹھتے تھے مسجد میں ایک شخص تھا اُسکو سکہ کہتے تھے وہ نبی نماز پڑھتا تھا جب ہم باب مسجد تک پہنچے وہ ایک چادر اوڑھے تھے اور بریدہ صاحب مزاحات تھے یعنی مرو لطیف ظریف کہا اے محجن تم ایسی نماز پڑھتے ہو جیسے سکہ پڑھتا ہے محجن نے کچھ جواب نہ دیا اور پہرے اور کہا حضرت نے میرا تہہ بڑا ہم چلنے لگے یہاں تک کہ اُرد پر چڑھے حضرت نے دھان سے طرف مدینہ کے جہانکا اور کہا ویل امھا من قریۃ ینزکھا اھلھا کا عمر مانگوں یعنی خرابی ہو اس قریہ کی اُسکے لوگ اُسکو چوڑ دینگے جبکہ یہ خوب آباد ہوگا یہاں دجال آوے گا ہر باب پر اُسکے ابواب سے ایک فرشتہ کھڑا ہوگا دجال اندر اُسکے نجاسکے گا یہاں تک کہ جب ہم مسجد میں آئے حضرت نے ایک

آدمی کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہوا اور سجدہ و رکوع کرتا ہوا مجھے فرمایا یہ کون ہی میں لگا اسکی تعریف کرنے میں بالغہ سے بیٹے کہا اے رسول خدا ہذا فلان و ہذا فرمایا تیسرا سکونہ سنا کہ تو اسکو ہلاک کر دے پھر حضرت چلے یہاں تک کہ جب نزدیک حجرہ کے پہنچے ہاتھ جھٹکے اور فرمایا ان خیر دیکھو اسے تین بار اسی طرح کہا یعنی بہترین تمہارا وہ ہی جو سہل تر ہو۔

باب شعر میں مدح کرنا

۱- اسود بن سیرج کہتے ہیں میں پاس حضرت کے آیا بیٹے کہا اے رسول خدا آپ نے اللہ کی حمد بہت محبت سے کی اور اللہ نے آپ کی مدح کی فرمایا میں تیرا رب حمد کو دوست رکھتا ہوں میں حضرت کو شعر پڑھ کر سنانے لگا اتنے میں ایک مرد دراز قد اصرع نے اذن چاہا حضرت نے کہا اب تو سکوت کر و شخص آیا اور ایک ساعت بات کر کے چلا گیا میں نے شعر پڑھنا شروع کیا وہ شخص پہرایا حضرت نے پھر مجھ کو چپ کیا وہ چلا گیا دو یا تین بار اسی طرح اُس نے کیا میں نے کہا یہ کون شخص ہے جسکے لئے آپ نے مجھے چپ کر دیا فرمایا ہذا رجل لا یحب الباطل یہ ایک شخص ہے کہ باطل کو دوست نہیں کرتا **و** حدیث شعر پر شعر کے باطل ہونے پر خصوصاً جبکہ حمد خدا و رسول میں نہوا و حکمت سے خالی ہو ۲ اسود بن سیرج کہتے ہیں میں نے حضرت سے کہا مدحتک و مدحت اللہ عز و جل **و** اس سے جواز حضرت کی مدح کا نکلا لکن مبالغہ و اطراء سے پرہیز چاہئے حضرت نے خود اپنی مدح میں مبالغہ کرنے سے منع فرمایا ہوا تا بدیگر سے چہ رسد شعراء اسلام یا بعض علماء اعلم یا مشائخ کرام کی بالا خوانی اس بارہ میں حجت شرعی نہیں ہے بلکہ عمل افسوس دینے پر عفا اللہ عنہما

باب شاعر کو خوفِ شر سے دینا

۱- ابو نعید کہتے ہیں ایک شاعر پاس عمران بن حصین کے آیا اسکو کچھ عطا کیا اُن نے کہا تم شاعر کو دیتے ہو کہا ابھی علی رضی میں اپنی آبر و بچاتا ہوں؛

باب دوست کا اکرام اس طرح نکری کہ اشتیاق گزری

۱- ابن عون محمد سے راوی ہیں کہ وہ کہتے تھے اکرام نہ کر تو اپنے دوست کا اسطرح کہ اسپر گران گذرے

باب زیارت کا

۱- حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جب عیادت کرتا ہو مرد اپنے بھائی کی یا زیارت کرتا ہو سکی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو اچھا اور تیرا چلنا اچھا تو نے اپنی جگہ بہشت میں بنائی ۳ ام درداء کہتی ہیں زیارت کی ہماری سلمان نے مدائن سے طرف شام کے پایادہ اور وہ ایک کمل اوڑھے تھے اور اندر درو یعنی سراویل کمر سے کہو سے ہوئے ابن شہود نے کہا سلمان کو دیکھا اونپر ایک کمل تھا وہ مطہوم الراس ساقط الاذنین تھے یعنی آفتش اُنسے کہا گیا تمہنے اپنے نفس کو بد صورت کر لیا کہا ان المخیر خیر الاخرۃ

باب کسی قوم کی زیارت کو جانا اور اُنکے پاس کھانا کھانا

۱- انس بن مالک کہتے ہیں کہ حضرت نے زیارت کی ایک اہل بیت انصار کی پہراُنکے پاس کھانا کھایا جب باہر نکلے حکم دیا ایک جگہ کا گھر میں وہاں بساط پر بانی چڑک دیا اسپر نماز پڑھی اور اُنکے لئے دعا کی ۳ ابوخلدہ نے کہا عبد اللہ الکریم ابو اُسئیہ پاس ابو العالیہ کے آئے وہ اُون کا کپڑا پہنے ہوئے تھے ابو العالیہ نے کہا یہ کپڑے رہبان کے ہیں مسلمان جب ایک دوسرے کی ملاقات کرتے تھے تجل کرتے ۴ عبد اللہ مولیٰ اسماء نے کہا اسماء نے ایک جبّہ طیالہ کا نکالا اُسپر ایک رقعہ بالشت برابر دیباچ کا تھا اور ہر دو تنگان اُسکے مکنون بدیباچ تھے کہا یہ جبّہ ہی رسول خدا صلعم کا جسکو وہ واسطے وفود کے اور دن جمعہ کے پہنتے تھے ۵ ابن عمر نے کہا عمر نے ایک حد استبرق کا پایا اُسکو پاس حضرت کے لائے اور کہا آپ اسکو خرید لو اور جمعہ کے دن پہنا کر ویا جب کسی جگہ سے اُلچی آیا کریں فرمایا اسکو وہ شخص پہنتا ہے جسکا حصہ آخرت

میں نہیں ہر حضرت کے پاس مُحلّ آئے ایک محلہ پاس عمر کے بھیجا اور ایک اسامہ کو اور ایک علی کو عمر نے کہا اے رسول خدا آپ نے میرے پاس بھیجا اور میں نے سنا جو آپ نے اس بارہ میں فرمایا تھا کہا تو اسکو فروخت کر ڈال یا کوئی کام اپنا اس سے نکال :

باب فضیلت ملاقات کی

۱- ابو ہریرہ نے فرمایا کہ ایک مرد نے زیارت کی اپنے بھائی کی ایک گائون میں اللہ نے ایک ذشتہ اُسکی راہ پر لگا رکھا اُس نے کہا تو کہاں جاتا ہو کہا میرا ایک بھائی ہے اس گائون میں کہا اُسکی کوئی نعمت ہے تجھ پر جسکی رعایت تو کرتا ہو کہا نہیں میں اُسکو اللہ کی راہ میں دوست رکھتا ہوں اُس نے کہا میں اللہ کا قاصد ہوں طرف تیرے اللہ نے تجھکو دوست رکھا جس طرح تو نے اُس کو دوست رکھا :

باب آدمی ایک قوم کو دوست رکھتا ہے اور ملحق نہیں ہوا ہے ساتھ لگے

۱- ابو ذر نے کہا میں نے حضرت سے عرض کیا کہ کوئی شخص ایک قوم کو دوست رکھتا ہے اور عمل میں ملحق ساتھ لگے نہیں ہو سکتا فرمایا انت یا اباذر مع من احببت یعنی کہا الخ احب اللہ ورسولہ فرمایا انت مع من احببت یا اباذر **فت** یہ حدیث ایک نذرہ جان بخش او نوید روح افزا ہے واسطے محبان خدا اور رسول و صحابہ و اہل بیت و صلحا راست کے سلفا و خلفا کیونکہ اس میں خوشخبری دی ہے الحاق کی باوجود قصر عمل و طول اہل کے ۴ انس کہتے ہیں ایک مرد نے حضرت سے سوال کیا کہ اے نبی اللہ قیامت کب ہوگی فرمایا تو نے اُسکے لئے کیا تیاری کی ہے اُس نے کہا میں نے کچھ بڑی تیاری نہیں کی اتنی بات ہو کہ میں اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہوں فرمایا المزمع من احب الناس کہتے ہیں فالمریت المسلمین فرجوا بعدہ السلام اللہ معا فرجوا ابو مہذب :

باب فضیلت کلان سالگی

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جس نے رحم نکلیا ہمارے صغیر پر اور نہ پہچانا حق ہمارے بڑے کا وہ ہم میں سے نہیں ہے ۲ ابن عمر کا لفظ بھی رفقاً یون ہی ہے کہ من لم یرحم صغیرنا و یعرف حق کبیرنا فلین منایہ حدیث ان سے بطریق دیگر بھی آئی ہے ۳ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کا لفظ رفقاً یہہ ہولیس منامن لم یعرف حق کبیرنا و یرحم صغیرنا ہم ابوا ماہ کا لفظ رفقاً یون ہو من لم یرحم صغیرنا و یجل کبیرنا فلین منامن معانی ان سب الفاظ کے متقارب یکدیگر میں ہیں اخلاق نے کہا ہے کہ بڑے کو برابر باپ کے سمجھ اور برابر کو بجائی برادر اور خرد کو بجا کے پسند

باب اجلال کبیر کا

۱۔ اشعری نے کہا ہے بخدا اجلال خدا کے ایک اکلام کرنا ہی بڑا ہے مسلمان کا اور حامل قرآن کا جو اُس میں غالی اور اُس سے جانی نہیں ہے اور اکرام کرنا بادشاہ عادل کا ق غالی وہ ہے جو اپنی کوشش تجوید قرات میں بغیر فکر صرف کرتا ہو جانی وہ ہے جو قرات چوڑ کر تاویل تفسیر میں مشغول ہوتا ہو ۲ ابن عمر کا لفظ رفقاً یہہ ہولیس منامن لم یرحم صغیرنا و یجل کبیرنا

باب جو بڑا ہو وہی ابتدا بکلام و سوال کری

۱۔ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حمزہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل و محیصہ بن مسعود خیر میں آئے اور نخل میں متفرق ہو گئے عبداللہ بن سہل مارے گئے عبدالرحمن بن سہل و حو لیصہ و محیصہ سپران مسعود پاس حضرت کے آئے اپنے صاحب کے امر میں گفتگو کرنے لگے عبدالرحمن نے بات حجت شروع کی یہ اصغر قوم تھے حضرت نے عبدالرحمن سے کہا کبر الکر یعنی بڑے کو بات کرنے دے یہ بھی نے کہا یعنی لیلاً الکلام الا کبر تب انہوں نے دربارہ صاحب خود گفتگو کی حضرت نے فرمایا تم اپنے قاتل یا صاحب کے مستحق ہو سکتے ہو چپاس قسین کہا کہ اے رسول خدا یہہ

ایک ایسا امر ہے جس کو ہم نے نہیں دیکھا فرمایا یہ وہ پچاس قسین کما کر تیسے بری ہو جائیں گے کما امر رسول خدا
وہ قوم کفار ہیں تب حضرت نے اپنے پاس سے فدیہ دیا یعنی دیت دی سہل کہتے ہیں اُن اونٹوں
میں سے بیٹے ایک ناقہ پایا کہ وہ اُنکے تھان میں داخل ہوا اُسے ایک ٹھوکر اپنے پانوں کی محکوماری

باب جب بڑا بات نکرے تو کیا چھوٹا گفتگو کرے

۱۔ ابن عمر کہتے ہیں حضرت نے فرمایا مجھے خبر دو ایک درخت کی کہ اُسکی مثال جیسے مسلمان اُسکا
سیوہ ہر وقت اذن سے اُسکے رب کے آتا ہو اُسکے پتے نہیں جڑتے میرے جی میں آیا کہ وہ کجور
کا درخت ہو لیکن میں نے کلام کرنا مکروہ جانا اور ومان ابو بکر و عمر تھے جب وہ کچھ نہ بولے تو حضرت
نے فرمایا یہ نخلہ ہو جب میں ہمراہ باپ کے باہر نکلا میں نے کہا اے باپ میرے جی میں یہ بات
آئی تھی کہ وہ درخت نخلہ ہو کہا تجھ کو کس نے منع کیا تھا کہ تو کہے اگر تو کہتا تو جگو یہ کہتا تیرا کذا
و کذا اسے دوست ترہوتا کہا مجھ کو کسی نے منع نہیں کیا مگر میں نے تمکو اور ابابکر کو بات کہتے نہ دیکھا
اس لئے اپنا بولنا مکروہ جانا :

باب بڑوں کو سردار بنانا

۱۔ حکیم نے کہا میرے باپ قیس بن عاصم نے مرتے وقت اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ اللہ سے
ڈرو اور اپنے بڑے کو سردار بناؤ قوم جب اپنے بڑے کو سردار بناتی ہے تو اپنے آبا کی خلعت
ہوتی ہے اور جب کسی چھوٹے کو سردار ٹھہراتی ہے تو حقیر کرتی ہے آبا کو اُنکے اُکفار یعنی برابر والوں
میں اور مال لواء خرچ کر دے یہ مال شرف کریم ہے اور اسکی وجہ سے بے نیازی حاصل ہوتی ہے
لیٹیم سے اور بچہ سوال کرنے سے کہ مسئلہ مردم آخر کسب مردہ اور حیب میں مرد جاؤں تو فوج نہ کرو
کیونکہ حضرت پر نوحہ نہیں کیا گیا اور بعد موت کے مجھے ایسی زمین میں دفن کرو کہ بکربن و اُمل
سجائے کہ میں کہاں دفن ہوں کیونکہ میں اُنسے جاہلیت میں مخالفت کرتا تھا :

باب نیا پھل کا چھوٹے بچے کو جو حاضر ہو

۱۔ ابو ہریرہؓ نے کہا، حضرت کے پاس جب گد پھل لاتے فرماتے اللھم بارک لنا فی مدینتنا و مدنا و صاعنا بركة مع بركة پھر بچوں میں جو سب سے زیادہ چھوٹا ہوتا اور آپ کے پاس لُسم حاضر ہوتا اُسکو ویدیتے **ف** مناسبت اس مناولت کی ظاہر ہے کہ ثمرہ جدید اور ولد صغیر دونوں حدیث الحمد بالرب ہوتے ہیں اور ولد ان طرف ثمرات کے جلد جھکتے ہیں؛

باب رحمت کرنا صغیر پر

۱۔ حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ میں رفعاً آیا ہے لیس منامن لوی رحمہ صغیراً و یعرف حق کیدنا یعنی وہ ہماری راہ پر نہیں ہے جو چھوٹے پر مہربان نہوا اور بڑے کے حق کو نہ پہچانے
اس میں اپنا اور پر یا دونوں برابر ہیں؛

باب معانقہ کرنا صبی سے

۱۔ یعلیٰ بن مرہ کہتے ہیں ہم باہر نکلے ساتھ حضرت کے اور بلالؓ نے گئے طرف طعام کے تاکہ ان حسینؓ راہ میں کیل رہے تھے حضرت نے شتابی کی سلسلے قوم کے پہرہ دونوں ہاتھ اپنے پیلائے کبھی اوہر ہاتھ لاتے اور کبھی اوہر لیجاتے حسینؓ کو ہنساتے یہاں تک کہ انکو پکڑ لیا اور ایک ہاتھ اپنا انکی ٹھوڑی میں اور دوسرا سر میں رکھ کر گلے سے لگایا اور پیار کیا پھر فرمایا حسینؓ منی و انا منہ احب الله من احب المحبین والمحبین من احبنا **ف** حدیث دلیل ہے معانقہ و تقبیل صبیان پر اور اس میں متقبت ہے اہل بیت رسالت کی اور انکو طرف اپنے منسوب کیا ہے اور خبر دی ہے کثرت سادات کی نسل حسینؓ سے؛

باب یونسہ لینا مرد کا چھوٹی لڑکی کو

۱۔ بکیر نے دیکھا کہ عبداللہ بن جعفر زینب بنت عمر بن سلمہ کا بونسہ لیتے تھے وہ دو برس کی

یا تریب و وصال کے ہوگی ۳ حسن نے کہا اگر تجھے بن سکے کہ تو نذیکے طرف بالون کے کسی ایک کے اپنے گھر والوں میں سے مگر یہ کہ تیری بی بی ہو یا دختر کہ تو تو ایسا کر

باب ہاتھ پیرنا میرے بچے کے

۱۔ یوسف بن عبد اللہ بن سلام نے کہا نام رکھا میرا حضرت نے یوسف اور محلو اپنی گود میں بٹھایا اور میرے سر پر ہاتھ پیرا ۲ عائشہ کہتی ہیں کہ میں پاس حضرت کے گڑیوں سے کیلتی رہی ساتھ والیاں تھیں جو میرے ساتھ کیلا کرتیں جب حضرت آتے تو وہ چپ جاتیں حضرت انکو میرے پاس بھیجتے تاکہ وہ میرے ساتھ کیلیں:

باب چھوٹے بچے سے کنا ائی بیٹے

۱۔ ابو جحان محاربی کہتے ہیں میں ابن الزبیر کے لشکر میں تھا میرے چچا کا ایک بیٹا گیا اور اُس نے وصیت کی تھی ایک شتر کی راہ خدا میں نے اُسکے بیٹے سے کہا مجھے وہ اونٹ دیدے میں ابن الزبیر کے لشکر میں ہوں اُسے کہا ابن عمر کے پاس چل ہم اُنسے پوچھ لیں ہم پاس ابن عمر کے آئے کہا اے ابوعبدالرحمن میرے باپ کی وفات ہو گئی اُنہوں نے ایک اپنے اونٹ کی وصیت راہ خدا میں کی ہے اور یہ میرے چچا کا بیٹا لشکر ابن الزبیر میں ہو کیا میں اسکو وہ اونٹ دیدوں ابن عمر نے کہا یا بٹی اے بیٹے میرے اللہ کی راہ ہر عمل صالح جو اگر تیرے باپ نے یہی وصیت اپنے حمل کی راہ خدا غور و جل میں کی ہے تو جب تو کسی قوم مسلمان کو دیکھے کہ وہ کسی قوم مشرکین سے لڑتی ہو تو یہ اونٹ انکو والہ کر فاقان ہذا واصحابہ فی سبیل غلمان قوم الیہم یضع الطابع

ف حدیث دلیل جو اسپر کہ لفظ سبیل اللہ ہر عمل صالح کو شامل ہے اگرچہ غالباً اطلاق اس لفظ کا غزو و جہاد پر آیا ہو ۲ حدیث جریر بن زویا یومن لا یرحمہ الناس لا یرحمہ اللہ عن رجل یعنی جو کوئی لوگوں پر رحم نہیں کرتا ہو اللہ بھی اُسپر مہربان نہیں ہوتا ہو **ف** مناسبت اس حدیث کی

ترجمہ باب سے اسی قدر ہر کصیر کو یا بنی کننا مجید مراحم کے ہر مہم قبیصہ بن جابر نے عمر کو سناتے تھے جو رحم نہیں کرتا وہ رحم نہیں کیا جاتا اور نہیں بخشا جاتا وہ شخص جو بخشا نہیں اور نہ معاف کیا جاتا ہر وہ شخص جو معاف نہیں کرتا اور بچا یا نہیں جاتا وہ شخص جو نہیں بچاتا **ف** حاصل یہ ہوا کہ ہر شخص کے ساتھ وہی برتاؤ کیا جاتا ہو جیسا برتاؤ وہ لوگوں کے ساتھ کرتا ہو مثل سائر میں آیا ہر کما تدين تदान پس اگر کوئی شخص راحم غافر عافی واقعی ہر تو مرحوم مغفور معفو و متوقی ہوگا والا فلا:

باب رحم کر اُسکو جو زمین میں ہے

۱۔ جابر نے عمر سے روایت کیا ہے کہ لا یُرحم من لا یُرحم ولا یُغفر من لا یُغفر ولا ینابہ علی من لا یتوب ولا یؤتی من لا یتوقی اس اثر کا ترجمہ گزر چکا ۲ معاویہ بن ثور اپنے باپ سے راوی ہیں کہ ایک مرد نے حضرت سے کہا اے رسول خدا میں بکری بیچ کرتا ہوں مجھے اُسپر رحم آتا ہو یا یون کہ میں بکری پر رحم کرتا ہوں کہ اُسکو بچ کر دے تو یا یا الشاہ ان رحمتم ارحم اللہ دوبار اسی طرح کہا یعنی اگر تجھکو بکری پر رحم آتا ہو تو اللہ تجھپر رحم کرے گی **ف** یہ دلیل ہے اس پر کہ راحم ذی حیات نزدیک اللہ کے مرحوم ہوتا ہو اللہ ارحمنا سم ابوہریرہ کہتے ہیں میں نے صادق مصدوق ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ لا تنزع الرحمة الا من شقی چہنی نہیں جاتی رحمت و مہربانی مگر شخص بد بخت سے ہم جبر نے رفعا کہا ہر من لا یرحم الناس لا یرحمہ اللہ اس کا ترجمہ گزر گیا بوجہ سند و دیگر مکرر آئی ہے:

باب رحمت عیال کا

۱۔ حدیث انس بن مالک میں آیا ہے کہ حضرت ارحم مردم تھے ساتھ عیال کے آپ کا ایک فرزند شیر خوار تھا ناحیہ مدینہ میں شوہر اُسکی دو وہ پلاسنے والی کا آہنگ تھا ہم اُسکے پاس جایا کرتے اُسکا گمراہ خر سے دُغان دار ہوتا حضرت اُس بچے کو پیار کرتے اور سونگتے ۲ ابوہریرہ

کہتے ہیں حضرت کے پاس ایک مرد آیا اُسکے ساتھ ایک بچہ تھا وہ اُس بچے کو لپٹائے لیتا تھا
 فرمایا کیا تجھ کو اس پر رحم آتا ہو کہا ہاں فرمایا اللہ اجرہ بک منک بہ وهو اجرہ الرحمن
 یعنی اللہ کی رحمت بہتر ہے رحمت سے اس بچے پر زیادہ تر ہے حدیث دلیل ہے رحمت عیال پر
 خلق کو عیال اللہ کہتے ہیں کیونکہ رب سارے خلق کا اللہ ہے اور اللہ رحم الرحمن ہے تو
 اُسکا رحم سب لوگوں کو شامل و عام ہے و اللہ الحمد اور کامل ظہور اس رحمت کا دین آخرت کے
 ہوگا کیونکہ یہاں سب میں ایک رحمت ہے اور وہ ان اس رحمت سمیت سو رحمتیں ہوں گی واللہ اعلم

باب رحمت بہائم کا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں رفع آیا ہے کہ ایک آدمی راہ میں چلا جاتا تھا اُسکو زور کی پیاس لگی
 اُس نے ایک گنواں پایا وہ اُس میں اُترا اور پانی پیا پھر باہر نکلا ایک کتے کو زبان نکالے دیکھا
 کہ ماری پیاس کے مٹی کھاتا تھا اُس شخص نے کہا اس کتے کو بھی ویسی ہی پیاس لگی ہے جیسی
 پیاس مجھ کو لگی تھی کنوئین میں اُتر کر اپنا موزہ پانی سے بہا اور اُسکو دھن سے پکڑ کر اُس کتے
 کو پلایا اللہ نے اُسکا شکر مانا اور اُسکو بخش دیا کہ اسے رسول خدا کیا ہے کہو بہائم میں اجر ہے فرمایا
 فی کل ذات کبد رطب اجر یعنی ہر جگر تر میں ثواب ہے یہ بیان ہے اللہ کی نکتہ نوازی کا
 حکم فمن یعمل مثقال ذرۃ خیر ایدہ ۲۷ ابن عمر رفعاً کہتے ہیں کہ معذب ہوئی ایک عورت چھپے
 ایک بلی کے اُسکو باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ ماری بھوک کے وہ مر گئی یہ عورت اُسکی وجہ سے
 دوزخ میں گئی واللہ اعلم اُس سے کہا گیا کہ نہ تو تو نے اسکو کھلایا اور پلایا جبکہ باندھ رکھا تھا
 اور نہ تو نے اُسکو چوڑ دیا کہ وہ دین کے کیڑے کھوڑے کھاتی ف یہ نہ ذکر ہے اللہ کی نکتہ گیری کا
 حکم فمن یعمل مثقال ذرۃ شرا یدہ ۲۸ حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے ارحموا رحموا وغفروا یغفر اللہ
 لکم یعنی رحم کرو کہ تم پر رحم کیا جائے اور قصود معاف کرو کہ اللہ تمکو بخشنے خرابی ہے واسطے افعال

قول کے یعنی بات سُنکر یا دینیں رکھتے خرابی ہو واسطے اصرار کرنے والوں کے جو اپنے فعل پر جبرے ہوئے ہیں اور وہ جانتے ہیں ۴۴ حدیث ابو امامہ میں رفعاً آیا ہو من رحم ولود یحیہ رحمہ اللہ یوم القیامۃ یعنی جو شخص رحم کرنا ہو اگرچہ ذبیحہ پر ہو تو رحم کیگا اسکو اللہ دن قیامت کے فی ذبیحہ پر رحم کرنا اس طرح ہوتا ہو کہ اسکو تیز چہری سے فوج کرے گند آکھ سے سہل کر کے چھوڑے کہ جان اسکی سختی سے دیر میں نکلے دوسری حدیث میں آیا ہو اذا قتلتم فاحسنوا القتلة :

باب چڑیا کے اندھے کیلے لینا

۱۔ عبد اللہ کہتے ہیں حضرت ایک منزل میں اترے ایک مرد نے اٹھے حمزہ کے لے لئے وہ ایک طائر ہو مثل کنجشک کے حمزہ آئی حضرت کے سر مبارک پر اڑنے لگی فرمایا تم میں سے کس نے اسکو اٹھے لیکر ستایا ہو ایک مرد نے کہا میں اس کے اٹھے لئے ہیں فرمایا پھر دے اُس پر رحم کیا

باب پرندہ کا پیچہ میں رکھنا

۱۔ ہشام بن عروہ کہتے ہیں ابن الزبیر مکہ میں تھے یعنی دمان کے خلیفہ اور اصحاب حضرت چریوں کو قفص میں اٹھاتے تھے ف اس میں دلیل ہو جو اصل طیر پر اقصا میں

| | |
|-------------------------|------------------------|
| طوبی لطیرھن فی الاقصا | ادرکن دولة صحبة القناص |
| ادرکن صیادا ملحقا باسما | فلسین حسن تبسم القرآن |

۳۔ اس کہتے ہیں حضرت داخل ہوئے ایک بٹیا ابو طلحہ کا دیکھا اسکو ابو عیر کہتے تھے اسکی ایک چڑیا تھی بغیر نام جس سے وہ کیلتا تھا فرمایا یا ابا عمیر ما فعل او این النغیر ف ظاہر سیاق یہ ہو کہ اُس بچے پر بات لعب بالطیر کے کچھ انکار فرمایا :

باب اچھی بات کا پہنچانا لوگوں میں

۱۔ ام کلثوم دختر عقبہ بن ابی معیط نے حضرت کو سُنا فرماتے تھے کذاب نہیں ہو وہ شخص لوگوں

میں صلح کر لئے اور اچھی بات کہے یا پھپھائے کہا میں نے نہیں سنا کہ رخصت دی ہو حضرت نے کسی جھوٹ
میں جو لوگ بولتے ہیں مگر تین امر میں ایک اصلاح بین الناس دوسرے بات کرنا مرد کا اپنی جورو سے
تیسرے بات کرنا جورو کا اپنے شوہر سے :

باب جھوٹ بولنا اچھا نہیں ہے

۱- حدیث عبد اللہ میں رفعا آیا ہو لازم پکڑو تم سچ بولنا سچ راہ دکھاتا ہو طرف نیکی کے اور نیکی
راہ دکھاتی ہو طرف جنت کے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہی یہاں تک کہ نزدیک اللہ کے صدیق لکھا
جاتا ہو یعنی بڑا سچا اور سچو تم جھوٹ بولنے سے جھوٹ راہ دکھاتا ہو طرف فجور کے اور فجور راہ دکھاتا
طرف آگ کے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہی یہاں تک کہ لکھا جاتا ہو نزدیک اللہ کے بڑا جھوٹا
عبد اللہ نے کہا درست نہیں ہے جھوٹ نہ جہنم میں اور نہ ہرل میں اور نہ یہ کہ وعدہ کرے کوئی تم کو
اپنی بیٹی سے کسی شو کا بہرہ و فائدہ اسکو یعنی اپنی اولاد سے بھی جھوٹی بات کہے پھر یہ خیال کیا کہ

باب صبر کرنا لوگوں کی ایذا رسانی پر

۱- حدیث ابن عمر میں فرمایا ہو وہ مومن جو لوگوں سے ملتا جلتا رہتا ہو اور ان کی ایذا رسانی پر صبر
کرتا ہو وہ بہتر ہو اس شخص سے جو لوگوں سے مخالفت نہیں کرتا ہو اور نہ ان کی ایذا پر صابر ہو :

باب صبر کرنا اذی پر

۱- حدیث ابو موسیٰ میں فرمایا ہو نہیں ہے کوئی شخص یا کوئی شیء صابر تر اذی پر جسکو وہ سنا ہے
اللہ عز و جل سے وہ تو اس کے لئے ادعا، ولد کا کرتے ہیں اور وہ انکو عافیت میں رکھتا ہو اور رزق
دیتا ہو ۲ عبد اللہ کہتے ہیں حضرت نے ایک تقسیم کی جس طرح کہ بعض تقسیم کیا کرتے تھے ایک مرد نے
انصار میں سے کہا واللہ یہ وہ قسمت ہے جس سے ارادہ وجہ اللہ کا نہیں کیا گیا میں نے کہا میں
یہ بات حضرت سے کہو گھامین پاس حضرت کے آیا آپ اصحاب میں تھے میں نے کان میں یہ ذکر

کہ دیا حضرت پر شاق گذرا اور آپ کا چہرہ بدل گیا اور غضب میں آگئے یہاں تک کہ سینے چاٹا کہ میں
 آپ کے غم نہ کر تا پھر فرمایا قد اودعی موہی بالکثر من ذلک فصبر یعنی موسیٰ علیہ السلام کو اس سے
 بھی زیادہ ستایا گیا تھا انہوں نے صبر کیا:

باب آپس میں صلح کر دینا

۱۔ ابو الدرداء رفعاً کہتے ہیں کیا خبر ندون میں تمکو ایسے درجہ کی جو افضل ہے نماز و روزہ و صدقہ
 سے کہا ان فرمایا صلح ذات البین اور فساد ذات البین سر منوڈنے والا ہے ابن عباس نے
 کریمہ اتقوا للہ واصلحوا ذات بینکم میں کہا ہے کہ یہ تہ تیغ ہر طرف سے اللہ کے بندوں پر
 کہ اللہ سے ڈرین اور آپس میں میل کریں:

باب جھوٹ بولنا کسی شخص سے اور وہ آپ کو سچا جانے

۱۔ سفیان بن اسید حضرمی رفعاً کہتے ہیں بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بہائی سے ایک بات کہے
 وہ تو تجھ کو سچا جانے اور تو اس سے جھوٹ بولے:

باب بہائی سے کسی شے کا وعدہ کر کے خلاف کرنا

۱۔ ابن عباس نے رفعاً کہا ہے مت جہگڑ اپنے بہائی سے اور دل لگی نگر اس سے اور نہ کوئی
 ایسا وعدہ کر جس کو تو خلاف کرے:

باب طعن کرنا النساء میں

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہر دو شعبہ میں جنگو میری امت نہیں چھوڑتی ہر ایک نیاحت یعنی آواز سے
 رونام و دون پر دو م طعن کرنا النساء میں یعنی کسی کی ذات میں نقصان نہ کرنا یہ حدیث
 ایک ہجڑہ ہو اس لئے کہ جیسا فرمایا ویسا ہی اب تک غالباً پایا جاتا ہے:



باب دُوسُوت رُگَمنا آدمی کا اپنی قوم کو

۱۔ مُسید نے کہا میرے باپ سے بیٹے مُنا کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت سے کہا کیا یہ بھی عصیت ہو کہ آدمی اپنی قوم کی مدد و ظلم پر کُرسے فرمایا مان ۛ

باب مرد کا ہجرت کرنا

۱۔ عوف بن حارث مان کی طرف سے براور عایشہ تھے وہ کہتے ہیں کہ عایشہ سے کہا کہ ابن الزبیر نے ایک بیع میں یا ایک عطا میں جو عایشہ نے اُنکو دی تھی کہا ہو کہ واللہ عایشہ باز رہیں ورنہ میں اُن پر تنگی کروں گا عایشہ نے کہا آیا ابن الزبیر نے یہ بات کہی ہو کہ مان عایشہ نے کہا میں اللہ کی نذر مانی ہو کہ میں ابن الزبیر سے کبھی ایک بات بھی نہ کروں گی ابن الزبیر نے مہاجرین سے سفارش کرنا چاہا جبکہ عایشہ کی جدائی کو زمانہ دراز گذرا عایشہ نے کہا واللہ میں کسی کی سفارش نہ کروں قبول نہیں کرتے کی اور اپنی نذر کو ہرگز عانت نہ کروں گی جب ابن الزبیر بر زمانہ دراز گذرا مسوٰ بن مخرمہ و عبد الرحمن بن اسود مردم بنی زہرہ سے گفتگو کی اور کہا تمکو خدا کی قسم ہو کہ تم دونوں نزدیک عایشہ کے جاؤ اُنکو یہ بات کب درست ہو کہ وہ میری طبیعت کی نذر مانیں یہ دونوں اپنی اپنی چادر اوڑھ کر چلے اور عایشہ سے اذن چاہا اور کہا السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا ہم آئیں عایشہ نے کہا آؤ کہا ہم دونوں آئیں احوام المؤمنین کہا مان تم سب اندر آؤ عایشہ کو یہ معلوم نہ تھا کہ ان دونوں کے ہمراہ ابن الزبیر بھی ہیں جب یہ اندر گھر کے آئے ابن الزبیر نے پردہ میں جا کر عایشہ سے معافہ کیا اور رو کر اُنکو قسم دلانے لگے اور مسوٰ و عبد الرحمن نے بھی عایشہ کو قسم دلائی کہ تم ایسے بات کرو اور قبول کرو اور کہنے لگے تم جانتی ہو کہ حضرت نے منع فرمایا ہو جدائی سے اور آدمی کو حلال نہیں ہو کہ وہ اپنے بھائی کو تین رات سے زیادہ جدار کے جب تذکیر و تخریج بہت کی تب عایشہ نے یہی اُنکو تاکید

فرمائی اور رونے لگیں اور کہا میں نے نذر مانی ہے اور نذر سخت ہے وہ پیچھے پڑے رہے یہاں تک کہ عائشہ نے ابن الزبیر سے بات کی پہر اپنی نذر کے بدل میں چالیس گرونین آزاد کیں پہر وہ بعد آلاؤگی چہل رقبہ کے یاد کر کے اتنا رومین کہ انکی اور بھئی انکے آنسوؤں سے تر ہو جاتی

باب ہجران مسلم کا

۱۔ حدیث انس بن مالک میں رفعا آیا ہے کہ باہم بغض نکرو اور حسد نکرو اور ایک دوسرے سے پشت نہ پھرو اللہ کے بندے آپس کے بھائی ہو جاؤ مسلمان کو دوست نہیں کہ اپنے بھائی کو تین رات سے زیادہ جُدار کے ۲ ابویوب کا لفظ رفعا یہ ہے حلال نہیں ہے کسی کو کہ جُدار کے اپنے بھائی کو تین رات سے زیادہ دونوں ملاقات کریں پہر سیر کر کے اور وہ رکے بہتر ان دونوں میں وہ ہے جو ابتدا اسلام کرے ۳ ابویوب کا لفظ رفعا یوں ہے آپس میں بغض نکرو اور منافست یعنی حسد نکرو اللہ کے بندے برابر یکدیگر رہو ۴ انس رفعا کہتے ہیں مودت نکلی دو شخصوں نے اللہ کے لئے یا اسلام کے لئے پہر جُدا لئی ڈالی درمیان ان دونوں کے اول گناہ نے جسکو ایک انہیں کا حادث کرے ۵ ہاشم بن عاصم انصاری ابن عم انس بن مالک جبکہ باپ دن اُحد کے مارے گئے تھے وہ رفعا سمجھا کہتے ہیں حلال نہیں ہے کسی مسلمان کو کہ قطع کرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ وہ دونوں پہرنے والے ہوتے ہیں حق سے جب تک کہ اپنے صرام یعنی قطع پر ہیں اور جو انہیں اول رجوع کرتا ہے اُسکا سبق نبی کفارہ اوسکے گناہ کا ہوتا ہے اور اگر وہ دونوں اسی صرام پر مر گئے تو دونوں جنت میں کہی سجاوینگے اور اگر سلام کیا اُسپر اور اُس نے اُسکی تسلیم کو قبول نہ کیا تو ثلثہ جواب اُسکے سلام کا دیتا ہے اور دوسرے کا جواب شیطان دیتا ہے ۶ عائشہ کہتی ہیں حضرت نے مجھے فرمایا میں تیرے غصے اور رضا کو پہچانتا ہوں کہا کیونکر اور کس طرح آپ پہچانتے ہیں فرمایا توجیب خوش ہوتی ہے تو کبھی ہر بلی در بخت اور جب تو غصے میں ہوتی ہے تو کبھی ہر دستا بر اہم

عائشہ نے کہا سچ ہو میں نہیں چھوڑتی مگر نام تمہارا ہے

باب چھوڑنا اپنے بہائی کا یکساں تک

۱- حدیث ابو خراش سلمیٰ میں فرمایا ہے جس نے چھوڑا اپنے بہائی کو یکساں تو یہ برابر اسکے خون بہانے کے ہو ۲ ایک صحابی نے قبیلہ اسلم کے رفعا کہا ہے کہ جدائی مسلمان کی یکساں تک مثل اسکے خون کے ہے مجلس میں محمد بن المنکدر اور عبداللہ بن ابی عتاب نے انہوں نے کہا قد سمعنا هذا عنہ

باب ذکر مہاجرین کا

۱- حدیث ابو ایوب انصاری میں رفعا آیا ہے کہ حلال نہیں کسی مسلمان کو کہ جدار کے لئے بہائی کو تین دن سے زیادہ ملاقی ہوں دونوں پہر منہ پہرے یہہ اور منہ پہرے وہ اور بہر منہ پہرے وہ ہو جو ابتدا بہ سلام کرے ۲ ہشام بن عامر نے رفعا کہا ہے لا یحل لمسلم یشام مسلماً فوق ثلاث لیال فانہما ناکبان عن الحق مادام علی صراعہما وان اولہما فیتنا یكون کفارتہ لہ سبقہ بالفتی وانہما ان ماتا علی صراعہما لم یدخلا الجنة جمیعاً **ف** اس حدیث کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے ترجمہ الباب سند علیہ ہو

باب ذکر شحنا یعنی عداوت کا

۱- ابو ہریرہ رفعا کہتے ہیں لا تبغضوا ولا تحاسدوا وکونوا عباد اللہ اخوانا ترجمہ اسکا پہلے گزر چکا ہے ۲ دوسرا لفظ انکار رفعا یوں ہے یا نیگا تو بدترین مردم دن قیامت کے نزدیک اللہ کے شخص دور دیر کو جو آتا ہے پاس اسکے ایک منہ سے اور پاس اسکے دوسرے منہ سے ہم تیسرا لفظ انکار رفعا یہ ہے بچو تم گمان سے بیشک گمان الکذب حدیث ہے اور بخش نکرو اور نہ حسد اور نہ بغض اور نہ تنافس اور نہ تدابر وکونوا عباد اللہ اخوانا **ف** بخش یہ ہے کہ سامان کی تعریف کرے واسطے ترویج کے یا قیمت بڑھا دے اور خریدنا منظور نہو تاکہ دوسرا پس جائے

تدابر سے مراد اعراض کرنا ہی ایک کا دوسرے سے ۴ چوتھا لفظ انکار فقہاء ہی کہہ کوئے
 جاتے ہیں دروازے جنت کے دن دوشنبہ و پخشنبہ کے ہر بندہ جو کسی شے کو اللہ کا شریک
 نہیں کرتا ہی بخشا جاتا ہو مگر وہ مرد جسکے درمیان اور اُسکے بھائی کے دشمنی ہوتی ہی کہتے ہیں
 ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ باہم صلح کر لیں ۵ ابوذر کہتے تھے کیا بیان نہ کردن میں
 تھے وہ جو بہتر ہی واسطے تمہارے صدقہ و عیام سے صلاح ذات البین اور من رکمو کہ دشمنی
 موٹنے والی ہی **ف** یہ اثر پہلے فقہا ذکر ہو چکی ہی ابن عباس نے زعم کیا ہی تین
 چیزیں ہیں جس کسی شخص میں نہوگی اُسکے اور گناہ بخش دیئے جائینگے جسکو اللہ چاہے گا ایک ایہ
 کہ مر اور شریک نہ کرتا ساتھ اللہ کے کسی چیز کو دوسرے سے یہ کہ جادو گر نہ تھا تابع جادو گر ان تیسرے
 یہ کہ اپنے بھائی پر کینہ نہ کرتا تھا :

باب سلام کافی ہوتا ہی صرم یعنی قطع سے

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہی درست نہیں کسی شخص کو کہ جدار کے مؤمن کو تین دن سے
 زیادہ پہر جب اُسپر تین دن گزرے تو اُس سے بلکہ اُسپر سلام کرے اگر سلام کا جواب دیا تو
 دونوں شریک اجر ہوئے اور اگر نہ دیا تو سلام کرنے والا ہجرت سے بری ہوا :

باب تفرقہ کرنا درمیان احداث یعنی نو جوانوں کے

۱۔ ابن عمر نے کہا عمر اپنے بیٹوں سے کہتے تھے تم جب صبح ہو اگر سے تو متفرق ہو جایا کرو ایک
 گھر میں جمع نہو مجھے تیر ڈر لگتا ہی کہ باہم قطع کر دیا درمیان تمہارے کوئی شریک ہو :

باب مشوہ دینا اپنے بھائی کو اگر چہ اُس نے مشوہ طلب کیا ہو

۱۔ ابن عمر نے ایک راعی اور غنم کو ایک مکان خراب میں دیکھا پہر ایک بہتر مکان دیکھا
 راعی سے کہا افسوس ہو تجھ کو اے راعی تو جگہ ان بکریوں کی بدل دے میں نے حضرت کو سنا

فرماتے تھے کل راج مسئول عن رعیۃ
باب مکروہ رکنا برمی مثل کو

۱۔ حدیث ابن عباس میں فرمایا ہمارے لئے بڑی کمات نہیں ہر عہد کریمو الا اپنی بہہ
میں جیسے گنا کہ اپنی فخر آپ کہتا ہے :

باب ذکر مکروہ فریب کا

۱۔ ابو ہریرہ نے فرمایا کہما ہو المؤمن غم کریمو والفاجر خب لئیلہ یعنی ایماندار آدمی دھوکے
میں آجاتا ہو اور صاحب کرم ہوتا ہو اور بدکار آدمی فریبی اور کجس ہوتا ہو **ف** اس حدیث
کو شیخ امام سراج الدین قزوینی نے منجملہ احادیث موضوعہ کتاب مصابیح کے گناہوں لکن مخجج
اسکے امام احمد و ترمذی و ابو داؤد و دہین اور وارڈ کرنا امام بخاری صحیح کا اس حدیث کو اس
کتاب میں دلیل واضح ہو اس پر کہ یہ حدیث موضوع نہ ہوگی غایت مافی الباب یہ ہے کہ
ضعیف ہولعات شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے نیچے یہ افادہ کیا ہو کہ طبع مؤمن سے
غارت و قلت فطنت للشرا و ترک تجنب از شر محمّد ہو اور یہ کچھ اسکے جمل و نادانی و بیوقوفی
و حق کی وجہ سے نہیں ہو بلکہ بوجہ کرم و حسن خلق کے ہو اور کہی یہ تقریر کی جاتی ہو کہ مؤمن سلیم الصدہ
حسن الظن ہوتا ہو اور بواطن امور کا مجرب نہیں ہو اسکو و خائل صدور پر اطلاع نہیں ہوتی ہو
اور یہ بات امور دنیا میں ہوتی ہو جنکا تعلق حقوق نفس سے ہو وہ ان امور میں سہل انگار
اور بے پروائی کرتا ہو اور کچھ اہتمام اٹھا نہیں رکھتا را امر آخرت سودہ اُس میں بیدار مغرور
مشتغل باصلاح دین و تزود للعباد ہوتا ہو معذک حضرت نے یہ تنبیہ بھی کر دی ہو کہ لا یدلغ
المؤمن من حمحم احد مرتین یعنی ازیک سوراخ دو بار گزیدہ نہیں شود و مطلب یہ کہ جب ایک بار
فریب میں آجاتا ہو تو پھر دوبارہ اُس میں گرفتار نہیں ہوتا یعنی اسکو چاہئے کہ وہ ہمیشہ دھوکے

میں نہ آیا کرے یہ تعلیم ہر حزم کی رہا منافق سو وہ مکار فریبی و غاباز ہو تا ہی در میان لوگوں کے فساد و مکرو فریب لیکر دوڑتا ہی مفتش و قاتان ہو وہ کسی کی چالاکی اور خدایت میں نہیں آتا ہی اور نہ اپنی جان کے لئے اسپر راضی ہر انتہی حکایت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ عادت تھی کہ جب اپنے کسی غلام کو نمازی عابد پر بنیزگار پاتے تو اُسکو آواز دکر دیتے کسی نے کہا یہ تمکو دھوکا دینے کو دیندار بننے میں تاکہ آزادی حاصل ہو نفس الامر میں اس طرح پر تمہیں میں کہا من خد غتابا للہ استخذ غتالہ یعنی جو کوئی تمکو اللہ کا نام لیکر دھوکا دیگا تم اسکے دھوکے میں آ جاؤ گے یہ اسلئے کہ ایماندار آدمی نیک گمان ہوتا ہی ہر جواب فریب میں کرتا وہ دوسرے کو بھی فریبی نہیں جانتا لہذا اُسکے مکرو و خد میں آ جا تا ہی خصوصاً جبکہ وہ اسکے رب کے نام و نشان سے فریب دے واللہ اعلم

باب سبب کا

۱۔ ابن عباس کہتے ہیں دو آدمیوں نے گالی گفتمہ کیا عبد حضرت میں ایک نے گالی دی دوسرا چپ رہا حضرت بیٹھے تھے پھر دوسرے نے جواب دیا حضرت اُٹھ کھڑے ہوئے کہا آپ اُٹھ کھڑے ہوئے فرمایا فرشتے کھڑے ہو گئے میں بھی اُنکے ساتھ اُٹھ کھڑا ہوا یہ شخص جب تک خاموش تھا فرشتے اُسکو جواب دینے سے جب اسنے بھی گالی دی تو وہ اُٹھ کھڑے ہوئے ۳ ایک مرد پاس ام الدرداء کے آیا اور کہا کہ ایک شخص نے تمکو سامنے عبدالملک کے بڑا کہا ہے انہوں نے کہا کہ ان تو بن مالیس فینا فقد طال ما نزلینا بامالیس فینا یعنی اگر ہمارا ذکر ساتھ برائی کے ہوا جو کہ ہم میں نہیں ہو تو مدت تک ہماری ایسی تعریف ہی ہوئی ہو جو ہم میں نہ تھی ۳ عبد اللہ نے کہا جب کوئی آدمی اپنے صاحب سے کہتا ہو کہ تو میرا دشمن ہو تو ان دو میں سے ایک اسلام سے خارج یا اپنے صاحب سے بری ہو جاتا ہی مگر جس نے توبہ کر لی :

باب پانی پلانے کا

۱۔ ابن عباس نے رفعا کہا ہے ابن آدم میں تین سو ساٹھ سلامی ہیں یا استخوان ہیں یا جوڑ ہیں ہر ایک پر ہر دن میں ایک صدقہ ہے ہر کلمہ طیبہ صدقہ ہے اور مدد کرنا آدمی کا اپنے بہائی کو صدقہ ہے اور ایک گھونٹ پانی پلانا صدقہ ہے اور دو کرنا ایسی چیز کا راہ سے صدقہ ہے

باب دوشنام باز جو کہ گناہ اسیکا اول ہے

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے المستبان ما قال فعلی البادی ما لم یعد المظلوم یعنی گناہ دوشنام وہی کا اُسپر ہو جس نے اُن دو میں سے پہلے گالی دی جب تک کہ مظلوم نے زیادتی نہیں کی ہے **و** یعنی ایک گالی کے عوض میں ایک ہی گالی دی ہے اور اگر وہی ہیں تو اب مظلوم ظالم نہیں بن گیا

۲۔ انس کا لفظ رفعاً یہ ہے المستبان ما قال فعلی البادی حتی یعد المظلوم حضرت نے کہا تم جانتے ہو کہ عصفہ کیا ہے کہا اللہ و رسول جانیں فرمایا ایک کی بات دوسرے کو پہچانا کہ باہم فساد کریں اور فرمایا اللہ عز و جل نے مجھے وحی کی ہے کہ اس کو تو تم خاکساری کر دو کوئی تمہارا کسی پر بغاوت نہ کرے

باب دوشنام باز شیطان پہن ایک دوسرے پر دعویٰ طبل کرتے

اور دروغ بندگی کرتے ہیں

۱۔ عیاض بن حمار نے کہا اے رسول خدا کوئی شخص تجھ کو گالی دیتا ہے فرمایا المستبان شیطاناً یتہانتان و یتکاذبان اسکا ترجمہ وہی ہے جو ترجمہ الباب ۲ دوسرا لفظ انکار رفعاً یہ ہے کہ اللہ نے مجھے وحی کی ہے کہ تم تو اضع کر دینا تک کہ کوئی کسی پر نفی نہ کرے اور کوئی کسی پر فخر نہ کرے میں نے کہا اے رسول خدا ابھلا اگر کوئی آدمی گالی دے مجھے ایک اہل مجلس کے روبرو جو مجھے کٹر ہیں اور میں اُسکو جواب دوں کیا میں مجھ پر کچھ گناہ ہے فرمایا دوشنام باز و دوشنام

ہیں کہ ایک دوسرے پر دعویٰ باطل کرتے اور ایک دوسرے کو کاذب بتاتے ہیں عیاض نے
کہا میں حرب تھا واسطے حضرت کے بیٹے ایک ناقہ قبل اسلام کے بھیجا اپنے قبول فرمایا او
کہا میں عطاء، مشرکین کو مکروہ رکھتا ہوں ۛ

باب مسلمان کو گالی دینا برا کہنا فسوق یعنی اسلام سے خارج ہونا

۱- حدیث سعد بن مالک میں رفعا آیا ہے سبب المسلم فسوق اس کا ترجمہ ہی
ترجمہ الباب ہی یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ فوقہ دشنام باز صحابہ اسلام سے خارج ہے
۳ انس نے کہا حضرت فاحش لعان سبب نہ تھے وقت عتاب کے اتنا کہتے مالہ ترب
جبینہ یعنی اسکو کیا ہوا ہوا اسکا ماتھا مٹی میں ملے یعنی یہہ خوار ہو ۳ عبد اللہ کا لفظ رفعا ہے
سبب المسلم فسوق و قتالہ کفر یعنی لڑنا مسلمان سے کفر ہے ۴ ابو ذر نے رفعا کہا ہے تہمت
نہ لگائے کوئی آدمی کسی کو یعنی بدنام نہ کرے اور نہ کفر کی تہمت لگائے کہ یہہ تہمت اُسی پر ہے کہ
آتی ہے اگر صاحب اُسکا اس لائق نہیں ہوتا کف اسی جگہ سے رافضی کو نوارہ لعنت
کہتے ہیں کہ اُسکا تبرا اُسی پر ہے کہ گرتا ہے ولہ الحمد ۵ دوسرا لفظ ابو ذر کا رفعا یہہ ہے جس نے
دعویٰ کیا ہوا اپنے باپ کا اور وہ جانتا ہے تو بیشک کا فرہوا اور جس نے دعویٰ کیا ایک
قوم کا جن میں کا وہ نہیں ہے تو بتا رکھی جگہ اپنی آگ سے اور جس نے کا فر کہا کسی شخص کو
یا کہا عدو اللہ اور وہ ایسا نہیں ہے تو یہہ کہنا اُسی پر لوٹ پڑتا ہے سلیمان بن صرد نے کہا
دو آدمیوں نے گالی گلوچ کی سامنے حضرت کے ایک کو انہیں نہایت غضب آیا یہاں تک کہ
اُسکا چہرہ پھول گیا اور متغیر ہو گیا حضرت نے فرمایا مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر وہ اسکو کہتا
تو یہہ اُسکا غصہ جاتا رہتا اُس شخص نے پاس اُسکے جا کر کہا کہ حضرت نے یوں فرمایا ہے کہ اعوذ
باللہ من الشیطان الرجیم کہہ کہتا تو مجھ میں کوئی باس دیکھتا ہے میں کیا دیوانہ ہوں چلا جا

ف غصہ اسی لئے حرام ہے کہ وقت غصے کے عقل قائم نہیں رہتی ہے جنوں اور کیا ہے اسی زوال عقل کا نام ہے خصوصاً مقابلہ میں ارشاد آنحضرت کے یہ کہنا کہ کیا میں دیوانہ ہوں اگر دیوانگی نہیں ہے تو اور کیا ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ولا حول ولا قہ الا باللہ العلیّ العظیم عبد اللہ نے کہا نہیں ہیں دو مسلمان مگر ان کے بیچ میں اللہ کی طرف سے ایک پردہ ہے جب ایک اُن میں کا اپنے صاحب سے کوئی کلمہ بھج کر کہتا ہے تو اللہ کے پردے کو ہٹا دیتا ہے اور جب ایک نے دوسرے کو کافر کہا تو اُن دو میں سے ایک کافر ہو گیا **ف** سرعت کرنا تکفیر مسلموں میں نہایت بد بات ہے تکفیر کے لئے تصدیق کفر درکار ہوتی ہے محققین کے نزدیک تاویل سے کفر نہیں آتا خصوصاً مسائل فرعیہ میں تاویس تکفیر کا عجیب قضیہ حیرت خیز و قصہ دہشت آمیز ہے آج کل سودا گروں کی تفصیل کا بہت سستا ماتہ آتا ہے بائع و مشتری میں ضرور ایک نہ ایک کافر ہو جاتا ہے نسأل اللہ العالیٰ فیہ ان انواع شرک و بدع کفرہ میں جہل غدر نہیں ہو سکتا ہے :

باب جس نبی کو کون سی دو بدو کلام نہ کیا

۱۔ عائشہ کنتی ہیں حضرت نے ایک چیز کی اور اُس میں رخصت دی ایک قوم نے اُس سے تنزہ کیا یہ بات حضرت کو پہنچی خطبہ پڑھا اللہ کی حمد کی پھر فرمایا تو میں کا کیا حال ہو کہ ایسی شے سے تنزہ کرتے اور بچتے ہیں جسکو میں کرتا ہوں قسم ہے اللہ کی کہ میں علم مردم ہوں ساتھ اللہ کے اور سخت تر اٹھا ڈر میں **ف** حدیث دلیل ہے اس پر کہ جو شخص اُس شے سے بچے جسکا قصد و حضرت سے معلوم ہے اور وہ اس بچنے کو تقویٰ و طہارت سمجھے تو وہ متبع ہے کیونکہ تقویٰ اتباع نبی میں ہوتا ہے نہ ابتداء طبع میں ۲ انس کہتے ہیں حضرت کمتر کسی شخص کے روبرو ایسی بات کہتے جو اسکو بُری لگے ایک دن آپ کے پاس ایک شخص آیا اس پر اثر زردی کا تھا جب وہ اُٹھ گیا

آپ نے اصحاب سے فرمایا کاش وہ اس زردی کو دگرگون کر دیتا یا دور کر دیتا:

باب ایک کا دوسرے کو منافق کہنا کستی و دل کی وجہ سے

۱۔ علیؑ کہتے ہیں حضرت نے مجھ کو اور زبیر بن العوام کو بھیجا اور ہم دونوں سوار تھے فرمایا جاؤ یہاں تک کہ کذا و کذا روئے تک پہنچو وہاں ایک عورت ہو اُسکے ساتھ ایک خط ہر طرف سے صاحب کے بنام مشرکین تم جا کر اُسکو لے آؤ ہم نے اُسکو راہ چلتے اونٹ پر اُسکے پایا جہاں حضرت نے پتہ دیا تھا ہم نے کہا وہ خط کہاں ہو جو تیرے ساتھ ہو کہا میرے ساتھ کوئی خط نہیں ہو ہم نے اُسکی اور اُسکے اونٹ کی تلاشی لی ہمارے صاحب نے کہا ہکھو تو کوئی خط نہیں ملتا ہو بیٹے کہا حضرت نے جو خط نہیں فرمایا ہر قسم ہر اُسکی جس کے ہاتھ میں ہو جان میری میں مجھ کو لٹکا کر دنگا یا تو خط نکال کر دے اُس نے اپنا ہاتھ طرف کمر کے بڑھایا اور وہ ایک ازار اُون کی پہنے ہوئے تھی اور خط نکال کر دیا ہم پاس حضرت کے آئے عمر نے کہا عاظم نے اللہ و رسول و مومنین کی خیانت کی مجھے چوڑ دو کہ میں اسکی گردن ماروں اور کہا تو نے یہ خط کیسا لکھا کہا اور کچھ بات نہیں ہو مگر میں ایمان رکھتا ہوں اللہ پر بیٹھے چاہا کہ قوم پر ایک میرا احسان رہے حضرت نے فرمایا اے عمر! سنئے یہ کہ کیا یہ بدر میں حاضر تھا شاید اللہ نے انکی طرف جہانکھا اور فرمایا کہ تم جو چاہو تمہارے لئے جنت واجب ہو گئی ہو عمر کی آنکھوں سے آنسو بہے اور کہا اللہ و رسول جانیں!

باب جس نے اپنے بھائی کو کافر کہا

۱۔ ابن عمر کا لفظ رفعایہ ہے جس شخص نے اپنے بھائی کو کہا یا کافر تو ایک نے اُن میں سے رجوع بالکفر کیا ۲۔ دوسرا لفظ انکار رفعایہ ہے جب دوسرے کو کافر کہا تو ایک اُن میں کافر ہو گیا وہ شخص جسکو اس نے کافر کہا ہو اگر کافر ہو تو یہ سچا ہو اور اگر دسیا نہیں ہو جیسا کہ اس نے

کہا ہو تو یہی کہنے والا کافر ہو کر رہا :

باب خوش ہونا و شمنوں کا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے کہ حضرت پناہ مانگا کرتے تھے سو د قضا و شہادت اعداء سے و
حصن حصین میں یہ دعا یوں آئی ہو اللہم انی اعوذ بک من جھلالبلاء و درک الشقاء
و سوء القضاء و شماتۃ الأعداء :

باب اسراف کرنا مال میں

۱۔ ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہے اللہ پسند کرتا ہے تمہارے لئے تین کام اور خفا ہوتا ہے تمہیں کام
سے پسند کرتا ہے تمہارے لئے یہ کہ عبادت کرو تم اللہ کی اور شریک نہ کرو ساتھ اس کے کسی شہر
کو اور پکڑو تم سب رشتی اللہ کی اور خیر خواہی کرو اس شخص کی جسکو اللہ نے تمہارے امرا
والی کیا ہے اور ناخوش رکھا ہے واسطے تمہارے قیل و قال و کثرت سوال و اضاعت مال
کو ۲ ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں و ما أففقتم من شئ فهو یخلفه و هو خیر الاز^{قین}
کہا ہے یعنی بغیر اسراف و فقیر کے :

باب ذکر مبذرین کا

۱۔ ابو العبیدین کہتے ہیں میں نے عبداللہ سے سوال مبذرین کا کیا کہا یہ وہ لوگ ہیں جو غیر حق
میں صرف کرتے ہیں ۲ ابن عباس نے کہا مبذرین صرف کرنے والے ہیں غیر حق میں یعنی
ایسی جگہ جہاں اللہ کی مرضی نہیں ہے یہ وصف امراء و رؤساء میں ہر جگہ ہر قرن میں موجود
رہا ہے الا ماشاء اللہ اور بعض جاہل مولوی و فقیر بھی اس سرف میں گرفتار ہیں :

باب اصلاح منازل کا یعنی گھرن کی دوستی کا

۱۔ ابن عمر منبر پر کہتے تھے درست کرو اپنے لئے اپنی جگہوں کو اور ڈراؤ ان سانپوں کو پہلے

اس سے کہ وہ مکہ و مدینہ کیونکہ انکے مسلمان ہمارے لئے ظاہر نہونگے اور ہم نے اللہ اُن سے

صلح نہیں کی جب سے کہ ہم انکے دشمن بنے ہیں:

باب خرچ کرنا بنیادین

۱۔ جناب نے کہا آدمی اجر پاتا ہے ہر شے میں مگر بنیادین یعنی جو مال عمارت بیوت و نحو میں خرچ ہوتا ہے اس کا کچھ ثواب نزدیک اللہ کے نہیں ہے روپیہ پیسے کا سٹی میں ملاتا ہے:

باب کام کرنا آدمی کا اپنے مزدوروں کے ساتھ

۱۔ نافع بن حاصم کہتے ہیں ابن عمر نے اپنے بھتیجے سے جو وہ ط سے آیا تھا کہا تیرے عمال کام کرتے ہیں کہا مجھے نہیں معلوم کہا اگر تو تقفی ہوتا تو تو بھی وہ کام کرتا جو تیرے عمال کرتے ہیں پہر ہماری طرف ملتفت ہو کر کہا آدمی جب اپنے عمال کے ساتھ کام کرتا ہے اپنے گھر میں یا مال میں تو وہ اللہ عزوجل کے عمال میں سے ایک عامل ہوتا ہے:

باب تطاول کرنا بنیان میں

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے قیامت قائم نہونگی یہاں تک کہ درازی کریں لوگ بنیان میں
ف یہ حدیث معجزہ روشن ہے اس زمانہ کا تطاول بنیان دیکھ کر یقین ہوتا ہے کہ اب زمانہ قیام ساعت کا سایہ گستر ہو اشرط اس کے نمایاں ہو گئے م حسن کہتے ہیں ہم گھروں میں حضرت کی بی بیوں کے زمانہ خلافت عثمان بن عفان میں داخل ہوتے اور انکی چستیں اپنے ہاتھ سے چولیتے **ف** اس زمانہ کے سقف چار گز سے زیادہ اونچے نہ تھے اب چار چند اسکے بلندی سقف کی رکھی جاتی ہے یہ سرف و تندیر میں داخل ہے ہم داؤد بن قیس کہتے ہیں میں نے حجرات دیکھے جہر بنخل کے وہ باہر سے بالون کے ٹاٹ سے چپے ہوئے تھوہین گمان کرتا ہوں کہ گھر کا عرض یعنی صحن دروازہ حجرہ سے گھر کے دروازہ تک قریب چہ یا سات گز کے ہو گا اور اندر کے

گھر کا اندازہ دس گز ہوگا اور گمان کرتا ہوں کہ اوسچائی درمیان آٹھ سات کے ہوگی اسی کے قریب اور میں قریب دروازہ عایشہ کے کھڑا ہوا وہ مغرب روئے تھا **ف** ظاہر سیاق مقتضی اسکا ہو کہ مراد گز سے اس جگہ شرعی گز ہوگا جو ایک ماہہ کا ہوتا ہو نہ سماوی گز جو قریب دو ماہہ کے ہوتا ہو حدیث دلیل ہو قصر بنا پر ع بنا را قصر میگونی یعنی مختصر باید ۴ عبد اللہ رومی کہتے ہیں میں ام طلق کے پاس گیا میں نے کہا تمہارے گھر کی چت بہت قصیر ہو کہا اے بیٹے امیر المؤمنین عمر بن خطاب نے اپنے عمال کو لکھا ہو کہ تم اپنی بناؤ کو طویل نہ کرو کہ یہ تمہارے ایام کی بدی ہو کسی نے کیا خوب کہا ہو **۵**

ستدفن عن قریب فی القراب
لذو اللہوت وابنوا الخراب

الایا صاحب القصر العلی
لہا ملک ینادی کل یوم

باب جو شخص گھر بنائے

۱- حذیب بن خالد و سواہ بن خالد پاس حضرت کے آئے حضرت ایک دیوار یا گھر درست کر رہے تھے ان دونوں نے آپ کی اعانت کی ۲ قیس بن ابی حازم کہتے ہیں ہم پاس خباب کے گئے انکی عیادت کرنے کو انہوں نے سات داغ دیئے تھے کہا ہمارے اگلے یار چل بسے دنیا نے انکو کچھ نقصان نہ دیا اور ہم نے وہ کچھ پایا جس کے لئے ہم کوئی جگہ نہیں پاتے ہیں مگر خاک اور اگر حضرت نے ہمکو منع نکلیا ہوتا کہ ہم موت مانگیں تو میں موت مانگتا پھر ہم پاس انکے دوسری بار آئے وہ ایک دیوار اپنی بنا رہے تھے کہنے لگے مسلم کو ہر شے کے خرچ کرنے میں اجر ملتا ہے مگر اس شے میں جو خاک میں ملاتا ہو یعنی عمارت میں ۳ ابن عمر کہتے ہیں حضرت نے گدز کیا اور میں ایک جو پڑا اپنا درست کرتا تھا فرمایا یہ کیا ہو بیٹے کہا اپنے جو پڑے کو درست کرتا ہوں اے رسول خدا فرمایا لا مہاجر من ذلک لفظ حدیث کا شخص جو شخص کہتے ہیں اس گھر کو

اللهم لا مانع لما أعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجند منك الجند اور یہ لکھا کہ منع فرماتے تمہیں قبل و قال و کثرت سوال و اضاعت مال سے اور نہی کرتے تمہیں حقوق اہل بیت و اذنبات و منع و مات سے ۳ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے نجات نہ لگنا کسی کو تم میں سے عمل کہا اور نہ آپ کو ای رسول خدا فرمایا اور نہ مجھ کو مگر یہ کہ چہلے اللہ مجھ کو اپنی رحمت سے سو تم سید ہے چلے جاؤ اور تقاربت کرو اور صبح و شام عبادت کرو اور کچھ رات کی تازی کی میں اور لازم مکر و میا نہ روی کو:

باب رفیق سے نرمی کرنے کا

۱۔ عائشہ نے کہا ایک گروہ یہود کا پاس حضرت کے آیا اور کہا السام علیک میں بھیج گئی میں نے کہا علیک السام واللعنۃ حضرت نے فرمایا مھلایا عائشۃ ان اللہ یحب الرفق فی الامم کلہ یعنی جانے دے ای عائشہ اللہ سارے کاموں میں نرمی کو دوست رکھتا ہے میں نے کہا ای رسول خدا کیا تمہیں نہیں سننا کہ اگر کیا کہا فرمایا میں نے و علیکم کہ دیا ۲ جریر بن عبد اللہ کا لفظ رفعاً یہ ہے جو محروم ہو ارفق سے وہ محروم ہوا خیر سے ۳ ابو الدرداء کا لفظ رفعاً یہ ہے جسکو ملاحظہ اسکا رفق سے اسکو ملاحظہ اسکا خیر سے اور جو محروم ہوا اپنے حصہ رفق سے وہ محروم ہوا اپنے حصہ خیر سے بہت بہاری شہرت ازومین دن قیامت کے حسن خلق ہوگا اور بیشک اللہ دشمن رکھتا ہے فاحش بندی کو ہم حدیث عائشہ میں فرمایا ہے اقلوا ذوی الھیات عثراتھم یعنی لغزش سے صورت دار لوگوں کے درگزر کرو یعنی جو لوگ مغرور و وضع دار ہیں اگر ان سے کوئی لغزش ہو جاوے تو ان پر ایسا مواخذہ نہ کرو جیسا کہ اراذل کے ساتھ کیا جاتا ہے بلکہ ان کے ٹھوکر کھانے سے چشم پوشی کر جاؤ لکن حدود اس سے مستثنیٰ ہیں مراد عثرات سے محقرات امور ہیں ۵ انس نے رفعاً کہا یہ نہیں ہوتا ہر خرق کسی شے میں لکن اسکو عیب بار کر دیا ہے اور اللہ رفیق ہر رفق کو دوست رکھتا ہے ابو سعید

کہتے ہیں حضرت شرمین کواری لڑکی سے اندر پردہ کے بھی سخت تر تھے اور جب کسی شے کو کوکر وہ کہتے تو ہم آپ کے چہرے میں اُس کراہت کو پہچان لیتے کہ حدیث ابن عباس میں زُفَا آیا ہے کہ ہری صالح و صمت و اقتصاد ایک جزو ہے شتر اجزاء نبوت سے ۸ عایشہ کہتی ہیں میں ایک اونٹ پر تھی اُس اونٹ میں مصعوب تھی حضرت نے مجھ سے کہا تو رفیق اختیار کر کہ وہ جس کسی شے میں ہوتا ہے اُسکو زینت دیتا ہے اور کسی شے سے جدا نہیں کیا جاتا لکن اُسکو عیب دار کر دیتا ہے ۹ ابو ہریرہ نے زُفَا کہا ہے بچو تم کجیوسی سے کرا سننے سے اگلوں کو ہلاک کیا ہے انہوں نے خون بہایا اور قطع رحم کیا ظلم ظلمات ہے دن قیامت کے :

باب نرمی کرنا بعیشت میں

۱۔ کثیر بن عبیدہ کہتے ہیں میں پاس عائشہ کے گیا کہا اُسکو تمام میں اپنے نقاب کو سی لون میں تہا رہا میں نے کہا ایام المؤمنین اگر میں باہر نکل کر اُنکو خبر کروں تو وہ اُسکو تمہارا بخل شمار کریں گے کہا البصر شانک دیکھ اپنے حال کو نہیں جدید ہے واسطے اُسکے جو چرانا نہیں ہوتا ہے :

باب بندگی کو رفیق پر ملتا ہے

۱۔ عبید اللہ بن منفل نے رفقا کہا ہے اللہ رفیق ہے رفیق کو دوست رکھتا ہے اور دیتا ہے رفیق پر وہ جو عنف پر نہیں دیتا حمید سے بھی مثل اسکی مروی ہے :

باب تسکین کا

۱۔ حدیث انس بن مالک میں فرمایا ہے آسانی کرو مشکل میں نہ ڈالو تسکین دو نفرت نہ دلاؤ ۲ ابن عمر و کہتے ہیں بنی اسرائیل میں کچھ مہمان آئے گھر میں ایک کُتیا تھی کہا ای کُتیا تو ہمارے مہمانوں پر مت ہو کُننا اُسکے پیٹ میں پلی چلائی یہ ذکر سامنے اُنکے نبی کے ہوا کہا ان مثل هذا کمثل امۃ تكون بعدکم تغلب سفهاءہا علماءہا یعنی اسکی کہاوت ایسی ہے جیسے کہ ایک اُمت

بعد تمہارے ہوگی اُس اُمت کے نادان لوگ علما پر غالب ہو گئے ف اس زمانہ آخر میں صدیق
اس مثل کا بخوبی مشہود و موجود ہے :

باب خرقہ کا

۱۔ حدیث عائشہ جس میں ذکر صعوبت فتنہ اور فرق کا ہے پہلے باب الرقہ میں گذر چکی ہے بہن
آنانہ زیادہ ہے کہ میں اُس اونٹ کو مارنے لگی اُس پر حضرت نے فرمایا علیک بالرقہ فان
الرقہ لایکون فی شیء الا نراۃ ولا یزغ من شیء الا شاة ۲ ابو نضرہ نے کہا ہم میں کا ایک
شخص تھا اُسکو جابر یا جویر کہتے تھے مجھکو ایک کام ہوا طرف عمر کے اُنکی خلافت میں سو میں
مدینہ پہنچا رات کو اور صبح کو اُنکے پاس گیا مجھکو فطنت و لسان تہی یا یون کہا کہ میں گویا تہا میں نے
دنیا کا ذکر شروع کیا اور اُسکو صغیر کر دیا اور اُسکو اس طرح پر چھڑا کہ وہ کچھ بھی نہ تھی پاس عمر کے
ایک مرد سفید موی سفید جامہ تھا جب میں فارغ ہوا اُس نے کہا تیرا قول تیرے لئے مقاب
تھا مگر وقوع تیرا دنیا میں تو جانتا ہے کہ دنیا کیا ہے دنیا میں ہمارا بلاغ ہو یا کہا زاد ہر طرف آخرت
کے اسی دنیا میں ہمارے اعمال ہیں جنکی جزا ہے کو آخرت میں ملیگی پس شروع کیا ذکر دنیا کا
ایک مرد نے جو اعلم تر تھا مجھ سے بیٹے کہا اے امیر المؤمنین یہ کہ کوں شخص پاس آپ کے بیٹھا ہو کہا
سید المسلمین ابی بن کعب ہم براہ بن عازب نے رفعا کہا ہے کہ اشہر شر ہے :

باب اصطناع مال کا

۱۔ حش بن حارث اپنے باپ سے راوی ہیں کہ ہم میں جب کسی شخص کا گھوڑا بچہ دیتا اور
وہ اُسکو سخر کرتا تو کہتا میں اتنا جیون گا کہ اس پر سوار ہو سکتا ہمارے پاس عمر کا خط آیا کہ تم اصلا
کرو اُسکی جو اشد نے تمکو دیا ہے کیونکہ اس کام میں تنقہس ہے ہ ہشام بن زید نے رفعا کہا ہے
کہ اگر قیامت قائم ہو اور ہاتھ میں کسی ایک تمہارے کے فیصلہ ہو تو اگر اُس سے بن سکے کہ

وہ کہہ انہو جب تک کہ اُسکو بُرائے تو چاہئے کہ اُسکو لگا دے م عبد اللہ بن سلام کہتے ہیں اگر تو سنے کہ وہ جال نکلا اور تو ایک درخت لگانے کو ہو تو جلدی نہ کر بلکہ اُسکو درست کر لے کیونکہ لوگ بعد اسکے زندہ رہیں گے

باب مظلوم کی دعا کا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں رفعاً آیا ہے تین دعائیں ہیں سبجاء عاظم کی دعا مسافر کی بد دعا باپ کی بی بی پڑ

باب بندہ کا رزق مانگنا اللہ سے

لِقَوْلِهِ وَاَرْزُقَاوَات خَيْرَ الرَّازِقِينَ ۱۔ جابر کہتے ہیں کہ حضرت منبر پر تھے طرف میں کے نظر کی اور کہا اللھم اقبل بقلوبھم اور طرف عراق کے دیکھا اور اسی طرح کہا پہرہ رافق کی طرف نظر کی اسی طرح فرمایا پہرہ کہا اللھم ارض قنا من تراث الارض وبادك لنا فی مذلنا وصاعنا و بركت مذلنا وصاعنا کی اب تک مدینہ میں مشہور ہے یہ دعا حضرت کی اللہ نے قبول فرمائی اللہ

باب ظلم اندہیر ہے

۱۔ جابر بن عبد اللہ نے رفعاً کہا ہے سچو ظلم سے ظلم ظلمات ہوں قیامت کے اور سچو کجی سے کجی ہوں ہلاک کیا اُنکو جو تیس پہلے تھے اور آمادہ کیا اُنکو خوزیری و استحل محارم پر ۲ ابن عمر کا لفظ رفعاً ہے الظلم ظلمات یوم القیامۃ م ابو سعید نے رفعاً کہا ہے مومنین جب آگ سے رٹائی پائینگے ایک پہل پر درمیان جنت و نار کے روکے جاویں گے اُنکے مظالم کا جو دنیا میں ہوئے تھے قصاص لیا جاویگا یہاں تک کہ جب تنقیہ و تہذیب ہو جائیگی تب اُنکو اذن ہوگا جنت میں جانے کا قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ میں ہے جان محمد کی ایک ایک اُنین کا زیادہ راہ یاب ہوگا اپنی منزل کا بہ نسبت دنیا کے ہم حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے سچو ظلم سے ظلم ظلمات ہے دن قیامت کے اور سچو تم فحش سے بیشک اللہ دوست نہیں رکھتا ہے فاحش متفحش کو اور سچو

کنجوسی سے کہ وہ داعی ہوئی تھیں اگلوں کی طرف قطع رحم کے اور داعی ہوئی طرف احتمال محارم کے
 ۵۵ جابر کا لفظ رفعاً یوں ہوا یا کہ والظلم فان الظلم ظلمات یوم القيامة والتقى الشجر فانه
 اهلك من كان قبلک وحملکم علی ان سفکوا دماءهم واستحلوا محارمهم ترجمہ ان الفاظ
 کا پہلے گزر چکا ہو ابوالضحیٰ کہتے ہیں مسروق و شیرین شکل مسجدین مجتمع ہوئے مسجید کے حلقے
 اُنکی طرف جھکے مسروق نے کہا ہم نہیں دیکھتے کہ یہ لوگ ہمارے پاس فراہم ہوئے ہوں مگر اسی لئے
 کہ ہمارے غیر یعنی علم کی سماعت کریں سو یا تو تم عبد اللہ سے حدیث کرو اور میں تمہاری تصدیق کروں
 یا میں عبد اللہ سے حدیث کروں اور تم میری تصدیق کرو و شیرین نے کہا اے اباجا ایشہ تمہیں بیان کرو
 مسروق نے کہا تو نے عبد اللہ سے سنا ہوگا کہ وہ کہتے تھے دونوں آنکھیں زنا کرتی ہیں اور دونوں
 ہاتھ زنا کرتے ہیں اور دونوں پاؤں زنا کرتے ہیں پھر شرمگاہ اُسکی تصدیق کرے یا تکذیب شیرین نے
 کہا ان میں سے بھی اُنکو اسی طرح کہتے سنا تھا مسروق نے کہا بھلا تو نے عبد اللہ کو یہ بھی کہتے سنا ہو
 کہ نہیں ہر قرآن میں کوئی آیت جامع تر حلال و حرام و امر و نہی کو اس آیت سے ان الله باطل العدل
 والاحسان وابتداء ذی القربى الاية کہا نعم وانا قد سمعته کہا بھلا یہ بھی تو نے اُنکو تو
 ہوئے سنا ہو کہ نہیں ہر قرآن میں کوئی آیت جلد تر کشائش میں اس قول سے ومن يتق الله
 يجعل له مخرجاً ويرزقه من حيث لا يحتسب کہا نعم وانا قد سمعته کہا بھلا تو نے یہ بھی
 عبد اللہ سے سنا ہو کہ نہیں ہر قرآن میں کوئی آیت سخت تر تفویض میں اس قول سے قل
 يا عبادي الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله يغفر الذنوب
 جميعاً انا هو الغفور الرحيم کہا ان میں نے اُن سے سنا ہو کہ ابو ذر نے رفعاً کہا ہر طرف سے اللہ
 تبارک و تعالیٰ کے اسی میرے بند و حرام کیا ہی میں نے ظلم اپنی جان پر اور حرام کیا ہی اُسکو و درسیا
 تمہارے سو تم ظلم نکر دای میرے بند و تم وہ ہو کہ رات دن خطا کرتے ہو اور میں گناہ بخشا رہا ہوں

اور کچھ پروانہ بن کر تاسو تم مجھ سے استغفار کرو میں تمکو بخش دو لگا اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کلاؤں تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمکو کھانا دو لگا اے میرے بندو تم سب تنگے ہو مگر جسکو میں پہناؤں تم مجھ سے کپڑا مانگو میں تمکو پہناؤ لگا اے میرے بندو اگر اگلے اور پچھلے اور انس و جن تمہارے اتنی قلب عبد پر تم میں سے ہوں تو یہ کچھ میری ملک میں زیادتی نہ کر گیا اور اگر انجر قلب مرد پر ہوں تو یہ کچھ میری ملک میں سے کم نہ کر گیا اور اگر سب کے سب ایک زمین میں جمع ہوں اور مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کو انہیں سے اُسکا سوال عطا کروں تو یہ کچھ میری ملک میں سے کم نہ کر گیا مگر جتنا کہ دریا کم ہوتا ہے ایک بار کے غلو لگانے سے خیط کے اے میرے بندو یہ تمہارے اعمال ہیں میں نے انکو تم پر رکھا ہے سو جو کوئی خیر پائے وہ اللہ کی حمد کرے اور جو کوئی اور کچھ پائے وہ ملامت نہ کرے مگر اپنی جان کو ابوالدین خولانی جب یہ حدیث بیان کرتے تو گھٹنوں کے بل ہو جاتے **ف** یہ حدیث نہایت اشرف و اعلیٰ و اکرم و ادلیٰ ہے امام ربانی قاضی القضاۃ قطربانی محمد بن علی شوکانی نے اس حدیث کی شرح مستقل نثر الجوی ہرام لکھی ہے اور میں نے خلاصہ اُس شرح کا فارسی دارد و میں بذیل بعض سائل ذکر کیا ہے

باب کفارہ مرض کا

ابو غنیف بن الحارث کہتے ہیں کہ ایک مرد پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے آیا وہ بیمار تھے کہا امیر کا اجر کیسا ہے کہا تم جانتے ہو کہ تمکو کس چیز میں اجر ملتا ہے کہا صائب میں جسکو ہم مکر وہ رکھتے ہیں کہا تمکو اجر تمہارے نفقہ کا راہ خدا میں ملتا ہے اور جو تم پر نفقہ ہوتا ہے پھر اَدات پالان کو گناہ یا تنگ کہ عذاب اس پر عربی تک پہنچے پھر کہا و لکن یہ وہ صلب جو تمہارے اجساد میں پہنچتا ہے اللہ اسکے سبب سے کفارہ تمہارے خطایا کا کرتا ہے ۲ ابو سعید خدری و ابو ہریرہ نے رفعا کہا ہے میں نے پہنچی ہے جو مسلمان کو کوئی سختی اور بیماری اور فکر و رنج و اذی و ہم یا تنگ کہ جو کا ظنا اُسکو چھوٹتا ہے لکن اللہ

اُس سے کفارہ اُسکی خطاؤں کا کرتا ہی محمد عبدالرحمن کے باپ سعید کہتے ہیں میں ساتھ مسلمان کے تھا انہوں نے ایک بیمار کی عیادت کندہ مین کی جب اُسپر داخل ہوئے کہا تجھے خوشی ہو کہ اُدھ مین کے مرض کو کفارہ اور معذرت کر دیتا ہو اور فاجر کی بیماری جیسے شتر جسکو اُسکے لوگوں نے باندھ رکھا پھر اُسکو چھوڑ دیا اس شتر نے کچھ نہ جانا کہ کیوں اُسکو باندھا اور کیوں چھوڑا ۴۴ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہو ہمیشہ بہتی ہو بلا مومن و مومنہ کو اُسکے جسد و اہل و مال مین یہاں تک کہ وہ ملتا ہے اللہ عزوجل سے اور نہیں ہوتی اُسپر کوئی خطا ۵۵ یہ حدیث محمد بن عمرو سے بھی مروی ہو زیادہ لفظ ولد ۶ ابوہریرہ نے کہا ایک مرد پاس حضرت کے آیا آپ نے فرمایا تجھ کو ام مدم نے بھی کبھی پکڑا ہو اُس نے کہا ام مدم کیا ہو فرمایا ایک گرمی ہو درمیان کمال و گوشت کے کہا نہیں جب وہ اُٹھ کر چلا گیا تو فرمایا جس کو یہ بات خوش آئے کہ وہ طرف ایک مرد و زخمی کے دیکھے یعنی تو اُسکو دیکھے معلوم ہو کہ بالکل بیمار نہونا علامت اہل نر ہو مسلمان کی شان یہ ہو کہ اُسپر صحت و مرض دونوں طاری ہو ان

باب عیادت کرنے کارات کو

۱۔ خالد بن الریح کہتے ہیں جب حذیفہ بھاری ہوئے اونکے ربط اور انصار نے سنا وہ پاس انکے جو ف لیل یا وقت صبح کے آئے کہا یہ کون ساعت ہو ہم نے کہا جو ف لیل یا وقت صبح ہو کہا افعیٰ باللہ من صباح النار تم میرے لئے کفن ہی لائے ہو ہم نے کہا مان کہا گران قیمت کفن کیا کرو کیونکہ اگر میرے لئے نزدیک اللہ کے بہتری ہو تو اس سے بہتر کفن بدل دیا جاوے گا اور اگر دوسری طرح پر ہو تو یہ جلد سلب کر لیا جائیگا ابن ادیس نے کہا ہم پاس انکے بعض شب مین گئے تھے ۲ عایشہ نے رفا کہا ہو جب بیمار ہوتا ہو مومن صاف پاک کر دیتا ہو اُسکو اللہ جس طرح کہ بہی لو ہے کی میل کچیل کو پاک صاف کر دیتی ہو ۳ دوسرا لفظ انجافاً یہ ہو نہیں ہو کوئی مسلمان کہ پٹنچے اُسکو کوئی مصیبت در دیا بیماری کی لکن اُسکے کٹا ہو چکا کفارہ

ہوتا ہی یہاں تک کہ اگر کوئی کاٹنا لگتا ہی یا کوئی نکبت پہنچتی ہی یعنی اُسکا ہی اجر ملتا ہی ۴۷ عایشہ بنت سعد نے کہا کہ میرے باپ مکہ میں سخت بیمار تھے وہ کہتے ہیں حضرت میری عیادت کو آئے بیٹے کہا اے رسول خدا میں بہت ماماں چھوڑے جاتا ہوں اور میں نہیں چھوڑتا مگر ایک لڑکی کیا میں دو ثلث مال کی وصیت کر جاؤں اور ایک ثلث چھوڑ جاؤں فرمایا نہیں کہا نصف کی وصیت کروں اور نصف واسطے دختر کے چھوڑ جاؤں کہا نہیں کہا ثلث کی وصیت کروں اور دو ثلث واسطے اُسکے چھوڑ دوں فرمایا الثلث والثلث کثیر پہر اپنا ہاتھ میرے ماتھے پر رکھا اور میرے چہرہ و شکم پر ہاتھ پیرا کہ اللہ شف سعدا وانزلہ ہجرتہ میں ہمیشہ خشکی آپ کے ہاتھ کی اپنے جگر پر اپنے خیال میں پاتا ہوں یہاں تک کہ اس دم تک ہی :

باب لکھا جاتا ہی واسطی ہمار کی عمل جو کیا کرتا تھا جبکہ تندرست تھا

۱- ابن عمر کا لفظ رفعاً یہ نہ نہیں بیمار ہوتا ہی کوئی لکن لکھا جاتا ہی اُسکے لئے مثل اُسکے جو کیا کرتا تھا اور وہ صحیح تھا ۲ حدیث انس میں فرمایا ہی نہیں ہی کوئی مسلمان کہ مبتلا کیا اُسکو اللہ نے اُسکو جسد میں مگر لکھا جاتا ہی واسطی اُسکے وہ عمل جو صحت میں کرتا تھا جب تک کہ وہ تندرست ہو اگر اُسکو عافیت دی تو وہ ہود والا اور اگر قبض کر لیا تو بخشد یا ۳ یہ حدیث انس سے بطریق دیگر بھی آئی ہی بجائے عافیت لفظ شفا کہا ہی ۴ ابو ہریرہ کہتے ہیں تب پاس حضرت کے آئی کہا مجھے بھیج دو پاس لکے جو نزدیک تمہارے بہت لپچے ہیں حضرت نے پاس انصار کے بھیج دی چہ ماتن انہیں تپ چڑھی ہی اُنکو ناگوار ہوا حضرت اُنکے گروں میں آئے انصار نے شکوہ کیا حضرت ایک ایک کے گھر میں گئے اور اُنکے لئے دعائی عافیت کی جب پہرے آپکے چچے ایک عورت لگی کہا قسم ہو اُسکی جسے شکوہ چچ نبی کر کے بھیجا ہی میں انصار میں سے ہوں اور میرا باپ ہی انصاری ہی تم میرے لئے بھی دعا کرو جس طرح کہ تم نے انصار کے لئے دعا کی ہی فرمایا

تو کیا چاہتی ہو اگر یہ چاہتی ہو کہ میں تیرے لئے اللہ سے دعا کروں کہ وہ تجکو معاف کر دے تو دعا کروں اور اگر یہ چاہتی ہو کہ تو صبر کرے اور تجکو جنت ملے کہا بلکہ میں صبر کروں گی اور میں جنت کو منع نہیں کرتی ۵ ابو ہریرہ کہتے ہیں ہمیں پہنچا تجکو کوئی مرض دوست تر مجکو تیرے کیونکہ یہ میرے ہر عضو میں داخل ہوتی ہو اور اللہ عزوجل ہر عضو کو حصہ اسکا اجر سے دیتا ہو

| | |
|---------------------------|----------------------------------|
| تا آمدہ بشہر وجودم تب غمت | اگر مش بسیر کو چہ ہر استخوان کنم |
|---------------------------|----------------------------------|

۶ ابو یعلیٰ سے کہا اللہ سے دعا کرو کہ اللہ انقص من المرض ولا تنقص من الاجر کہا دعا کرو دعا کرو کہ اللہ اجعلنی من المقربین واجعل اہلی من المحاربین العین عطاء بن ابی سراح کہتے ہیں ابن عباس نے مجھ سے کہا کیا میں تجکو ایک عورت اہل جنت سے نہ کہوں میں نے کہا ہاں کیا یہ کالی عورت پاس حضرت کے آئی تھی اُس نے کہا مجھے مرگی آتی ہو اور میں نگلی ہو جاتی ہوں تم اللہ سے دعا کرو کہ اگر تو چاہے تو صبر کر اور تیرے لئے جنت ہو اور اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کروں کہ وہ تجکو عافیت دے اُس نے کہا میں نگلی ہو جاتی ہوں اللہ سے میرے لئے دعا کرو کہ میں نگلی ہوں حضرت نے اُس کے لئے دعا کی ۸ دوسری روایت میں آیا ہو کہ عطائے کہا میں ام زرعین اُس عورت دراز قد سیہ فام کو سلم کعبہ پر دیکھا ہو اور عائشہ نے کہا ہو کہ حضرت نے فرمایا نہیں لگتا مومن کو کوئی کاٹنا یا اُس سے اوپر لکھن وہ کفارہ ہوتا ہو ۹ ابو ہریرہ کا لفظ رفعایہ ہو نہیں ہے کوئی مسلمان کہ چھبے اسکو کوئی کاٹنا دنیا میں اور وہ اسید اجر کی رکھے لکن بدلا ہوتا ہو اسکی خطا کا دن قیامت کے ۱۰ جابر نے رفعایہ نہیں ہو کوئی مومن و مومنہ اور نہ مسلم و مسلمہ کسی طرح کا بیمار ہو لکن کم کر دیتا ہو اللہ بسبب اُس کے خطائیں اُسکی :

باب کیا بیمار کا یہ کہنا کہ میں بیمار ہوں سکایت

۱- ہشام کے باپ کہتے ہیں کہ میں اور ابن الزبیر اسار پر داخل ہوئے قبل قتل عبداللہ کے وراثت

اور اسماء بیار تین عبد اللہ نے اُسے کہا تم آپکو کس طرح پاتی ہو کہا میں بیمار ہوں کہا میں موت میں ہوں اسماء نے کہا شاید تو میرا چاہتا ہو اسی لئے تو موت کی تمنا کرتا ہو سو موت کر قسم ہو اللہ کی میں نہیں چاہتی کہ میں مردن جب تک دو باتوں میں سے ایک بات چھپ نہو یا تو مارا جائے میں امید اجر کی کروں یا تو ظفر یاب ہو کہ میری انگلی ٹھنڈی ہو دو رکعت اُگلو اس سے کہ عرض کیا جائے تجھے ایک خط جو تیرے موافق نہو اور تو اُسکو قبول کرے کراہیت موت سے ابن الزبیر کا مطلب تھا کہ میں مقتول ہوں اور میرا قتل نہکونڈو نہناک کرے ۱۲ ابو سعید خدری پاس حضرت کے آئے آپ تپ میں پڑے تھے آپ کے اوپر ایک قطیفہ تھا اُسپر ہاتھ رکھا حرارت تپ کی قطیفہ کے اوپر پائی ابو سعید نے کہا اے رسول خدا آپ کو بہت سخت تپ ہو فرمایا ہمارا یہی حال ہو کہ ہمپر بلا سخت ہوتی ہو اور دُگنا اجر دیا جاتا ہو کہا اے رسول خدا کون لوگ سخت ترین بلا میں فرمایا انبیاء پر صالحین اُن میں کوئی گرفتار محتاجی ہوتا یا نہاتک کہ نہاتا مگر ایک عبارت اُسکو کانگر پھنٹا یا بٹکائی قتل ہوتا یا نہاتک کہ وہ اُسکو قتل کرتے اور ایک اُنہیں کا بلا سے نہایت درجہ نچو ہوتا جیسے کوئی تمہارا عطا سے خوش ہوتا ہو

خدا دراز کند عمر خرم کاری ما

چہ خوش بروی دل تنگ مادر خجی کرد

باب بیہوش گئی عیادت کرنا

۱- جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں میں بیمار ہوا حضرت ابو بکر میری عیادت کو آئے دو دنوں پاؤں پاؤں آئے مجھے بیہوش غش میں پایا حضرت نے وضو کر کے وضو کا پانی مجھے ڈالا میں بیہوش میں اُگیا دیکھا حضرت ہیں میں نے کہا اے رسول خدا میں اپنے مال میں کیا کروں آپ حکم دین میرے مال میں حضرت نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی



باب بچوں کی عیادت کرنا

۱۔ اسامہ بن زید کہتے ہیں ایک بچہ دختر رسول خدا صلعم کا بہاری ہو گیا اُسکی ماں نے آدمی پر حضرت کے بھیجا کہ میرا بچہ موت میں ہو حضرت نے اُس قاصد سے کہا جا اُس سے کہہ ان اللہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شیء عندنا الی اجل مسمی تو صبر کر اور امید اجر کی رکھ وہ قاصد گیا اور اُس نے یہ خبر کہی دختر نے پھر اُسکو بھیجا وہ پھر آیا اور کہا قسم دی ہو کہ آپ تشریف لائیں حضرت معہ چند نفر اصحاب اُنہم کھڑے ہوئے اُنہیں سعد بن عبادہ بھی تھے حضرت نے بچے کو لیکر درمیان دونوں مانتوں اپنے کے رکھا اُسکے سینے سے شک کی آواز آتی تھی حضرت کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے سعد نے کہا تم روتے ہو اور اللہ کے رسول ہو فرمایا انا ابکی رحمة لھا ان اللہ لایرحم من عباده الا الھاء

باب اس باب کا ترجمہ نہیں ہے

۱۔ ابراہیم بن ابی عبد کہتے ہیں میری عورت بیمار ہوئی میں پاس ام الدرداء کے آتا جاتا تھا وہ مجھے کہتیں تیرے گروالے کیسے ہیں میں کہتا کہ بیمار ہیں وہ کہنا منگاتیں میں کہتا ہرانا اور سی طرح کرتا ایک بار جو میں پاس اُنکے گیا تو مجھے پوچھا تمہاری بی بی کیسی ہو میں نے کہا کہ بیماری ہو چکی ہو گئی کہا میں تو تیرے لئے اسلئے کہنا منگاتی تھی کہ تو یہ کہہ کر تا تھا کہ تیری گرو والی بیمار ہیں اب جو وہ اچھی ہو گئی تو میں تیرے لئے کچھ نہ منگوانگی

باب عیادت کرنا اعراب کی

۱۔ ابن عباس کہتے ہیں حضرت امیر المومنین کے پاس عیادت کے لئے آئے کہا لا باس علیک طمحو ان شاء اللہ تعالیٰ اعرابی نے کہا بلکہ یہ تو ایک تپ ہو جوش مارنے والی ایک بوڑھی ہے کلان سال پر کہ اُسکو گور میں لیجاوے فرمایا ان

باب عیادت مرضی کا

۱۔ ابوہریرہ نے کہا حضرت نے فرمایا ہر آج تم میں کون روزہ دار ہو ابو بکر نے کہا میں فرمایا آج تم میں کس نے بیمار کی عیادت کی ابو بکر نے کہا میں نے فرمایا کون تم میں آج جنازہ پر حاضر ہوا ابو بکر نے کہا میں فرمایا آج کس نے تم میں سے مسکین کو کھانا کھلایا ابو بکر نے کہا میں نے مروان کے ہاں مجھے یہ خبر پہنچی کہ حضرت نے فرمایا ما اجتمع هذه الخصال فی رجل فی یوم الا دخل الجنة یعنی جس کسی شخص میں یہ خصال ایک دن کے اندر جمع ہوں گے وہ بہشت میں جائیگا یہ چار خصلتیں ہیں صوم و عیادت مرضی و شہود جنازہ و اطعام مسکین طالب آخرت اگر چاہے تو انکو ایک دن میں جمع کر سکتا ہو ۲ جابر کہتے ہیں حضرت ام السائب کے پاس آئے وہ کانپ رہی تھیں یعنی تب و لرزہ سے فرمایا تیرا کیا حال ہے کہا الحمی اخزاها اللہ تب ہی اللہ اسکو سوا کرے فرمایا چپ تب کو گھالی ندے کہ وہ مومن کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتی ہے جس طرح کہ ہوشی لوہے کے سیل کو ۳ حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہو اللہ تعالیٰ کہتا ہے اے ابن آدم میں تجھے کھانا مانگا تھا تو نے مجھے نہ کھلایا وہ کہیگا اے رب کس طرح تو نے مجھے کھانا مانگا اور میں نے تجھ کو نہ کھلایا اور تو رب العالمین ہو اللہ تعالیٰ کہیگا تو نے سبنا کہ فلاں بندے نے میرے تجھے کھانا مانگا تھا تو نے اسکو کھانا نہ دیا تو نے سبنا کہ اگر تو اسکو کھانا کھلاتا تو اس طعام کو میرے پاس پاتا اے ابن آدم میں نے تجھے پانی مانگا تھا تو نے مجھے نہ پلایا وہ کہیگا اے رب میں کس طرح تجھ کو پانی پلاتا اور تو رب العالمین ہو اللہ تعالیٰ کہیگا تو نے سبنا کہ اگر تو اسکو پانی پلاتا تو اس پانی کو نزدیک میرے پاتا اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی وہ کہیگا اے رب میں کس طرح تیری عیادت کرتا اور تو رب العالمین ہو اللہ فرمایگا تو نے سبنا کہ فلاں بندہ میرا بیمار ہوا ہے اگر تو اسکی عیادت کرتا تو اسکو میرے پاس پاتا یا تجھ کو اس کے پاس پاتا ۴ منقول عنہ میں یہ حدیث اسی طرح ہے

۴۴ حدیث ابو سعید میں رفعاً آیا ہو عبادت کرو تم بیماری کی اور ساتھ جاؤ جنازوں کے ٹکڑے آخرت یاد دلائے گی ۵۵ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہر تین چیزیں ہیں وہ سب حق ہیں ہر مسلمان پر عبادت بیماری کی شہود جنازہ کا جواب دینا چھینکنے والے کو جب وہ الحمد للہ کہے یعنی اگر حمد نہ کرے تو پھر جواب دینا بھی حق نہیں ہے :

باب دعائی شرفاً دنیا عابد کا مرض کی

احمد بن عبد الرحمن کہتے ہیں تین شخص نے بنی سعد میں سے مجھے کہا سب کے سب اپنے باپ سے اور اُنکا باپ حضرت سے راوی تھا کہ حضرت پاس سعد کے عبادت کو مکہ میں گئے سعد روئے لگے فرمایا تو کیوں روتا ہو کہا مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں فرجاؤن اُس زمین میں جہان سے مینے ہجرت کی ہو حضرت نے تین بار کہا اللھم اشفع سعداً کہا میرے پاس بہت مال ہے اور فقط ایک دختر میری وارث ہو کیا میں اپنے سارے مال کی وصیت کروں فرمایا نہیں کہا وثلث کی کہا نہیں کہا نصف کی کہا نہیں کہا ثلث کی فرمایا الثلث والثلث کثیر تیرا صدقہ کرنا تیرے مال سے صدقہ ہو اور تیرا نفقہ کرنا تیری عیال پر صدقہ ہو اور جو کچھ تیری بی بی تیرے طعام میں سے کھائے گی وہ صدقہ ہو اور تو اگر اپنی اہل کو مالدار یا عیش میں چھوڑ جائیگا تو یہ بہتر ہوگا اس سے کہ تو اُنکو ایسے حال میں چھوڑے کہ وہ لوگوں سے ایک ایک ٹھہی بھیک مانگیں اور ہاتھ سے اشارہ کیا :

باب فضیلت عبادت مرض کی

۱- ابو اسماء کہتے ہیں جو کوئی عبادت کرے گا اپنے بھائی کی وہ خزانہ جنت یعنی سبزہ زار بہشت میں ہو گا میں نے کہا ابو قلادہ سے حشر جنت کیا ہو کہا میوہ چینی میں نے کہا ابو اسماء راوی اس حدیث کے کس سے ہیں کہا ثوبان سے اور ثوبان حضرت سے ۲۴ یہ حدیث اسی کے لگ بھگ دوسرے طریق سے بھی ابو اسماء رحبی نے ثوبان سے رفعاً روایت کی ہے :

باب بات حیت کرنا بیمار و عاٹد کا

۱۔ عبد الحمید بن جعفر کہتے ہیں کہ ابو بکر بن حزم و محمد بن المنکدر نے مع چند اہل مسجد کے عمر بن الحاکم بن رافع انصاری کی عیادت کی اور کہا اے اباحفص یہ کو حدیث کرو کہ میں نے جابر بن عبد اللہ کو سنا کہتے تھے میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے جسے عیادت کی بیمار کی وہ گسار رحمت میں تھا

کہ جب بیٹھا تو رحمت میں تم گیا

باب نماز پڑھنا نزدیک بیمار کے

۱۔ عطا کہتے ہیں عیادت کی میری عمر بن صفوان نے اتنے میں وقت نماز کا آیا ابن عمر نے اُنکے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور کہا ہم لوگ مسافر میں

باب عیادت کرنا مشرک کی

۱۔ انس کہتے ہیں ایک لڑکا یہود کا حضرت کی خدمت کرتا تھا وہ بیمار پڑا حضرت اُسکی عیادت کو آئے اور پاس اُسکے سر کے بیٹھے فرمایا مسلمان ہو جا اُس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا وہ بھی پاس اُسکے سر کے تھا اُس نے کہا ابو القاسم کا کنا مان وہ مسلمان ہو گیا حضرت باہر آئے کہتے تھے الحمد للہ الذی انقذ من النار

باب بیمار سے کیا کہے

۱۔ عائشہ کہتی ہیں حضرت جب مدینہ میں آئے ابو بکر و بلال کو تپ آئی میں پاس ان دونوں کے گئی میں نے کہا اے باپ تم کیسے ہو اور اے بلال تم کیسے ہو ابو بکر کو جب بخار چڑھتا تو وہ کہتے

کل امرء مصبح فی اہلہ والہو ادنی من شرا لفعلہ

بلال کو جب ہوش آتا چلا کر یوں کہتے

لواء و حولی اذخر و جلیل

الالیبت شعری ہل بیتن لیلۃ

| | | |
|--|------------------------|--|
| وہل بدن لی شامۃ و طفیل | وہل ارجن یوما میہ مجنۃ | |
| <p>عائشہ کہتی ہیں میں نے اگر یہ خبر حضرت سے کہی فرمایا اللھم حب لنا المدینۃ کحبنا مکۃ واشہا وصحبھا وبارک لنا فی صاعھا ومڈھا وانقل حمأھا فاجعلھا بالمحفة ف حدیث دلیل ہر جب وطن پر اور اس بات پر کہ اللہ نے حضرت کی دعا سے ساری شکایات آفات آب و ہوا سے مدینہ طیبہ دور کر دیئے اور وہ سب امور میں تلو و صنتو مکہ مغظمہ ہو گیا الا ماشاء اللہ تعالیٰ و اللہ الحمد ۲ ابن عباس کہتے ہیں حضرت ایک اعرابی پر اسکی عیادت کے لئے داخل ہوئے اور آپ کی عادت تھی کہ جب کسی کی عیادت کرتے تو لا باس ٹھوران شاہو اللہ کہتے اسی طرح اب بھی فرمایا اذا طعمہ اس گنوار کے لٹھ نے کہا کوئی نہیں بلکہ یہ تو ایک تپ ہر جوش مارنے والی ایک بڑی عمر کے بوڑھے پر کہ اسکو قبر میں لے جائیگی فرمایا فنعم اذا ف یعنی اگر تیرے نزدیک یہ طور نہیں ہو بلکہ محبت ہو تو اب یہی سہی ۳ نافع کہتے ہیں ابن عمر جب کسی مریض پر داخل ہوتے تو پوچھتے کہ جی کیسا ہو اور جب اس کے پاس سے اٹھتے تو کہتے خا اللہ لك اس سے زیادہ اوپر کہتے</p> | | |
| باب بیمار کیا جواب دو | | |
| <p>۱۔ سعید بن عمرو کہتے ہیں حجاج نزدیک ابن عمر کے آیا میں پاس اُنکے تھا کہا تم کیسے ہو کہا اچھا ہوں کہا تمکو کس نے تکلیف دی ہو کہا جس نے حکم دیا بتیار اٹھانے کا ایسے دن جس میں بتیار اٹھانا درست نہیں ہو یعنی حجاج نے ۴</p> | | |
| باب ذکر عیادت فاسق کا | | |
| <p>۱۔ عبدالرحمن بن عمرو بن العاص کہتے ہیں لا تعودوا شراب الخمر اذا مرضوا یعنی عیادت نکر و شراب خواروں کی جبکہ وہ بیمار ہوں ف یہ اثر دلیل ہوئی عیادت فاسق پر</p> | | |

کسی قسم کا بھی فسق ہو جبکہ جہر بالفسق کرے ذکر شراب کا اسجگہ اتفاقی ہی نہ قید نہی :

باب عورتوں کا مردِ مریض کی عیادت کرنا

۱۔ حارث بن عبید اللہ انصاری کہتے ہیں میں نے ام الدرداء کو دیکھا کہ اس کے پالان پر کچھ لکڑیاں تھیں ان پر پردہ پڑا تھا وہ عیادت کرنے کو ایک مرد کی اہل مسجد میں سے آئی تھیں

وہ مرد انصاری تھا :

باب عائہ کو مکروہ ہی کہ گھر کی فضول چیزوں کی طرف نظر کرے

۱۔ ابن مسعود ایک مریض پر واسطے عیادت کے داخل ہوئے ان کے ساتھ ایک قوم تھی اور گھر میں ایک عورت تھی ایک مرد قوم میں سے طرف عورت کے دیکھنے لگا عبداللہ نے کہا اگر تیری دونوں آنکھیں پھوڑ دی جائیں تو واسطے تیرے بہتر سوچ معلوم ہوا کہ ہمارے وغیرہ کے گھر میں جا کر ادھر ادھر جھانکنے تاکے نہیں

درخانہ دوستان گرت جا می بند | بے چشم در آ می و بے زبان بیرون شو

باب آنکھ نہ کھلنے کی عیادت کرنا

۱۔ دید بن ارقم کہتے ہیں میری آنکھ نہ کھلنے کو آئی حضرت نے میری عیادت کی پہ فرمایا زید اگر تیری آنکھ اسی طرح نہ کھلتی رہے تو تو کیا کر گیا کہا صبر و اسید اجر رکھو گا فرمایا اگر تیری آنکھ نہ کھلتی رہی اور تو صبر و احتساب کر گیا تو تیرا ثواب جنت ہو گا ماسم بن محمد کہتے ہیں کہ ایک شخص کی اصحاب محمد میں سے آنکھ جاتی رہی حضرت نے اس کی عیادت کی اس نے کہا میں تو ان آنکھوں سے یہ چاہتا تھا کہ حضرت کو دیکھتا لیکن جبکہ حضرت مقبوض ہوئے تو اب واللہ مجھے کچھ خوشی نہیں ہے

من شاو بعدك فليت قلبك كنت احاذر

كنت السواد لنا ظري فعمي عليك الناظر

۳ انس نے رفعا کہا ہوا اللہ عزوجل فرماتا ہے جب مبتلا کرتا ہوں میں بندہ کو اسکی جیتین یعنی ہر وحشیم میں پہرہ صبر کرتا ہے تو میں عوض اُسکے جنت دیتا ہوں ۴ ابو امامہ کا لفظ رفعا یہ ہوا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسی ابن آدم جب لے لئے مینے تیرے کرتین اور تو نے وقت صدمہ کے صبر کیا اور امید اجر کی رکھی تو راضی نہیں ہوتا میں واسطے تیرے ثواب کو سوائے جنت کے **ف** وعدہ جنت کا اندھے ہو جانے پر بہت سی احادیث مرفوعہ میں آیا ہے وہ حدیثیں ترغیب ترسب وغیرہ میں مذکور ہیں اسی طرح ضعف بصر اور یک چشم ہو جانا یا کسی اور مرض چشم میں گرفتار ہونا موجب اجر کثیر کیا ہوتا ہے مگر ہمراہ صبر و احتساب عدم شکوک کے

باب عیادت کرنا والا کس حکمہ بیٹھے

۱- ابن عباس کہتے ہیں حضرت جب عیادت کرتے نزدیک سر مرض کے بیٹھے پہر سات با یون کہتے استأذن الله العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک اگر اُسکی اجل میں تاخیر ہوتی تو وہ اپنے دُکھ سے چٹکا ہوتا ۲ ربیع بن عبد اللہ کہتے ہیں میں ہمراہ حسن کے قتادہ کی عیادت کو گیا وہ پاس اُنکے سر کے بیٹھے پر حال پوچھا پھر دعا کی کہا اللھم اشف قلبہ واشف سقمہ **ف** یہ دعا جامع ہے واسطے دفع مرض قلب و قالب و دونوں کے

باب آدمی اپنے گھر میں کیا کرے

۱- اسود کہتے ہیں مینے عائشہ سے پوچھا کہ حضرت اپنی اہل میں کیا کیا کرتے تھے کہا اپنے گھر دانوں کے کام کاج میں لگے رہتے جب نماز کا وقت آتا باہر جاتے ۲ عروہ نے عائشہ سے پوچھا حضرت اپنی گھر میں کیا کیا کرتے تھے کہا جو تہ گانٹھتے اور جو کچھ مرد گھر میں کام کرتے ہیں وہ کرتے سم ہشام عن ابیہ کہتے ہیں مینے عائشہ سے پوچھا کہ حضرت اپنے گھر میں کیا کام کیا کرتے تھے کہا وہ جو ایک تم میں کا اپنے گھر میں کیا کرتا ہے جو تہ گانٹھتے کپڑے میں پیوند لگاتے کپڑا سیتے ہم عمرہ نے

کہا عائشہ سے کہا گیا کہ حضرت اپنے گھر میں کیا کام کیا کرتے تھے کہا کان بشار من البشر
یفلی ثوبہ و یجلب شاتہ یعنی وہ بھی ایک آدمی تھے اپنے کپڑے میں جوئیں دیکھتے اپنی
بکری کو دہتے یہ حادثہ دلیل ہیں اس بات پر کہ بشر کتنا ہی بڑا ذی رتبہ کیوں
نہو لیکن اپنے گھر کا کام کاج کرنا اور اپنے آرام کے کام اپنے ہاتھ سے کر لینا واسطے اُسکے سنت
خیر البشر ہو اور عار و انکار کرنا عمل سے خلاف سنت اور بوجہ اسباب کبر و نخوت کے ہو
اور داخل تکلف حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو وما انا من المتکلفین دنیا میں جتنے
حرفے پیشے صنایع و اعمال ہیں غالباً انبیاء و صلحاء و علماء و اقیاء سے مانور میں چنانچہ سارا
رفو الخرقہ بشر شرف اخر ہے اس پر شاید عدل ہو اب جو کوئی شریف النسب لطیف الحسب اختیار
حرف و صنعت سے عار رکھتا ہو اُس پر خدا کی ماری وہ اسی سبب سے فقر و فاقہ میں مبتلا اور ملت
و خواری سوال و گدائی میں گرفتار ہو اگر محنت و مزدوری کرتا یا کوئی پیشہ اختیار کرتا تو اس
رسوائی و خواری سے بر کران رہتا دین دنیا کی درستی ہاتھ آتی اللہ کا نیک بندہ بجا جاتا
ولکن شیاطین نے اکثر عیان شرف و علم کو اپنے دام مکر میں لیکر حشر دنیا و الآخرہ بنا رکھا
اور وہ اس دشمنی ابلیس و ذریت ابلیس سے غفلت میں پڑے ہیں

باب آدمی جب کسی اپنے بھائی کو دوست رکھے تو اُسکو جہاد کے

۱۔ حدیث مقدم بن معدیکرب میں: فقہ آیا ہو کہ جب دوست رکھے ایک تمہارا اپنے
بھائی کو تو اُسکو جہاد دے کہ میں اُسکو دوست رکھتا ہوں ۲۔ مجاہد کہتے ہیں کہ مجھے اور
ایک مرد صحابی سے ملاقات ہوئی اُس نے دونوں کندھے میری پس پشت سے تھام کر کہا
میں نے میں تجھ کو دوست رکھتا ہوں پیٹنے کا دوست رکھے تجھ کو وہ شخص جسکے سبب سے تو
مجھ کو دوست رکھتا ہو کہا اگر حضرت نے یہ فرمایا ہوتا کہ جب کوئی آدمی کسی آدمی کو دوست

بلند کرنا حضرت نے اُسکا پورا جبہ پکڑ کر فرمایا کہ کیا میں تجھ پر لباس بے عقل آدمی کا سنا نہیں دیکھتا ہوں
 پہرہ کا نبی اللہ نوح علیہ السلام کو جب وفات آئی اپنے فرزند سے کہا میں تجھ پر ایک وصیت
 بیان کرتا ہوں دو باتوں کا تجھ کو حکم دیتا ہوں اور دوا مر سے منع کرتا ہوں ایک حکم کہ تارہوں
 تجھ کو لا الہ الا اللہ کا کیونکہ اگر ساتون آسمان اور ساتون زمینیں ایک پلہ میں کہی جائیں
 اور لا الہ الا اللہ ایک پلہ میں تو وہی پلہ ہماری ہوگا اور اگر ساتون آسمان اور ساتون زمینیں
 ایک حلقہ مبہم ہوں تو ہی لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ و بھلا اُس حلقہ کو توڑ دینگے یہ کلمہ
 شمار ہر شکر کی اور اسی کی وجہ سے ہر شکر کو رزق ملتا ہے اور منع کرتا ہوں میں تجھ کو شرک و کبر سے مینے
 کیا کسی اور نے ای رسول خدا اس شرک کو تو ہم نے پہچان لیا ہے کہ کیا یہ کہ کیا یہ ہر کہ ہم میں
 کسی کے پاس ایک حد ہو وہ اُسکو پہنے فرمایا نہیں کہا کیا یہ ہر کہ کسی کے پاس ہم میں سے دو
 اچھی پاپوش ہوں اور اُنکے دو عمدہ تسمے ہوں فرمایا نہیں کہا کیا یہ ہر کہ ایک کے پاس دابہ
 ہو وہ اُسپر چڑھے فرمایا نہیں کہا کیا یہ ہر کہ ایک کے اصحاب ہوں جو پاس اُسکے بیٹھیں فرمایا
 نہیں کہا پہر کیا ہے ای رسول خدا فرمایا سفہ حق کا یعنی حق سے جاہل ہوا اور لوگوں کو حقیر جانے
و اس حدیث میں فضیلت ہے ہر دو کلمہ مذکور کی اور مذمت ہے ہر تکبر کی یہ کبر و دوا مر
 میں بتایا ایک سچا تاق کا دو دم لوگوں کو بنظر حقارت دیکھنا اور اُنکو بڑا سمجھنا سب جان جمع ہے
 ساج کی ساج کہتے ہیں طیلسان سبز کو یا تو درار کو گویا کہ کلاہ اُس سے یا اُسی کی نوع سے بنائی
 جاتی ہے یہ حدیث دوسرے طریق سے بھی بروایت ابن عمر دیون آئی ہے کہ انا قال یا
 رسول اللہ اس الکبر غفلا یعنی جن امور کو ابن عمر نے اپنے نزدیک کبر سمجھا تھا جیسے عمدہ لباس
 پہننا یا عمدہ پاپوش یا عمدہ سواری یا جلسہ اصحاب حضرت نے اُنکو کبر سے خارج ہوتا کر سفہ حق
 و غصص مردم کو کبر ٹھہرایا ۳۔ ابن عمر کا لفظ حضرت سے یہ ہے کہ جو بڑا بنا اپنے جی میں یا اتر یا

اپنی چال میں وہ ملے گا اللہ سے اور اللہ اُس پر غضبناک ہوگا **ف** معلوم ہوا کہ مجملہ کبر کے یہود
 امر بھی میں اور متکبر مغضوب علیہ ہوتا ہے **م** حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کہ اُس نے کبر نہیں کیا
 جس نے اپنے خدمتگار کے ساتھ کہا یا اور گدھے پر سوار ہو کر بازاروں میں گیا اور بکری باندہ
 دہی **۵** صالح بیاع الاکسیہ یعنی کلیم فروش کی دادی کہتی ہیں کہ میں نے علی کو دیکھا کہ ایک درہم
 کی کجورین مول لین اور اپنے ملحقہ میں رکھیں میں نے کہا یا کسی اور شخص نے کہ اے امیر المؤمنین
 کسی اور کو دید و کہ وہ لپچلے کہا ابو العیال احق ان یجل **۶** حدیث ابو سعید خدری و ابو ہریرہ
 میں فرمایا ہے عزت میری ازار ہے اور کبر یا میری چادر ہے جو کوئی انہیں سے کسی چیز کے لئے مجھے
 جگہ لگا میں اُس کو عذاب کروں گا **ل** نعمان بن بشیر بالائی منبر کہتے تھے شیطان کے جال میں
 وہ جال اتارنا ہے اللہ کی نعمتوں پر اور فخر کرنا اُس کی عطا پر اور کبر یا کرنا اللہ کے بندوں پر اور پروردگار
 کرنا خواہش نفس کی غیر ذات خدا میں یہ سب چار چیزیں ہوئیں **۸** ابو ہریرہ نے رفعا کہا ہے
 حجت کی جنت و نار نے سفیان نے کہا اختصام کیا بہشت و دوزخ نے دوزخ نے کہا
 گھسیں گے مجھیں جبار و کبر والے جنت نے کہا گھسیں گے مجھیں ضعفاء و فقراء اللہ تبارک و تعالیٰ
 نے جنت سے کہا تو میری رحمت ہو میں جسکو چاہوں تجھے رحمت کروں پہر دوزخ سے فرمایا تو میرا
 عذاب ہو میں جس کو چاہوں تجھے عذاب کروں ہر ایک کے لئے تم دونوں میں سے بہرہ ہوا **۹**
ف اس حدیث میں تعین ہوا جنت و نار کی اور وعدہ ہوا دونوں کے ملو و مشحون کرنا
 نسأل اللہ الجنة و نعوذ بہ من النار **۱۰** عبد الرحمن نے کہا حضرت کے اصحاب مخزن
 و مٹاوت نہ تھے اپنی مجلسوں میں شعر پڑھتے اور امر جاہلیت کا ذکر کرتے پہر جب اُمین سے
 کسی کا ارادہ کسی شے پر اللہ کے امر سے کیا جاتا تو اُسکی آنکھیں پہر جا میں گویا وہ دیوانہ ہی
ف تماوت کہتے ہیں اظہار تخافت و تواضع کو عبادت و زہد و صوم میں ابن عمر نے

ایک شخص کو سرنگون دیکھ کر کہا تھا ارفع راسک فان لا سلام لیس علیہ یعنی سر اونچا کر
 اسلام کچھ باری نہیں ہو ایک شخص کو دیکھا کہ وہ تماوت ہو اُس سے کہا لا نصت علینا
 دیننا امانات اللہ یعنی مت مار ہمارے دین کو اٹھ تجھے مارے عائشہ نے ایک شخص کو
 دیکھا لگتا تھا کہ سخافت سے مر جائے گا اسکو کیا ہوا ہو کہا یہ سجدہ قراء کے ہو کہا عمر سید القراء
 تے اور جب چلتے تو تیز چلتے اور جب کہتے تو سنا تے اور جب مارتے تو دردناک کرتے ۱۰
 ابو ہریرہ کہتے ہیں ایک مرد پاس حضرت کے آیا اور وہ خوبصورت و جمیل تھا اُس نے کہا مجھکو جا
 محبوب ہو اور مجھے عطا ہوا ہو وہ جو تم دیکھتے ہو یہاں تک کہ میں دوست نہیں رکھتا ہوں کہ
 مجھ سے کوئی فوت ہو اُس نے کہا شراک نفل یا شمس احمر کیا یہ کہہ کر فرمایا نہیں و لکن کبر لہ حق
 و غمط مردم ہو یعنی حق امر کار و کرنا اور لوگوں کو حقیر جاننا | حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن
 جدہ میں رخصا آیا ہو کہ محشو ہو گئے تکبر کرنے والے دن قیامت کے مثل چیونٹیوں کے صوت
 مردین اُن پر ہر طبقہ سے ذلت چڑھی آتی ہوگی وہ ٹانگے جاوین گے طرف ایک قید خانہ جنم کے
 جس کا نام بولس ہو چڑھی آئیگی اُن پر آگوں کی آگ اور پلائے جاوینگے پچوڑ و زخیون کا جسکو
 طینۃ الخبال کہتے ہیں **ف** اس حدیث میں انجام اہل کبر کا اور مقام انکی بود و باش
 کا اور غذا و انکی مذکور ہو نسأل اللہ العافیۃ ۴

باب انتصار کرنے کا ظلم سے

۱۔ عائشہ کہتی ہیں کہ حضرت نے اُسے کہا د و نك فان تصری یعنی تو اپنا بدل لے لے ۲
 عائشہ نے کہا حضرت کی بی بیوں نے فاطمہ علیہا السلام کو پاس حضرت کے بھیجا اُنہوں نے
 اذن چاہا حضرت پاس عائشہ کے تھے انکی چادر میں حضرت نے اذن دیا وہ اندر آئیں
 کہا آپ کی ازواج نے مجھکو آپ کے پاس بھیجا ہو وہ آپ سے سوال عدل کا حق میں مختار

ابن ابی قحافہ کے کرتی مین کہا اے لڑکی کیا تو دوست رکھتی ہو جو مین دوست رکھتا ہوں کہا ہاں
 فرمایا تو دوست رکھ اسکو فاطمہ اُٹھ کھڑی ہوئیں اور جا کر یہ حال کہا انہوں نے کہا تم
 کچھ کام ہمارا نہ نکالا تم پر جاؤ کہا وا اللہ مین ہرگز اس بارہ مین حضرت سے گفتگو نہیں کرؤں گی تب
 زینب زوج حضرت کو بھیجا انہوں نے جا کر اذن چاہا حضرت نے اذن دیا زینب نے یہ حال
 حضرت سے کہا اور مجھ کو برا بہلا کہا مین دیکھنے لگی کہ حضرت مجھے اذن دیتے مین یا نہیں تا آنکہ
 مینے پہچان لیا کہ اگر مین بدلاؤں گی تو حضرت کو برا نہ لگے گا مینے زینب کو سنا نا شروع کیا کچھ دیر لگی
 کہ مینے غالب ہو کر زینب کو ٹھنڈا کر دیا حضرت نے مسکرا کر فرمایا انما ابنتہ ابی بلکہ یعنی یہ ابوبکر
 کی بیٹی ہی بہلا کب دے گی اور جو کہے گی:

باب ہمدردی کرنا خشک سالی اور گرمی میں

۱۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں آخر زمانے مین بہوک تہوگی جسکو وہ پالے وہ عدول نہ کرے جگڑائی کرے
 ۲۔ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا یہ ہے کہ انصار نے حضرت سے کہا کہ درمیان ہمارے اور اخوان ہمارے
 کے نخل کو تقسیم کر دو کہا نہیں تب انہوں نے کہا تم بہکو موت کی کفایت کرو ہم تمکو ترمین شریک
 کرینگے کہا مینے سنا اور مانا ۳۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے عام الرمادہ مین کہا وہ سال
 نہایت سخت نازلہ تھا بعد اسکے کہ عمر نے املا دعوب مین شتر و گندم و روغن وغیرہ جملہ اریات سے
 خوب سی کوشش کی تھی یہاں تک کہ ساری اریات یعنی زمین کشت کاری و باغ کی پھل و پھول
 لائی اونکی اس جہد سے تب عمر نے کہڑے ہو کر دعا کی اللہم اجعل ہر نفسم علی رءس الجبال
 اے اللہ انکار زق پہاڑ کی چوٹیوں پر مقرر کر اللہ نے انکی اور مسلمانوں کی دعا قبول کی جب
 مینہ برسا تو کہا الحمد للہ واللہ اگر اللہ اس آفت کو نہ کہوتا مین کسی گھر والوں کو اہل اسلام
 مین سے جو گنجائش رکھتے ہیں باقی نہ چھوڑتا لیکن اتنے ہی فقرا اُنپر داخل کرنا کیونکہ ہکو دو نفر

ہلاک نہیں کر سکتے ہیں طعام سے جو کہ ایک نفر کو قائم رکھے **ف** یعنی طعام واحد دو کو کفایت کر سکتا ہے اسلئے جس گھر میں جتنے نفر ہوتے اتنے ہی گنتی کے فقیر وہاں مقرر کر دیتا کہ انکو بھی اپنے ساتھ کھانا دو ہم حدیث سلمہ بن الاکوع میں فرمایا ہے صبح نہ کرے کوئی شخص تم میں کا بلکہ تیسرے دن کے اور اُسکے گھر میں کچھ قربانی میں سے ہو جب سال آئندہ آئی کما اور رسول خدا کیا اس سال بھی ہم وہی کریں جو سال گذشتہ کیا تھا فرمایا کما و ذخیرہ کرو کہ اُس سال لوگ جہد میں تھے مینے چاہا کہ تم انکی اعانت کرو **ف** یہ سب احادیث دلیل ہیں مواسات و اعانت پر وقت احتیاج مسلمین کے

باب تجربہ کا

۱۔ عروہ کہتے ہیں میں پاس معاویہ کے بیٹھا تھا انہوں نے جی میں کچھ کہا پر چونکہ اُسے اور کما حلیم نہیں ہے مگر تجربہ والا تین بار یہی کما م سعید کہتے ہیں حلیم نہیں مگر ٹوک کمانے والا اور حکیم نہیں مگر تجربہ والا **ف** یعنی جب کوئی راکب امور ہوتا ہے اور بھول بھٹک میں پڑتا ہے تب کہیں اُسکو علم و تجربہ حاصل ہوتا ہے پر وہ مواضع خطا سے بچنے لگتا ہے علم اُسکو ابوسعید نے رخصا بھی روایت کیا ہے

باب کسی مسلمان بہائی کو اللہ کے لئے کھانا کھانا

۱۔ علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ اگر میں کچھ نفرا اپنے اخوان میں سے ایک صاع یا دو صاع طعام پر جمع کروں تو یہ دوسٹ تر ہو چکو اس بات سے کہ میں تمہارے بازار میں جا کر ایک گرجن آزاد کروں **ف** مقصود اس سے فضیلت اطعام ہے بے شبہہ ہو کہ کھانا پیا سے کا پلانا اور ننگے کا پھنا نا بڑا اجر عظیم رکھتا ہے یہ کام اُسی شخص سے بنتا ہے جس کو اللہ کی توفیق رفیع طریق ہوتی ہے

باب حلفِ جاہلیت کا

۱۔ عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں میں ہمراہ اپنے اعمام کے حلفِ مطہیین میں حاضر ہوا میں نہیں چاہتا کہ اُس سوگند کو توڑوں اگرچہ مجھ کو لال اونٹ ملیں :

باب برادری کرنے کا

۱۔ انس کہتے ہیں حضرت نے درمیان ابن مسعود و زبیر کے مواخات کرادی یعنی ایک کو دوسرے کا بھائی ٹھہرا دیا ۲۔ انس بن مالک نے کہا ہجو کہ حلف کرادیا حضرت نے درمیان قریش و انصار کے میرے گھر میں جو مدینہ میں تھا

باب اسلام میں حلف نہیں ہے

۱۔ عمرو بن شعبہ عن ابی بن جبر کہتے ہیں حضرت سال فتح میں درج کعبہ پر بیٹھے اللہ کی حمد و ثناء کی پر فرمایا جس کا جاہلیت میں حلف تھا اُس کو اسلام نے زیادہ کنی مگر شدت اور نہیں ہجرت بعد فتح کے :

باب جس نے اپنی لیاؤں باران میں

۱۔ انس کہتے ہیں ہجو ہمراہ حضرت کے باران پہنچا حضرت نے اپنا کپڑا بدن سے ہٹا دیا یہاں تک کہ مینہ آگے پہنچا ہنسنے لگا آپ نے یہ کہہ کر فرمایا لانا حدیث عہدِ بربہ یعنی ابھی تازہ پاس سے اپنے رب کے چلا آتا ہے

انفوس خرم باد صبا از بر بار آمدہ مرحب

باب بکری برکت ہے

۱۔ حمید بن مالک کہتے ہیں میں پاس ابوہریرہ کے انکی زمین میں بمقام عقیق بیٹھا تھا انکے پاس ایک قوم اہل مدینہ کی دواہ پر آئی اور اُتری ابوہریرہ نے کہا میری مان کے پاس جا اور اُس سے کہہ تیرا بیٹا تجھ کو سلام کہتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ ہجو کہہ کلاؤ انکی مان

نے تین قوس جو کے اور کچھ روغن اور نمک ایک رکابی میں رکھ کر میرے سر پر رکھ دیا میں وہ
 کہانا پاس اُنکے لایا اور سامنے اُنکے رکھ دیا ابو ہریرہ نے تکبیر کہی اور کہا الحمد للہ الذی اشبعنا
 من الخبز بعد ان لم یکن طعامنا الا الاسود ان التمر والماء یعنی خدا کا شکر ہو کہ اُس نے
 ہمارا پیٹ روٹی سے بھرا جب اس کے ہمارا کہانا نہ تھا مگر کجور اور پانی قوم نے اُس طعام میں سے
 کچھ نہ بیا یا جب وہ لوگ پہرے مجھ سے کہا اے بیٹیجے اپنی بکریوں کو اچھی طرح رکھ اور مٹی کو اُٹھو
 دو رکرا اور انکے تھان کو ستھرا رکھ اور کسی ایک طرف اُس تھان کے نماز پڑھ کہ یہ بکری میں
 دو آبِ جنت سے ہیں اور قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ میں ہے جو جان میری قریب ہے کہ آدھ گالو گون
 پر ایک ایسا زمانہ کہ ایک گلہ گو سفندون کا دوست تر ہو گا طرف صاحب غنم کے خانہ کُروان کو
 علی مرتضیٰ نے رفعا کہا ہے کہ بکری کا ہونا گھر میں برکت ہے اور دو بکریاں دو برکتیں ہیں اور
 تین بکریاں تین برکتیں ۛ

باب اونٹ واسطے اونٹ والوں کے عزت میں

۱- حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے سر کفر کا طرف مشرق کے ہے اور نحو خیل یعنی اترانا اہل
 خیل و اہل وفد دین اہل دہر میں ہے اور سکینہ اہل غنم میں ۲ ابن عباس نے کہا مجھے کتوں
 اور بکریوں سے تعجب آتا ہے کہ ایک سال میں کذا کذا بکریاں بیچ ہوتی ہیں اور کذا کذا بکری
 میں جاتی ہیں اور پہر بکریاں اُس سے زیادہ ہوتی ہیں اور ایک کُتیا کتنے ایک کُتے جتنی ہے
 ۳- ابو ظبیان کہتے ہیں عمر بن خطاب نے مجھ سے کہا اے ابو ظبیان تیری عطا و داد و دہش کتنی
 ہے کہما دو ہزار پانسو کہما اے ابو ظبیان تو کیتی کر اور سیایا لے پہلے اس سے کہ قریش کے رُکے
 تمہارے والی ہوں اور اُنکے ہوتے ہوئے عطا کچھ مال نہ کنا جائے ۴ عبیدہ بن حزن کہتے
 ہیں اونٹ والوں اور بکری والوں نے تفاخر کیا حضرت نے فرمایا سبعوت ہوئے موسیٰ

اور وہ راعی غم تھے اور مبعوث ہوئے داؤد اور وہ راعی غم تھے اور مبعوث ہوا مین اور مین
بکریان چراتا تھا اپنے گروالون کے اُجیاد مین :

باب ذکر اعرابیت کا

۱۔ ابو ہریرہ نے کہا کہا کبار سات مین اول اشراک باللہ اور قتل نفس اور رمی محصنات
اور اعراب مین جا رہنا بعد ہجرت کے :

باب ذکر سالن قریٰ کا

۱۔ ثوبان نے کہا حضرت نے فرمایا ہولا تسکن الکفور فان ساکن الکفور ساکن
القبور احمد نے کہا مراد کفور سے قریٰ مین یعنی گاؤں مین مت رہ و مان کا رہنا ایسا ہے
جیسے قبر مین رہنا

وہ مردہ مرد را حق کند عقل را بی نور و بی رونق کند

باب جاننا طرف تلاء کے

۱۔ مقدم کے باپ شیخ نے عائشہ سے پوچھا کہ حضرت با دیہ مین ہی جاتے تھے کہا ان ان تلاء
کی طرف جایا کرتے تلاء کے معنی ہیں آب راہا از بالا سوی نشیب تلاء نشیب و نشیب کذا فی
الصلح ۲ عمر بن وہب کہتے ہیں میں نے محمد بن عبد اللہ بن اسید کو دیکھا کہ جب سوار ہوتے اور
وہ محرم ہوتے تو اپنا کپڑا ہر دو دوش سے گرا دیتے اور اپنی رانوں پر رکھتے میں نے کہا یہ کیا ہے
کہا میں نے عبد اللہ کو دیکھا کہ اس طرح کرتے تھے :

باب دوست رکنا کتمان راز کو او بیٹینا یا سہر قوم کے اُن کے

اخلاق پہچاننے کو

۱۔ عمر بن خطاب اور ایک اشخص انصار کا بیٹھا تھا اتنے مین عبد الرحمن بن عبد القاری

آئے اور اُنکے پاس بیٹھ گئے عمر نے کہا ہم اُس شخص کو دوست نہیں رکھتے جو ہماری بات کہتا
 پھر سے عبدالرحمن نے کہا میں لوگوں کے پاس نہ بیٹھوں گا عمر نے کہا مان تو بیٹھ پاس اسکے
 اور اُسکے اور ہماری بات کسی سے نہ کہہ پھر انصاری سے کہا تو لوگوں کو کیا دیکھتا ہو کس کا بعد
 میرے خلیفہ ہونا بتاتے ہیں انصاری نے کچھ لوگ مہاجرین کے گئے علی کا نام نہ لیا عمر نے کہا
 لوگوں کو ابوالحسن سے کیا ہو واٹھو وہ لائق تر ہو انہیں اگر آپ خلیفہ ہو گا تو انکو طریقہ حق پر قائم کرے گا

باب آہستگی کرنا کامون میں

احسن نے کہا ایک آدمی مر گیا اور ایک سپرد غلام چور مرا اور اپنے غلام کو اپنے فرزند کی وصیت
 کر گیا لوگوں نے کچھ کوتاہی اُسکے لئے نہ کی یہاں تک کہ وہ لڑکا جوان ہوا اور بیاہا گیا اُس نے کہا
 میرا سامان درست کر دو کہ میں علم طلب کروں اُسکا سامان تیار کر دیا وہ پاس ایک عالم کے آیا
 اور اُس سے سوال کیا اُس نے کہا جب توروانہ ہونے کو ہو تو مجھے کہنا میں تجکو کچھ سکھا دوں گا
 جب وہ گھر سے باہر جانے کو ہوا اُس سے کہا کہ مجھے سکھا دے اُس نے کہا اٹھو سے ڈر اور صبر کر
 اور جلدی نہ کر حسن نے کہا ساری خیر اس تعلیم میں ہو وہ آیا اور بتا کہ وہ انکو بھول جاتا کہ فقط
 تین باتیں نہیں جب اپنی اہل کے پاس آیا اور گھر میں اُترا دیکھا کہ ایک شخص موتی ہوتا ہر عورت سے الگ
 اور اُسکی عورت بھی موتی ہو کہتا واٹھو میں نہیں چاہتا کہ اسکا انتظار کروں اپنی سواری کے پاس
 پھر کرتا یا جب چاہا کہ تلوار لے کہا اتق اللہ واصبر ولا تستعجل بہرجوع کیا اور اُسکے سر پر کڑا
 ہوا پھر کہا میں کسی شے کا انتظار نہیں کرتا اپنی سواری کے پاس آیا اور چاہا کہ اپنی تلوار لے پھر اُسکو یہی
 بات یاد آئی اور پھر کڑا اُسکے سر پر کڑا ہوا وہ مرد جاگ اُٹھا اُس نے جب اسکو دیکھا جلدی سے اُٹھ کر
 مسافت کیا اور پھر لیا اور پوچھا کہ بعد میرے تم نے کیا پایا کہا واٹھو بعد تیرے میں نے خیر کثیر پائی
 واٹھو بعد تیرے میں نے پوچھا کیا آج کی رات درمیان تلوار اور تیرے سر کے تین بار میں آیا گیب

محبو میرے علم نے تیرے قتل سے روک دیا :

بابِ اہستگلی کا کامون میں

ف اصل میں ترجمہ باب سابق اور اس باب کا متحدہ ہے۔ عبدالرحمن بن ابی بکر اشج عبدالقیس سے راوی ہیں کہ اشج نے کہا حضرت نے فرمایا تمہیں دو خلق ہیں جنکو اللہ دوست رکھتا ہے میں نے کہا وہ کیا خلق ہیں اور رسول خدا فرمایا علم و حیا میں کہا یہ پہلے سے ہیں یا حال میں ہوئے فرمایا پہلے سے ہیں میں نے کہا الحمد للہ الذی جبلنی علی خلقین احبہما اللہ تم قتادہ کہتے ہیں حدیث کی محکو اُس شخص نے جو باقی رہا تھا اُن وفد میں سے جو پاس حضرت کے آئے تھے عبدالقیس سے اور ذکر کیا قتادہ نے ابانفرہ کا ابوسعید خدری سے کہ ابوسعید نے فرمایا کہ حضرت نے اشج عبدالقیس سے فرمایا ان فیک لخصلتین یحبہما اللہ الخلو والاناۃ ف پہلی روایت میں حیا تھا اس جگہ اناۃ ہو علم سے مراد عمل اذی ہو اور حیا قسم کو کہتے ہیں اور اناۃ دیر کوٹنے کو یہ خصال نبض نبوی محبوب حضرت ذوالجلال ہیں و اللہ اعلم ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے اشج عبدالقیس سے کہا تھا ان فیک لخصلتین یحبہما اللہ الخلو والاناۃ تم فرمائیہ عبدی نے کہا اشج آیا وہ چلا یہاں تک کہ اُس نے ہاتھ حضرت کا پکڑ کر چوہا حضرت نے اُس سے کہا ان فیک لخلقین یحبہما اللہ ورسولہ قال جبلا جبلت علیہ او خلقا معی فرمایا لا بل جبلا جبلت علیہ اُس نے کہا الحمد للہ الذی جبلنی علی ما یحب اللہ ورسولہ خلق و خصلت ایک چیز ہو مراد خلق سے عادت ہو اس جگہ ذکر اُس عادت کا نہیں کیا مراد وہی علم و اناۃ ہو لکن ان خصال کو اشج میں جلی بتایا اور اللہ و رسول و دونوں کا دوست رکھنا ان دونوں خلق کو بتایا اشج نے اُس پر شکر خدا ادا کیا معلوم ہوا کہ جسکی جبلت کسی خلق حسن و خصلت مستحسن پر ہو اُسکو اللہ کا احسان مند شکر گزار ہونا چاہئے :

باب لغی کا

۱۔ ابن عباس نے کہا اگر ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ پر ٹپ کرے تو باغی ہو ریزہ ریزہ ہوگا ۲ حدیث ابو ہریرہ میں رفعاً آیا ہو حجت کی بہشت و دوزخ نے دوزخ نے کہا جہنم متکبر و متجبر داخل ہونگے جنت نے کہا جہنم داخل ہونگے مگر ضعیف و مساکین اللہ نے نار سے کہا تو میرا عذاب ہو میں انتقام لیتا ہوں تجھ سے جس سے چاہتا ہوں اور جنت سے کہا تو میری رحمت ہو میں رحم کرتا ہوں تجھ سے جسکو چاہتا ہوں ۳ فضالہ بن عبید رفعاً کہتے ہیں تین شخص ہیں جنہی سوال نہوگا ایک وہ مرد جسے جماعت کو چوڑ دیا امام کا عاصی ہوا اور عاصی مگر کیا اُس سے سوال نہوگا دوم کثیر غلام جو اپنے سید کے پاس سے بھاگ گیا تیسرے وہ عورت کہ اُسکا خاوند غائب ہو اور اُسکی موت دنیا کو اُس سے کفایت کیا ہو وہ پیچھے اُسکے بن ٹھن چمک دمک سے نکلی تین اور ہیں جنسے کچھ سوال نہوگا ایک وہ مرد جسے ردا کر یا دازار عذر خدا چینی اور دوم وہ مرد جسے شک کیا امر خدا میں سوم نا سید رحمت خدا سے **ف** مراد عدم سوال سے یہ ہے کہ یہ ہر شش اشخاص بلا احتساب و کتاب دوزخ میں جائیں گے ان فحادی کے مطابق میں ایک طرح کی لغی موجود ہے ۴ بھار کے باپ عبدالعزیز اپنے جد سے رفعاً راوی ہیں جتنے گناہ ہیں دیر کرتا ہو اللہ انہیں جسکو چاہتا ہو قیامت کے دن تک مگر لغی و حقوق والدین یا طبیعت رحم کہ جلدی کرتا ہو اللہ واسطے ان کے صاحب کے دنیا میں قبل موت کے ۵ ابو ہریرہ کہتے تھے کوئی تم میں اپنے بھائی کی آنکھ میں ایک بٹکا دیکھتا ہو اور خود اُسکی آنکھ میں جو جڈل یا جزع ہو اُسکو بولتا ہو ابو عبید نے کہا جڈل چوہا بلند کلان کو کہتے ہیں **ف** مطلب یہ ہے کہ دوسرے کا ذرا سا عیب پکڑتا ہو اور اپنا بڑا سا عیب نہیں دیکھتا ہندی کی مثل ہو اپنا ٹینٹ نہ دیکھتا اور دوسرے کی پٹلی پر عیب لگانا ۶ معاویہ بن قرہ کہتے ہیں میں ہزارہ مقل مزنی کے تھا انہوں نے راہ سے اذی کو دور کیا میں نے

ایک شکر دیکھی اور اُدھر جلدی کی مجھ سے کہا تو نے یہ کیوں کیا اسرا بن اخی میں نے کہا میں نے تمکو ایک شکر کرتے دیکھا میں نے بھی اُسی طرح کیا کہا تو نے خوب کیا اویہتیجے میں نے حضرت کو سنا دیا تھے جسے دور کی چیز اید کی راہ سے مسلمانوں کے لکھی گئی واسطے اُسکے ایک نیکی اور جسکی ایک نیکی قبول ہو گئی وہ جنت میں جاوے گا **ف** مطابقت بعض احادیث باب ہذا کی حجتہ الباب سے محتاج نظر غائر ہے :

باب قبول ہدیہ کا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں رفعا آیا ہے کہ تھا دوا لخوا بواہدیہ بھیجو آپس میں تاکہ دوستی و محبت پیدا ہو ماسکتے تھے اویہ میرے بیٹوں بدل کرو آپس میں کہ زمین بہت دوستی ہوگی درمیان تمہارے

باب قبول نہ کرنا ہدیہ کا بسبب دخول بغض کی لوگون میں

۱۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں ایک مرد نے بنی فزارہ میں سے حضرت کو ایک ناقہ بھیجا حضرت نے اُسکا عوض کیا وہ شخص خفا ہوا حضرت نے نمبر پر فرمایا کوئی ہدیہ بھیجتا ہے میں اُسکا عوض کرتا ہوں اُتنا جو میرے پاس ہے وہ خفا ہوتا ہے قسم ہے اللہ کی میں بعد اس سال کے عرب کا ہدیہ قبول نہ کروں گا مگر قرشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی سے :

باب حیا کا

۱۔ ابو مسعود نے رفعا کہا ہے کہ اُس کلام نبوت سے جسکو لوگون نے پایا ہے ایک یہ کلام ہے کہ جب تو نے شرم کی تو اب جو تو چاہے سو کرے

شرم بگذار و بادشاہی کن

بیحیا باش و ہرچہ خواہی کن

۲۔ حدیث ابو ہریرہ میں رفعا آیا ہے ایمان کچھ اوپر ساٹھ یا ستر شعبے ہے افضل شعب لا الہ الا اللہ ہے اور اذنی شعبہ دور کرنا اذنی کا راہ سے اور حیا ایک شعبہ ہے ایمان کا **ف**

معلوم ہوا کہ عیسا کے ایمان میں خلل رہتا ہو مسلم ابو سعید نے کہا حضرت سخت تر تھے حیا میں کوئی
 لڑکی سے پردی میں اور جب کسی شو کو کروہ رکھتے تو ہم آپ کے چہرہ میں وہ کراہت پہچان
 لیتے یہ حدیث پہلے ہی گزر چکی ہے ہم مثل اسکے ابو سعید سے بطریق دیگر بھی یہ حدیث
 مروی ہو ۵ عثمان وعائشہ نے کہا ابو بکر نے حضرت سے اذن چاہا حضرت اُس وقت فراش
 عائشہ پر لیٹے ہوئے تھے عائشہ کا لحاف یا ازار یا کوئی اور جامہ سبز اوڑھے ہوئے اپنے
 ابو بکر کو اذن دیا اور اُسی حال پر رہے ابو بکر اپنا کام کر کے چلے گئے پھر عمر نے اذن چاہا انکو
 اذن دیا اُسی حال پر وہ بھی اپنی حاجت پوری کر کے چلے گئے عثمان کہتے ہیں میں آیا اور
 اذن چاہا اُٹھ بیٹھے اور عائشہ سے کہا تو اپنے کپڑے سنبھال لے میں نے اپنا کام نکالا اور
 پھر گیا عائشہ نے کہا اے رسول خدا میں نے نہ کیا کہ تم ابو بکر و عمر سے گہراٹے جیسے عثمان سے
 گہراٹے فرمایا عثمان ایک مرد شرمناک ہو میں ڈرا کہ اگر اذن دیتا ہوں اور میں اس حال
 پر ہوں تو وہ اپنی حاجت پوری نہ کر سکے گا ۶ حدیث انس بن مالک میں فرمایا ہو نہیں سکتی
 ہو حیا کسی شو میں لکن اُس شو کو زینت دیتی ہو اور نہیں ہوتا فحش کسی شو میں لکن اُس شو
 کو عیب دار کرتا ہو ۷ یہ حدیث ایک بار پہلے ہی گزر چکی ہو مے سالم اپنے باپ سے
 راوی ہیں کہ حضرت کا گذر ایک مرد پر ہوا وہ اپنے بھائی کو دربارہ حیا وعظ کرتا تھا حضرت نے
 فرمایا اسکو چھوڑ دے حیا ایمان ہو ۸ ظاہر یہ ہو کہ وہ کثرت حیا پر ملامت کرتا تھا حضرت
 نے فرمایا کہ اسکو ترک حیا کا وعظ نہ کر کہ حیا ایمان ہو جتنی حیا زیادہ ہو اتنا ہی ایمان بڑھا ہو اور
 ۸ ابن عمر کہتے ہیں حضرت کا گذر ایک مرد پر ہوا وہ اپنے بھائی کو دربارہ حیا وعظ کرتا تھا
 یہاں تک کہ گویا یوں کہتا تھا کہ میں تجکو مار دوں گا حضرت نے کہا دعه فان الحياء من الايمان
 ۹ عائشہ کہتی ہیں حضرت میرے گھر میں اپنی رانیں یا پٹلیاں کو لے ہوئے لیٹے تھے کہ ابو بکر نے

اذن چاہا اُنکو اذن دیا اُسی طرح وہ بات کر کے چلے گئے پھر عمر نے اذن طلب کیا اُنکو اذن دیا اسی طرح پر وہ بات کر کے چلے گئے پھر عثمان نے اذن مانگا حضرت اُمّہ بیٹے اور اپنے کپڑے سنوارے محمد بن حنظلہ کہتے ہیں میں نے کتا کرید ایک ہی دن میں ہوا تھا باجحد عثمان آئے اور بات چیت کر کے باہر گئے میں نے کہا ای رسول خدا ابو بکر آئے تم نہ پہلے اور خبر نہ ہوئے پھر عمر آئے اُنکے لئے بھی کچھ شہداشت و مبالغات نکلی پھر عثمان آئے تم اُمّہ بیٹے اور اپنے کپڑے برابر کئے فرمایا کیا نہ شراؤن میں جس سے ملا نہ شرماتے ہیں:

باب صبح کو کیا کہے

۱۔ ابو ہریرہ نے کہا ابو حضرت صبح کو یوں کہتے تھے اجبتنا و أصبح الملائک للہ والحمد للہ لا شریک لہ لا الہ الا اللہ والیہ النشور اور شام کو یوں کہتے امسینا و امسی الملائک للہ والحمد للہ لا شریک لہ لا الہ الا اللہ والیہ المصیر:

باب غیر غلی لئی دعا کرنا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہوا ان الکریمن الکریمن الکریمن یوسف الکریمن یوسف بن یعقوب بن اسحق بن ابراہیم خلیل الرحمن تبارک وتعالیٰ پھر فرمایا اگر تمہارا میں قید خانہ میں جتنا کہ یوسف تھے پھر کوئی مجھے بلانے آتا تو میں ان لیتا یوسف کے پاس جب قاصد آیا تو اُس سے کہا ارجع الی ربک فسأله ما بال النسوة التي قطعن ابدھن اللہ کی رحمت ہو لو طرہ پر وہ پناہ پکڑتے تھے طرف ایک رکن شدید کے اپنی قوم سے اُنہیں قوم سے کہا ان کان لی بکم قفا واوای الی رکن شدید اللہ نے بعد لوط کے کوئی نبی نہیں بھیجا مگر ثروت میں اپنی قوم کے محمد راوی حدیث کہتے ہیں ثروت سے مراد کثرت و نعمت ہے:

بابِ ناخلدعا ہے

صریح میں کہا ہوا تھا کہ استقصا کر دن و بہتر راگزینہ ابن عبد الرحمن بن زید کہتے ہیں بیچ چھو کو پاس علقمہ کے آئے اگر وہاں نہوئے تو آدمی بھیج کر انکو بلائے ایک بار آئے اور وہ وہاں نہ تھے علقمہ مجھے ملے اور کہا تو نے نہیں دیکھا کہ بیچ کیا لایا اکثر لوگوں کو بلاتا ہوا اور وہ کمتر قبول کرتے ہیں یہ اسلئے کہ اللہ عز و جل قبول نہیں کرتا مگر ناخلدعا سے بیٹے کہا کیا یہ بات عبد اللہ نے نہیں کہی ہو کہا کیا کہا ہو کہا عبد اللہ نے کہا ہوا نہیں سنتا اللہ سنا تو اسے سے اور نہ دکانے والے سے اور نہ لاعب سے مگر جو داعی بلائے اور دل سے ثابت ہو یہ ذکر علقمہ سے ہوا کہ ان اسی طرح ہو :

بابِ غاچنگلی شئی کہیں کیونکہ اللہ پر کوئی زیر دست کر نہوا لائیں ہی

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو کہ جب دعا کرے کوئی تم میں تو یوں کہے کہ اگر تو چاہے بلکہ عزم سے سوال کرے اور خوب سی رغبت ہو کیونکہ اللہ پر کوئی شے جو وہ دیتا ہو عظیم نہیں ہوتی ہو ۲۔ انس کا لفظ تھا یہ ہی جب دعا کرے کوئی تم میں تو عزم کرے دعائیں اور یوں نہ کہے اللهم ان شئت فاعطنی فان الله لا مستكره له **ف** مراد عزم سے جدو جہد ہو دعائیں کہ قطعاً یقیناً مانگے متعلق بمشیت نہ کرے کیونکہ تعلیق میں ایک طرح کی بی نیازی دعا سے نکلتی ہے :

بابِ ہاتھ اٹھانیکا دعائیں

۱۔ وہب نے کہا میں نے ابن عمر و ابن الزبیر کو دعا کرتے دیکھا وہ ہر دو کف دست منہ پر پھرتے تھے **ف** دعائیں رفع یدین کرنا بخلاف آداب دعا کے یہ کچھ یہ ضرور نہیں ہو کہ جہاں کہیں حضرت سے دعا کرنا ماثور ہو وہاں جب تک صراحت رفع یدین کی نہو تب تک رفع نہ کیا جا

۴ عکرمہ کا رعم ہو کہ میں نے عائشہ کو سنا کہ انہوں نے حضرت کو دیکھا کہ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے اور کہتے کہ میں نہیں مگر ایک بستر تو مجھ کو عقاب نکرا جس کسی شخص کو مسنونین میں سے میں نے ستایا یا برا کہا ہو تو مجھ کو اسکے پیچھے عقاب نکرا ۳ ابو ہریرہ کہتے ہیں طفیل بن عمرو دوسی پاس حضرت کے آئے اور کہا اے رسول خدا دوس نے عصیان و انکار کیا تم اللہ سے اپنے بددعا کرو حضرت نے رو قبیلہ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھائے لوگوں نے گمان کیا کہ آپ اپنے بددعا کرنا آپ نے کہا اللھم اھد دوسا و انت بھوم انس کہتے ہیں ایک سال پانی نہ برسا بعض مسلمان پاس حضرت کے گئے دن جمعہ کے اور کہا اے رسول خدا پانی نہیں برسا زمین مٹی گئی مال تباہ ہو گیا حضرت نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی آسمان میں کہیں بادل و کائی نہ دیتا تھا ہاتھ اتنے دراز کئے کہ بغل کی سفیدی نظر آنے لگی اللہ سے پانی مانگا ہم جمعہ نہ پڑھ چکے تھے یہاں تک کہ جو ان قریب الدار نے ارادہ رجوع کا طرف اپنی اہل کے کیا ایک جمعہ تک پانی برسا راجب دوسرا جمعہ آیا کہا اے رسول خدا گھر دھو گئے اور قافلہ رگ گیا حضرت سرعت ملا لیت ابن آدم سے مسکرائے اور ہاتھ سے اشارہ کیا اللھم حوالینا ولا علینا بادل مدینہ سے کھل گیا ۵ اسبجگہ وہی حدیث عکرمہ عائشہ سے لکھی ہے جو اوپر گزر چکی قدر سند کا تفاوت ہے ۶ جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں طفیل بن عمرو نے حضرت سے کہا آپ کو کچھ ضرورت ہے حصن و منعت کی حصن دوس حاضر ہو حضرت نے انکار کیا کیونکہ اللہ نے الفدا کو ذخیرہ دیا تھا طفیل نے ہجرت کی اور طفیل کے ساتھ ایک اور مرد نے بھی انکی قوم میں سے ہجرت کی وہ مرد بیمار پڑا اور تنگ دل ہوا یا کوئی کلمہ مشابہ اسکے کہا اسکو قرن میں لائے اسنے ایک شخص یعنی نضل سہم لیکر انپی رگ کاٹی اور مر گیا طفیل نے اسکو خواب میں دیکھا کہا تجھے کیا معاملہ کیا گیا کہا مجھے بخشد یا بسبب میری ہجرت کرنے کے طرف حضرت کے کہا

تیرے ہاتھ کا کیا حال ہو گا مجھے یہ کہا گیا کہ تو نے اپنے ہاتھ کو خود بگاڑ دیا ہم اسکو درست
 نہ کرینگے طفیل نے یہ قصہ حضرت سے کہا فرمایا اللہم ولید یہ فاغفر اور دونوں ہاتھ دعا
 کے لئے اٹھائے انس بن مالک کہتے ہیں حضرت پناہ مانگتے تھے اور کہتے اللہم انی اعوذ
 من الکسل واعوذ بک من الجبن واعوذ بک من الهم واعوذ بک من البخل
 ابو ہریرہ نے رضا کہا ہوا اللہ عز وجل فرماتا ہوا انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا
 دعانی **ف** احادیث باب دلیل واضح ہیں رفع الیدین فی الدعاء اور ترغیب فی الدعا
 میں فضائل دعا کے خصوصاً دعوات ماثورہ کے اس قدر ہیں کہ ہر مومن کو باعث دعا پر ہوتے
 ہیں اس علم میں مستقل کتابین تالیف و جمع ہو چکی ہیں اخیر تالیف علم دعوات کی کتاب نزل الابرار
 ہو اور اخضر ادعیہ جس سے کسی مسلمان کو غفلت کرنا زیبا نہیں ہو رسالہ غراس الجنۃ میں مرقوم ہیں
 اور اصح الصصحیحین؛

باب سید الاستغفار کا

ارشاد ابن اوس کہتے ہیں حضرت نے فرمایا سید الاستغفار یہ ہو اللہم انت ربی لا اله
 الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت ابوء لك
 بنعمتك وابوء لك بذنبي فاغفر لي فانه لا يغفر الذنوب الا انت اعوذ بك من
 شر ما صنعت جب اسکو وقت شام کہا اور مر گیا جنت میں گیا یا اہل جنت سے ہوا اور
 جب اسکو وقت صبح کے کہا اور اُسی دن مر گیا تب بھی اسی طرح ہو گا یعنی جنتی اسکو بخاری نے
 صحیح میں بھی ذکر کیا ہو اور منافع اس استغفار کے مجرب اہل علم ہیں ولہذا احمد اور مجاہد استغفار
 کے فضائل بھی جدا گانہ آئے ہیں رسالہ محو الحوبہ بالاستغفار والتوبہ اور اسکے اخوات شامل
 ہیں بیان مذکور پر و بائند التوفیق ۲ ابن عمر کہتے ہیں ہم گنتے تھے ایک مجلس میں واسطے حضرت کے

رب اغفر لی و تب علی انک انت التواب الرحیم سو بارسم عائشہ نے کہا حضرت نے چاشت کی نماز پڑھی ہے کہ اللھ اغفر لی و تب علی انک انت التواب الرحیم تاکہ سو بار کما ف حدیث دلیل ہو اس بات پر کہ استغفار کا اکثر چاہئے ادنیٰ مرتبہ یہ ہے کہ ہر دن کم سے کم پہلا سو بار تو استغفار کرے کم حدیث شداد بن اوس میں بعد ذکر سید الاستغفار کے کہا ہے کہ جس نے یہ استغفار دن میں کی اور اُس پر یقین رکھتا تھا پھر اُسی دن مر گیا شام ہونے سے پہلے تو وہ اہل جنت سے ہو اور جس نے کہا اس کورات میں اور وہ مومن تھا اُس پر مر گیا صبح سے قبل تو وہ اہل جنت سے ہے **ف** اس حدیث کا صیغہ مثل صیغہ اول کے ہے فقط اتنا فرق ہے کہ اعوذ بک من شر ما صنعت اس روایت میں ابو ذک الکثیر سے پہلے آیا ہے باقی سیاق عبارت کا یکساں ہے و شد الحمد ۵ حدیث ابن عمر و میں رفع آیا ہے کہ توبہ کرو سامنے اللہ کے میں توبہ کرتا ہوں سامنے اُس کے ہر دن سو بار **ف** صیغہ امر کا افادہ کرتا ہے و وجوب استغفار کو جب بغیر معصوم اس کثرت سے مستغفر ہوں تو پھر اُمت کی کیا ہستی ہے کہ وہ غفلت کرے ۶ کعب بن عجرہ کہتے ہیں معقبات ہیں جن کا کہنے والا نامراد نہیں ہوتا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر سو بار انکو کہے اسکو ابن ابی انیسہ و عمرو بن قیس نے مرفوع کیا ہے ۷

باب دُعا برادر کی پس پشت یعنی غائبانہ

۱- حدیث ابن عمر و میں فرمایا ہے بہت جلد اجابت میں دعا غائب کی ہے واسطے غائب کے ۲ ابو بکر صدیق کہتے تھے ان دعوتہ الاخ فی اللہ شتجاب یعنی دعا برادر دینی کی قبول ہوتی ہے ۳ صفوان بن عبد اللہ داماد ابوالدرداء کہتے ہیں میں پاس اُنکے شام میں گیا ام الدرداء کو گھر میں پایا اور ابوالدرداء کو نہ پایا مجھے کہا کیا تو اس سال حج کا ارادہ

رکتا ہی بیٹے کہا مان کہا تو اللہ سے میرے لئے دعائی خیر کرنا کیونکہ حضرت فرماتے تھے کہ دعا مومنان کی مستجاب ہوتی ہے واسطے اسکے بھائی کے پس پشت نزدیک اسکے سر کے ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لئے دعا کرتا ہے خیر کی فرشتہ آمین کہتا ہے اور یہ کہتا ہے واللہ مثل ذلک کہا پھر میں ابوالدرداء سے بازار میں ملا انہوں نے بھی اسی طرح کہا اور حضرت سے ماثور بتایا ہم ابن عمر و کہتے ہیں ایک مرد نے کہا اللھم اغفر لی ولحمدا حضرت نے فرمایا لقد حجتھا عن ناس کثیر یعنی تو نے اللہ کی مغفرت کو بہت سے لوگوں سے محبوب رکھا یعنی ایسی دعا کرنا چاہئے ۵ ابن عمر و سنا کہتے ہیں کہ حضرت ایک مجلس میں سو بار یہ کلمہ کہتے تھے رب اغفر لی وتب علی الخیرہ حدیث پہلے گذر چکی ہے ظاہر میں کوئی مطابقت نہ ہو ترجمہ باب سے نہیں ہے سچ اسکے کہ ایک دعا ہے :

باب اصل میں اس بات کا کوئی ترجمہ نہیں ہے

۱۔ نافع نے کہا ابن عمر کہتے تھے میں ہر شے میں اپنے امر کی دعا کرتا ہوں یہاں تک کہ اللہ نصحت دے رقعار میں میرے دابہ کے تانکے میں اُس سے وہ دیکھوں جو مجھ کو خوش کرے یعنی میں سوال اسکی تیز روی و قدم بازی کا کرتا ہوں ۲ عمر کی ایک دعا یہ بھی ہوتی تھی اللھم توفنی مع الابرار ولا تخلفنی فی الاشرار والحقی بالاختیار ف جاسعیت اس دعا کی واسطے خیریت دارین و حسن کوئین کے مخفی نہیں ہے کیونکہ مطلوب جملہ حسنات و اعمال صالحہ و اخلاص ایمان کا یہی ہے کہ شر سے نجات اور خیر سے ملاقات ہو اور بار بار وہ اختیار کی دنیا و آخرت میں نصیب ہو اللھم ارزقنا سویرہ سب مدعا اس دعا سے حاصل ہے واللہ المستعان ۳ شقیق کہتے ہیں عبد اللہ یہ دعا اکثر کرتے ربنا اصلح بیننا و اھدنا سبیل السلام و نجنا من الظلمات الی النور و اصرف عنا الفواحش ما ظھر منها و ما بطن و بارک لنا

فی اسماعنا و ابصارنا و قلوبنا و ازواجنا و ذریاتنا و تب علینا اللہ انت التواب الرحیم
 و اجعلنا شاکرین لنعمتک مثلین علیہا قائلین بہا و اتیمہا علینا ہم انس جب کسی بہائی
 کے لئے دعا کرتے تو یوں کہتے جعل اللہ علیہ صلواتہ قوہ ابرار لیسوا بظلمۃ و لا فجار یقومون
 اللیل و یصومون الذہار ۵ عمرو بن حرث کہتے ہیں میری ماں مجھ کو پاس حضرت کے لیکٹی
 حضرت نے میرے سر پر ہاتھ پیرا اور رزق کی دعا دی ۶ انس بن مالک سے کہا تمہارے
 بہائی پاس تمہارے بصرہ سے آئے ہیں اور وہ اسدن زاویہ میں تھے تاکہ تم انکے لئے اللہ
 سے دعا کرو کہما اللہم اغفر لنا وارحمنا واتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة و قنا
 عذاب النار کہا اور دعا کرتے تب بھی یہی دعا کی پہر کہا اگر تمکو یہ چیزیں ملین تو تمکو دنیا و آخرت
 کی خیر ملی ۷ انس بن مالک کہتے ہیں حضرت نے ایک شاخ لی اُسکو جھاڑا وہ نہ بھڑی پہر
 اُسکو جھاڑا وہ نہ بھڑی پہر اُسکو جھاڑا وہ نہ بھڑی فرمایا سبحان اللہ و الحمد للہ و لا
 الہ الا اللہ خطاؤں کو یوں جھاڑتے ہیں جیسے درخت اپنے پتوں کو ۸ انس کہتے تھے
 ایک عورت پاس حضرت کے آئی کسی کام کی شکایت کرتی تھی فرمایا میں تجھ کو اس سے بہتر
 نہ بتاؤں تو تھلیل کر ۳۳ بار سوتے وقت اور تسبیح کر ۳۳ بار اور تحمید کر ۳۳ بار یہ سو بار
 ہو یا یہ بہتر ہو دنیا و ما فیہا سے اور فرمایا جس نے تھلیل کی سو بار اور تسبیح سو بار اور تکبیر سو بار
 یہ بہتر ہو واسطے اُسکے دس گردن آزاد کرنے سے اور سات بد نہ نحر کرنے سے ایک مرد
 پاس حضرت کے آیا کہا ای رسول خدا کون دعا افضل ہو فرمایا مانگ اللہ سے عفو و غفرت
 دنیا و آخرت میں پہر وہ دوسرے دن آیا اور یہی کہا کہ ای نبی اللہ کون دعا افضل ہے
 فرمایا سئل اللہ العفو و العافیة فی الدنیا و الاخرة ثمکوجب عافیت دی گئی دنیا و
 آخرت میں تو پہر تو رستگا ہوا **ف** ظاہر سیاق مقتضی اس کا یہ کہ یہ تین چیزیں

ہیں جد اجد اگر اس جگہ ایک ہی سیاق میں مسوق ہیں اور حدیث سوال عفو و عافیت پچاس طریق سے آئی ہو اور حد تو اتر تک پہنچی ہو اگر کوئی شخص مثلاً کوئی سی ہی دعا کرے فقط یہی دعا خدا سے مانگے تو اسکو واسطے نفع دارین کے کافی وافی شافی ہو و باللہ التوفیق لکن اکثر لوگ قدر اس نعمت کی نہیں جانتے ۹ حدیث ابو ذر میں فرمایا ہو بہت دوست بات اللہ کو یہ ہو سبحان اللہ لا شریک لہ لہ الہ الاکمل وھو علی کل شیء قدیر و لا حول و لا قوۃ الا باللہ سبحان اللہ و بھم ۱۰ عائشہ کہتی ہیں حضرت میرے پاس آئے میں نماز میں تھی اور انکو کچھ کام تھا مجھے دیر لگی فرمایا ای عائشہ علیک بحجل الدعاء و جامعہ جب میں نماز پڑھ چکی تھیں کہا ای رسول خدا ما حجل الدعاء و جامعہ فرمایا کہ اللھم انی اسألك من الخیر کلہ عاجلہ و آجلہ ما علمت منہ و ما لم أعلم و اعوذ بك من الشر کلہ عاجلہ و آجلہ ما علمت منہ و ما لم أعلم و اسألك الجنة و ما قرب الیہا من قول او عمل و اعوذ بك من النار و ما قرب الیہا من قول او عمل و اسألك مما سألك بہ محمد صلعم و اعوذ بك مما تعوذ منہ محمد صلعم و ما قضیت لی من قضاء فاجعل عاقبتہ راشداً ف جامعیت و جملیت اس دعا کی گویا مخصوص حضرت رسالت ہو کوئی خیر و شر باقی نہیں رہا جو کہ اس سوال و استعاذہ کے نیچے نہیں آگیا :

باب حضرت پر در و دیجنا

۱- حدیث ابو سعید خدری میں رنھا آیا ہو جس کسی مرد مسلمان کے پاس صدقہ نہ ہو وہ اپنی دعا میں یوں کہے اللھم صل علی محمد عبدك و مرسلوك وصل علی المؤمنین و المؤمنات و المسلمین و المسلمات کہ یہ کہنا اُسکے لئے زکوٰۃ ہر ف یعنی برابر صدقہ مال کے اس قال کا اجر اُسکو ملتا ہو یہ اللہ کی سعت رحمت کی ایک نشانی ہو ۳ ابو ہریرہ رنھا کہتے ہیں

جسے کہا اللہ صلی علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم
 وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم وترحم علی
 محمد وعلی آل محمد کما ترحمت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم میں دن قیامت کے
 اُسکے لئے گواہی دو گنا شہادت کی اور اُسکی شفاعت کرو گنا اسم انس و مالک بن اوس
 کہتے ہیں کہ حضرت براز کے لئے بچے کسی کو نہ پایا کہ آپ کے ساتھ جاتا عمر رضی اللہ عنہ
 ڈھیلایا لوٹا لیکر چھپے سے گئے دیکھا کہ حضرت ایک چراگاہ میں ساجد ہیں یہ وہاں سے
 ہٹ کر حضرت کے پیچھے بیٹھے جب حضرت نے سر اٹھایا کہا تم نے اچھا کیا ای عمر کہ جب مجھ کو سجدہ
 میں پایا کنارہ ہو گئے جبریل نے اگر مجھ سے کہا کہ جو کوئی تجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ اُس پر
 دس بار درود بھیجے گا اور اُسکے دس درجے بلند کرے گا اسم انس کا لفظ رفع یا نہ ہو کہ جس نے
 درود بھیجی چھپا ایک بار درود بھیجے گا اللہ اُس پر دس بار درود کرے گا اُس سے دس
 خطائیں و فضائل درود شریف کے سجد و عقد میں ہم نے بعض رسائل میں کچھ گنتی اونکی
 لکھی ہے اور صیغہائی درود ماثورہ قریب تیس صیغوں کے ہیں بہتر صیغہ وہ ہے جو نماز میں پڑھا
 جاتا ہو اسمین خارج نماز سلام زیادہ کرے ورنہ ہر صیغہ جو صحیح ہو اچھا کافی شافی ہو اللہ
 صلی علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ وسلم درود میں ہمراہ صلوة کے لفظ
 سلام و لفظ آل کا ہونا ضروری ورنہ مصلی اثنال امر سے دور ہے

باب جسکی پائیں حضرت کا ذکر ہوا اور اُسنی آپ پر درود نہ بھیجی

۱۔ جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں حضرت منبر پر چڑھے جب اول زینہ پر گئے کہا آمین پھر دوسرے پر
 گئے اور کہا آمین پھر تیسرے پر گئے اور کہا آمین کہا ای رسول خدا ہم نے آپ کو سنا کہ تین بار
 اپنے آمین کی فرمایا جب میں پایہ اول پر گیا تو جبریل آئے اور کہا بد بخت ہو اوٹھ شخص جس نے

رمضان پایا اور رمضان اُس سے بچل گیا اور وہ بخشا گیا میں نے کہا آمین پر کہا شقی ہوا وہ بندہ جس نے پایا اپنے ماں باپ کو یا ایک کو اُن دونوں میں سے پہر داخل نہ کیا اُس کو جنت میں میں نے کہا آمین پر کہا بد بخت ہو وہ بندہ جس کے پاس تیرا ذکر ہوا اور اُس نے تجھ پر درود نہ بھیجی میں نے کہا آمین ۳ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے من صلی علی واحد صلی اللہ علیہ عشر ایام حدیث پہلے ہی گذر چکی ہو ۴ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نبیرہ چڑھے کہا آمین آمین آمین کہا امی رسول خدا آپ ایسا نہ کرنے تھے فرمایا مجھے حیرل نے کہا خاک آلودہ ہونا کہ اُس بندہ کی جس نے پایا اپنے ماں باپ کو یا ایک کو اُن دونوں میں سے اور اُس نے اُس کو اُن جنت نکلیا میں نے کہا آمین پر کہا خاک آلودہ ہونا کہ اُس بندہ کی جس پر رمضان آیا اور وہ بخشا نہ گیا میں نے کہا آمین پر کہا گرد آلود ہونا کہ اُس بندہ کی جس کے پاس تیرا ذکر ہوا اور اُس نے تجھ پر درود نہ بھیجی میں نے کہا آمین ۵ جویریہ بنت الحارث کہتی ہیں حضرت میرے پاس باہر گئے انکا نام برہ تھا حضرت نے بدل کر جویریہ رکھا تھا حضرت باہر گئے اور مکر وہ جانا کہ اندر آئیں اور انکا نام برہ ہو پرون چڑھے پر کر آئے یہ اپنی مجلس میں بیٹھی تھیں فرمایا توجہ سے سین بیٹھی ہو میں نے بعد تیرے چار کھے کتے تین بار اگر تو لے جائیں تیرے کلمات سے تو بہاری تکلیف اُن سے سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضا نفسہ وزنہ عرشہ وعداد کلماتہ ۵ طریق ابن عباس میں یوں ہو کہ خرج من عند جویریۃ اور عن جویریۃ فقط ایک بار کہا تھا ۶ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا جو پناہ مانگو اللہ کی جہنم سے پناہ مانگو اللہ کی عذابا قبر سے پناہ مانگو اللہ کی فتنہ سبع دجال سے پناہ مانگو اللہ کی فتنہ حیوات سے ؛

باب ظالم بر بدو عا کرنا

۱۔ جابر کہتے ہیں حضرت کہتے تھے اللھم اصلح لی سمعی و بصری واجعلہما الوائزین

منی وانصرنی علی من ظلمنی وارنی منہ تازی ۳ ابو ہریرہ کا لفظ رُفعا یہ ہے اللہم تعنی بسمعی
 وصرہی واجعلہما الوارث منی وانصرنی علی عدوی وارنی منہ تازی ۴ طارق
 بن شیم کہتے ہیں ہم صبح کو پاس حضرت کے جاتے کوئی مرد آتا کوئی عورت آتی وہ کہتا اے
 رسول خدا میں کیونکر کہوں جب نماز پڑھوں آپ فرماتے یوں کہہ اللہم اغفر لی واغفرنی
 واھدنی وارزقنی اس دعا نے تیرے لئے دنیا و آخرت کو جمع کر دیا ۴ دوسرے طریق
 میں اس حدیث کی قید اذا اصلیت نہیں آئی ہو یہ دلیل ہے اس پر کہ خارج نماز بھی یہ دعا
 کرے جس طرح کہ نماز میں کرے :

باب طول عمر کی دعا دینا

۱- ابو الحسن مولائی ام قیس بنت محسن نے کہا ہے کہ حضرت نے ام قیس سے کہا اے ما
 قالت طالع عمرہا ہم نہیں جانتے کہ کسی عورت کی اتنی عمر ہوئی ہو جتنی کہ اس بی بی کی
 ہوئی ۳ انس کہتے ہیں کہ حضرت ہمارے گہرایا کرتے تھے ایک دن آئے ہکو دعا دی
 ام سلیم نے کہا خویہ ملک الابد عولہ تم اپنے اس خادم کو دعا نہیں دیتے فرمایا اللہم
 اکثر مالہ وولادہ واطل حیاتہ واغفر لہ تجکو یہ تین دعائیں دینے میں ایک سو تین بچے
 دفن کئے اور میرے پہل سال بہر میں دوبارہ کھائے جاتے ہیں اور میری زندگی دراز ہوئی
 یہاں تک کہ میں لوگوں سے شرماتا ہوں اور مغفرت کی اسید رکھتا ہوں :

باب قبول ہوتی ہی دعا بندے کی جب تک وہ جلدی نہ کرے

۱- ابو ہریرہ نے رُفعا کہا ہے یسجد اب لاحد کہ ما لہ یعجل بقول دعوت فلو یستجب
 لی جلدی یہ ہے کہ یوں کہے کہ میں نے دعا کی قبول ہوئی ۳ دوسرا لفظ انکار رُفعا یہ ہے
 قبول ہوتی ہو دعا ایک تمہارے کی جب تک دعا کسی گناہ یا قطع رحم کی نہ کرے اور جلدی

نہ مچائے کہ یوں کہے بیٹے دعا کی مین دیکھتا ہوں کہ وہ میرے لئے قبول نہوگی اور دعا کرنا
چوڑ دے **ف** یعنی تاخیر اجابت سے ترک دعا نہ کرے اور اکتانجائے دعا اسکی ضرور
قبول ہوگی اور اگر قبول نہوئی تو اسی وجہ سے کہ مارے جلد بازی کے دست کش ہو بیٹھا
اگر کئے جاتا اور تاخیر سے نہ گہرا تا تو کیوں قبول نہ ہوتی **ع**

حسن دعائی تو گنہ گشت مستجابینچ | ترا زبان دگر و دل دگر دعا چہ کند

باب کسب سی پناہ مانگنا اللہ کی

۱۔ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہیں میں نے حضرت کو سنا کہتے تھے اللھم انی اعوذ بک
من الکسل والمغرم واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من عذاب
النار ۲ ابو ہریرہ نے کہا ہے کہ حضرت پناہ مانگتے تھے شریست و مرگ عذاب گور و شر
سیح و جال سے **ف** حضرت نے جتنی چیزوں سے استعاذہ کیا ہے میں نے اُن سب کو
گن کر ایک رسالہ میں یکجا جمع کر دیا ہے غالب الفاظ اُس تعوذ کے حزب الاعظم میں موجود ہیں

باب جو اللہ سی نہیں مانگتا اللہ اُس پر غصہ فرماتا ہے

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں رُفعا آیا ہے من لولیسأل اللہ غصب اللہ علیہ **ف** یہ وصف
ارحم الراحمین کا برخلاف خُلقِ مُلقی ہے کہ انسان سوال کرنے سے غصہ میں آتا ہے اور سخل کرتا ہے
اور اللہ کا غصہ سوال نہ کرنے پر ہوتا ہے معذرت کر سوال کرنا عین ضلال ہے **ع**

اگر طمع خواہد از من سلطان دین | خاک برفرق قناعت بعد ازین

۲۔ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا رُفعا یوں ہے من لولیسئلہ یغضب علیہ یعنی جو کوئی اللہ
سے سوال نہیں کرتا ہے اللہ اُس پر غصہ بنا کہ ہوتا ہے ۳۔ حدیث انس میں فرمایا ہے جب تم
اللہ سے دعا کرو تو دو عا میں محرم کرو کوئی تم میں کا یوں نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو مجھ کو دے

کیونکہ اللہ کے لئے کوئی مستکرہ نہیں ہے ہم عثمان رضی اللہ عنہ سہارنغا کہتے ہیں جس نے ہر دن کی صبح کو اور ہر رات کی شام کو تین تین باریوں کہا بسم اللہ الذی لا یضد مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وهو السميع العليم وہ اُس دن اُس رات ہر بلا سے محفوظ رہے گا ابان بن عثمان کو کسی قدر فالج مار گیا تھا ایک شخص اُنکی طرف دیکھنے لگا وہ سمجھ گئے کہا ان الحدیث کما حدثتک ولكنی لم اقله ذلک الیوم۔ لیعضی قدر اللہ یعنی حدیث ٹھیک ہے لیکن جب دن فالج ہوا تھا اُس دن میں اُسکو نہ کہا تھا تاکہ اللہ کی تقدیر جاری ہو دے

باب دعا کرنا نزدیک صفت کی راہِ خدا میں

۱۔ سہل بن ساعد کہتے ہیں دو عسکریں ہن کر لنگے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور کم ایسے داعی ہیں جنکی دعوت رد ہو ایک جسوقت کہ اذان ہوتی ہے دوسری صفت راہِ خدا میں صاحب حصن حصین نے اماکن اجابت کو استقرار کر کے لکھا ہے غالباً ان اوقات میں دعا کا قبول ہونا ثابت ہوا ہے ولینا محمد

باب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعاؤں کا

۱۔ ابو صرہ نے کہا حضرت کہتے تھے اللھم انی اسألك غنا وغنا مولای ۴ یہ دعا دوسرے طریق سے بھی الی صرہ سے آئی ہے اسی طرح ۳ وکیع بن حمید کہتے ہیں میں نے کہا اے رسول خدا مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دو کہ میں اُس سے نفع لوں فرمایا کہ اللھم عافنی من شتمعی وبصری ولسانی وقلبی وشر مینیبی وکیع نے کہا مراد منی کے شر سے زنا و فجور ہے ۴ ابن عباس کہتے ہیں حضرت کہتے تھے اللھم اعنی ولا تقن علی وانصرنی ولا تنصر علی وسیر الھدی لی ۵ طریق دیگر میں ابن عباس سے رفقائوں آیا ہے بعد

لا تنصر علی کے واکر لی ولا تکر علی ویرا لہدی لی وانصرانی علی من بغی علی
 رب اجعلنی لك شكرا لك ذکارا راہباً لك مطیعاً لك مخبتاً لك أو اہامنیاً
 تقبل توبتی واغسل جوبتی واجب عوقی وثبت حجتی واہد قلبی وسد لسائی واسلل سخیمة
 قلبی ۸ محمد بن کتب قرطی کہتے ہیں کہ معاویہ بن ابی سفیان نے منبر پر کہا لا مانع لہما
 اعطیت ولا معطى لما منعت ولا نفع ذالہ منک الحمد من یرد اللہ بہ خیرا یرفقہ
 فی الدین پر کہا کہ میں نے یہ کلمات حضرت سے ان اعداؤ پر سنے ہیں ۷ مانند اسکے بطریق
 دیگر بھی یہی کلمات معاویہ سے آئے ہیں ۸ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہو کہ اوثق دعایہم ہو کہ
 تو یوں کہے اللہم انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی ولا
 یغفر الذنوب الا انت رب اغفر لی ۹ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت یہ دعا کرتے تھے
 اللہم اصلح دینی الذی ہو عصمة امری واصلح لی دنیاى التی فیہا معاشی و
 اجعل الموت رحمة لی من کل سوء او کما قال ۱۰ ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہو کہ حضرت تعوذ
 کرتے تھے جب بلا و درک شقاء و سور قضا و شہادت اعداء سے سفیان نے کہا یہ تین کلمے تھے
 ایک میں نے زیادہ کر دیا معلوم نہیں کونسا ہو ۱۱ عمر نے کہا حضرت پانچ چیزوں سے تعوذ کرتے
 تھے کسل و بخل و سوء کبر و فتنہ و عذاب قبر سے ۱۲ انس بن مالک کہتے ہیں حضرت یہ
 دعا کرتے اللہم انی اعوذ بک من العجز و الکسل و الجبن و الہرم و اعوذ بک من فتنۃ
 الحیاء و المات و اعوذ بک من عذاب القبر ۱۳ دوسرا لفظ انس کا رفعاً یہ ہو اللہم
 انی اعوذ بک من الہم و الحزن و العجز و الکسل و الجبن و البخل و طلع الدین و غلبۃ
 الرجال ۱۴ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت کی یہ دعا تھی اللہم اغفر لی ما قدمت و ما اخرت
 و ما اسهرت و ما اعلنت و ما انت اعلم بہ منی انک انت المقدم و المخر لا الہ الا انت

۱۵ عبد اللہ نے کہا حضرت یہ دعا کرتے تھے اللھم انی اسئلك الهدی والعفان
والغنا ۱۶ ثمام بن حزن نے کہا میں شیخ کو سنا کہ آواز بلند پکارتے تھے اللھم اعوذ بک من
شر لا یخلطہ شیء میں نے کہا یہ کون شیخ ہے کہا ابو الدرداء ہیں مے عبد اللہ بن ابی اوفی
نے کہا حضرت کہتے تھے اللھم طهرنی بالثلج والبرد والماء البارد کما یطهر الثوب
الدنس من الوسخ اللھم ربناک الحمد للاء السموات وملأ الارض وملأ فاشتت
من شیء بعد ۱۸ انس کہتے ہیں حضرت اکثر یہ دعا کرتے تھے اللھم اتنا فی الدنیا
حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار شعبہ نے کہا میں اسکا ذکر عبادہ سے
کیا کہا انس یہ دعا کرتے تھے اور اسکو مرفوع کیا ۱۹ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت یون کہتے
تھے اللھم انی اعوذ بک من الفقر والقلة والذلة واعوذ بک ان اظلم او اظلم
۲۰ ابو امامہ نے کہا ہم پاس حضرت کے تھے حضرت نے بہت سی دعائیں جو سکھو یا نہین
ہو سمجھنے کہا آپ نے جو دعا کی وہ سکھو یا نہین ہو فرمایا میں تمکو ایسی چیز کی خبر دوں گا جو اس
سب کی جامع ہو اللھم انا نسألك مما سألك نبيك محمد ونستعذك مما استعاذك
منه نبيك محمد صلوا اللھم انت المستعان وعليك البلاغ ولا حول ولا قوة
الا بالله او کما قال ۲۱ عمرو بن شعيب عن ابيہ عن جده کالفظ رفعایہ ہر اللھم انی
اعوذ بک من فتنة المسيح الدجال واعوذ بک من فتنة النار ۲۲ ابن عباس
یون کہتے تھے اللھم تقنی بما رزقتنی وبارک لی فیہ واخلف علی کل غائبۃ لی
بخیر ۲۳ انس نے کہا کان اکثر دعاء النبی صلوا اللھم اتنا فی الدنیا حسنۃ الخ
یہ دعا پہلے ہی سند دیگر سے گزر چکی ہے ۲۴ انس کہتے ہیں حضرت اکثر یون کہتے تھے
اللھم یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک ۲۵ ابن ابی اوفی کالفظ رفعایہ ہر

اللهم لك الحمد ملأ السموات وملأ الارض وملأ ما شئت من شيء بعد
 اللهم طهرني بالبر والنج والماء البارد اللهم طهرني من الذنوب ولقني كما ينقي
 الثوب الابيض من الدنس ۲۶ ابن عمر کہتے ہیں حضرت کی دعا یہ تھی اللهم انی اعوذ بك
 من زوال نعمتك وتحول عافيتك وفجاءة نعمتك وجميع سخطك و دعوات
 ناثره میں مستقل کتابیں مدون ہیں جیسے اذکار نووی و حصین حصین و سلاح المؤمن و عده و
 فز و نحو سب سے زیادہ اجمع و اکمل اس باب میں کتاب نزل الابرار ہے جو قسطنطینیہ میں
 طبع ہو کر مطبوع طبائع اہل ذکر و دعا ہو چکی ہے اور مختصرات میں حزب اعظم بغایت اجمع ہے
 جماعہ صحابہ نے ادعیٰ مختلفہ حضرت سے روایت کئے ہیں یہ دلیل ہے اس بات پر کہ حضرت
 فقط کسی ایک دعائی خاص اور ورد مخصوص پر قصر کرتے تھے وقتاً فوقتاً مطابق
 حاجات یا اسباب یا احوال مردم دعا کرتے جسے جو نشی و عاسنی وہ روایت کی پر جب
 وہ سب ادعیٰ مدون ہو گئی تو معلوم ہوا کہ کوئی ایسی شے نہیں ہے جو حضرت سے فوت ہو گئی
 ہو طلب خیر ہو یا دفع شر بہر بعض علماء و صلحاء نے خود الفاظ دعا کے جمع کئے ہیں انہیں بھی
 کچھ بُرائی نہیں ہے جب تک کہ شرک و بدع سے خالی ہوں لکن ماثور بہر ماثور ہیں ۛ

باب دعا کرنا نزویک غیث و مطر کے

صرح میں کہا ہے غیث باران و باریدن و بارانیدن مطر لغت میں باران اسطر جمع مطر
 بال سکون باریدن و بارانیدن لازم متعد انتہی اعالشہ کہتی ہیں حضرت جب کسی فتنہ میں
 آفاق آسمان سے ایر ناشی دیکھتے اپنا کام چوڑ دیتے اگرچہ نماز میں ہوتے پھر اسکی
 طرف متوجہ ہوتے اگر اللہ اسکو کول دیتا تو اللہ کی حمد کرتے اور اگر پانی برستا تو کہتے

اللهم صیبا نافعاً

باب دُعا گزنا وقت موت کے

۱۔ قیس نے کہا میں پاس خواب کے گیا اُنہوں نے سات داغ لگائے تھے کہنے لگے اگر حضرت نے ہمیں منع نہ کیا ہوتا کہ ہم موت کی دعا مانگیں تو میں مرنے کی دعا مانگتا ف
ظاہر یہ ہے کہ شدت تکلیف سے یہ کہا:

باب ذکر دعوات حضرت کا

۱۔ ابو موسیٰ نے کہا کہ حضرت یہ دعا کرتے تھے رب اغفر لی خطیئتی وجہلی و
اسرائی فی امری کلہ وما انت اعلم بہ منی اللہم اغفر لی خطائی کلہ وعمدی
وجہلی وھزلی وکل ذلک عندی اللہم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اعلنت
انت المقدم وانت المؤخر وانت علی کل شیء قدیر ۳ دوسرا لفظ ابو موسیٰ کا رفعاً یہ
ہو کہ یون دعا کرتے اللہم اغفر لی خطیئتی وجہلی واسرائی فی امری وما انت
اعلم بہ منی اللہم اغفر لی ھزلی وجہلی وخطائی وعمدی وکل ذلک عندی
۴ معاذ بن جبل کہتے ہیں حضرت نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا اے معاذ میں نے کہا لیکن
فرمایا میں تجکو دوست رکھتا ہوں میں نے کہا اور میں ہی واللہ آپکو دوست رکھتا ہوں کہا
کیا میں تجکو وہ کلمات نہ سکھا دوں جنکو تو پیچھے ہر نماز اپنی کے کہا کرے میں نے کہا ہاں
فرمایا کہ اللہم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک ۴ ابویوب انصاری
کہتے ہیں ایک مرد نے پاس حضرت کے کہا الحمد للہ حملاً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ فرمایا
صاحب کلمہ کون ہو وہ چپ ہو رہا اور دیکھا کہ اُس نے حضرت سے کسی ایسی شے پر سچویم کیا
کہ وہ آپکو ناپسند آئی پھر فرمایا کون ہو اُس نے سچو صواب کے اور کچھ نہیں کہا تو تب اُس
مرد نے کہا میں ہوں میں امید خیر کی رکھتا ہوں فرمایا قسم ہو اُسکی جسکے ہاتھ میں ہے

جان میری بیٹے تیرے فرشتے دیکھ کر وہ جہاننا کرتے تھے کہ کون انہیں سے اس کلمہ کو پاس
اُٹھ کر عزوجل کے اوپر لیجائے ۵ انس کہتے ہیں حضرت جب غلامین جانا چاہتے کہتے
اللھو انی اعوذ بک من الخبث والنجاسۃ مراد اس سے ذکور و اناث شیاطین
ہیں ۶ عائشہ کہتی ہیں حضرت جب غلام سے باہر آتے کہتے غفرانک ۷ ابن عباس نے
کہا حضرت ہکمویرہ دعا سکھاتے جس طرح کہ کوئی سورت قرآن کی سکھاتے اللھو انی
اعوذ بک من عذاب جہنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من
فتنة المسیح الدجال واعوذ بک من فتنة الحمیاء والممات واعوذ بک من
فتنة القبر ۸ ابن عباس کہتے ہیں ایک رات میں نے نزدیک میمونہ کے بسر کی حضرت اُٹھے
اور حاجت کو گئے پہر اپنا منہ ہاتھ دھویا پہر سو رہے پہر کھڑے ہوئے اور مشک کے پاس
آئے اور اسکا منہ کھولا پہر وضو کیا درمیان دو وضو کے زیادہ کیا اور پورا کیا پہر نماز
پڑھی میں اُٹھ کر بے پائون چلا اس کر اسیت سے کہ کہیں دیکھ لیں کہ میں اُپکو دیکھتا تھا
پہر میں وضو کیا حضرت کھڑے نماز پڑھتے تھے میں بائیں طرف جا کھڑا ہوا امیر اکان پکڑ کر
مجھے داہنی طرف پھیرا پھر تیرہ رکعت نماز پڑھی پھر لیٹ کر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے
لگے اور جب سوتے تو خراٹے لیتے بلال نے اگر اذن نماز کا دیا حضرت نے نماز پڑھی او
وضو نہ کیا اور یہ دعا مانگی اللھم اجعل فی قلبی نوراً و فی سمعی نوراً و عن یمینی نوراً
و عن یساری نوراً و فوقی نوراً و تحتی نوراً و امامی نوراً و خلفی نوراً و اعطونی نوراً
کریم نے کہا انہیں سے سات توریت میں ہیں پہر میں ایک مرد سے اولاد عباس میں
سے ملاقات کی اُس نے مجھے یہ حدیث بیان کی اور ذکر عصبی و لحمی و ودعی و شعری و
بشری کا کیا اور دو خصلتیں اور ذکر کہیں ۹ ابن عباس کہتے ہیں حضرت جب رات کو اُٹھتے

اور نماز پڑھتے جب نماز پڑھ چکے اللہ پر ثنا کرتے جس کا وہ اہل سہ پہر آخر کلام میں کہتے اللہم
 اجعل لی نوراً فی قلبی واجعل لی نوراً فی سمعی واجعل لی نوراً فی بصری واجعل لی نوراً
 عن یمنی ونوراً عن شمالی واجعل لی نوراً من بین یدئ و نوراً من خلفی وزدنی
 نوراً وزدنی نوراً ونزدنی نوراً ۱۰ دوسرا لفظ ایکا یہ ہے کہ حضرت جب جوف شب میں
 نماز کو اُٹھتے تو کہتے اللہم لا الحمد انت نور السموات والارض ومن فیھن ولك
 الحمد انت قیام السموات والارض ولك الحمد انت رب السموات والارض و
 من فیھن انت الحق ووعدك الحق ولقاؤك حق والجنة حق والناہق حق والساعة
 حق اللہم لا اسلمت وبلک امننت وعلیک توکلنت والیک انبت وبلک خاصمت
 والیک حاکمت فاغفر لی ما قد مت وما اخرت واسررت واعلمت انت الہی
 لا الہ الا انت ۱۱ تیسرا لفظ ایکا یہ ہے کہ حضرت یہ دعا کرتے تھے اللہم انی اسألك
 العفو والعافیة فی الدنیا والاخرة اللہم انی اسألك العافیة فی دینی واهلی وابتر
 عورتی وامن روعتی واخفظنی من بین یدئ ومن خلقی وعن یمینی وعن یساری
 ومن فوقی واعوذ بک ان اغتال من تحتی ۱۲ رفاعہ زرقی کہتے ہیں جب دن بدر کا
 ہوا اور مشرک باز رہے حضرت نے فرمایا برابر بوجاؤ یہاں تک کہ شاکرون میں اپنے رب عزوجل
 پر لوگ حضرت کے پیچھے صفوں باندھ کر کھڑے ہو گئے آپ نے کہا اللہم لا قابض لما بسطت
 ولا مقرب لما باعدت ولا مباعد لما قربت ولا معطی لما منعت ولا مانع لما اعطیت اللہم
 علینا من برکاتک ورحمتک وفضلک وزقک اللہم انی اسألك النعم المقیم الذی لا یحول ولا ینزل
 اللہم انی اسألك النعم المقیم اللہم انی اسألك النعم المقیم اللہم انی اسألك النعم المقیم
 اعطیتنا وشر ما منعت منا اللہم حب الینا الا یمان وزینہ فی قلوبنا وکرہ الینا

الکفر والفسوق والعصیان واجعلنا من الراشدين اللهم توکنا مسلمانين واحيناً
مسلمانين والحقنا بالصالحين غير خزايا ولا مفتونين اللهم قاتل الکفر الذي يصدون
عن سبيلک ويکذبون رسالتک واجعل علیهم رجزک وعذابک اللهم قاتل الکفر
الذين اولوا الكتاب اله الحق علی نے کلمہ اسکو محمد بن بشر سے سنا ہوا انہوں نے

اس دعا کو مسند کیا ہے :

باب دعا کرنا وقت کرب کے

۱۔ ابن عباس کہتے ہیں حضرت وقت کرب کے یہ دعا کرتے لا الہ الا اللہ العظیم الحليم
لا الہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش العظيم عبد الرحمن نے اپنے
باپ ابو بکر سے کہا اے باپ میں تمکو سنا ہوں کہ تم ہر صبح یہ دعا کرتے ہو اللھم عافنی فی
بدنی اللھم عافنی فی سمعی اللھم عافنی فی بصری لا الہ الا انت تم اسکو تین بار شام کو
اور تین بار صبح کو اعادہ کرتے ہو اور کہتے ہو اللھم انی اعوذ بک من الکفر والفقرا للھم
انی اعوذ بک من عذاب القبر لا الہ الا انت اسکو بھی شام تین تین بار کہتے ہو کہا
ہاں اے بیٹے میں نے حضرت کو سنا کہ وہ یہ کلمات کہتے تھے اور میں حضرت کی سنت پر چلنے کو
دوست رکھتا ہوں اور حضرت نے فرمایا ہو کہ دعوات کرو ب یہہ ہین اللھم رحمتک ارجو
فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ لا الہ الا انت عبد ابن عباس نے
کہا حضرت وقت کرب کے کہتے تھے لا الہ الا اللہ العظیم الحليم لا الہ الا اللہ رب
العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش الکريم
اللھم اصرہ شری :



باب دعا گزنا وقت استخارہ کے

۱۔ جابر کہتے ہیں حضرت بکرو استخارہ سکھاتے تھے امور میں مثل سورت قرآن کے فرماتے جب کوئی تم میں ارادہ کسی کام کا کرے تو دو رکعت نماز پڑھے پھر کہے اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألتک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان هذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری او قال فی عاجل امری واجلہ فاقدرہ لی وان کنت تعلم ان هذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری او قال عاجل امری واجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنه واقدر لی الخیر حیث کان ثم رضی پھر اپنے کام کا نام لے **ف** بیان استخارہ کتاب الداء والدواء میں تفصیل لکھا گیا ہے لیکن یہ سنت صحیحہ ایک مدت دراز سے جیسے کہ اسلام غریب ہو گیا ہے گویا مر گئی ہو غیر اللہ سے استعانت واستغاثة تو کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے استخارہ نہیں کرتے

۲۔ جابر بن عبد اللہ نے کہا حضرت نے دعا کی ہے اس مسجد میں یعنی مسجد الفتح میں دن پر دو سنگل و بُد کے آپ کی دعا درمیان دو نمازون کے بُد کے دن قبول ہوئی جابر کہتے ہیں جچپہر کوئی امر ہم غلط نازل نہیں ہوا لیکن قصد کیا اُس ساعت کا اور پکارا اللہ کو اُس دم درمیان دو نمازون کے دن بُد کے اُس گھر میں لیکن پہچانے اجابت کو

ف گویا وہ ساعت دن چہار شنبہ کی مسجد الفتح میں محل اجابت ہے واللہ اعلم انہ

کہتے ہیں میں حضرت کے ساتھ تھا ایک مرد نے دعا کی اور کہا یا بایع السموات یا حی یا قیوم انی اسألتک فرمایا تم نے جانا کہ اس نے کس چیز کے ساتھ دعا کی والذی نفسی بیڈ

دعا اللہ باسمہ الذی اذا دعی بہ اجاب یعنی قسم ہو اللہ کی کہ اللہ کے اُس نام سے

اسنے دعا کی کہ اُسکے ساتھ دعا کرنا قبول ہوتا ہو **ف** لفظ حی و قیوم اسم اعظم ہو نزدیک اکثر اہل علم کے اور اکثر کے نزدیک مبہم ہو اور اطلاق غنیمت کا بطور صفت ہر نہ تعین واللہ اعلم ہم ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سے کہا مجھے ایسی دعا سکھا دو کہ میں نماز میں کیا کروں فرمایا کہہ اللہم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی من عندک انک انت الغفور الرحیم **ف** حضرت کی دعوات مانورہ میں نظر کرنے سے صاف صدق رسالت حضرت ثابت ہوتا ہو یہ کلمات دلائل نبوت ہیں سو اپنے مہر کے کسی بشر کا کلام اس قسم کا نہیں ہو سکتا ہو توریت و انجیل و زبور کو دیکھو کہ باوجود اسکے کہ کلام الہی ہوا نہیں جو مضامین ادعیا آئے ہیں اور زبان رسل و انبیاء سے قرآن میں منقول ہیں وہ ہر چند بجائے خود نہایت خوب و مرغوب ہیں لکن ان جواسع کلم و محاسن معانی و بلاغت مبانی و لفظ عبارات و تلون اشارات و استقراء خیر دارین و استیفاء مقاصد کونین اور استیعاب جمیع مرادات نوع بشر کو نہیں پہنچتے پس اگر صدور ایسی دعوات کا مقصد و لبشر ہے تو کسی اور بشر سے کیوں نہیں ایسے کلمات طبیات صادر ہو سکتے ہیں واللہ اعلم

باب جب سلطان سے ڈری تو کیا کرے

۱۔ ابن مسعود نے کہا تمہر جب کوئی امام خطر میں ہو یعنی شہسوار و متکبر یا ظالم تو وہ یوں کہے اللہم رب السموات السبع ورب العرش العظیم کن لی جارا من فلان بن فلان او احزابہ من خلافتک ان یفرط علی احد منہم او یطغی عز جبارک و جل ثناؤک لا الہ الا انت ۲ ابن عباس نے کہا تو جب پاس کسی پادشاہ مہیب کے جائے اور اُسکے حملہ سے ڈرے تو کہہ اللہ اکبر اعز من خلقہ جمیعاً اللہ اعز ما اخاف واحذرا عوفیا اللہ الذی لا الہ الا هو ممسک السموات السبع ان یقع علی کاد

الاباذنه من شر عبدك فلان وجنوده واتباعه واشياعه من الجن والانس
 اللهم كن لي جارا من شريهم جل ثناؤك وعجارك وتبارك اسمك ولا اله غيرك تين باراسی طرح
 کہے ہم ابن عباس نے کہا ہے جسپر کوئی ہم و غم و کرب اترے یا سلطان سے ڈرے تو وہ یہ دعا کرے
 اُسکی دعا قبول ہوگی اسآلک بلا اللہ الا انت رب السموات السبع ورب العرش العظيم واسألك
 بلا اللہ الا انت رب السموات السبع ورب العرش الکیم واسألك بلا اللہ الا انت رب السموات السبع
 ولاضین السبع وما فیہن اذک علی کل شی قدیر پھر اللہ سے اپنی حاجت مانگے :

باب داعی کی لئے اجر و ثواب ذخیرہ کیا جاتا ہے

۱۔ حدیث ابو سعید میں فرمایا ہے نہیں دعا کرتا ہے کوئی مسلمان جو کہ گناہ و قطع رحم نہ ہو لیکن
 اللہ اُسکو ایک چیز تین چیز میں سے دیتا ہے یا تو اُسکی دعا جلد قبول کر لیتا ہے یا اُس دعا کو
 واسطے اُسکے آخرت میں ذخیرہ کرتا ہے یا مثل اُسکے کوئی بدی دور کرتا ہے کہا اب ہم زیادہ
 دعا کر نیگے فرمایا اللہ بڑا ہی مہربان ہے کہ لفظ رَفَعَا یہ ہے نہیں کھڑا کرتا کوئی مومن مَنہ
 اپنا طرف اللہ کے اور کچھ مانگتا ہے لیکن دیتا ہے اللہ اُسکو یا تو جلدی کرتا ہے اُس مسئلہ کی دنیا
 میں یا ذخیرہ کرتا ہے اُسکو آخرت میں جب تک کہ جلدی نہ کرے کہا ای رسول خدا جلدی کیا ہے
 کہا یوں کہے دعوت و دعوت ولا ارادہ بےستجاب لی یعنی میں بہت دعا مانگی مجھے
 معلوم نہیں ہوتا کہ میری دعا قبول ہو :

باب دعا کی فضیلت کا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں رَفَعَا آیا ہے نہیں جو کوئی شے اکر م اللہ پر دعا سے یعنی اللہ تعالیٰ
 دعا کی بہت پاسداری کرتا ہے نتیجہ اس اکرام کا یہی قبول دعوت ہے غالباً و اللہ احمد دوسرا
 لفظ اُکھا رَفَعَا یہ ہے اشرن عبادت دعا ہے یعنی دعا کرنا حکم میں عبادت کرنے کہے ہو لہذا

کوئی عبادت اسلامیہ دعا سے خالی نہیں ہوتی ہے اور یہ دعا اشرع عبادت ٹھہری ہے ہر معقل بن یسار کہتے ہیں میں ہر راہ ابو بکر صدیق کے پاس حضرت کے گیا فرمایا یا ابا بکر للشرک فیکم اخفی من دیب النمل یعنی شرک تم میں چھوٹی کی چال سے ہی زیادہ دبا ہوا ہے ابو بکر نے کہا وھل الشرک الا من جعل مع اللہ الھما آخر شرک تو یہی ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو معبود ٹھہرائے فرمایا والذی نفسی بید للشرک اخفی من دیب النمل والشرک زقار مورچہ سے ہی زیادہ مخفی ہے الا ادلک علی شیء اذا قلنتہ ذھب عنک قلیلہ و کثیرہ میں تجکو وہ چیز بتاتا ہوں کہ جب تو وہ کہے تو تھوڑا بہت سارا شرک تجھ سے دور ہو جائے چلا جائے فرمایا کہ اللھم انی اعوذ بک من ان اشرك بک وانا اعلم و استغفرک لما لا اعلم و بعض روایات میں آیا ہے کہ ریا کے شر درہین اور اسی قدر شرک کے یہ تو معلوم نہیں کہ کسی نے اُن شر ابواب کو یکجا جمع کیا ہو لیکن ہمارے رسائل ہشتگانہ توحید میں استقر ان سب انواع شرک کا ہو گیا ہے جن پر اخبار و آثار نبی و صحابہ مشتمل ہیں اور نوع نامعلوم کے لئے یہی علاج ہے جو اس جگہ شائع نے تعلیم فرمائی و اللہ اعلم

باب دُعا کرنا وقت آندہ ہی چلنے کے

۱۔ انس کہتے ہیں حضرت جب سخت ہوا چلتی کہتے اللھم انی اسألك خیر ما ارسلت به و اعوذ بک من شر ما ارسلت به ۲ یزید بن سلمہ کا لفظ یہ ہے کہ جب آندہ ہی چلتی حضرت کہتے اللھم لا تقال عقیما

باب ہوا کو بُرا نہ کہو

۱۔ حدیث ابی مین فرمایا ہے گالی نہ دو ہو اگر جب تم ایسی ہوا دیکھو جس کو مکروہ کہتے ہو تو کہو اللھم اناسألك خیر هذه الیم و خیر ما فیہا و خیر ما ارسلت به و لغو ذبک من

شرہ ذہ الیچ وشر ما فیہا وشر ما اسرسلت بہ ۲ ابو ہریرہ کا لفظ ہے کہ یہ ہے کہ یحیٰ روح ہو اللہ کی رحمت و عذاب لاتی ہے تم اسکو برا نہ کہنا کرو لیکن اللہ سے اسکی خیر کا سوال اور اسکی شر سے بچنا مانگا کرو :

باب دعا کرنا وقت بجلی کے

۱۔ ابن عمر کہتے ہیں حضرت جب گرج وچمک سنتے کہتے اللہم لا تقتلنا بصعقک ولا تھلکنا بعد ابک وعافنا قبل ذلک ۳ اہل علم و تجربہ نے کہا ہے کہ جو شخص اللہ کا ذکر ہوتا ہے یا وقت رعد و صاعقہ کے مشتغل نہ کرے جو جاتا ہے اسپر بجلی نہیں گرتی ہے :

باب جب رعد کی آواز سنی یعنی تو پھر کیا کرے

۱۔ ابن عباس جب بادل کی گرج سنتے کہتے سبحان الذی سبحت لہ رعد ایک فرشتہ ہے کہ مینہ کو ڈالتا ہے جس طرح کہ راعی بکری کو ڈالتا ہے ۲ عبد اللہ بن زبیر جب آواز رعد کی سنتے بات کرنا چھوڑ دیتے اور کہتے سبحان الذی سیح الرعد بحمہ والملائکۃ من خیفۃ پہ کہتے کہ یہ ایک وعید شدید ہے واسطے زمین والوں کے :

باب اللہ سی عافیت کا مانگنا

۱۔ ابو بکر نے بعد وفات حضرت کے کہا کہ حضرت اس میری جگہ میں کڑے ہوئے تھے پہ ابو بکر روئے اور کہا تم لازم پکڑو صدق کو کہ وہ ہمراہ پڑے ہے اور وہ دونوں جنت میں ہیں اور دور رہو تم کذب سے کہ وہ ہمراہ فحور کے ہے اور وہ دونوں دوزخ میں ہیں اور مانگو اللہ سے معافات کہ بعد یقین کے کوئی چیز معافات سے بہتر نہیں دیکھی ہے اور تقاطع و تدابر و تماسد و تباعض نہ کرو اللہ کے بندے آپس کے بہائی ہو جاؤ ۳ معاذ نے کہا حضرت کا گذر ایک مرد پر ہوا وہ کہتا تھا اللہم انی اسألتک تمام النعمۃ فرمایا تو

جانتا ہو کہ تمام نعمت کیا ہو تمام نعمت دخول جنت اور پینا آگ سے ہو پہر ایک اور مرد پر گذر
 ہوا وہ کہتا تھا اللھم انی اسألك الصبر فرمایا تو نے اپنے رب سے بلا مانگی اب عافیت
 مانگ پہر ایک اور شخص پر گذر ہوا وہ کہتا تھا یا ذا الجلال والاكرام فرمایا مانگ ۳
 عباس کہتے ہیں میں نے کہا اے رسول خدا مجھے ایسی شے سکھا دو جو میں اللہ سے مانگوں
 کہا اے عباس اللہ سے عافیت مانگو میں تین دن ٹھیر کر پہر گیا اور کہا علمنی شیئاً
 اسأل اللہ به یا رسول اللہ فرمایا یا عباس یا عم رسول اللہ سل اللہ العافیة
 فی الدنیا والاخرۃ اسی جگہ سے کہا ہو کہ صحیح تندرستی ہر نعمت ہو، قدر عافیت کسی

وانکب بصیرتہ کرتا آید

باب بلا آئیںکی دُعا مانگنا مکروہ ہے

۱۔ انس کہتے ہیں ایک مرد نے پاس حضرت کے کہا اے اللہ تو نے مجھ کو مال ندیا کہ میں
 صدقہ کرتا اب تو مجھ کو کسی بلا میں مبتلا کر کہ مجھ کو اُس میں اجر ہو کہا سبحان اللہ تجھ کو طاقت بلا
 کی نہوگی کیون نہیں کہتا اللھم اتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرۃ حسنة وقنا عذاب
 النار انس کہتے ہیں ایک مرد پاس حضرت کے آیا مرض نے اُس کو بالکل لاغر کر دیا
 تھا گویا کہ ایک چوزہ پر کندہ تھا کہا اللہ سے دعا کر یا مانگ وہ کہنے لگا اللھم ما انت
 معذبی به فی الاخرۃ فجلہ فی الدنیا یعنی جو سزا آخرت میں دینی ہو وہ یہ میں مجھ کو دیدے
 حضرت نے فرمایا سبحان اللہ تجھ کو یہ طاقت ہو اور نہ اور لوگوں کو کیون نہیں کہتا اللھم اتنا فی الدنیا
 حسنة و فی الاخرۃ حسنة وقنا عذاب النار اور اُس کے لئے دعا کی اللہ نے اُس کو شفا بخشی

باب پناہ مانگنا جہدِ بلا سے

۱۔ ابن عمر نے کہا کوئی شخص اللھم انی اعوذ بک من جہد البلاء کہہ کے چپ ہو رہتا

سوجب یہ کہ تو یوں کہ الابلۃ فیہ علا ۲ حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہو کہ حضرت
تعوذ کرتے تھے جہد بلا و درک شقاء و شات اعدا و سوء قضاء سے یہ حدیث
دو ایک بار گزر چکی ہے :

باب حکایت کرنا کسی کی بات کی وقت عتاب کے

۱۔ ابو عترب نے حضرت سے صوم کو پوچھا فرمایا روزہ رکھ ایک دن ہر ماہ میں کہا بآبی
انت و احمی زدنی فرمایا زدنی نہ زدنی دور وزے رکھ ہر ماہ میں کہا بآبی انت و احمی
نزدنی کہ میں آپ کو قوی پاتا ہوں فرمایا انی اجدنی قویا انی اجدنی قویا دو بار اسی طرح
کہا مجھ کو چپ کر دیا یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ اب زیادہ نکرین گے پھر فرمایا صبر تلا ثا
من کل شہر یعنی ہر ماہ میں تین روزے رکھ :

باب اسمین ترجمۃ الباب نہیں ہے

اگر احادیث باب میں ذم غیبت کا ذکر ہے :

۱۔ جابر کہتے ہیں ہم حضرت کے ساتھ تھے ایک ہوانا پاک بدبودار بھی فرمایا تم جانتے ہو
کہ یہ کیا ہے یہ ہوا ہے ان لوگوں کی جو مومنوں کی غیبت کرتے ہیں ۲ جابر نے کہا ایک تیز ہوا
چلی زمانہ حضرت میں فرمایا کچھ منافق لوگوں نے کچھ مسلمان لوگوں کی غیبت کی ہے اُس کے
سبب سے یہ ہوا چلی ۳ ابن ام عبد کتے تھے جسکے پاس کسی مسلمان کی غیبت ہوئی او
اُس نے مدد کی اُس معتاب کی اللہ اُسکو جزائی غیر دیتا ہو دنیا و آخرت میں اور جسکے پاس
کسی مومن کی غیبت ہوئی اور اُس نے مدد نہ کی تو جزا شریعتاً ہو اللہ اُسکو دنیا و آخرت میں
اور نہ لیا کسی نے کوئی لقمہ بدتر غیبت مومن سے اگر اُسکے حق میں وہ بات کہی جو معلوم تھی
تو یہ غیبت ہوئی اور اگر وہ بات کہی جو معلوم نہ تھی تو بُہتان باند :

باب غیبت کا

قال تعالیٰ ولا یفتن بعضکم بعضاً

۱۔ جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں ہم ہمراہ حضرت کے تھے آپ دو قبر پر آئے وہ دونوں قبروں کے عذاب کئے جاتے تھے فرمایا انکو عذاب کسی بڑی بات کے پیچھے نہیں ہوتا ہو لکن ایک انہیں لوگوں کی غیبت کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے پرہیز نہ کرتا پہر ایک شاخ ترمٹا کر دو ٹکڑے کئے اور حکم دیا کہ ہر ایک کو ایک قبر میں لگا دو اور فرمایا کہ یہ عذاب کو ہلکا کر دے گا جب تک کہ تر رہیں گے اور خشک نہ ہوں گے **ف** یہ اس لئے کہ ہر شہر طرب اللہ کی تسبیح کیا کرتی ہو تو اس وقت عذاب میں خفت ہو جائیگی اسی جگہ سے قبر خام پر سبزہ لگا دیتے ہیں کہ بکثرت تسبیح سے عذاب ہلکا رہے ۵

بغیر سبزہ پوش کسی مزار مرا | کہ قبر پوش غریبان ہمیں گیاہ بہت

۲۔ عمرو بن عاص مع چند اپنے یاروں کے چلے جاتے تھے ایک مرد راخچر پر گزر ہوا کسا و اللہ اگر کوئی تم میں کا اسکو کھائے اتنا کہ سیر شکم ہو جائے تو یہ بہتر ہو اس سے کہ کسی مسلمان کا گوشت کھائے ۶

باب مردہ کی غیبت کرنا

۱۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں ما عزن مالک اسلمی پاس حضرت کے آیا اسکو حضرت نے چوراہے میں سنگسار کرایا آپ کا گدرا سپر ہوا آپ کے ساتھ کچھ نفر آپ کے اصحاب کے تھے انہیں سے ایک شخص نے کہا یہ خائن بارنا پاس حضرت کے آیا تھا حضرت اسکو پیر دیتے تھے یہاں تک کہ کتے کی طرح قتل کیا گیا حضرت خاموش رہے یہاں تک کہ ایک مرد ارگد ہے پر گزرے جسکا پاؤں کی پٹھر پھینک دیا تھا فرمایا اسکو کھاؤ کھا کیا جیفہ ہمارا کو ای رسول خدا

فرمایا جو آبروریزی نمنے ابھی اپنے بہائی کی کی تھی وہ اس سے زیادہ تر ہو والذی نفس
محمد بیدہ فانہ فی نھرہن انھا الرجنۃ یتغس یعنی واللہ وہ جنت کی نہر میں غوطہ خور رہا،

باب بچے کی سرپرستہ پر ناسیاسنی اسکے باپ کے اور دعائی برکت دینا

۱۔ عبادہ نے کہا میں اپنے باپ کے ساتھ نکلا اور میں جوان لڑکا تھا ہم کو ایک شیخ ملے
میںے کہا اچھے چاہتے ہیں کون منع کرتا ہو کہ تم یہ کمل اپنے غلام کو دیدو اور اسکی چادر تم لے لو
تو تم پر دو چادرین ہو جائینگی اور اس پر ایک کمل رہے گا وہ میرے باپ کی طرف متوجہ ہوئے
اور کہا کیا یہ تمہارا بیٹا ہو کہا مان تب میرے سر پر ہاتھ پیرا اور کہا اللہ تعجیل برکت دے
میں گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت کو سنا فرماتے تھے اطعموہم مما تاكلون واکسوہم مما
تلبسون یا ابن اخی ذہاب متاع الدنیا احب الی من ان یاخذ من متاع الاخذۃ
میںے کہا اچھے باپ یہ کون شخص ہیں کہا ابوالیسر ابن عمرو یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے بعض
الفاظ کا تفاوت ہے معانی متقارب ہیں مطابقت اسکے ترجمہ باب سے ظاہر ہے حدیث
دلیل ہے اتحا وطعام وکسوت غلام پر ہے

باب ناز کرنا بعض اہل اسلام کا بعض پر

۱۔ محمد بن زیاد کہتے ہیں میں نے سلف کو پایا وہ ایک گھر میں مع اپنے اٹالی کے ہوتے کبھی بعض
پر کوئی مہمان نازل ہوتا اور کسی کی ہانڈی آگ پر ہوتی میزبان اسکو اپنے مہمان کے لئے
لے لیتا ہانڈی والا ہانڈی کو نپا کر کتا میری ہانڈی کیسے لی ہو میزبان کتا میں نے لی ہو اپنے
مہمان کے لئے ہانڈی والا کتا باریک اللہ لکھو فیہا کوئی اور کتہ لگ بہگ اسکے کتا
بقیہ نے کتا محمد بن زیاد کہتے تھے سڈی کو بھی جب بکچی اسی طرح لے لیتے اور درمیان اونکے بجز دیوار
کے کچھ نہ تھا بقیہ نے کہا میں نے محمد بن زیاد اور انکے اصحاب کو اسی حال پر پایا یہ

تصرف اسلئے مباح ٹھہرا کہ ایک دوسرے کو طیب خاطر یکدیگر اس امر پر معلوم تھی ورنہ ہمراہ عدم طیب نفس کے وہی مثل صادق آتی ہے کہ حلوائی کی دوکان دادے کی فاتحہ :

باب مہمان کا اکرام اور خود اسکی خدمت بجالانا

۱۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں ایک مرد پاس حضرت کے آیا اسکو پاس اپنی ازواج کے بھیج دیا انہوں نے کہا ہمارے پاس سوا پانی کے اور کچھ نہیں ہے حضرت نے فرمایا اسکو کون شخص اپنی طرف لیتا ہو یا اسکی مہائی کرتا ہو ایک مرد انصاری نے کہا میں اور اسکو پاس اپنی بی بی کے لئے گیا اور کہا حضرت کے مہمان کا اکرام کرنا سنئے کہا میرے پاس نہیں ہے مگر قوت صبیان کا کہا تو اپنا کھانا درست کر اور چراغ جلا کر بچوں کو سلا دے جبکہ وہ رات کا کھانا مانگیں بی بی نے طعام تیار کیا اور چراغ درست اور بچوں کو سلا دیا پھر کھڑی ہوئی گویا چراغ درست کرتی ہے چراغ کو بجھا دیا اور مہمان کو یہ دیکھا یا کہ گویا وہ بھی کھا رہے ہیں اور خود میان بی بی بہو کے سو رہے جب صبح ہوئی وہ انصاری پاس حضرت کے گئے فرمایا اللہ تعالیٰ تم دونوں کے فضل سے ہنسایا تعجب ہوا اور یہ آیت آئی و یؤثرون علی انفسہم ولو کان بھم خصاصة ومن یوق شح نفسه فاولئک هم المفلحون :

باب جائزہ ضیف کا

۱۔ ابو ثریح حدیث کہتے ہیں میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور ان دونوں آنکھوں نے دیکھا جسدم کہ حضرت نے یہ بات کہی کہ جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ اور یوم آخر پر وہ اپنے ہمسایہ کا اکرام کرے اور جو کوئی مومن ہو ساتھ اللہ اور پچھلے دن کے وہ اکرام کرے اپنے مہمان کا اسکا جائزہ دے کہا جائزہ کیا ہو فرمایا ایک رات دن اور ضیافت تین دن ہر اسکے سوا جو کچھ ہو وہ صدقہ ہو مہمان پر اور جو کوئی ایمان لایا ہو اللہ اور یوم آخر پر

وہ اچھی بات کہے یا چُپ رہے :

باب مہمانی تین دن ہے

۱۔ ابو ہریرہ نے رُفعا کہا ہے ضیافت تین دن ہے اور جو بعد اسکے ہو وہ صدقہ ہر وقت سیاق عبارت مقتضی اسکا ہے کہ تین دن کھانا ضرور ہے پھر چاہے کھلائے یا نہ کھلائے اگر بعد اسکے کھلائیگا تو صدقہ کا ثواب پائیگا اور نہ کھلائیگا تو کچھ ملامت نہیں ہے :

باب مہمان پاسِ میزبان کی اتنا نہ ٹھیرے کہ اُسکو تنگ کر دے

۱۔ ابو ثریحہ کا لفظ رُفعا یہ ہے من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا ولیعیت ومن کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ جائزۃ یوم وليلة والنضیافة ثلثة ایام فما بعد ذلک فهو صدقة ولا یحل له ان یشوی عندہ حتی یخرجہ فترجمہ اسکا گذر چکا ہے اسجگہ اتنا زیادہ ہو کہ حلال نہیں ہے مہمان کو کہ پاسِ میزبان کے اتنا ٹھیرے کہ اُسکو تنگی میں ڈالے :

باب جب صبح کری مہمان صحن میں میزبان کے

۱۔ حدیث مقدم بن کریمہ میں فرمایا ہے کہ شب مہمان حق واجب ہے ہر مسلمان پر پھر جو کوئی صبح کرے اُسکے صحن میں تو وہ قرض ہے اُسپر چاہے قضا کرے یا چھوڑ دے :

باب مہمان کا محروم ہو کر صبح کرنا

۱۔ عقبہ بن عامر کہتے ہیں اے رسول خدا آپ پہلو بہتے ہو ہم پاسِ ایک قوم کے اترتے ہیں وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے فرمائیے ہم کیا کریں فرمایا تم پاسِ جس قوم کے جا کر اترو اگر وہ تمہارے لئے حکم کریں اُس چیز کا جو مہمان کے لئے چاہئے تو قبول کرو اور اگر نہ کریں تو نہ لے تمہارا حق مہمان لے لو جو لائق حال اُنکے ہو :

باب مہمان کی خود خدمت کرنا

۱۔ ابن سعد کہتے ہیں ابا اسید ساعدی نے حضرت کو اپنی شادی میں بلایا انکی بی بی انکی خادمہ تھی اسدن اور وہ دامن تھی اُسنے کہا تم جانتے ہو کہ میں نے حضرت کے لئے کس چیز کا نفع تیار کیا تھا میں نے کچرہ کو برین رات کو ایک بادیہ میں بھگور کھی تھیں *

باب جسنے مہمان کی سنا کھانا رکھا اور خود اٹھ کر نماز پڑھنے لگا

۱۔ نعیم بن قعب کہتے ہیں میں پاس ابوذر کے گیا میں نے انکو نپایا انکی بی بی سے کہا ابوذر کہان میں کہا کام کرتے ہیں اب آنے والے ہیں میں انکے لئے بیٹھ گیا وہ آئے انکے ساتھ دو اونٹ تھے ایک کو دوسرے کے عجز سے باندھا تھا ہر ایک کی گردن میں ایک مشک تھی انکو رکھ کر آئے میں نے کہا اے اباذر نہیں ہو کوئی مرد جس سے میں ملا کہ اُسکا ملنا دوست تر ہو تمہارے ملنے سے اور نہ مبعوض تر مجھ کو تمہاری ملاقات سے کہا اللہ ابوک و مآجمع ہذا یعنی اس جمع کا کیا سبب ہو کہا میں جاہلیت میں ایک لڑکی زندہ و گور کی میں ڈرتا تھا لاگر تیسے ملوں تو کہیں یہ کہو کہ تیرے لئے توبہ و مخرج نہیں ہو اور مجھے یہ اسید بھی لگی ہوئی ہو کہ تم یوں کو کہ تیرے لئے توبہ و مخرج ہو کہا تو نے یہ کام جاہلیت میں کیا تھا میں نے کہا ہاں کسا عفا اللہ عا سلف اور اپنی جو رو سے کہا کہ کمانا لا وہ نہ لائی پہر کہا پہر اُسنے اٹھار کیا یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں کہا ایہ فالتک لا تقدون ما قال رسول اللہ صلواتیے کہا حضرت نے کیا کہا ہو حق نہیں ان عورتوں کے کما زن امتحان پہلو ہو تو چاہے کہ اُسے سید ہا کرے تو توڑ ڈالے گا اور اگر اُسکی مدارات کر گیا تو اُس میں کچی رہے گی پہر وہ خرید لیکر آئی گویا قضاہ تھا ابوذر نے کہا کھا اور مجھ کو ہول نہو کیونکہ میں صائم ہوں پہر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے اور اچھی طرح رکوع کیا پہر پھر کر کمانا کھایا میں نے کہا انا اللہ مجھ کو ہرگز پہر نہ تھا

کہ تم مجھ سے جھوٹ بولو گے کہا اللہ ابوک جب سے تجھ سے ملاقات ہوئی ہے میں نے جھوٹ نہیں بولا میں نے کہا تم نے یہ خبر مجھے نہیں دی تھی کہ تم صائم ہو کہا مان میں نے اس میں سے تین روکے رکھے ہیں اسکا اجر میرے لئے لکھا گیا اور مجھ کو کھانا حلال ہوا:

باب بیخ کرنا مرد کا اپنی اہل پر

۱۔ نوبان نے رفعا کہا ہے کہ افضل دینار وہ ہے جو آدمی نے اپنی عیال پر صرف کیا اور وہ دینار ہے جو اپنے اصحاب پر راہ خدا میں صرف کیا اور وہ دینار ہے جو اپنے دایہ پر صرف کیا ابو قلابہ نے کہا اور شروع کیا عیال سے اور کون شخص بڑا ہے اجر میں اس شخص سے جس نے اپنی عیال صغیر پر نفقہ کیا یہاں تک کہ اللہ انکو غنی کرے ۲ حدیث ابو سعود بدری میں فرمایا ہے جس نے بیخ کرنا اپنی اہل پر اور وہ امید اجر کی رکھتا ہے تو یہ اس کے لئے صدقہ ہے ۳ جابر کہتے ہیں ایک مرد نے کہا اے رسول خدا میرے پاس ایک دینار ہے کہا اپنی جان پر صرف کر کہا میرے پاس ایک اور ہے کہا اسکو اپنے خادم پر صرف کر یا اپنے ولد پر کہا ایک اور ہے کہا اسکو اللہ کی راہ میں رکھو اور یہ اچس ہے ۴ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا چار دینار ہیں ایک وہ ہے جو تو نے مسکین کو دیا دوسرا وہ ہے جو گردن چھڑانے میں اٹھایا تیسرا وہ ہے جو راہ خدا میں صرف کیا چوتھا وہ ہے جو اپنی اہل پر صرف کیا انہیں افضل وہ ہے جو اپنی اہل پر نفقہ کیا:

باب ہرشی میں اجر ہی یہاں تک کہ وہ لقمہ جو ہن میں اپنی بی بی کی اٹھا کر دیتا ہے

۱۔ عامر بن محمد کہتے ہیں حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے کہا تو کوئی نفقہ نکر گیا جس سے توجو یا ئی وجہ اللہ عزوجل ہو لکن مجھ کو اسکا اجر ملیگا یہاں تک کہ وہ چیز جو تو اپنی بی بی کے منہ میں رکھتا ہے وہ یہ اجر مربوط ہے ساتھ ابتغاء وجہ اللہ کے اس سے معلوم ہوا کہ

حصول اجر و قبول عمل کے لئے نیت ضرور ہو نیت کے ہمراہ ذرہ برابر عمل خیر بے اجر نہیں رہتا اور بدو نیت کے کیسا ہی عمدہ کام کیوں نہ کرے کچھ سود مند نہیں ہوتا :

باب دعا کرنا پچھلی تہائی رات میں

۱- حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے نازل ہوتا ہے ہمارا رب تبارک و تعالیٰ طرف آسمان دنیا کے جبکہ باقی رہتا ہے ثلث آخر رات کا کتا ہو کون مجھکو پکارتا ہے کہ میں اُسکی دعا قبول کروں کون مجھے مانگتا ہے کہ میں اُسکو دوں کون مجھے استغفار کرتا ہے کہ میں اُسکو بخشوں **ف** یہ حدیث مجملہ احادیث صفات کے ہے اس پر ایمان لانا واجب اور اُس کی کیفیت سے سوال کرنا بدعت ہے :

باب یہ کہتا مرد کا کہ فلان کرو اندام سیاہ فام یا دراز یا یا کوتاہ ہی بارادۂ صفت نہ بارادۂ غیبت

۱- ابوہم ان اصحاب میں تھے جنہوں نے زیر درخت حضرت سے بیعت کی تھی وہ کہتے ہیں میں حضرت کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں لڑا تھا ایک رات اخضر میں کھڑا ہوا اور حضرت سے قریب تھا مجھکو اونگھ آنے لگی میں جاگنے لگا اور میرا راحلہ حضرت کے راحلہ سے قریب ہو گیا میں اُسکے نزدیک ہونے سے گھبراتا تھا اس ڈر سے کہ کہیں پاؤں رکاب میں نہ آجائے میں اپنی سواری کو پیچھے ہٹاتا تھا یہاں تک کہ بعض رات میں میری آنکھ لگ گئی میری سواری حضرت کی سواری سے بھر گئی اور اُنکا پاؤں رکاب میں تھا میرا پاؤں لگ گیا وہ نہ جاگے مگر حسّ کہا میں نے کہا ای رسول خدا میرے لئے استغفار کرو فرمایا چل پھر حضرت مجھے پوچھنے لگے کہ بنی غفار میں کون کون پیچھے رہا اور نہ آیا آپ مجھے پوچھتے تھے کہ لال لنبے کوچ لوگوں نے کیا کیا سیاہ سوی مرغول کوتاہ قد لوگوں نے

کیا کیا جنگے جانور شہکشین میں میں نے انکا تذکرہ بنی غفاریں کیا اور انکا ذکر نہیں کیا یہاں تک کہ میں نے ذکر کیا کہ وہ ایک رہط ہو اسلام کا اور کہا اے رسول خدا اولئک من اسلام وہ نوگ قبیلہ اسلام کے ہیں فرمایا انہیں سے کسی ایک کو کون مانع تھا کہ جب وہ خود پیچھے رہا تو سوار کرانا کسی اور شخص کو جو خوش تہا راہ خدا میں اپنے بغیر پرکھو نہ محکومہ امرنا پسند ہے کہ کوئی شخص مہاجرین قریش اور انصار و غفار و اسلام میں سے متخلف ہو ۲ عائشہ کتنی میں اذن چاہا ایک مرد نے حضرت پر آنے کا فرمایا بس اخوا العشیرۃ جب وہ داخل ہوا تو اُس کے ساتھ انبساط کیا میں اس بارہ میں کچھ کہا فرمایا ان الله لا یحب الفاحش المتفحش ۳ دوسرا لفظ عائشہ کا یہ ہے کہ اجازت مانگی حضرت سے سو وہ نے شب جمع یعنی مزدلفہ کو اور وہ ایک زن گران فریب اندام تھیں سو اپنے اوکو اجازت دی فسطاقت ابن اہادیث کی ترجمہ باب ظاہر ہو کہ خبر صفات الفاظ مذکورہ کئے گئے اگر صفت مراد نہوتی تو ذکر ان الفاظ کا غیبت ٹھہرتا:

باب حکایت خیر میں کچھ ذکر نہیں ہے

۱۔ ابن مسعود کہتے ہیں حضرت نے غنائم حنین جبرانہ میں تقسیم کئے کو کون نے آپ پر از دحام کیا حضرت نے فرمایا ایک بندہ خدا کا تھا عباد اللہ میں سے اللہ نے اُس کو طرف ایک قوم کے بھیجا قوم نے اُسکو جھٹلایا اور سر کو زخمی کیا وہ خون اپنے ماتھے سے پوچھتا اور کہتا جاتا تھا اللهم اغفر لقومی فانہم لا یعلمون ابن مسعود کہتے ہیں گویا میں طرف حضرت کے دیکھتا ہوں کہ وہ حکایت کرنے میں مسح عن الجبۃ کی ف بعض علما نے کہا ہے کہ یہ حکایت خود اپنے حال کی بصینۃ غائب تھی اور بعض نے کہا کسی اور پیغمبر کی تھی واللہ اعلم:

باب گسی مسلمان کا عیب چھپانا

۱۔ ابو الہیثم کہتے ہیں ایک قوم پاس عقبہ بن عامر کے آئی اور کہا ہمارے ہمسایہ ہیں شراب پیتے ہیں اور بڑے کام کرتے ہیں کیا ہم انکی خبر اقامت تک پہنچائیں کہ انہیں میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے من رائی من مسئلو عور فستزھا کان کمن اجبی موؤدۃ من قبرھا
یعنی مسلمان کا عیب چھپانا ایسا ہی جیسے کسی زندہ درگور کا زندہ کرنا ۵

پیر سیکھ گفتم کہ چیست راہ نجات
بخواست جام می وقت عیب پوشیدن

قرآن پاک میں فرمایا ہے واذ امر ابالغومر واکراما ۵

اگر من نابھوان مردم بگردار
تو بہرین چون جوان مردان گذر کن

لیکن یہ ستر صنائر و تعزیرات میں ظاہر ہی رہے کبار سو وہ بعد رفع کے معاف نہیں ہو سکتے مگر انہیں ہی ستر ہو سکتا ہے ایک چور کے حق میں فرمایا تھا کہ مجھے خبر کرنے سے پہلے ہی معاف کر دیا ہوتا اب حد سرقہ کی رک نہیں سکتی ہو واللہ اعلم اور یہ بھی وارد ہے کہ مستور الحال کو اللہ تعالیٰ بھی بدنام نہ کرے گا کناہ بخشدیگا

باب یہ کہنا کہ لوگ ہلاک ہو گئے

۱۔ ابو ہریرہ نے رفقہا کہا ہے تو جب کسی شخص کو سنئے کہ وہ یوں کہتا ہے کہ ہلاک الناس تو وہ اہلک تہی انکاف یعنی آپکو ناجی اور سائر مردم کو اہلک ٹھہرائے اور اگر یہ کہتا رہے دلسوزی اسلام ہو کہ لوگ ایسے کام کرتے ہیں جسکا انجام ہلاک ہے تو یہ صورت اس علمدہ ہے:

باب منافق کو سید نہ کیے

۱۔ ہریدہ نے رفقہا کہا ہے نہ کہو منافق کو سید اگر وہ تمہارا سید ہو گا تو تم نے اپنرب کو خفا

باب آدمی وقت تزکیہ کیسے کیا لہی

۱۔ عدی بن ارطاة کہتے ہیں صحابہ میں جب کوئی شخص کسی کی تعریف کرتا تو وہ کہتا اللہم لا تو اخذنی بما یقولون واغفر لی ما لا یعلمون ۳ حدیث ابی سعود یا ابن مسعود میں فرمایا ہر آدمی کی ۳۳ دوسرا لفظ ابو سعود کا یہ ہے کہ حضرت ابو ذر بارہ زعموا فرمایا بش مطیة الرجل اور کہا لعن المؤمن کفئلہ :

باب لا یقول لشیء لا یعلمہ اللہ لعلہ

۱۔ ابن عباس کہتے ہیں لا یقولن احدکم لشیء لا یعلمہ واللہ یعلم غیرک فیعلم اللہ ما لا یعلم فذلک عند اللہ عظیم :

باب قوس فتح کا

۱۔ ابن عباس نے کہا ہر مجرہ ایک دروازہ ہر آسمان کے دروازوں میں سے اور قوس امان ہر غرق سے بعد قوم نوح علیہ السلام کے

باب مجرہ یعنی کیشیان کا

۱۔ ابن الکوا نے علی سے پوچھا کہ مجرہ کیا ہے کہا آسمان کا راستہ اسی سے دامنہ آسمان کا آب ریزان سے گھل گیا تھا ۳ ابن عباس نے کہا ہر قوس امان ہے اہل زمین کے لئے ڈوبنے سے اور مجرہ آسمان میں وہ ہے جس سے پانی جاری ہوتا ہے :

باب یہ کہنا کہ ائی خدا مجکو اپنے مستقر رحمت میں کہہ روہی

۱۔ ایک مرد نے ابو جاس سے کہا میں تمکو سلام کرتا ہوں اور اللہ سے یہ مانگتا ہوں کہ وہ مجکو اور تمکو اپنے مستقر رحمت میں جمع کرے کہا ہلا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ مستقر رحمت کیا ہے کہا جنت ہے کہا تو نے ٹھیک نہیں کہا پھر مستقر رحمت کیا ہے کہا میں رب العالمین سے

باب دہر کو پرانہ کو

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے تم میں کوئی یوں نہ کہے یا خبیثۃ الدہر کیونکہ اللہ ہی دہر ہے
 ۲۔ دوسرا لفظ انکار فعاہ ہے نہ کہے کوئی تم میں یا خبیثۃ الدہر اللہ عز وجل فرماتا ہے میں دہر
 ہوں رات دن کو ہیجتا ہوں جب چاہوں انکو روک لوں اور نہ کہے کوئی انکو روک کر مرنیکو
 کرم مرد مسلمان حرف شعراء اور انکے اتباع غاویں جو اپنے کلام میں شکایت زمانہ و فلک
 و ستارہا و نحوہا کیا کرتے ہیں وہ سب گویا اللہ پاک کے دشنام دہ ہیں اسلئے کہ افلاک
 و اوار سب مخلوق خدا ہیں نہ مالک متصرف انکی شکایت حکایت کرنا خالق سے انظار
 ناراضی کرنا ہی و نعوذ باللہ من غضب اللہ

ہم پریشاںوں کی قسمت میں ہو سرگردانی | نہ فلک کو یہ سرکار نہ اختہ کو غرض :

باب کوئی اپنی بہائی کی طرف غور سی ندیلی جبکہ وہ پشت پیسے

۱۔ مجاہد نے کہا مکروہ ہے تیز نظر کرنا آدمی کا طرف اپنے بہائی کے یا تاکے رہنا اُسکا جبکہ وہ
 پر کر چلے یا اُس سے یہ پوچھے کہ تو کہاں سے آتا ہے اور کہاں جائیگا :

باب ایک کا دوسرے کو بہ کلمہ کہنا و بیک

۱۔ انس کہتے ہیں حضرت نے ایک مرد کو دیکھا کہ وہ بڑا نکلتا تھا فرمایا اسپر سوار ہوا اُس نے
 کہا یہ بدنہ ہے فرمایا اسپر سوار ہو کہا یہ بدنہ ہے فرمایا اسپر سوار ہو کہا یہ بدنہ ہے فرمایا
 ارکبہا و بیک ۲ ابن عباس سے ایک شخص نے کہا میں گوشت روٹی کھائی ہے کس
 و یحک اتوضا من الطیبان ۳ جابر نے کہا ہے حضرت دن حنین کے جبرائیل میں
 تھے اور سونا گو دین بلال کے تھا وہ اُسکو تقسیم کرتے تھے اتنے میں ایک مرد نے
 اگر کہا اعدل فانک لا تعدل فرمایا و بیک فمن یعدل اذ المر اعدل عمر نے کہا

چوڑو دوجکوار رسول خدا کہ میں اس منافق کی گردن ماروں فرمایا یہ مع اپنے اصحاب کے ہے یا اپنے اصحاب میں ہے تو قرآن پڑھیں گے اور انکے گلے سے نیچے نہ اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیگے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے **ف** یہ شخص خارجی تھا حضرت نے اس حدیث میں خبر دی ہے فرقہ خروج کی یہ ایک معجزہ ظاہر ہے کہ جیسا کہ تھا ویسا پیش آیا یہ فرقہ باتفاق اہل سنت کا فرہی دوسری حدیث میں انکو کلاب النار کہا ہے ہم رحم بن معبد ہجرت کر کے پاس حضرت کے آئے کہ تیر کیا نام ہے کہا رحم فرمایا بلکہ تو بشیر ہے بشیر کہتے ہیں میں حضرت کے ساتھ چلا جاتا تھا کہ اتنے میں گذر آچکا قبور مشرکین پر ہوا فرمایا یہ لوگ خیر کثیر پر سابق ہو چکے تین بار اسی طرح کہا پر قبور مسلمین پر گذر کیا فرمایا ان لوگوں نے خیر کثیر پائی تین بار یوں ہی کہا پر حضرت کی نگاہ پڑی ایک شخص کو دیکھا کہ وہ جوتا پہنے ہوئے قبروں میں چلتا پرتا تھا فرمایا اے پا پوش والے اپنی پا پوش اتار ڈال اس شخص نے نظر کی دیکھا کہ حضرت ہیں اپنی نعلین اتار لی اور ان کو پسکدیا :

باب گہر تباہ کرنے کا

۱۔ محمد بن ہلال کہتے ہیں کہ میں نے گہر حضرت کی بی بیوں کے دیکھے شاخ کجور کے تھے بالوں کے ٹاٹ سے چھپے میں نے عایشہ کا گہر پوچھا کہا انکا دروازہ طرف شام کے تھا میں نے کہا ایک کوڑ کا تھا یا دو کوڑ کا کہا ایک در تھا میں نے کہا کس چیز کا کہا عرعر یا سا کو کا حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا یہ قیامت قائم نہوگی یہاں تک کہ بنائیں گے لوگ گہراں کو منقش کریں گے مثل مراحل کے ابراہیم نے کہا یعنی جیسے جامہ ای مخطوط **ف** یہ حدیثیں پہلے گذر چکی ہیں اور یہ علامت قیامت ایک مدت سے مشہور ہو ختم اللہ

باب یہ کہنا لاوا بیگ

۱- ابوہریرہ کہتے ہیں ایک مرد پاس حضرت کے آیا کہا اے رسول خدا کون صدقہ افضل ہے اجر میں فرمایا اما و ابیک لتبتاۃ تو صدقہ دے اور تو صحیح شیعہ یعنی بخیل ہو محتاجی کا درر کہے تو نگری کی امید اور اتنی دیر نہ کر کہ جب جان گلے میں پہنچے تب تو کہے لفلان کذا و لفلان کذا وہ تو اُس فلان کا بھائی چکا ہے؛

باب جب طالب ہو تو طلب لیسیر کری اور مایہ نہ بنے

۱- عبد اللہ نے کہا ہر تم میں جب کوئی طالب حاجت ہو تو طلب لیسیر کرے اُسکو اُٹھائے بلیگا جو اُسکے مقدر میں ہو اور نہ آئے کوئی تم میں پاس اپنے صاحب کے اور اُسکی بیج کرے تاکہ اُسکی پشت کاٹے و لفظ لیسیر شامل ہر قلیل اور آسان دونوں کو مایہ یا بن عبد اللہ ہزلی نے رفعا کہا ہے اللہ جب چاہتا ہے کہ کسی بندے کو کسی زمین میں قبض کرے تو اُسکے لئے دُمان کوئی کام نکال دیتا ہے و قرآن پاک میں آیا ہے و ما تدری نفس بای ارض قہمت کوئی وہیں مرنے والا ہے جہاں پیدا ہوا ہے اگرچہ بڑے بڑے سفر کرتا ہے کوئی عمر بھر گھر سے باہر نہیں جاتا لیکن جب موت آتی ہے تو جہاں کی مٹی ہوتی ہے خواہی بخوابی وہیں جا کر مرنے والا ہے میرے باپ کا مولد و دفن قنوج رامیرے بھائی کا مقدر بدہ بڑودہ ملک گجرات ٹھیرا میری مان اور دونوں خواہر کا مزار بہوپال ہوا دیکھئے میری خاک کس جگہ کی ہے امید تو یہ ہے کہ تربت احد الحرمین میں نصیب ہو و ما ذلک علی اللہ بعزیزہ

باب یون نہ کہے کہ لابل شائیک

۱- ابو عبد العزیز کہتے ہیں ابوہریرہ نے ہمارے پاس شام کی اپنے سامنے ایک تارہ کیا کہا قسم ہو اُسکی جسکے ہاتھ میں ہے جان ابوہریرہ کی البتہ چاہیں گی کچھ تو میں جو کہ والی

امارات و اعمال ہوئے ہیں دنیا میں کہ کاش وہ لگتی ہوتیں پاس اس تارہ کے اور نہ توین والی ان امارات کی اور نہ ان اعمال کی پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہا بل شائیک کیا یہ سب اہل مشرق کے لئے مشرق میں شائع ہوئے کہا مان واللہ لقد فجر اللہ وکر کہا قسم ہو اسکی جسکے ہاتھ میں ہر جان ابو ہریرہ کی البتہ ہاں کہیں گے انکو حمر غضاب گویا اُنکے چہرے سپر سطرین یہاں تک کہ کہیتی والے کو اسکی کہیتی تک اور دودہ والے کو اسکے تہن تک پہنچا دیں گے:

باب یون نہ کہے کہ اللہ و فلان

۱۔ ابن عمر نے سفیث بن عمر سے حال اپنے غلام کا پوچھا کہا اللہ و فلان ابن عمر نے کہا تو یون نہ کہہ لا تجعل مع اللہ الہا آخر لکن یون کہہ کہ فلان بعد خدا ہو:

باب ماشاء اللہ و شئت کہتے

۱۔ ابن عباس کہتے ہیں ایک مرد نے حضرت سے کہا ماشاء اللہ و شئت یعنی جو اللہ چاہے اور تم چاہو فرمایا جعلت للہ ندا قل ماشاء اللہ و حدة یعنی تو نے اللہ کا ہمراہ ٹھیرایا یون کہہ کہ جو زرا اللہ چاہے و اس ترکیب عبارت کو گویا شرک سمجھا یہ شرک فی القول ہوا اس طرح کے اشراک الفاظ میں زبان عوام بلکہ خواص کا لالنام کے بہت جاری ہوتے ہیں اور وہ انکو شرک نہیں جانتے یا جانکر بے پروا رہتے ہیں کچھ بھی ہو شرک ثابت ہو جاتا ہو نسأل اللہ العافیۃ:

باب غنا اور لہو کا

۱۔ عبد اللہ بن دینار کہتے ہیں میں ساتھ ابن عمر کے بازار کو گیا اٹھا گندریک دختر صغیر پر ہوا وہ گاتی تھی کہا ان الشیطان لو ترک احد التریک ہذا یعنی شیطان اگر

کسی کو چھوڑتا تو اسکو چھوڑتا مطلب یہ ہے کہ اس غیر مکلف کو بھی اس گناہ میں پھانسا پہر
 مکلفین کا کیا ذکر ہو؟ انس بن مالک نے رفعاً کہا ہے نہ میں دو ہوں اور نہ دو میرا ہے
 یعنی باطل کو کچھ واسطہ مجھ سے نہیں ہے۔ ابن عباس نے تفسیر ومن الناس من
 یستتری لہو الحدیث میں کہا ہے کہ مراد غنا و اشباہ غنا ہے میں کہتا ہوں کہ لفظ لہو الحدیث
 جس طرح شامل ہے گانے کو اسی طرح شامل ہے ہر لہو و کلام ناجائز کو جیسے قصے کہانی کی
 کتاب میں اور قواعد موسیقی و معازف کے دفتر ۷

| | |
|-------------------------------|--------------------------|
| وأتی الغناء فکالحدیث تہا حقوا | واللہ ما رقصوا لاجل اللہ |
|-------------------------------|--------------------------|

۴۴ حدیث براہ بن عازب میں فرمایا ہے سلام پھیلاؤ تاکہ تم سلامت رہو اور اثرہ شر ہے
 ابو معاویہ نے کہا اثرہ سے مراد عبث ہے ۵ فضال بن عبید مجامع جمع کرتے انکو خیر لگی
 کہ کچھ اقوام لعب بکویہ کرتی ہیں غضب میں آکر کڑے ہو گئے اور سختی کی پہر کہا کہ
 لعب کرنے والا ساتھ اس باجے کے اسکا شمر اس طرح کہتا ہے جیسے سورگ گوشت کھائے
 اور خون سے وضو کرے مراد کو بہرہ و ہر ۶ حدیث میں طلوع معازف کو مغلہ اشراط ساعت کو ذکر کیا ہے
 لفظ معازف میں جہان بہر کے باجے چھوٹے بڑے کسی شکل و صورت کے ہوں اور کسی
 نوع کے داخل ہیں بلا استثناء اور حرمت میں معازف کی کسی کا اخلاق نہیں ہے
 بخلاف غنا کہ اگر مجرد لحن حسن و شعر حسن ہو تو لا باس ہے ہر اور اہل دل تحصیل معرفت و
 وجد میں محتاج کسی آلا غنا کے نہیں ہوتے ہیں انکو فقط مشاہدہ اطوار قضا و قدر کفایت
 سونٹ کرتا ہے ۷

| | |
|--------------------------|--------------------------|
| کسانیکہ یزدان پرستی کنند | بر آواز و دلاب مستی کنند |
|--------------------------|--------------------------|

| | |
|----------------------------|------------------------|
| ومن یاک وجداً وجداً صحیفاً | فلہ یحجہ الی قول المفی |
|----------------------------|------------------------|

وسکروا لکم من غیر دین

لہ من ذاتہ طرب قدیر

باب ہدی وسمت حسن کا

۱۔ زید بن وہب کہتے ہیں میں نے ابن مسعود کو سنا کہتے تھے تم ایسے زمانے میں ہو کہ اس کے
 فقہاء بہت ہیں اور خطباء توڑے مانگنے والے کم ہیں اور دینے والے بہت عمل اس
 زمانے میں قائم ہو چکی ہو اور قریب ہو کہ آئینکا بعد تمہارے ایک ایسا زمانہ کہ اس کے
 فقہاء توڑے ہونگے اور خطباء بہت مانگنے والے بہت دینے والے توڑی ہو چکی ہو
 قائم عمل ہوگی جان رکھو کہ حسن ہدی زمان آخر میں بہتر ہے بعض عمل سے **ف** جس
 زمانے کی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس اثر میں خبر دی ہے وہ یہی ہمارا زمانہ ہے جو کہ
 ایک مدت دراز سے ہمہ سار گستر ہے ہر جگہ کا مصداق ہمارے ہر شہر بلکہ محلہ بلکہ ہر گھر میں
 موجود ہے الامن شاء اللہ ورحمہم جری نے ابو الطفیل سے کہا رایت النبی صلی اللہ
 یعنی تم نے حضرت کو دیکھا تھا کیا نعم ولا احوال علی ظہر الارض راجلا حیا رای
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیری مان اور میں نہیں جانتا کہ پشت زمین پر کوئی شخص زندہ ہو جس نے
 حضرت کو دیکھا ہے سوا میرے پہر کہا حضرت سفید رنگ نمکین صورت تھے م جری کہتے
 ہیں ہم اور ابو الطفیل خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے ابو الطفیل نے کہا مابقی احد رائی
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیری میں نے کہا تم نے حضرت کو دیکھا تھا کہا ہاں میں نے کہا کیسے تھے کہا کان
 ابیض ملیح مقصدا یعنی سفید نمکین میانہ **ف** ابو الطفیل باتفاق ائمہ
 اہل حدیث آخر صحابہؓ روئی زمین میں موت میں انکی وفات ۳۵ ہجری میں ہوئی تمام
 بحث متعلق اسکے کتاب دلیل الطالب میں ہے ۴۴ حدیث ابن عباس میں فرمایا ہے
 ہدی صالح اور سمت صالح اور اقتصاد ایک جز ہے ۲۵ اجزاء نبوت سے ۵ دوسرا

لفظ انکار فایہ ہر ان الہدی الصالح والسمت الصالح والاقتصاد جزء من
سبعین جزء من النبوی یعنی یہ اشیا منجملہ ۷۰ اجزا نبوت کے ایک جز ہیں صراح
میں کہا ہر راہ و روش نیکو و برستی و میانہ راہ رفتن یقال ما احسن سمته ای
ہدیۃ انتہی اقتصاد کہتے ہیں میانہ روی کو یعنی نہ افراط ہو نہ تفریط

کلا جانی قصدا مولا زیم :

باب ویاتیک بالآخبار من لم تزود

۱۔ عکرمہ کہتے ہیں میں نے عائشہ سے پوچھا حضرت کہی شعر بھی بطور مثال پڑھتے تھے
کہا احیاناً جب گھر میں آتے کہتے **ع** ویاتیک بالآخبار من لم تزود **ف** اس کا
اول مصرع یہ ہر **ع** ستبدی لك الايام ما كنت جاھلا ۲ ابن عباس نے کہا
یہ کلمہ نبی کا ہر ویاتیک الذی یعنی حضرت نے اسکے ساتھ تشل کیا ہر ورنہ اصل شعر
دوسرے کا ہر یا یہ طلب کہ اصل میں یہ کلمہ قول نبی تھا شاعر نے اُسکو نظم کر لیا ہر
اسی جگہ سے فرمایا ہر وان من الشعر حکمۃ اس تشل سے شعر خوانی کا جواز ثابت
ہوا اصحاب و صحابیات میں ایک جمع کثیر و جم غفیر شاعر و عارف اشعار تھا ترجمہ محمد بن اسماعیل
بخاری رضی اللہ عنہ میں لکھا ہر کہ انہوں نے نہ کہی شعر پڑھا اور نہ شعر کہا مگر وہ اشعار جو
روایات حدیث میں آئے ہیں کہ بضرورت روایت انکی زبان پر گزرے ہیں یا خبر موت
دارمی رح سنکر بیساختہ یہ شعر پڑھا تھا پس پس **ع**

وقناء نفسك لا اباك الفج

ان عشت قفع بالاحبة کلهم

جامی آن بہ کہ درین مرحلہ آن پیشہ کنی یعنی **ع** کہ زمرگ دگر ان مرگ خود اندیشہ کنے

جو کہ قبائح شعر کے بہ نسبت مدائح شعر کے زیادہ آئے ہیں اسلئے اہل تقویٰ نے انہما

نظم میں کم کیا ہو اور قول فیصل یہ حدیث ہو الشع کلام حسنہ حسن و قبیحہ
 قبیح اس میں شک نہیں ہے کہ اشعار حسنہ بہ نسبت اشعار ذمیہ کے عشر عشر بہی نہیں ہیں
 و لہذا فرمایا ہے کہ پیب سے بہرنا پیٹ کا شعر کے بہرنے سے بہتر ہے اور ایک معمولی شاعر
 کو دیکھ کر فرمایا تھا کہ خذوا هذا الشیطان ورنہ اشعار توحید و لغت و مدح صالحات
 باتیات و نحو ہا متضمن حکمت و جو کفار کا پڑھنا اور کہنا اصل اباحت پر باقی ہے بلکہ کہی
 مستحب و مندوب ٹھہر جاتا ہے جبکہ تائید خدا و رسول مطمح نظر ہوتی ہے جس طرح نفع الطیب
 ہذا ذکر المنزل و الجیب اور دیوان عبد الرحیم ربغی و قصائد لغتیہ آزاد و نحو ہا لکن شاعر
 مسلمان کو ضرور ہے کہ مبالغہ و اطراء نہی عنہ سے بچے اور سامع پر لازم ہے کہ قبائح اشعار
 مذکورہ پر دوسروں کو مطلع کر دے :

باب ذکر تمنائے مکروہ کا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں رفقاً آیا ہے جب تمنا کرے کوئی تم میں تو نظر کرے کہ کیا تمنا کرتا ہے
 اسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ کیا دیا جائیگا **ف** حدیث دلیل ہے اس پر کہ تمنائی صالح کرے غیر
 صالح شاید وہ آرزو قبول ہو اگر بہتر تمنا نہ تھی تو وہ قبول و بال ہو جائیگا :

باب انگور کو کرم نہ کہو

۱۔ حدیث علقمہ بن وائل میں رفقاً آیا ہے تم میں کوئی انگور کو کرم نہ کہے بلکہ جبہ یعنی عنب کہے
ف حدیث دلیل ہے اس پر کہ شوخ جو کرم کا نام ایسا نہ رکھے جس سے وہ منظم کرم مرغب
 فیہ سمجھی جائے جو لوگ شراب خوار ہیں وہ شراب کو کرم بولتے ہیں اسی طرح سود خوار سود
 کو منافع کہتے ہیں باجملہ تفسیر اسم علامات قیامت سے ہے اور دلیل حلت یا اباحت پر اس
 شوخ کے نہیں ہوتی ہے :

باب ٹسی کا ٹسی کو وچک کہنا

۱۔ اس بارہ میں حدیث ابو ہریرہ پہلے گزر چکی ہے کہ مر الہی صلعم رجل یسوق بدنتہ فقال ارکبھا قال یا رسول اللہ انہا بدنة قال ارکبھا قال انہا بدنتہ قال فی الثالثة او الرابعة وچک ارکبھا:

باب یا ہنتا ہ کہنا

۱۔ رحمۃ بنت حبش کہتی ہیں حضرت نے فرمایا ماہی یا ہنتا ہ یعنی یہ کیا ہوا عورت
۲۔ حبیب بن صہبان اسدی کہتی ہیں میں نے عمار کو دیکھا کہ نماز فرض پڑھی پھر ایک مرد سے
جو انکے پہلو میں تھا کہا یا ہنتا ہ پھر کھڑے ہو گئے سلم عمرو بن شریک کے باپ نے کہا کہ
حضرت نے مجھے اپنے ساتھ سوار کر لیا اور فرمایا تیرے پاس امیہ بن ابی الصلت کے
شعر ہیں میں نے کہا ان اور ایک بیت پڑھی فرمایا ہیہ یعنی اور پڑھ تا آنکہ میں سوشعر سنائے
ف حدیث دلیل ہے جواز شعر خوانی و سماع اشعار پر اور جواز اکثار استماع و انشاد پر
کیونکہ سوشعر کا پڑھنا ایک بار میں کچھ کم نہیں ہے یہ اشعار مشتمل تھے مضامین توحید
و ایمان و حکمت و نصیحت پر اسلئے حضرت نے انکو جائز رکھا اور سنایا یہ بھی معلوم ہوا
کہ اگر قائل و شاعر مومن نہ ہو مگر کلام اُسکا مومن ہو تو پڑھنا اور سننا اُسکے شعر کا لا باس ہے
ہو ویدل لہ حدیثہ صلعم الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن حیث وجدھا اخذھا وکافھا

باب یہ کہنا مرد کا کہ میں تسلیم ہوں

۱۔ عبد اللہ بن ابی موسیٰ کہتے ہیں عائشہ نے کہا تو قیام شب کا نہ چوڑ کہ حضرت
اُسکو نہ چوڑتے تھے اور جب بیمار یا کسلند ہوتے تو بیٹھ کر پڑھتے تھے

باب پناہ مانگنا غسل سے

۱۔ انس بن مالک کہتے ہیں حضرت اکثر یوں کہتے اللہم انی اعوذ بک من الهم والحزن واعوذ بک من العجز والكسل والجبن والبخل وضلع الدين غلبه الجأ

باب یہ کہنا کہ نفسی لک الفداء یعنی میں تجھ پر واری

۱۔ انس بن مالک نے کہا کہ ابو طلحہ سامنے حضرت کے گھٹنوں کے بل ہو کر اپنا ترکش خالی کرتے اور کہتے وجہی لوجھک الوقاء ونفسی لنفسک الفداء

اگر تار قدیم یا رگ راسی نکسم

اگو ہر جان بچہ کار و گرم باز آید

۳ ابو ذر نے کہا کہ حضرت طوف بقیع کے چلے اور میں پیچھے آپ کے چلاڑ کر مجھے دیکھا کہا اے ابو ذر میں نے کہا لیک یا رسول اللہ وسعدیک وانا فداؤک فرمایا مگر میں ہی دن قیامت کے مقبلین ہونگے مگر جس نے دیا ہلکا وہ ہلکا حق میں میں نے کہا اللہ ورسول جانیں فرمایا ہلکا تین بار یہ لفظ کہا ہر سہارے سے اُٹھ آیا کہا اے ابو ذر میں نے کہا لیک یا رسول اللہ وسعدیک وانا فداؤک یعنی میں صدقے و قربان فرمائیے فرمایا مجھے یہ بات خوش نہیں آتی ہو کہ اُحد آل محمد کے لئے سونا ہوا اور انکے پاس ایک دینار یا مثقال شام کے رہے ہمارے آگے ایک وادی آیا حضرت شک گئے میں نے گمان کیا کہ آپ کو حاجت ہوگی میں کنارہ وادی پر بیٹھ رہا جب دیر ہوئی میں ڈر اُپر بیٹھنا جیسے کسی شخص سے سرگوشی کرتے ہوں پھر اکیلے میرے پاس آئے میں نے کہا اے رسول خدا یہ کون شخص تھا جس سے آپ سرگوشی کرتے تھے فرمایا کیا تو نے اُسکو سنا یہ کہا ہاں فرمایا وہ جبریل تھے میرے پاس آئے مجھے خوشخبری سنانی کہ من مات من امتی لا یشرک باللہ شیئاً دخل الجنة میں نے کہا وان زنی وسرق فرمایا ہاں یہ روایت کہ وان زنی وان سرق ہی

کئی طریق سے ابو ذر اور کئی غیر سے مروی ہے حدیث دلیل ہے بشارت دخول جنت پر
حق میں ہوں غیر مشرک کے اگرچہ عاصی ہو وَلِلّٰہِ الْحُزْنَ اَوْ سَرَقَ کِبَارُہُمْ اور کِبَارُہُمْ
صحیحہ سے صاف ہو جاتے ہیں اور اگر توفیق تو بہ نہ ملی مگر توحید و ایمان باقی تھا تو بھی بہوجب
اس حدیث کے آخر کو امید فوز جنان و بعد من النیران ہے وَلِلّٰہِ الْمُنْتَ ذ

باب یہ کہنا کہ فداک ابی و امی یعنی قربان ہوں تم پر میرے مان باپ

۱۔ علی مرتضیٰ کہتے ہیں میں نے حضرت کو نہیں دیکھا کہ کسی مرد کا تقدیر کیا ہو بعد سعد کے
فرماتے تھے ادم فداک ابی و امی یعنی تیرا رے جا میرے مان باپ تجھے فدا ہوں
ف ہر خند ابویں حضرت کے مومن نہ تھے لکن یہ ارشاد آپ کا حق میں سعد کے دلیل
ہو کمال سعادت سعد پر رہے حضرت سو ان پر تو سارے ابا و امات ہمارے گو مومن
ہوں صدقے و قربان و واری و فدا ہو سکتے ہیں ۴ بریدہ کہتے ہیں حضرت مسجد میں
گئے ابو موسیٰ پڑھ رہے تھے کہا یہ کون ہے میں نے کہا انا بربک اللہ جعلت فداک فرمایا
قد اعطی هذا من مازا من مزا میدال داؤد یعنی انکی خوش آوازی کی تعریف کی ہے

باب کہنا کسی شخص کا اسی پسر کہ من اسکو حبسکی باپ نے اسلام نہیں پایا

۱۔ صعب بن حکیم عن ابی عن جدہ کہتے ہیں کہ میں پاس عمر بن خطاب کے گیا وہ کہنے
لگے یا ابن اخی پر مجھ سے سوال کیا میں نے اپنا نسب بیان کیا اور جتلا دیا کہ میرے باپ
نے اسلام نہیں پایا تب وہ یا بنی یا بنی کہنے لگے ۴ انس کہتے ہیں میں خادم تھا
حضرت کا بے اذن کے داخل ہوتا ایک دن آیا مجھے فرمایا کما انت یا بنی تیرے
بعد ایک امر حادث ہوا ہے اب تو بے اذن کے نہ آیا کر ہم ابو صعدہ کہتے ہیں ابو سعید
خدری نے مجھ سے کہا یا بنی ہے

باب یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہی

۱۔ حدیث عائشہ میں فرمایا ہر تم میں کوئی یوں نہ کہے کہ میرا جی ناپاک ہو گیا ہو و لکن یوں کہے کہ میرا جی سخت ہو گیا ہو ۲۔ ابوامامہ عن ابیہ رنعا کہتے ہیں لا نقولن احد کو خبیث نفسی و لیقل لغت نفسی محمد نے کہا کہ حقیر نے اس حدیث کو مستند کیا ہے :

باب کنیت ابو الحکم کا

۱۔ ثانی بن زید سہراہ اپنی قوم کے پاس حضرت کے آئے حضرت نے سنا کہ وہ انکو ابو الحکم کی کنیت کرتے ہیں حضرت نے ثانی کو بلا کر کہا حکم اللہ ہے اور اُسی کا حکم ہے تو نے اپنی کنیت ابو الحکم کیوں رکھی کہا میں نے نہیں رکھی لکن میری قوم جب کسی شے میں اختلاف کرتی ہے تو میرے پاس آتی ہے میں درمیان اُنکے حکم کرتا ہوں دو لون فریق راضی ہوجاتے ہیں فرمایا یہ کیا اچھی بات ہے پر فرمایا تیرے کتنی اولاد ہیں کتنا شریع و عبد اللہ و مسلم بنو ثانی ہیں فرمایا ان میں بڑا کون ہو میں نے کہا شریع فرمایا تو ابو شریع ہے اور ثانی اور اُنکے ولد کو دو عادی حضرت نے سنا کہ انہیں ایک مرد کا نام عبد الحکیم ہے فرمایا تیرا کیا نام ہے کہا عبد الحکیم فرمایا انہیں تو عبد اللہ ہے شریع نے کہا جب ثانی اپنے بلاؤ کی طرف پھرنے لگے تو پاس حضرت کے گئے کہا کس شے سے میرے لئے جنت واجب ہوگی فرمایا علیک بحسن الکلام و بذل الطعام و اسباب دخول جنت کے بہت ہیں حضرت مناسب حال ہر شخص کے حکم بعض اخلاق منجیہ کافر دیتے تھے جس شخص میں جو خصلت بدہوئی اُسکے دور کرنے کو خصلت نیک مقابل سکے تعلیم فرماتے اسی کا نام اسلوب حکیم ہے :

باب حضرت کو اچھا نام پسند آتا تھا اور خوش ہوتی تھے

۱۔ ابو حذر د نے کہا ہے حضرت نے فرمایا کون شخص یہ ہمارے اونٹ ہانکے گا یا کون

ان ہمارے اونٹوں کو پہنچا دیکھا ایک شخص نے کہا میں فرمایا تیرا کیا نام ہے کہا فلاں کہا بیٹھ جا پہرہ دوسرا مرد کھڑا ہوا کہتا تیرا کیا نام ہے کہا فلاں کہا بیٹھ جا پہرہ ایک اور شخص کھڑا ہوا فرمایا تیرا نام کیا ہے اُس نے کہا ناجیہ فرمایا تو انکو مانگ :

باب تیز چلنے کا

۱۔ ابن عباس کہتے ہیں حضرت تیز آئے اور ہم بیٹھے تھے ہمکو حضرت کے اس سرعت سے آنے نے گہرا لیا جب ہمارے پاس پہنچے سلام کیا پھر فرمایا میں تمہارے پاس جلد آیا کہ تمکو شب قدر کی خبر دون لکھن اُسکو بھول گیا درمیان اپنے اور تمہارے تم جستجو اُسکی اخیر دہائی میں کرو :

باب احب اسماء اللہ عزوجل کو کونسا نام ہے

۱۔ ابو وہب کو حضرت کی صحبت ملی تھی وہ کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا تم انبیاء کے نام پر نام رکھا کرو اور بہت دوست نام اللہ عزوجل کو عبد اللہ و عبد الرحمن ہے اور بڑا سچا نام عارف و ہام ہے اور بہت بُرا حرب و مرہ ۲۰ جابر کہتے ہیں ہمارے ایک شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہوا اُسکا نام قاسم رکھا ہم نے کہا ہم تیری کنیت ابو القاسم نہ کہیں گے اور اس میں کوئی بُرگی نہیں ہے یہ خبر حضرت کو پہنچی فرمایا اپنے بیٹے کا نام عبد الرحمن رکھ :

باب ایک نام کا دوسرے نام سی بدل دینا

۱۔ سہل کہتے ہیں منذر بن اسید کو پاس حضرت کے لائے جبکہ وہ پیدا ہوئے اُنکو حضرت کے زانو پر رکھ دیا اور ابو اسید بیٹھے تھے حضرت کسی شے میں جو آپ کے سامنے تھی غافل ہو گئے ابو اسید نے کہا لڑکے کو اٹھا لو حضرت کے زانو پر سے اُٹھا لیا حضرت نے خبردار ہو کر فرمایا بچہ کہاں ہے ابو اسید نے کہا ہم نے اُسکو مسجد یا اور رسول خدا

فرمایا اُسکا نام کیا ہو کہا فلاں فرمایا نہیں بلکہ اُسکا نام منذر ہو اُسدن ہو منذر نام ہوا ۛ

باب بغضِ اسماءِ طرقِ اللہ عزوجل کی کونسا نام ہے

۱۔ حدیث ابو ہریرہ مین رُفعا آیا ہو کہ بڑا خراب نام نزدیک اللہ کے وہ شخص ہو جس کو ملک الاملاک کہیں یعنی شاہنشاہ و جو نام کہ مشابہ اس کلام کے ہو اُسکا بھی یہی حکم ہو جیسے صاحب عالم اور شاہ جهان اور سلطان جهان و نحو یا مہاراج ۛ

باب دوسری کو تصغیر نام سی پکارنا

۱۔ طلق بن حبیب کہتے ہیں میں سب لوگوں مین بڑا مکذب شفاعت تھا میں نے جابر سے پوچھا کہا اے طلق میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے کہ کلین گے بعد دوزخ سے بعد دوزخ مین جانے کے لہذا یعنی شفاعت ثابت ہے ۛ

باب آدمی کو اُسکے احب اسماء سی پکاریے

۱۔ حنظلہ بن خدیج نے کہا ہو حضرت کو خوش آتا تھا کہ آدمی کو اُس نام سے پکارا جائے جو اُسکو بہت محبوب ہو اور احب کفیت سے ۛ

باب عاصیہ کا نام بدل دیا تھا

۱۔ ابن عمر نے کہا ہو کہ حضرت نے عاصیہ نام بدل کر فرمایا کہ تو حمیلہ ہو محمد بن عمرو بن عطا پاس زینب بنت ابی سلمہ کے آئے زینب نے پوچھا تمہاری بہن کا کیا نام ہو وہ انکی پاس تھی کہا اُسکا نام بڑہ ہو کہا اُسکے نام کو بدل دے حضرت نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا تھا اُنکا نام بڑہ تھا آپ نے بدل کر زینب رکھ دیا پھر جب ام سلمہ کو بیابا اور اُنپر داخل ہوئے اُنکا نام بڑہ تھا اُنکو سنا کہ مجھے بڑہ کہہ کر پکارتے ہیں فرمایا لا تزلوا نفسکم فان الله هو اعلم بالذرة منكم والفاجرة نام رکھ اِسکا زینب کہا یہ زینب ہو کہا

میرا نام کیا ہوا کہا مطابق حضرت کے بدلنے کے بدل دے تب اُنکا نام بھی زینب رکھا:

باب اصرم کا

۱۔ عبدالرحمن بن سعید مخزومی کا نام اصرم تھا حضرت نے اُنکا نام سعید رکھ دیا انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو مسجد میں تکیہ زدہ دیکھا تھا علی مرتضیٰ کہتے ہیں جب حسن پیدا ہوئے میں نے نام اُنکا حرب رکھا حضرت آئے فرمایا میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اسکا کیا نام رکھا ہے میں نے کہا حرب فرمایا بلکہ اسکا نام حسن ہے جب حسین پیدا ہوئے میں نے حرب نام رکھا حضرت نے اگر کہا مروئی ابنی ماسمیتہ قلنا حربا قال بل هو حسین جب تیسرا لڑکا ہوا اُسکا نام بھی حرب رکھا حضرت نے اگر کہا دکھاؤ مجھے بیٹا میرا تم نے اسکا کیا نام رکھا ہے میں نے کہا حرب فرمایا بلکہ یہ مجھ سے پہلے فرمایا میں نے انکے نام اولاد مارون کے ناموں پر رکھے ہیں شبر و شبیر و مشبر:

باب غراب کا

۱۔ راتلہ بنت مسلم کے باپ کہتے ہیں میں ہمراہ حضرت کے خین میں حاضر ہوا مجھے فرمایا تیرا نام کیا ہو میں نے کہا غراب فرمایا نہیں بلکہ تیرا نام سلم ہے:

باب شہاب کا

۱۔ عائشہ نے کہا حضرت کے پاس ذکر ایک شخص کا ہوا اُسکو شہاب کہتے تھے فرمایا بلکہ تو ہشام ہے:

باب عاص کا

۱۔ مطیع نے کہا میں نے حضرت کو دن فتح کے سنا کہتے تھے قتل کیا جائے کوئی قرشی بعد آج کے دن کے بطور صبر قیامت کے دن تک سو نہ پایا اسلام کسی نے عصاة قریش سے

رسوا مطیع کے انکا نام عاص تھا حضرت نے مطیع رکھا **ف** قتل صبر یہ ہے کہ ہو کا
پیا سار کے یہاں تک کہ مر جائے اس طرح کے مارنے سے نہی آئی ہے :

باب کسی کو باختصار و نقصان نام پکارنا

۱۔ عائشہ کنسی بن حضرت نے کیا یا عائشہ هذا جبریل یقرء عليك السلام کہا وعلیہ السلام
ورحمۃ اللہ وہ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی ۱۲ ام کلثوم دختر ثمامہ حج کرنے کو آئیں اُنکے
بہائی مخارق بن ثمامہ نے کہدیا تھا کہ عائشہ کے پاس ہوتی آئیو اور عثمان بن عفان کا حال
پوچھیو کہ لوگ اُنکے حق میں ہمارے پاس اکتار کرتے ہیں وہ عائشہ کے پاس گئیں اور کہا
کہ تمہارے بعض فرزندوں نے تمکو سلام کہا ہے اور عثمان بن عفان کا حال پوچھا ہے کہا
وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ کہا میں گواہی دیتی ہوں اس بات کی کہ میں نے عثمان کو اس
گہر میں شب گرم میں اور حضرت کو دیکھا اور جبریل وحی لائے تھے اور حضرت کف یا کف
ابن عفان کو اپنے ماتہ سے مار کر فرماتے تھے اکتب یا عثم لکھا امی عثمان اللہ اُس پر
میں اپنے نبی سے کسی کو نازل نہ کرتا مگر اُسی مرد کو جو نزدیک اللہ کے کریم تھا اب جو کوئی
عثمان کو گالی دے اُس پر اللہ کی لعنت ہے :

باب زحم کا

۱۔ بشیر پاس حضرت کے آئے کہ اتیر کیا نام ہے کہا زحم فرمایا بل انت بشیر اس درمیان
میں میں ساتھ حضرت کے چلا کہا ایو ابن انحصاریہ کیا تو اللہ پر کچھ نفقت کرتا ہے اور رسول اللہ
کے ساتھ چلتا ہے میں نے کہا بای و امی میں اللہ پر کسی شے کا الزام نہیں لگاتا میں ہر خیر کو بٹھا
پہر حضرت قبور مشرکین پر آئے فرمایا لقد سبق هؤلاء خیرا کثیرا پہر قبور مسلمان پر آئے اور
کہا لقد ادراک هؤلاء خیرا کثیرا وہاں ایک آدمی چل پھرنے ہوئے قبروں کے بیچ میں

۱۔ ابن عباس کہتے ہیں جویریہ کا نام بڑہ تھا حضرت نے جویریہ کا نام ابوہریرہ نے کہا میثو
کا نام بڑہ تھا حضرت نے میمونہ کا

۱۔ حدیث جابر میں رفعاً آیا ہو کہ اگر میں زندہ رہا تو اپنی امت کو منع کروں گا انشاء اللہ
اس بات سے کہ انہیں سے کسی کا نام برکت و فلاح ہو میں نہیں جانتا کہ رافع ہی
کہا یا نہیں کوئی کہتا ہی یہاں برکت ہو کہتے ہیں نہیں ہر حضرت کا انتقال ہو گیا اور آپ نے
اس سے منع نہ کیا جابر کہتے ہیں حضرت نے ارادہ کیا تھا کہ منع فرمائیں لیکن برکت و فلاح ویسا
و فلاح و نحو ذلک نام رکھنے سے پر سکوت فرمایا اور کچھ نہ کہا **ف** اس سے جواز تسمیہ یابین
اسما ثابت ہوتا ہو اگرچہ اولیٰ یہی ہے کہ ایسے نام نہ رکھے :

۱۔ عمر بن خطاب کہتے ہیں جب کنارہ کش ہوئے حضرت اپنی بی بیوں سے مجھے رباح نام غلام حضرت کا ملائے پکار کر کہا اے رباح میرے لئے حضرت سے اذن حاصل کرو **ف** معلوم ہوا کہ یہ نام رکھنا جائز ہے

۱- حدیث ابو ہریرہ میں رخصا آیا ہو کہ میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو

ابو القاسم ہوں ع ابو القاسم محمد بن عبد اللہ لعلی م انس بن مالک کہتے ہیں حضرت
 بازار میں جاتے تھے ایک مرد نے کہا یا ابا القاسم حضرت نے اُسکی طرف التفات کیا اُس نے
 کہا اے رسول خدا میں نے اس شخص کو پہکارا تھا فرمایا سمعوا با س می ولا تملکوا لکینتی سلم یوسف
 بن عبد اللہ بن سلام کہتے ہیں میرا نام یوسف حضرت نے رکھا اور مجھ کو اپنی گود میں بٹھایا
 اور میرے سر پر تہ پہیرا ہم جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں ہم انصاریں ایک مرد کے گھر لکھ
 لڑکا پیدا ہوا تھا چاہا کہ اُسکا نام محمد رکھیں شعبہ نے حدیث منصور میں کہا ہے کہ انصاری اُسکو
 اپنی گردن پر لا کر پاس حضرت کے لایا اور حدیث سلیمان بن یونس ہے کہ اُنکے گھر ایک لڑکا
 پیدا ہوا چاہا کہ اُسکا نام محمد رکھیں فرمایا سمعوا با س می ولا تملکوا لکینتی مین قاسم بنایا گیا ہوں
 درمیان تمہارے تقسیم کرتا ہوں حصین کا لفظ یونس ہے بعث قاسما اقسمة بینکم ۵ ابو موسیٰ
 کہتے ہیں میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا میں اُسکو پاس حضرت کے لایا اُسکا نام ابراہیم رکھا اور
 ایک کچھوچھا کر اُسکے تالو میں ملی اور برکت کی دعا دیکر مجھے حوالہ اکبر اولادابی ہوئی تھا

باب حزن کا

۱۔ سعید بن المسیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہیں کہ وہ پاس حضرت کے لائے گئے فرمایا تیرا
 کیا نام ہے کہا حزن فرمایا تو سہل ہے کہا جو نام میرے باپ نے رکھا ہے میں اُسکو نہیں بدلوں گا
 ابن المسیب کہتے ہیں جب سے درمیان ہمارے حزنوت چلی آتی ہے ہم دوسرا لفظ اٹھا
 یہ ہے کہ میرے دادا پاس حضرت کے آئے کہا تیرا کیا نام ہے کہا میرا نام حزن ہے فرمایا بلکہ
 تو سہل ہے کہا ما انا بمغیر اسمائیکہ ابی ابن المسیب کہتے ہیں فما زالت فینا الخ و تن بعد

باب حضرت کا نام مبارک اور کنیت

۱۔ جابر نے کہا ہم میں ایک مرد کے یہاں بچہ پیدا ہوا اُسکا نام قاسم رکھا انصاری نے کہا ہم

تجکوا بوالقاسم نہ کہیں گے اور نہ تیری آنکھ اس کنیت سے ٹھنڈی کرینگے وہ شخص پاس حضرت کے آیا اور انصار کا کہا ہوا کہا فرمایا انصار نے اچھا کہا تم میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو فاما انا القاسم یعنی قاسم میں ہی ہوں ۲ علی نے حضرت سے کہا اے رسول خدا اگر بعد آپ کے کوئی سچہ میرا پیدا ہو تو اُس کا نام آپ کے نام پر اور اُس کی کنیت آپ کی کنیت پر رکھوں فرمایا مان ۳ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے منع کیا ہر جمع کرنے سے درمیان اپنے نام و کنیت کے اور فرمایا انا ابوالقاسم واللہ يعطى وانا اقصم ہم اس کہتے ہیں حضرت باز ارمین تھے ایک مرد نے کہا اے ابوالقاسم حضرت نے التفات کیا اُس نے کہا دعوت هذا فرمایا سمو ابا سبی ولا تكلوا بكنيتي؛

باب کیا مشرک کی کنیت ہونا چاہی

۱۔ اسامہ بن زید کہتے ہیں حضرت ایک مجلس میں آئے جان عبداللہ بن ابی بن سلول تھا قبل اسلام کے کہا تم ایذا نہ دیا کرو ہجو ہاری مجلس میں حضرت سعد بن عبادہ کے پاس آئے اور کہا اے سعد تم نے نہیں سنا کہ ابو حباب کیا کہتا ہے مراد ابو حباب سے عبداللہ بن ابی تھا

باب بچے کی کنیت

۱۔ اس کہتے ہیں حضرت ہمارے پاس آئے میرا ایک چھوٹا بھائی تھا اُس کی کنیت ابو ہریرہ تھی اُس کی ایک چڑیا تھی لال چونچ کی جس کو بغیر کہتے ہیں وہ اُس سے کیلتا تھا وہ چڑیا مر گئی حضرت آئے اُس کو رنجیدہ پایا فرمایا اس کا کیا حال ہے کہا اُس کی چڑیا مر گئی ہے اس لئے اُداس ہو فرمایا ابا عبدیما فعل النقیض

باب کنیت رکھنا ولادت سے پہلے

۱۔ ابراہیم بن عبداللہ کہتے ہیں علقمہ نے اپنی کنیت ایا شبل رکھی قبل اس کے کہ سچہ

پیدا ہو ۳ علقہ نے کہا کنیت رکھی میری عبد اللہ نے قبل اسکے کہ میری اولاد پیدا ہو ۴

باب کنیت عورتوں کی

۱۔ عائشہ کنتی بن مین پاس حضرت کے آئی بیٹے کہا اے رسول خدا تم نے اپنی عورتوں کی کنیت رکھی میری ہی کنیت رکھو فرمایا اپنے بھانجے کے نام کی کنیت کہہ کہ عبد اللہ ۲ دوسرا لفظ نکلا یہ ہو کہ انہوں نے کہا یا نبی اللہ اے کلثمی فرمایا اکتی یا بکثک یعنی عبد اللہ بن الزبیر تب سے انکی کنیت ام عبد اللہ ہو گئی تھی ۳

باب کسی کی کنیت الیسی چیز سی رکھنا جو کہ اسمیٰ بن یا کسی اور میں

۱۔ سہل بن سعد کہتے ہیں بہت محبوب نام علی کو ابوتراب تھا اور وہ اس نام سے پکارنے پر خوش ہوتے تھے اور نام نہیں رکھا ابوتراب مگر نبی صلیم نے ایک دن فاطمہ سے خفا ہو کر باہر بھٹکے اور مسجد کی دیوار سے ٹک کر لیٹ رہے حضرت انکی تلاش میں آئے کہا وہ پاس دیوار کے لیٹے ہیں حضرت آئے اور علی کی پشت خاک سے بھر گئی تھی حضرت پشت سے مٹی دور کرنے لگے اور فرمایا اجلس اباتراب یعنی اٹھ بیٹھو ۲

باب کبراء و اہل فضل کی سیاسہ طرح حلی

۱۔ انس کہتے ہیں حضرت نخل ابو طلحہ میں اپنی حاجت کے لئے تشریف لے گئے بلال اپنے ساتھ پہلو کے قریب چلے جاتے تھے کہ اتنے میں حضرت کا گدڑ ایک قبر پر پہوا و مان کھڑے ہو گئے بلال بھی دبان اچھٹے فرمایا و یحک یا بلال هل تسمع ما اسمع تو سنتا ہو جو میں سنتا ہوں کہا میں کچھ نہیں سنتا فرمایا اس قبر والے کو عذاب ہوتا ہو وہ ایک یہودی تھا ۲

درپردہ خاک نغمہ ماہست بسے

آنگہ شنوی کہ گوش بر خاک نہی ۳

باب یہ باب بی ترجمہ الباب کے

۱۔ معاویہ نے اپنے چوٹے بھائی سے کہا کہ غلام کو ردیف کر لے اُسے نہانا کہا بئس ما ادبت تجکو برا ادب سکھایا گیا ہو قیس کہتے ہیں میں نے ابوسفیان کو سنا کہتے تھے دَع عَنْكَ اخاك چھوڑ دے اپنے بھائی کو یعنی اُس کو مت چھیڑ ۲ عمرو بن عاص نے کہا ہو جب اخلا یعنی دوست بہت ہوتے ہیں تو غما یعنی دعویٰ رہی زیادہ ہو جاتے ہیں کہا غما کیا ہیں کہا حقوق؛

باب بعضا شعر حکمت ہوتا ہی

۱۔ خالد بن کیسان کہتے ہیں میں یاس ابن عمر کے تھا کہ ایاس بن غیشمہ نے اُنپر کھڑے ہو کر کہا کہ کیا میں اپنے شعر تمکو ای ابن فاروق نہ سناؤں کہا ہاں و لکن نہ سنا ناگرا چا شعر ایاس نے پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ ایسے شعر کو پہنچا جو ابن عمر کو مکروہ معلوم ہوا کہا بس ۳ قتادہ نے مطرف سے سنا کہ اُسے یہ کہا کہ میں ساتھ گیا عمران بن حصین کے کوفہ سے بصرہ تک ایسی منزل کم تھی کہ جہاں وہ اُترنے لگن وہ مجھ کو شعر پڑھ کر سنانے اور کہتے ان فی المعارض ملند وحتن الکذب یعنی اشارہ کنایہ میں جھوٹ بولنے سے بے نیازی ہو علم ابی بن کعب نے رفعا کہا ہو ان من الشعر حکمة یعنی بعضا شعر حکمت ہوتا ہے ۴ شعر اکا ملین کے اشعار غالباً حکم و مواعظ و نصائح و تجربہ پر مشتمل ہوتے ہیں انکا انشاد و تذکار صیقل عقل ہوتا ہو ہم اسود بن مرثی نے کہا ای رسول خدا مدحت ساری عز و جل بجا مد یعنی میں نے اللہ کی حمد میں اشعار کہے ہیں اور بت کہے ہیں فرمایا ان سرباک یحب الحمد یعنی تیرا رب حمد کو دوست رکھتا ہو اس سے زیادہ کچھ نہیں فرمایا حدیث دلیل ہے جواز نظم حمد الہی پر ہے

| | | | |
|---|---------------------------|--------------------------------|--|
| | آنکہ ایمانِ داؤشتِ خاک را | حمید مرخدا ئی پاک را | |
| <p>۵۵ حدیث ابو ہریرہ میں رفقاً آیا ہو اگر پُر ہو پیٹ کسی مرد کا پیب سے جو کہا جائے اُسکے جون کو تو یہ بہتر ہو اس سے کہ پُر ہو شعر سے ف مراد شعر مذموم ہو اور استلاء جو بن میں اشارہ ہو طرف اُسکے کہ شعر اس قدر مستولی ہو جائے کہ قرآن و ذکر سے اور اشتغالِ علوم و تہذیب سے روک دے ۶ اسود بن سریح کہتے ہیں میں شاعر تھا پاس حضرت کے آیا میں نے کہا ۱۷۱ انشدک بحامد حلت بہا کہ بی فرمایا ان ربک یحب الحماد اس سے زیادہ کچھ مجھے نہ کہا</p> | | | |
| | بر در ہر کہ رفت بر در دست | ۵۷ حمد را با تو نسبتی است درست | |
| <p>۷ عائشہ کہتی ہیں حسان بن ثابت نے حضرت سے اذن چاہا بجا رہے شکر کن میں فرمایا میرے انتساب کا کیا ہو گا کہا میں آپ کو ایسا نکال لوں گا جیسے بال کو آٹے میں سے نکال لیتے ہیں ۸ ہشام کے باپ کہتے ہیں میں پاس عائشہ کے گیا اور حسان کو میں نے برا بھلا کہا عائشہ بولیں کہ تو اُسکو بُرا نہ کہہ وہ حضرت کی طرف سے مافعت کرتا تھا ف حدیث عائشہ میں فرمایا ہو بھیا حسان فتنی واستثنیٰ مرواہ مسلم</p> | | | |
| <p>باب شعر حسن ہے مثل کلامِ حسن کی اور کوئی شعر قبیح ہے</p> | | | |
| <p>۱۔ ابی بن کعب نے رفقاً کہا ہو من الشعر حکمة ف صحیح بخاری کا لفظ یون ہے ان من الشعر حکمة مراد حکمت سے عدل و علم ہو یا یہ مطلب کہ بعضا شعر کلامِ نافع ہوتا ہو اور جبل و سف سے منع کرتا ہو ۲ ابن عمر رفقاً کہتے ہیں الشعر بمنزلۃ الکلام حسنہ کحسن الکلام و قبیحہ کقبیح الکلام ۳ عائشہ کا لفظ یہ ہو الشعر منہ حسن و منہ قبیح خذ بالحسن و دع القبیح یعنی اچھا شعر لے اور بُرا شعر چوڑے خدا مافعا و دع ماکہ پرہ عائشہ نے کہا مجھ کو روایت کی گئی شعر کعب بن مالک سے اشعار کو ازراہ نخلہ ایک</p> | | | |

قصیدہ ہو جس میں چالیس بیتیں ہیں اور سوا اسکے **ف** اس حدیث سے نصاب قصیدہ کی معلوم ہوتی ہے کہ ہم شعر تو ہوں م شریح نے عائشہ سے کہا کیا حضرت تمشل کرتے تھے شعر سے کچھ کہا ان شعر عبد اللہ بن رواحہ کے ساتھ تمشل کرتے تھے **ع** ویا تیک بالآخبار من لوتزود ۵ اسود بن سیرج نے کہا میں شاعر تھا میں نے کہا اے رسول خدا امذحت ربی فرمایا ان ربک یحب الحمد اس سے زیادہ مجھ سے کچھ نہ کہا **ف** یعنی حمد کا نظم میں کتنا رواں کہا مگر اس وقت یہ نہیں فرمایا کہ ان ابیات کو پڑھ :

باب شعر پڑھانے کا

۱۔ شریح کہتے ہیں استنشد فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم شعر امیہ بن ابی الصلت وانشدتہ فآخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہید حتی انشدتہ مائة قافیة فقال ان کان لیسلم **ف** حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ قرآنیش کر کے شعر پڑھوانا اور سننا درست ہے اگرچہ بمقدار کثیر ہو آئیہ کے اشعار تضمن توجید تھے اسلئے فرمایا کہ گویا مسلمان سادہ تھا

باب کراہت غلبہ شعر کی

۱۔ حدیث ابن عمر بن رفا آیا ہوا ان یمنلی جوف احدکم فیما خیدلہ من ان یمتلی شعر اقول اللہ عز وجل والشعر یتبعہم الناکون ترجمہ اس حدیث کا گذر چکا ہو ۲ ابن عباس نے تفسیر آیت مذکورہ میں کہا ہے کہ اس آیت کو نسخ کر دیا اور مستثنیٰ کیا اس آیت نے الا الذین امنوا الی قوله ینقلبون یعنی شعراء ایماندار عامل صالح اس غواہیت و مذمت شعر سے مستثنیٰ ہیں :

باب بعضا بیان سحر ہوتا ہی

۱۔ ابن عباس نے کہا ایک مرد یا ایک عرابی پاس حضرت کے آیا اور اُسے نکلم کیا سنا

کلامِ بین کے حضرت نے فرمایا ان من البیان سحر وان من الشعر حکمة ف
 بخاری میں یوں ہے کہ ابن عمرؓ نے کہا دو مرد مشرق ہوئے انہوں نے خطبہ پڑھا لوگوں نے
 انکی خوش بیانی پر تعجب کیا حضرت نے فرمایا ان من البیان لسحر بعض اہل علم نے اسکو محمول
 ذم بیان پر کیا ہے اور بعض نے مدح بیان پر اول نظر ہی بدلیل حدیث ابن مسعود رَفَعَا هَلَاك
 الْمُتَنَطِّعُونَ تین بار اسی طرح کہا رواہ مسلم مراد تنطع سے لقصع و تعمق ہے کلام میں اور حدیث
 ابوامامہ میں بیان کو ایک شعبہ نفاق کا ٹھہرایا ہے رواہ الترمذی صحیح ابن سلام کہتے
 ہیں عبد الملک بن مروان نے اپنے بیٹوں کو واسطے تعلیم ادب کے سپرد شعبی کیا اور کہا
 انکو شعر سکھایا یہ مجاہد ہوں اور سجدت حاصل کریں اور انکو گوشت کھلا کہ انکے دل سخت ہوں
 اور انکے بال کاٹ کہ انکی گردنیں سخت پڑیں اور لے بیٹھا انکو عمدہ لوگوں میں کہ نقص کلام کریں

باب ذکر شعر مکر وہ کا

انہ عائشہؓ نے رَفَعَا کہا ہے بڑا مجرم لوگوں میں وہ انسان شاعر ہے کہ سارے قبیلہ کی ہجو کر دے
 اور وہ مرد ہے کہ اپنے باپ سے انکار کرے ف اس میں دلیل ہے اس بات پر
 کہ ہجو کے اشعار مکر وہ یعنی حرام ہوتے ہیں اور حرامی بننا بڑا ہوتا ہے جن شعراء کی عمر ہجو گوئی
 میں بسر ہوئی ہو انکے حال پر بڑا افسوس ہے کہ ایک بار گران اپنی پشت ناتوان پر اٹھایا ہے

باب کثرت کلام کا

۱۔ ابن عمرؓ نے کہا دو مرد طرف سے مشرق کے آئے محمد حضرت میں انہوں نے کھڑے
 ہو کر کلام کیا پہر بیٹھ گئے پہر ثابت بن قیس خطیب آنحضرتؐ کھڑے ہوئے اور انہوں نے
 کلام کیا لوگوں نے اُن دونوں شخصوں کے کلام سے تعجب کیا تب حضرت نے کھڑے
 ہو کر خطبہ پڑھا اور کہا یا ایہا الناس قولوا قولکم فانما تشقون الکلام من الشیطان

پھر فرمایا ان من البیان سحراف یہ حدیث دلیل ہے ذم بیان پر جو لوگ بڑے
 لفاظ و مقرر و حاضر جواب اور زیادہ گوہر ہوتے ہیں وہ سب اس حدیث کے نیچے داخل ہیں
 اور یہ قول و فعل اٹکا حرکت شیطانی ہے نہ عمل ایمانی ۳ انس نے کہا ایک مرد نے تزکیہ
 عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ پڑھا اور اکثر کلام کیا عمر نے کہا ان کثرة الکلام فی الخطب
 من شقاق الشیطان ۴ حدیث مرفوع میں قصر خطبہ بطول صلوة کو نفقہ کہا ہے
 اب خلافت اُسکے خطبہ لبنا اور نماز مختصر ہوتی ہے لہذا اسکو عمل شیطان کہا ہے و اللہ المستعان
 ۵ ابو یزید یا معن بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا تم اپنی مسجد دن میں جمع ہو جاؤ و
 جب قوم مجتمع ہو چکے تو مجھ کو خبر کر دو پس ایک آنے والا سب سے پہلے آیا اور بیٹھ گیا
 ہم میں سے ایک نے تکلم کرنے کا کہا پھر کہا الحمد للہ الذی لیس للجدل دونه مقصد ولا
 ورائہ منفذ وہ مرد غصے میں آکر کڑا ہو گیا ہم نے آپس میں ملاصت کی اور کہا ہمارے پاس
 اول آنے والا آیا اور وہ دوسری مسجد میں چلا گیا اور وہاں جا بیٹھا ہم اُسکے پاس گئے
 اور اُس سے گفتگو کی وہ ہمارے ساتھ آیا اور اپنی مجلس میں یا قریب اُس مجلس کے
 بیٹھا پھر الحمد للہ الذی ماشاء جعل بین یدیدہ و ماشاء جعل خلفہ وان من
 البیان سحر اہر اُس نے ہکوا امر کیا اور سکھایا

باب ثمنی کا

۱- عائشہ کہتی ہیں حضرت ایک رات بے خواب رہے فرمایا کاش کوئی نیک آدمی میرے اصحاب
 میں سے میرے پاس آتا اور آجکی رات میری حراست کرتا کہ اتنے میں ہم نے آواز بھاریار
 کی سنی فرمایا یہ کون ہے کہا گیا سعد بن ابی رسول خدا میں آیا ہوں کہ آپکی حراست کروں
 تب حضرت سورہے یہاں تک کہ ہم نے آپ کا خراٹا سنا

باب شش شخص یا شئی کو بک کرنا

۱۔ انس بن مالک نے کہا مدینہ میں گہرا ہٹ ہوئی حضرت نے ابو طلحہ کا گھوڑا عاریۃ لیا اسکو مندوب کہتے تھے اُس پر سوار ہوئے جب پھرے فرمایا ہننے کوئی شئی نہیں دیکھی اور میں نے اسکو ایک دریا پایا وان وجدناہ لبحل +

باب لحن پر مارنا یعنی غلط لفظ بولنی پر

۱۔ تافع نے کہا ابن عمر اپنی اولاد کو لحن پر مارتے تھے **ف** یہ دلیل ہے جو از ضرب علی التعلیم والتادیب پر عبد الرحمن بن عجلان کہتے ہیں عمر بن خطاب کا گزردہ شخصوں پر ہوا وہ تیر چلا رہے تھے ایک نے دوسرے سے کہا اسبت لینی سین سے بجای صاد کے عمر نے کہا سوء اللحن اشد من سوء الذمی **ف** یہ اثر دلیل ہے ذم لحن پر لکن اب نوبت لحن کی خاص ملک عرب میں خصوصاً صحابہ میں شریفین میں یہاں تک پہنچی ہے کہ اہل علم بھی وہی زبان سوتہ و اہل سوق بولتے ہیں نتیجہ اس لحن کا یہ ہے کہ علم اٹھ گیا اور جمل علم ہو گیا اور عامۃ خلائق کو فہم قرآن و حدیث سے محرومی نصیب ہوئی **ف** انا للہ:

باب لیس لشیئ کہنا بارادہ لیس بحق کے

۱۔ عائشہ نے کہا کچھ لوگوں نے حضرت سے حال گمان کا پوچھا فرمایا لیسوا لشیئ وہ کچھ چیز نہیں ہیں کہا ای رسول خدا وہ کوئی شئی ذکر کرتے ہیں اور وہ ہو جاتی ہے فرمایا اُس کلمے کو شیطان اُچک لیجاتا ہے پھر اسکو ہر دو گوش میں اپنے ولی یعنی دوستدار کے کڑکڑا کر تاتا ہے جیسے مرغی کڑکڑاتی ہے پر یہ کہ ان لوگ سو جھوٹ سے زیادہ اُس میں ملاتے ہیں **ف** کاہن کی تصدیق کرنا کفر ہے اور اسکو غیب دان جانتا شرک اسکو اپنی خیر نہیں ہوتی وہ دوسرے کا حال کیا جانے

| | |
|---------------------------|-------------------------------|
| تو براوج فلک چہ دانی چسیت | چون ندانی کہ در سرائی تو کیست |
|---------------------------|-------------------------------|

مان ایمان کھونے کے لئے یہ نسخہ مجرب ہو کہ کسی کاہن یا برہمن سے غیب کی خبر پوچھی اور
ساعت نیک و بد دریافت کری اور معتقد و مراعی نجوم ہو

باب معارض کا

۱۔ انس بن مالک کہتے ہیں حضرت راہ مین چلے جاتے تھے حادی نے حدی ذکر فرمایا
اسرفی یا انجشۃ ویحاک بالقوام ہر **ف** تواریر سے تعریض فرمائی طرف نسا کے
کہ یہ شیشے کی طرح ضعیف دل ہوتی ہیں انجشہ حضرت کا حدی خوان تھا ۲ ابن عمر نے
کہا عمر نے کہا کافی ہو آدمی کو اتنا جھوٹ کہ جو کچھ سُنے وہ کہہ ڈالے پہر کہا اما فی المعاریض
ما یاکفی المسلمو الذکب یعنی مسلمان کو عوض دروغ کے تعریض کفایت کرتی ہو **م** مطر
بن عبداللہ بن اشجیر کہتے ہیں میں ساتھ عمران بن حصین کے بصرہ کو گیا ہم پر کوئی دن نہ آتا
تھا و لکن وہ ہم کو اُسدن میں شعر پڑھ کر سُنا تے اور کہتے کہ معاریض کلام میں کذب سے
بے نیازی ہو **ف** یعنی جب تعریض سے کام نکلتا ہو تو پھر جھوٹ کیوں بولے :

باب افشاء و سر کا یعنی بھید کا پہیلانا

۱۔ عمرو بن العاص نے کہا ہو مجھے تعجب آتا ہو آدمی سے کہ وہ قدر سے ہاگتا ہو اور وہ
اُسمین گرفتار ہونے والا ہو اور اپنے بھائی کی آنکھ میں ایک تیرکا دیکھتا ہو اور ایک بڑی
شاخ جو اُسکی آنکھ میں ہو اُسکو چوڑ دیتا ہو اور اپنے بھائی کے نفس سے اخراج کینہ کرتا ہو
اور اپنے نفس میں کینہ کو چوڑ رکھتا ہو اور میں نے اپنا بھید کسی کے پاس نہیں رکھا کہ اُسکو
افشاء و سر پر ملاست کرتا اور میں کیونکر اُسکو ملاست کروں جبکہ خود اُس سے دلنگ ہو **ف**
یعنی جب خود مجھ سے حفظ اپنے راز کا نہوا تو پھر دوسرے کے افشاء کر دینے پر کیا اُکتا ہو

پہلے تو میں ہی نے افشا کیا کہ اپنے نبی کی بات دوسرے سے کہدی اب بہلا وہ کب چُپ

سکتی ہر ع کل سترجا وزلا شین شاع؛

باب سخریہ کا اللہ نے فرمایا لا یستخر قوم من قوم

۱۔ عائشہ کہتی ہیں ایک مرد آفت رسیدہ نے کچھ عورتوں پر گزر کیا وہ اُسکے ساتھ مسخکہ
و سخریہ کرنے لگیں بعض پر انہیں سے آفت آگئی یعنی کھاتدین تِلان کہ گرد کہ نیافت؛

باب تو دت یعنی آہستہ روی کرنا کامون میں

۱۔ زہری کہتے ہیں ایک مرد نے کما میں پاس حضرت کے گیا ہمراہ اپنے باپ کے میرے باپ
نے مجھے علیحدہ حضرت سے سرگوشی کی بیٹا باپ سے کہا حضرت نے تم سے کیا فرمایا کیا یہ فرمایا
کہ جب تو ارادہ کسی امر کا کرے تو آہستگی کر یہاں تک کہ اللہ تجھ کو مخرج اُس امر سے دکھائے
یا تیرے لئے کوئی مخرج نکالے ۲ محمد بن حنفیہ نے کہا ہو وہ حکیم نہیں ہو جو معاشرت بالمعروف
نہیں کرتا ہو ساتھ اُسکے جسکی معاشرت سے چارہ کار نہیں پاتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُسکے
لئے کوئی کشادگی اور مخرج نکالے ۳ یعنی جس بغیر بسر نہیں ہو سکتی ہو اُسکے ساتھ
تا حصول فرج و مخرج خوبی کے ساتھ بسر کرے سو معاشرت نہ کرے مان جب کوئی رستہ
سجاث کا ہاتھ آئے تب الگ ہو جائے اسی کے قریب کسی کا یہ قول ہو ارضہم ما
دمت فی ارضہم و دارضہم و دامت فی دارہم

آسا لیش و گیتی تفسیر ابن دوحہ

باو وستان تطف باو دشنان مدارا

باب مشک یا طریق کا ہدیہ کرنا

۱۔ براہین عاذب نے رفقاً کہا ہو جس نے عطا کیا کوئی شیخ یا تحفہ میں بیجا مشکیزہ یا کما طریق
تو اُسکو برابر آزاد کرنے ایک جان کے اجر ہو ۲ ابو ذر نے رفقاً کہا ہو پانی ڈال دینا

تیرا پسند لو سے تیرے بہائی کے لو میں صدقہ ہوا اور حکم کرنا تیرا ساتھ معروف اور منع کرنا تیرا منکر سے اور سکرانا تیرا
روبر و تیرے بہائی کی صدقہ ہوا اور دور کرنا تیرا تیرا اور غار و سخاوت کو لوگوں کی راہ سے تیرے لئے صدقہ ہوا اور راہ تباہی تیرا
کسی کو زمین گمشدہ میں صدقہ ہوا حدیث دلیل ہے ثبوت اجر عمل محقرات امور میں ولہ الحمد

باب اندھے کو راہ سی بھٹکا دینا

۱۔ حدیث ابن عباس میں فرمایا ہر لعنت کرے اللہ اس شخص کو جو بھٹکا دے اندھے
کو راستہ سے :

باب بغی کا

۱۔ ابن عباس کہتے ہیں حضرت اپنے گھر کے صحن میں مکہ میں بیٹھے تھے کہ اتنے میں عثمان
بن مظعون اُدھر سے نکلے حضرت کو دیکھ کر مسکرائے فرمایا تو بیٹھتا نہیں کہا ان حضرت
روبر و انکے بیٹھے باتیں کرتے تھے کہ اتنے میں حضرت نے اپنی نگاہ طرف آسمان کے
اٹھائی پھر کہا میرے پاس اللہ کا فرستادہ آیا ہوا یہی اور تو بیٹھا تھا کہا اُس نے آپ سے
کیا کہا فرمایا یہ کہ ان اللہ یا مر یا العدل والاحسان وایتاء ذی القربى ویتیمی عن
الفحشاء والمنکر والبغی لعنکم لعلکم تذكرون عثمان نے کہا یہ اُس وقت کا مذکور ہے جبکہ
ایمان نے میرے دل میں قرار پکڑ لیا تھا اور میں حضرت کو دوست رکھتا تھا :

باب ذکر عقوبت بغی کا

۱۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جس نے پالا دو دختر کو یہاں تک کہ وہ بالغ ہوئیں تو داخل
ہو لنگا میں اور وہ جنت میں مثل ان دو کے اور اشارہ کیا سبابہ و وسطی سے اور دو
دروازے ہیں جو جلدی کرتے ہیں دنیا میں نبی اور قطع رحم :



باب حسب کا

۱۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہوان الکریہ بن الکریہ بن الکریہ بن الکریہ بن الکریہ بن یوسف بن یعقوب بن اسحق بن ابراہیم **ف** اس حدیث سے اخذ کیا ہو کہ قبل حسب کا چار پشت تک ہوتا ہو **۵**

اعتبار شرف آدمیان از حسب
بہ تحقیق نسب آدم و حوا کا فی ست

۳۔ حدیث ابو ہریرہ میں رُفعا آیا ہوان اولیٰ امی یوم القیامۃ المتقون وان کان نسب اقرب من نسب فلا یتبنی الناس بالاعمال وتاتون بال دنیا تجلو نھا علی رقابکم فتقولون یا محمد فاقول هکذا وهکذا الا واعرض فی کلا عطفیہ **ف** حدیث دلیل ہے اس پر کہ حضرت کو اہل تقویٰ دوست ہیں اور قرب نسب سے کچھ کام نہیں چلتا ع بندگی باید پیہر ز ادگی منظور نیست سادات کا یہ گمان کہ ہم اولاد نبوت و اہل بیت رسالت ہیں ہمارے معاصی و ذنوب خواہی سخاوی مغفور ہونگے اور ہمارا خاتمہ ایمان ہی پر ہوا کرتا ہو ایک خیال مختل اور تعلیل مقول ہو انہوں نے شاید قرآن میں یہ آیت نہیں پڑھی ہو کہ ان اکرمکمْ عند اللہ اتقا کم اور شاید یہ حدیث صحیح نہیں مہی ہو کہ وقت نزول آیہ وانذر عشیرتک الا قریبین حضرت نے حضرت فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا تھا اعلیٰ فانی لا اغنی عنک من اللہ شیئاً اور ازواج مطہرات کے حق میں ارشاد ہوا ہو ومن یات منکر بفاحشۃ ببینۃ یضاعف لھا العذاب ضعفین ان آیات و اخبار صحیحہ کے مقابلہ میں تمسک کرنا جملہ قراء اور سفہاء صوفیاء اور حمقاء اہل علم کا آثار و اقوال آحاد اُست سے جو کہ خود یا ہمین ہیں نہ مقبوعین اور مطیعین ہیں نہ مطاعین و سوسہ شیطان لعین اور اغواء نفس امارہ بالسوء اور تسلط حب دنیا اور اتباع خطوات ابو مرہ ہو پس بس نسأل اللہ العالیۃ اللہم

توفیقاً لحسن العقیدۃ وصالح العمل و خاتمۃ بالحسنی والوقایۃ من الذلیل سم ابن عباس نے کہا ہو میں نہیں دیکھتا کہ کوئی شخص اس آیت پر عمل کرتا ہو یا ایہا الناس انما خلقناکم من ذکر وانثی الی قوله ان اکرمکم عند اللہ اتقا کہہ پر کوئی شخص کسی شخص سے کہتا ہو کہ میں اکرم ہوں تجھ سے سو کوئی کسی سے اکرم تر نہیں ہو مگر بتقوی اللہ تعالیٰ **ف** فی الواقع ایک جہان اسی گمان پر بہک گیا ہو کہ ہم اولاد فلان نبی یا ولی یا امام یا شیخ عالمیقام یا قطنیان یا علامہ دوران یا نسل شاہجہان و وارث تحت سلیمان یا شاہزادہ کامران و نحو ذلک من العتوان بین اور اعمال حسان اور اخلاص توحید و احسان و اصلاح مراتب ایمان اور تعقل مقاصد ایقان و تکمیل علوم شرائع سید الشرجان و نحو ہ سے بر کران سو یہ سب خیالات فاسدہ و بطیات کاسدہ و سادس شیطان و اغواء نفس و اخوان شیطانین الانس و الجان ہیں ہرگز آخرت میں کچھ بکار آمد نہونگے جب آنکہہ بند ہوگی تب آنکہہ کہلے گی اور معلوم ہو جائیگا کہ لیس الخیر کا علیا و لیس قرۃ و راہ عبادان اعاذنا اللہ من شر وادفقسنا و من سیئات اعمالنا من یمہدی اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ہادی لہ من کان وایفا کان ۴ ابن عباس نے کہا تم کرم کیسکو گنتے ہو اللہ نے کرم کو بیان کر دیا ہو سو اکرم تم میں نزدیک اللہ کے وہ ہو جو بڑا مستحق ہو تم حسب کسکو شمار کرتے ہو افضل تم میں از روی حسب کے وہ شخص ہو جو احسن ہو تم میں خلق میں **ف** یعنی ساری کرامت اللہ سے ڈرنے میں ہو جو بڑا ڈرنے والا ہو وہی بڑا کریم و صاحب کرم و اکرم ہو اور سارا حسب حسن اخلاق میں ہو جسکے خصال و عادات میزان شرع مطہر میں موزون ہیں وہی بڑا حبیب ہو باقی خیریت ہو اب شخص اپنے نفس پر خود حکم کرم یا لوم و حسب یا وضاعت کا لگا سکتا ہو کسی غیر کے بتانے کی ضرورت نہیں ہو بل الا انسان علی نفسه بصیرۃ ولوالقی معاذیرۃ افرأ کتابک

کفی بنفسک الیوم علیک حسباً

باب ارواح کی لشکر کے لشکر ہیں

۱۔ عائشہ نے کہا میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے روحیں لشکر کے لشکر ہیں مجتمع جس نے انہیں سے شناخت کی وہ باہم متوکل ہو اور جس نے انجان پن کیا وہ مختلف رہا یعنی ازل میں جب مجمع ارواح کا ہوا تو وہاں جس روح کی جان پہچان جس روح سے ہو گئی اُسکے دریاں دنیا میں بھی باہم الفت رہی اور جو اُس جگہ بیگانہ دشمنی وہ اس جگہ بھی نا آشنا ہو

دل را بدل رہی ست درین گنبد سپہر | از کینہ سوئی کینہ و ز مہر سوئی مہر

۲۔ یہ حدیث اسی طرح دوسرے طریق سے بھی عائشہ سے آئی ہے و لشد الحمد للہ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہوا کہ ارواح جنود بجنۃ فما تعارف منها ائتلف و ما تناکر منها اختلف معلوم ہوا کہ یہاں کا عرفان و نکران نمود ہوا اُس جگہ کے عنوان و نام و نشان کا واللہ المستعان علیہ السلام

باب تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں رفعاً آیا ہے کہ ایک راعی اپنی بکریوں میں تھا ایک گرگ نے اُس پر زیادتی کی اور ایک بکری پکڑی راعی اُسکے چڑاؤ کو دوڑا اگر گ نے التفات کر کے کہا من لہا یوم السبع لیس لہا راع غیری لوگوں نے کہا سبحان اللہ حضرت نے فرمایا فانی او من بذلک انا و ابو بکر و عمر علی رضی اللہ عنہم کہتے ہیں حضرت ایک جنازہ میں تھے ایک شکر لیکر زمین کریدنے لگے پھر فرمایا تم میں ہر کسی کی نشنگاہ و فرخ اور بہشت سے لکھی ہو کہا اے رسول خدا کیا ہم اعتماد نکرین اپنی کتاب پر اور عمل کرنا چھوڑ دیں فرمایا تم عمل کئے جاؤ ہر کسی پر وہی آسان ہو جس کے لئے وہ مخلوق ہوا ہو جو شخص کہ اہل سعادت سے ہو اُسکے لئے عمل اہل سعادت سہل ہوتا ہو اور جو اہل شقاوت سے ہو وہ عمل اہل شقاوت کے لئے سہل کر دیا جاتا ہو یہی آیت پڑھی فاما

من اعلیٰ واقعہ وصدقہ بالحسنیٰ کلام حدیث میں دلالت پر شناخت سعادت و شقاوت آخری
پر کہ اول تاخر نسبتی دارد و در اعمال کا دنیا میں مطابق مقدار ازل ہوتا ہو اور اعتبار
خواہیم عمل کا ہے :

باب زمین کو ہاتھ سی پھونا

۱۔ ام اسید کنتی بنی نے ابو قتادہ سے کہا تم حضرت سے کوئی حدیث روایت نہیں کرتے
جس طرح کہ اور لوگ کرتے ہیں کہا میں نے حضرت سے سنا ہے فرماتے تھے من کذب علی فلیسہ
بجنبہ مضجعاً من النار اور حضرت یہ مکرمین کا مسح اپنے ہاتھ سے کرتے جاتے تھے :

باب انگلی سے کنکری مارنا اسکو خذف کہتی ہیں

۱۔ حدیث عبداللہ بن مسعل بنی میں آیا ہے کہ حضرت نے منع کیا ہے اور فرمایا کہ یہ نہ شکار کو
مارے اور نہ دشمن کو کچھ صدمہ پہنچائے ہاں انگلی کو پھوڑ دیتی ہے اور دانت کو ٹوڑ دیتی ہے :

باب ہوا کو مڑانہ کو

۱۔ ابو ہریرہ نے کہا کہ کی راہ میں لوگوں کو ہوائے پکڑا اور عرج کو گئے تھے ہوا سخت تند ہوئی
عمر نے اپنے گرد کے لوگوں سے کہا ہوا کیا ہے کسی نے کچھ جواب نہ دیا میں نے اپنی سواری کو بٹھا
اور انکے پاس جا کر کہا میں خبر پائی کہ تم ہوا کو پوچھتے ہو سو میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے
الریح من روح اللہ تاتی بالرحمة وتاتی بالعذاب فلا تسبوا وسئلوا اللہ خیرھا
وعوذوا من شرھا حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ ہوا کو مڑانہ کہے اللہ سے سوال خیر اور شر
سے بچاؤ مانگے :

باب یہ کہنا کہ ہکو فلان خیر سی پانی ملا

۱۔ زید بن خالد جہنی کہتے ہیں حضرت نے ہکو نماز صبح پڑھائی حدیبیہ میں پانی برسنے کے پیچھے جو

رات کو برساتھا جب نماز پڑھ کر پھرے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا وہ بولے اللہ و رسول جانیں فرمایا صبح کی میرے بندوں میں سے مومن و کافر ہو کر جس نے کہا مطلقاً بفضل اللہ و رحمۃ اللہ یعنی مینہ ملا ہو کہو اللہ کی مہربانی و رحمت سے سو وہ میرا مومن اور کوکب کا کافر ہو اور جس نے کہا کہ مینہ ملا ہو کہو فلاں پنچتر سے وہ میرا کافر کوکب کا مومن ہو **ف** حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ حوادث عالم کو طرف غیر اللہ کے منسوب کرنا اور کوکب کے حق میں تاثیر و تصرف کا قائل ہونا موجب کفر و نفی ایمان ہے :

باب آدمی ابرو دیکھ کر کیا ہو گئے

۱۔ عائشہ کتنی عین حضرت جب بادل دیکھتے آتے جاتے اور آگاہی کرتے اور رنگ چہرہ کا بدل جاتا جب آسمان سے پانی برساتا تب وہ حالت دور ہوتی عائشہ نے یہ بات حضرت سے کہی فرمایا و ما ادری لعلہ کما قال عز وجل فلما راوہ اعراضا مستقبل او ذیقہم الا یہ یعنی کیا معلوم کہیں ویسا ہی نہو جیسا کہ اللہ نے کہا ہے ۲ حدیث عبد اللہ میں فرمایا ہے کہ بد فالی لینا شرک ہے ہم میں کوئی نہیں ہے یعنی جو بد فالی لیتا ہو لکن اللہ بسبب توکل کے اسکو دور کر دیتا ہے **ف** اسکو کچھ مطابقت ترجمہ باب سے نہیں ہے بلکہ باب مابعد سے ہے :

باب طیرہ یعنی بد فالی کا

۱۔ ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہیں کہ طیرہ شرک ہے اور بہتر طیرہ فال ہے کہا فال کیا ہے کہا کلئہ صالحہ جسکو کوئی شخص تم میں کاٹنے کا نہیں ہے **ف** حدیث دلیل ہے اس پر کہ بجز سمع کلئہ صالحہ کے کوئی اور طریقہ اخذ فال کا نہیں ہے بلکہ جو خلاف اسکے ہو گا وہ داخل طیرہ ٹھہرے گا اور شرک خفی ہو جیسے کسی دیوان شعر وغیرہ سے فال نکالنا یا کسی کتاب سے فال لینا کیونکہ اس میں استدراک کرنا ہو غیب کی بات کا اور یہ مدرک شرک ہے :

باب فضیلت بدشگون بنی لینی و ایے کی

۱۔ حدیث عبداللہ میں رُفعا آیا ہو کہ عرض کی گئیں مجھے اُسٹین موسم میں بہ ایام حج ججگو کثرت نے میری اُسٹ کی تعجب میں ڈالا اُنہوں نے سہل جیل کو بہر لیا تھا مجھے کہا اے محمد تم راضی ہوئے میںے کہا ان ایو رب فرمایا انکے ساتھ ستر ہزار ایسے ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں جائینگے یہ وہ لوگ ہیں جو متر نہیں کراتے اور نہ داغ دیتے ہیں اور نہ بدشگونی لیتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں عکاشہ نے کہا اللہ سے دعا کرو کہ مجھے انہیں لوگوں میں سے کر دے فرمایا اللھم اجعلہ منھم ایک و دوسرے شخص نے کہا ادع اللہ ان یجعلنی منھم فرمایا قد سبقک بھاعکاشۃ ف بنیا و دخول جنت کی بلا حساب ان چار امور پر رکھی ظاہر میں یہ امور چارگانہ سہل نظر آتے ہیں ہر مسلمان اپنے نبی میں کہتا ہو کہ مجھ میں یہ سب اوصاف موجود ہیں لیکن وقت تنقیح کے وجود ان اوصاف کا باستثناء داغ حکم عتقا و کیمیا کا کہتا ہو خصوصاً وجود توکل کا ۲ یہ حدیث عبداللہ سے بطریق دیگر بھی آئی ہو اور بخاری وغیرہ میں بھی مروی ہو بعض الفاظ کا تفاوت یسیر ہو اللھم حققنا بھذا ۴

باب طیرہ طرف سی جن کے ہے

۱۔ علقمہ انبی مان سے راوی ہیں کہ پاس عائشہ کے بچوں کو لاتے جب وہ پیدا ہوتی عائشہ انکو دعائی برکت دیتیں میں ایک بچہ کو پاس آنکے لگیی اُسکا نہالچہ کہنے لگی ناگمان نیچے اُسکے سر کے ایک اُسترا نکلا پوچھا یہ کیسا اُسترا ہو کہا ہم اسکو جن سے بچانے کے لئے رکھ دیتے ہیں عائشہ نے وہ اُسترا لیکر پھینک دیا اور منع کیا کہ پھر ایسا نہ کرنا اور کہا حضرت بدشگونی کو مکروہ و دشمن رکھتے تھے اور عائشہ بھی طیرہ سے منع کرتی تھیں ۵

اول بدشگون کر و طوافِ قفسِ ما

ہر مرغ کہ پرزدہ تمنای اسیری

باب فال کا

۱۔ انس نے رُفعا کہا ہر نہ عَدُو ہر نہ طیرہ بکھو تو فال صالح بہی لگتی ہر کلمہ حسنہ ۳۰ حصہ تمہیں کے
 باپ رُفعا کہتے ہیں ہوا معنی کیڑے مکوڑوں میں کچہ نہیں ہر اور اصدق شگون فال ہر اور
 نظر لگنا حق ہے :

باب تبرک لینا اپنے نام سے

۱۔ عبداللہ بن سائب کہتے ہیں سال حدیبیہ میں عثمان بن عفان نے حضرت سے ذکر کیا کہ
 سہیل کو اُسکی قوم نے بھیجا ہر چنانچہ اس پر صلح کی کہ اس سال تم پھر جاؤ اور سال آئندہ آنے
 دینگے جب سہیل آئے حضرت نے فرمایا اتی سہیل سہل اللہ امر کو عبداللہ بن سائب نے
 حضرت کو پایا تھا حدیث مطابق ترجمہ الباب ہر یعنی تبرک باسم حسن :

باب شوم اسپ میں ہوتا ہی

۱۔ ابن عمر نے رُفعا کہا ہر شوم گمرین عورت میں گمورے میں ہر سہل بن سعد کا لفظ رُفعا
 یوں ہر اگر شوم کسی شے میں ہو تو پھر زن واسپ و مسکن میں ہو ۳۰ انس بن مالک کہتے ہیں
 ایک شخص نے کہا اے رسول خدا ہم ایک گمرین تھے اُس میں ہماری گنتی بڑھ گئی تھی اور مال ہی
 زیادہ ہو گیا تھا جب سے ہم دوسرے گمرین نقل کر آئے ہیں تب سے ہماری گنتی اور ہمارے
 سوال کم ہو گئے فرمایا ردوھا اودعوھا وہی ذمیۃ یعنی اس گمر پیر دو یا پھوڑ دو یہ
 گمر بڑا ہی ابو عبداللہ یعنی بخاری نے کہا اسکی اسناد میں نظر ہو :

باب چھینکنے کا

۱۔ ابو ہریرہ نے رُفعا کہا ہر کہ اللہ چھینک کو دست رکھتا ہر اور جانی کو مکروہ جب
 چھینک آئے اور اللہ کی حمد کی تو ہر مسلمان پر حق ہر کہ جو سنے وہ اُسکا جواب دے رہی

جمائی سو طرف سے شیطان کے ہو اُسکو رد کرے جہاں تک بنے دو بار اسی طرح فرمایا پھر کہا جب

باہ کتنا ہو تو شیطان ہستا ہو ۛ

باب چہینک آئے تو کیا کئے

۱- ابن عباس کہتے ہیں تم میں جب کوئی چہینکنا ہو اور احمدؓ کتنا ہو تو فرشتہ کتنا ہو رب العالمین جب وہ رب العالمین کتنا ہو تو فرشتہ کتنا ہو یہ حکم اللہ ۴ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو جب چہینک آئے احمدؓ کے جب وہ احمدؓ کے تو اُسکا بھائی یا صاحب یہ حکم اللہ کے جب وہ یہ حکم اللہ کے تو یہ یہدیک اللہ و یصلح بالک کے ابو عبد اللہ یعنی بخاری رحمہ نے کہا اثبت ما یروی فی هذا الباب هذا الحدیث الذی یروی عن ابی صالمہ السَّمان راوی اسکے ابو ہریرہ سے یہی ابو صالح ہیں ۛ

باب چہینک کا جواب دنیا

۱- عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی کے باپ کہتے ہیں کہ وہ غازی تھے دریا میں نہانے سے ہمارا جہاز ابو ایوب انصاری کے جہاز سے جا ملا جب وقت غذا کا آیا ہم نے اُنکو بلوایا وہ آئے اور کہا تم نے مجکو بلایا ہو اور میں روزہ دار ہوں مجکو قبول کرنے سے کچھ چارہ نہ تھا کیونکہ میں نے حضرت کو سنا ہو فرماتے تھے کہ مسلمان کے اپنے بھائی پر چہ حق ہیں واجب اگر کچھ ہی انہیں سے ترک کر دینا تو حق واجب برادر کا تارک ہو گا سلام کرے اُس پر جب اُس سے جواب دے اُسکو جب بلائے تشمیت کرے جب چہینکے عیادت کرے جب بیمار ہو حاضر ہو جب مرجائے نصیحت کرے جب نصیحت چاہے ہمارے ہمراہ ایک مرد مزاح یعنی دل لگی باز تھا اُس نے کہا اصاب طعنا جزاک اللہ خیرا وبرا جب بار بار کہا تو اُسکو غصہ آیا ابو ایوبؓ نے کہا تم ایسے شخص کے حق میں کیا کہتے ہو کہ جب تم اُسکو کہو جزاک اللہ خیرا وبرا تو وہ غصہ

میں آئے اور گالی دی کہا ہم کہتے تھے من لم یصلیہ الخیر یصلیہ الشر تب اوسکو پلٹ دیا جب وہ شخص آیا کہا جزاک اللہ شر او علما وہ ہنسکر راضی ہو گیا اور کہا تم اپنی دل لگی نہیں چھوڑتے اُس نے کہا جزی اللہ ایا ابوب الاضہاری خیراً ۲ حدیث ابن مسعود میں رفعاً آیا ہو مسلمان کے مسلمان پر چار حق ہیں عیادت کرے جب بیمار ہو حاضر ہو جب مر جائے جواب دے جب پکارے تشییت کرے جب چھینک آئے علم براہ ابن عازب کہتے ہیں حکم دیا ہکو حضرت نے سات چیزوں کا اور منع کیا سات سے حکم دیا عیادت مریض اتباع جنازہ تشییت عا طس ابرا مقسم نصر مظلوم افتخار سلام اجابت داعی کا اور منع فرمایا خواتیم ذہب و آوند سیم و میاثر و قسیہ و استبرق و دیباچ و حریر سے ۴ ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہیں مسلمان کی مسلمان پر چہرہ حق ہیں کہا کیا ہیں اور رسول خدا فرمایا جب تو اُس سے ملے اُس پر سلام کر جب تجھ کو بچا رہے تو بول جب تجھ سے نصیحت چاہے تو نصیحت کر جب چھینکے تو اُس کا جواب دے جب بیمار ہو تو عیادت کرے جب مر جائے تو اُس کے ساتھ جائے ۵

باب جو چھینک سُننی وہ احمد اللہ کیے

۱۔ علی نے کہا جو چھینک سُننے کے وقت الحمد للہ رب العالمین علی کل حال ماکان کیے اُس کو کہی درود ندان و گوش نہ ہوگا ۶

باب چھینک سُنکر کس طرح جواب دے

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جب چھینک آئے تم میں کسی کو تو احمد اللہ کیے جب اُس نے الحمد للہ کہا تو اُس کا بہائی یا صاحب یرحمک اللہ کیے وہ اس کے جواب میں یرحمکم اللہ و یصلح بالکم کہے ۲ ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہیں اللہ دوست رکستا ہو چھینک کو اور ناپسند کرتا ہو جمانی کو اور جب چھینک آئے ایک کو تم میں اور اُس نے اللہ کی حمد کی تو حق ہو ہر مسلمان پر جو اُس کو

میں نے کہہ چکے تھے اور جانی کا آنا طرف سے شیطان کے ہر تمین جب کسی کو جانی آئے تو جہان تک ہو سکے اُسکو پہرے کیونکہ تمین جب کسی کو جانی آتی ہو تو شیطان اُس پر ہنستا ہو ۳ ابن عباس جب کسی کو چہنیک کا جواب دینے کہتے عافانا اللہ وایاکم من النار یہ حکم اللہ ۴ ابو ہریرہ نے کہا ہم پاس حضرت کے بیٹے تھے ایک آدمی کو چہنیک آئی اُس نے الحمد للہ کہا حضرت نے فرمایا یرحمک اللہ پہر ایک دوسرا شخص چہنیک اُسکو کچھ نہ کہا اُس نے کہا اے رسول خدا اپنے اُسپر رُک دیا اور مجھ کو کچھ نہ کہا فرمایا اُس نے اللہ کی حمد کی تھی اور تو خاموش رہا

باب جب اللہ کی حمد نہ کری تو جواب ہی چہنیک کا ندی

۱۔ انس نے کہا دوسرا پاس حضرت کے چہنیک کے ایک کو جواب دیا دوسرے کو نہ دیا اُس نے کہا آپ نے اُسکو جواب دیا مجھے نہ دیا فرمایا ان هذا حمد الله ولو لم تجد یعنی اس نے اللہ کی حمد کی اور تو نے نہ کی ۲ ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ دوسرا پاس حضرت کے بیٹے ایک دوسرے سے اشرف تھا شریف کو چہنیک آئی اُس نے اللہ کی حمد نہ کی اُسکو جواب بھی نہ دیا دوسرے کو چہنیک آئی اُس نے حمد کی اُسکو جواب دیا شریف نے کہا میں نے تمہارے پاس عطسہ کیا تھے مجھے جواب نہ دیا اُس نے عطسہ کیا اُسکو جواب دیا فرمایا ان هذا ذکر الله فذكرته وانت نسيت الله فنسيتك یعنی اُس نے اللہ کو یاد کیا میں نے اسکو یاد کیا تو اللہ کو بھول گیا میں تجھ کو بھول گیا :

باب عا طس کس طرح شروع کرے

۱۔ ابن عمر کو جب چہنیک آئی اور انکو یرحمک اللہ کہا جاتا تو وہ کہتے یرحمنا اللہ وایاکم ویغفر لنا ولکم ۲ عبد اللہ نے کہا تم میں جب کسی کو چہنیک آئے تو وہ الحمد للہ رب العالمین کہے اور جو رد کرے وہ یون کہے یرحمک اللہ تب وہ کہے یغفر اللہ لی

ولکم ایاس بن سلمہ اپنے باپ سے راوی ہیں کہ پاس حضرت کے ایک مرد نے چھینکا آپ نے
یرحمک اللہ کہا اُس نے دوبارہ چھینکا فرمایا نہ شخص مذکور ہو یعنی ہوا زدہ؛

باب یرحمک اللہ ان کنت حمت اللہ کمنا

۱۔ مکحول از دی کہتے ہیں میں پہلو میں ابن عمر کے تھا ایک مرد نے ناحیہ مسجد سے چھینکا ابن عمر
نے کہا یرحمک اللہ ان کنت حمت اللہ ف یہ اس لئے کیا کہ دور سے آواز چھینک
کی آئی حال حمد کرنے کا معلوم نہ ہوا اور تشمیت موقوف ہو تحمید پر؛

باب اب نہ کیے

۱۔ مجاہد نے کہا ابن عمر کے بیٹے نے چھینکا ابوبکر نے یا عمر نے یہ نام ہو آنگے بیٹے کا پر کہا
اب ابن عمر نے کہا اب کیا ہو اب نام ہو ایک شیطان کا شیاطین میں سے اسکو درمیا
عطسہ و حمد کے ٹھہرایا؛

باب جب بار بار چھینکے

۱۔ ایاس بن سلمہ کہتے ہیں میرے باپ نے کہا میں پاس حضرت کے تھا ایک آدمی چھینکا
کس یرحمک اللہ پر دو بارہ چھینکا فرمایا اسکو زکام ہو ۲ ابو ہریرہ نے کہا ایک بار
دو بار تین بار تشمیت کر پر جو بعد اسکے ہو وہ زکام ہو؛

باب جب یہودی چھینکے

۱۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں یہودی پاس حضرت کے چھینکے اس اسید پر کہ حضرت یرحمک اللہ کہیں لیکن
آپ یوں کہتے ہیں کہ اللہ ویصلح بالکم یہ حدیث بطریق دیگر ابو موسیٰ سوشل اسی حدیث کو آئی ہو؛

باب مرد کا عورت کو تشمیت کرنا

۱۔ ابو ہریرہ نے کہا میں پاس ابو موسیٰ کے گیا وہ گمر میں ام الفضل بن عباس کے تھے مجھ

چھینک آئی کچھ جواب نہ دیا اُم الفضل نے چھینکا تو انکی تشمیت کی مینے اپنی مان سے کہا جب وہ پاس آئے انکے مان نے اُنسے کہا میرے بیٹے نے چھینکا تمنے اُسکو تشمیت نہ کی اور اُم الفضل نے چھینکا تو تشمیت کی کہا مینے حضرت کو سُنا فرماتے تھے جب چھینکا کسی ایک تمہارے نے اور حمد کی اللہ کی تو تم تشمیت کرو اُسکی اور اگر اُسنے اللہ کی حمد نہ کی تو تشمیت نہ کرو اُسکی تیرے بیٹے نے چھینکا مگر اللہ کی حمد نہ کی مینے بھی جواب نہ دیا اُسنے چھینک پر اللہ کی حمد کی تھی مینے اُسکو جواب دیا میری مان نے کہا تمنے اچھا کیا ۛ

باب جمائی کا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو جب جمائی آئے کسی کو تم مین تو اُسکو روکے جہاں تک ہو سکے

باب لبیک کتنا وقت جواب کے

۱۔ معاذ کہتے ہیں مین روایت تھا حضرت کا فرمایا اے معاذ مینے کہا لبیک وسعدیک پہر اسی طرح تین بار کہا پہر فرمایا تو جانتا ہو اللہ کا حق بندوں پر کیا ہو یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کریں اور کسی شے کو اُسکا شریک نہ ٹھہرائیں پہر فرمایا اے معاذ مینے کہا لبیک وسعدیک فرمایا تو جانتا ہو کہ بندوں کا حق اللہ پر کیا ہو یہ ہے کہ جب وہ اس طرح کریں تو اللہ انکو عذاب نہ کرے

باب کٹرا ہونا واسطی اپنی بہائی کے

۱۔ عبد اللہ بن کعب اپنے باپ کے قائد تھے جبکہ وہ مابینا ہو گئے تھے کہتے ہیں مینے کعب بن مالک کو سُنا وہ اپنا قصہ تخلف کا غزوہ تبوک سے بیان کرتے تھے اللہ نے اُنکی توبہ قبول کی اور حضرت نے وقت نماز فجر کے خبر دی کہ اللہ نے ہماری توبہ قبول فرمائی لوگ فوج فوج مجھ سے ملنے کو آئے اور مبارکباد قبول توبہ کی دیکر کہتے تھے لبتہنک توبۃ اللہ علیک یہاں تک کہ مین مسجد مین آیا وہاں حضرت کے ارد گرد لوگ بیٹھے تھے ابو طلحہ بن عبید اللہ

ائمہ دُورے اور مجسے مصافحہ کر کے تہنیت کی واللہ کوئی مرد مہاجرین میں سے نہ اٹھا سوا
 انکے میں یہ بات طلحہ کی نہ ہو لو لنگاف ظاہر یہ ہے کہ یہ قیام بطور التیام و تہنیت تو
 کے تہانہ واسطے تعظیم و اکرام کے واللہ علم ۲ ابوسعید خدری کہتے ہیں کچھ لوگ حکم سعد
 بن معاذ پر اترے اُنکو بلوایا وہ ایک حمار پر آئے جب قریب مسجد کے پہنچے حضرت نے
 فرمایا ائتوا خیرکم اوسید کہ جاؤ پاس اپنے سردار کے پہرہ کا اوسعد یہ لوگ تیرے حکم پر
 اترے ہیں یعنی جو تو حکم دے ویسا ہی ہو سعد نے کہا میں حکم دیتا ہوں انکے بارہ میں کہ انکے
 مقابلہ یعنی لڑنے والے قتل کئے جائیں اور انکی ذریت گرفتار کر لی جائے حضرت نے فرمایا
 تو نے اللہ کا حکم دیا یا یہ کہ تو نے پادشاہ کا سا حکم دیا **ف** اس حدیث کو بخین نے
 اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ جب بنو قریظہ حکم سعد بن معاذ پر اترے تو حضرت نے انکے
 پاس آدمی بھیجا وہ قریب تھے ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جب مسجد سے قریب ہوئے انصا
 سے فرمایا قوموا الی سید کہ بالجملہ یہ قیام بھی کچھ انکی تعظیم کے لئے نہ تھا بلکہ بطور استقبال
 کے تھا بدلیل حدیث مابعد و نحوہ **ف** اس کہتے ہیں ما کان شخص احب الیہم رؤی
 من النبی صلی اللہ علیہ اللہ وسلم وکانوا اذا امرؤہ لم یقوموا الیہ لسا یعلمون
 من کلامہ لذلک **ف** اس حدیث کو ترمذی نے بھی روایت کیا ہے اور کہا
 هذا حدیث صحیح یہ صریح ہے عدم قیام تعظیم میں امام نووی وغیرہ نے جواز قیام تعظیمی
 میں رسالہ مستقلہ لکھا ہے لیکن سارے ادلہ انکے غیر دال ہیں صراحتہ اور جبکہ یہ قیام کدائی
 صحابہ سے نسبت حضرت کے بوجہ کراہیت اُصدار نہیں ہوتا تھا تو پھر دوسرا وہ کون شخص
 ہو جسکے لئے مکر وہ نہوا اصطلاح سلف میں اطلاق کراہت کا حرام و ممنوع پر آتا تھا اور
 حضرت نے صاف حدیث ابو امامہ میں جبکہ آپ لاشی پر تکیہ لگائے باہر آئے فرمایا تھا لا تقو

کما یقوم الاعاجم یعظم بعضها بعضا رواہ ابو داؤد اعاجم کی رسم قیام تعظیم میں ہی تھی جو کہ
 اب تک مروج ہو یعنی جب کوئی مجلس میں آتا ہو تو اہل مجلس اسکی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں
 سو اسی رسم و شکل خاص سے نہی فرمائی ہو ہم عائشہ کنتی میں نے کسی کو لوگوں میں نہیں دیکھا
 کہ اشبہ ہو ساتھ حضرت کے بات چیت و نشست میں فاطمہ سے حضرت جب فاطمہ کو آتے ہوئے
 دیکھتے مرجھا کتے اور انکے لینے کو کھڑے ہو جاتے اور بوسہ لیتے پھر انکا ہاتھ پکڑتے اور لا کر
 اپنی جگہ میں بٹھالتے اور جب حضرت پاس فاطمہ کے جاتے تو وہ مرجھا کتین پھر انکے لینے کو
 کھڑی ہوتین اور بوسہ لیتین فاطمہ حضرت کی بیماری میں جس مکان میں اٹھا انتقال ہوا آئین حضرت
 نے مرجھا کما اور بوسہ لیا اور کچھ کان میں کما وہ روئے لگیں پھر کچھ اور کان میں کما اسپر
 ہنس پڑیں میں نے بی بیون سے کہا میں یہ دیکھتی تھی کہ اس عورت کو فضیلت ہو عورتوں پر یہ تو
 ایک عورت نکلی کہ اوہ ہر روئی اوہ ہر ہنسی میں فاطمہ سے پوچھا تم سے حضرت نے کیا کہا کما اگر میں
 تبا دون تو یہ وہ ٹھیر وں جب حضرت کا انتقال ہو گیا تب کما مجھ سے یہ کہنا نہ کہ میں مرونگا
 اسپر میں روئی پھر چپکے سے یہ کہنا کہ انک اول اہلی بی لحو قاسپر میں خوش ہوئی او مجھے
 یہ بات خوش آئی **ف** حضرت فاطمہ کا انتقال بعد قبض آنحضرت کے چہ مہینے بعد ہوا
 آپ کے گہر والوں میں سب سے پہلے ہی نیکی حضرت سے جا ملین جیسا فرمایا تھا وہی ہوا
 یہ قیام حضرت کا واسطے فاطمہ کے اور قیام فاطمہ کا واسطے حضرت کے ہمراہ ترحیب و تقبیل
 کے براہ محبت تہا نہ قیام تعظیم سو ایسا قیام جائز ہے فتح ربانی میں امام شوکانی رحمہ نے ہی اس
 قیام کو حمل محبت پر کیا ہے اور یہی اشبہ و اطریہا اور اگر قضا اسکو حمل تعظیم پر کرین تو بھی ممکن ہے
 کہ خصال حضرت اور خصال فاطمہ علیہا السلام سے ہو کیونکہ سیاق حدیث اسی کو مقتضی ہے اگر عام ہوتا
 تو سائر افراد امت و ازواج مطہرات کے ساتھ ہی کہی عمل میں آتا واللہ اعلمہ

باب مرد قاعد کے لمبی قیام کرنا

۱۔ جابر کہتے ہیں حضرت بیمار ہو گئے ہم نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی حضرت بیٹھے تھے اور ابو بکر لوگوں کو حضرت کی تکبیر سناتے تھے حضرت نے ہماری طرف التفات کیا اچلو کھڑا دیکھا ہماری طرف اشارہ کیا ہم سب بیٹھ گئے اور ہم نے حضرت کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھی جب سلام پیرا فرمایا تم قریب تھے کہ فارس و روم کا سا کام کرو کہ وہ اپنے ملک کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں اور ملک بیٹھے ہوتے ہیں تم ایسا کرو اپنے ائمہ کی اقتدار کو وہ اگر کھڑے ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھاؤ اگر بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھاؤ **ف** انس کہتے ہیں حضرت گھوڑے پر سوار ہوئے اُسپر سے گر پڑے آپ کی جانب میں چل گئی آپ نے ایک نماز منجملہ صلوات کے بیٹھ کر پڑھی ہم نے پیچھے آپ کے کھڑے ہو کر پڑھی جب پھر سے فرمایا امام اس لئے مقرر ہوا کہ اُسکی پیروی کی جائے پس جب وہ کھڑے ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھاؤ اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب سجدہ کرے تو تم سجدہ کرنا **الحمد للہ** کہ وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھاؤ **سنا** اذ اصل جالساً فصلوا **جلو** مرض قدیم میں فرمایا تھا پھر بعد اسکے حضرت نے بیٹھ کر اور لوگوں نے پیچھے آپ کے کھڑے ہو کر پڑھی اُنکو حکم بیٹھنے کا نہیں دیا اور آخر فالآخر کا فعل حضرت سے کیا جاتا ہو **ہذا لفظ البخاری** حمیدی سے مروی بخاری میں نہ حمیدی صاحب جمع میں اصحیحین اس حدیث کو مسلم نے بھی روایت کیا ہونزدیک امام ابو حنیفہ و امام شافعی و امام مالک کے ایک روایت میں یہ بات جائز ہو کہ امام قاعد ہو کسی عذر سے اور قوم کھڑی ہو جس طرح کہ حضرت نے اپنی آخر عمر میں نماز پڑھی تھی کہ حضرت امام تھے نہ ابو بکر اور یہی ٹھیک ہو:



باب جب جمائی آئے ہاتھ منہ پر رکھ لے

۱۔ حدیث ابوسعید میں رفعاً آیا ہو کہ جب جمائی لے کوئی تم میں تو اُسکو چاہئے کہ اپنا ہاتھ دہن پر رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے ۲ ابن عباس کا لفظ یہ ہے اذ اثاب فلیضع یدہ علی فیہ فانما هو من الشیطان یعنی جمائی کا آنا طرف سے شیطان کے ہر طرف اس سے تصرف شیطان اندر بدن انسان کے ثابت ہوتا ہے ولہذا دوسری حدیث میں آیا ہے کہ شیطان خون کی طرح رگون میں دوڑتا ہے پھر تاہم ۳ ابوسعید کا لفظ رفعاً یہ ہے اذ اثاب احد کو فلیمسک علی فیہ فان الشیطان یدخلہ ۴ دوسرا لفظ ایضا رفعاً یوں ہے اذ اثاب احد کو فلیمسک بید قمہ فان الشیطان یدخلہ یعنی جمائی آنے پر منہ کو ہاتھ سے روک لے تاکہ شیطان اُس میں داخل نہ ہو

باب کیا کوئی شخص دوسرے کی سر کی جوئین دیکھ دے

۱۔ انس بن مالک کہتے ہیں حضرت ام حرام بنت ملحان پر داخل ہوتے وہ آپ کو کھانا کھلاتی اور نیچے عبادہ بن صامت کے تھیں انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور لگین سر کی جوئین دیکھنے حضرت سو گئے پھر جاگے اور بٹھے ۲ اس حدیث سے ہونا جو نہ کا حضرت کے سر مبارک میں ثابت ہوا ۳ قیس بن عاصم سعدی کہتے ہیں میں پاس حضرت کے آیا فرمایا یہ کون ہے مرد اراہل و برکائی نے کہا اے حضرت وہ کون مال ہے جس میں کوئی بیعت طالب و ضیف کی مجھ پر نہیں ہے فرمایا نعم المال اربعون والکثرة ستون وویل لک انما المال اثنتین یعنی اچھا مال چالیس ہیں اور زیادہ ساٹھ اور دوسو والے کی خرابی ہے ۴ لا من اعطی الکرمیۃ ومنہ العزیزۃ ونحر السمیۃ مگر جس نے دی اچھی بکری اور عطا کی عزیز گوشت اور ذبح کی قربہ فاکل و اطعمہ الفانی والمعتز اور کھایا اور کھلایا فانی

وسائل کو بیٹے کما کر رسول خدا یہ اخلاق اکرم ہیں جس وادی میں ہیں ہون و ان کوئی نہیں آتا ہے
بسبب کثرت چوپایوں کے فرمایا تو کس طرح عطیہ کرتا ہے بیٹے کہا میں بکرو دیتا ہوں اور ناب
دیتا ہوں فرمایا منہ میں کیا کرتا ہے بیٹے کہا ناقہ دیتا ہوں کما طوق میں کیا کرتا ہے کہا لوگ اپنی
رسیاں لیکر آتے ہیں اور کوئی شخص کسی اونٹ کی مہار نہیں پکڑتا پھر اُسکو جب تک چاہتا ہے اپنے
پاس روک رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ خود ہی اُسکو واپس کرے میں کسی کو منع نہیں کرتا تو فرمایا بھگو
اپنا مال محبوب تر ہے یا اپنے موالی کا مال پہر کہا تیرا مال وہ ہے جو تو نے کما کر فنا کیا اور عطا
صرن کر دیا باقی سارا مال تیرے موالی کا ہے بیٹے کہا اب ضرور ہے کہ جب میں پہر کر جاؤں تو اُنکی
تعداد کم کر دوں جب اُسکو موت آئی تو اپنے بیٹے اکٹھے کئے اور کہا اے میرے بیٹو مجھ سے
یعنی سیکھ لو کیونکہ تم کسی سے اخذ نہ کرو گے کہ وہ زیادہ ناصح ہو تمہارا مجھ سے تم مجھ پر نوحہ نہ کرنا اُسکو
کہ حضرت پر نوحہ نہیں کیا گیا اور میں نے حضرت کو مسنا نہی کرتے تھے نجات سے اور مجھ کو میرا نہیں
پکڑوں میں کفن کرو جن میں میں نماز پڑھتا تھا اور اپنے بڑوں کو سردار بناؤ کیونکہ جب تم اپنے
اکابر کو سردار بناؤ گے تو ہمیشہ تم میں تمہارے باپ کا ایک خلیفہ رہے گا اور جب تم اپنے
اصاغر کو سردار بناؤ گے تو تمہارے بڑے لوگوں پر خوار ہونگے اور لوگ تم میں بے رغبتی
کرینگے اور درست کر دو تم عیش اپنا کہ اس میں بے نیازی ہو طلب مردم سے اور دور رکھو
آپ کو سوال سے کہ یہ آخر کسب آدمی ہو اور جب تم مجھ کو دفن کر چکو تو میری قبر کو برابر کر دو
کیونکہ درمیان میرے اور اس قبیلہ بکرن وائل کے خاشاں تھے مجھے امن نہیں ہے کہ کوئی
نادان اُنہیں کا ایسا کام کرے جس سے تمہارے دین میں کوئی عیب داخل ہو
ف اس جگہ اس حدیث کے طریق کا کشف کیا ہے کہ حاجت اُس کے بیان
کی نہیں ہے :

باب ہلانا سرکا اور کاٹنا ہونٹ کا وقت تعجب ہے

۱۔ ابو ذر کہتے ہیں میں پانی وضو کا پاس حضرت کے لایا حضرت نے سر ہلایا اور ہونٹ کاٹنے میں کہا بابی انت واحی کیا میں نے آپ کو کچھ ایذا دی فرمایا نہیں و لکن تو ایسے امیر یا امام پکا جو نماز کو وقت سے دیر کر کے پڑھیں گے میں نے کہا آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں فرمایا تو نماز وقت پر پڑھ پہر اگر ان کے ہمراہ مجھ لائے تو پہر پڑھ لے اور یہ نہ کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں اس لئے نہیں پڑھتا **ف** ظاہر یہ ہے کہ یہ پچھلی نماز جو ہمراہ امام کے پڑھے گا نافلہ ہوگی اور وہ نماز جو وقت پر بے امام کے پڑھی تھی وہ فرضیت ہی ہے

باب مارنا ماتہ کا زمانہ و وقت تعجب ہے

۱۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت رات کو آئے اور فاطمہ سوتی تھیں فرمایا تم لوگ نماز نہیں پڑھتے میں نے کہا اور رسول خدا ہماری جانبیں اللہ کے پاس ہیں وہ جب چاہے گا ہلکوا اٹھا دیگا حضرت پہر کٹے ہوئے اور مجھ کو کچھ جواب نہ دیا میں نے سنا پیٹھ پہرتے وقت اپنی ران کو ٹھونکا اور کہا وکان الانسان الکذشی جدلاً ۲ ابو زین کہتے ہیں میں نے ابو ہریرہ کو دیکھا کہ اپنا ماتھا ماتہ سے کوٹا اور کہا اے اہل عراق کیا تمکو زعم ہو کہ میں حضرت پر دروغ بندی کرتا ہوں کیا تمکو مبارکی ہو اور مجھ پر گناہ ہو پہر گواہی دی کہ میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے کہ جب تم میں کسی کی پاپوش کا قسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسرے نعل میں نہ چلے جب تک کہ پہلے نعل کو درست نہ کر لے

باب دو میرے کی ران کو مارنا بی ارادہ سیو کی

۱۔ ابو العالیہ کہتے ہیں مجھ پر عبد اللہ بن صامت کا گذر ہوا میں نے اُنکے لئے ایک گرسی ڈال دی وہ اسپر بیٹھ گئے میں نے کہا ابن زیاد نماز دیر سے پڑھتا ہے تو تم مجھ کو کیا حکم دیتے ہو انہوں نے

میری ران پر ہاتھ مارا میں خیال کرتا ہوں کہ اُس نے ران میں اثر کیا پھر کہا میں ابو ذر سے پوچھا تھا جس طرح تو نے مجھ سے پوچھا اُنہوں نے میری ران پر مارا جس طرح کہ میں تیری ران کو مارا اور کہا نماز کو وقت پر پڑھ پھر اگر تو نماز کو ہمراہ اُنکے پائے تو پھر پڑھ لے اور یہ نہ کہہ صلیت فلا اصلی **ف** وجہ منع کی اس کہنے سے ظاہر یہی ہو کہ اندیشہ فتنہ کا تھا ۲۷ عرن خطاب ہمراہ حضرت کے ایک گروہ اصحاب میں طرف ابن صیاد کے گئے یہاں تک کہ اُسکو لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے گڑھے میں کیٹا ہوا پایا ابن صیاد اسدن قریب بلغ تھا اُس نے سنا یہاں تک کہ حضرت نے اُسکی ہڈیہ کو ہاتھ مارا پھر فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں اُس نے حضرت کی طرف دیکھ کر کہا اشھد انک مرسل الامیین یعنی اے ان میں شاہد ہوں اس بات کا کہ تم اُن پڑھوں کے رسول ہو پھر اُس نے کہا تم بھی اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں رسول اللہ ہوں حضرت نے اُسکو دھتکا دیکر فرمایا امنت باللہ و بوسولہ پھر ابن صیاد سے کہا تو کیا دیکھتا ہو کہا میرے پاس صادق اور کاذب آتا ہو فرمایا تجھ پر مغلوط کیا گیا پھر فرمایا میں تیرے لئے ایک چڑچپا رکھی ہوا سنے کہا وہ فرخ ہو فرمایا احسن فلہ نقد قدرک یعنی دہشت تو اپنے انداز سے آگے نہ بڑھے گا میرے کہا اے رسول خدا آپ اذن دیتے ہیں کہ میں اسکی گردن ماروں فرمایا یہ اگر وہی ہو تو تو اس پر مسلط نہ ہو گا اور اگر یہ وہ نہیں ہو تو پھر اسکی قتل کرنے میں تیرا کیا فائدہ ہو سالم کہتے ہیں میں نے ابن عمر کو سنا کہتے تھے کہ بعد اسکے حضرت اور ابی بن کعب انصاری ایک دن اُس خلیستان میں گئے جہاں ابن صیاد تھا جب داخل ہو کر شاخا می نخل میں بچنے لگے تاکہ ابن صیاد سے کچھ سنیں قبل اسکے کہ وہ آپ کو دیکھے ابن صیاد اپنے بستر پر لیٹا تھا ایک کسل اوڑھے اور اندر اسکے کچھ بڑبڑاتا تھا اُسکی مان تے حضرت کو دیکھ لیا کہ آپ کجور کے

ڈالون میں چپتے بچتے چلے آئے ہیں ابن صیاد سے کہا اے صاف یہ نام تھا ابن صیاد کا یہ محمد
 ہیں وہ چپ ہو رہا حضرت نے فرمایا اگر اُسکی مان اُسکو چوڑ دیتی تو وہ کچھ بیان کرتا ابن عمر نے کہا
 حضرت نے لوگوں میں کہڑے ہو کر اللہ پر جس کا وہ اہل ہرٹنا کی پر ذکر دجال کا فرمایا اور کہا
 میں تمکو اُس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی نہیں ہو جس نے اپنی قوم کو اُس سے ڈرایا ہو
 نوح بھی اپنی قوم کو اُس سے ڈرا چکے ہیں لیکن میں تم سے ایسی بات اُسکے حق میں کہتا ہوں
 جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کی جان لو کہ وہ کاٹا ہو اور اللہ کا نام نہیں **ف**تحقیق
 یہ ہے کہ ابن صیاد دجال موعود نہیں تھا بلکہ ایک کاہن وضع تھا بعض نے کہا مسلمان ہو گیا
 تھا اور بعض نے کہا نہیں واللہ اعلم **س** جابر کہتے ہیں حضرت جب جنب ہوتے اپنے سر پر
 تین لوٹے پانی کے بہاتے حسن بن محمد نے کہا میرے بال اس سے زیادہ تر ہیں جابر نے
 اپنا ہاتھ زانو پر حسن کے مارا اور کہا اے بیٹے حضرت کے موئی میرے سے بالوں سے اکثر و اطیب

باب مکر وہی کہ آپ بیٹھے اور لوگ کہڑے رہیں

۱۔ جابر کہتے ہیں حضرت گھوڑے پر سے مدینہ میں ایک شاخ نخل پر گر پڑے آپکا پاؤں چل
 گیا ہم آپ کی عیادت مشربہ عائشہ میں کرتے تھے جب آپ کے پاس آئے آپ بیٹھ کر نماز
 پڑھتے تھے ہم نے کہڑے ہو کر پڑھی پھر دوبارہ پاس آئے آپ نماز فرض بیٹھ کر پڑھ رہے تھے
 ہم نے آپ کے پیچے کہڑے ہو کر پڑھی ہکو اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ جب نماز ہو چکی فرمایا اذ اصلى
 الاہام قاعد ا فصلوا قعودا اذ ا صلى قائما فصلوا قیاماً ولا تقوموا ولا امام قاعد کا
 تفعل قاعدس بعضاً انھم کہا ایک انصار کی لڑکی کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا اُسکا نام
 محمد رکھا انصار نے کہا ہم تیری کنیت رسول خدا کے نام کی رکھنے نہ دینگے ہم راہ میں بیٹھو عت
 کا سوال کرتے تھے فرمایا تم پاس میرے آئے ہو کہ ساعت کا سوال کر دہنے کہا ہاں مندرایا

مَا مِنْ نَفْسٍ مَنُفُوسَةٍ يَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ لَعْنَتِي سَوْرِسَ نَزْدَرِينَ گے کہ قیامت قائم ہو جائے گی یعنی اس مدت میں جتنے نفوس اس دم موجود ہیں وہ سب فنا ہو جائیں گے ہمز کہا ایک غلام انصاری کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا ہوا اسکا نام محمد رکھا ہوا انصار کہتے ہیں ہم تکبو اس کنیت رسول خدا سے یاد نہ کریں گے فرمایا احسنت الانصار سموا باسمی ولا تکتوا بکنیتی اس کا ترجمہ پیشتر اس کتاب میں گذر چکا ہے :

باب یہ باب اصل کتاب میں بی ترجمہ الباب ہی

۱۔ جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ حضرت کا گذر بازار میں ہوا بعض عالیہ کی طرف سے آپ آئے اور لوگ آپ کے ہر دو جانب تھے ایک بچہ بڑے گوش پر گذر گیا اس کے کان کو ہاتھ سے پکڑ کر اٹھایا پھر فرمایا تم میں کون اس کو ایک درہم پر لینا چاہتا ہو کہا ہم تو اس کو کچھ بھی دیکر لینا نہیں چاہتے اور ہم اس کو کیا کر سکیے فرمایا تم چاہتے ہو کہ یہ تھکاوٹ لے کر انہیں تین بار اسی طرح اسے یہ فرمایا انہوں نے کہا لا واللہ اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی اس کا لینا عیب تھا کہ وہ بے گوش ہو اور اب تو کیونکر ہو کہ مردار ہو فرمایا واللہ للدنیا اھون علی اللہ من هذا علیکم یعنی دنیا اس سے بھی زیادہ تر خوار ہو نزدیک اللہ کے لفظ حدیث اس کے ہوا اس کے کہتے ہیں اس کو جس کے دو لون کان نہوں ۲ عتی بن ضمیر کہتے ہیں میں نے اپنے باپ کے پاس ایک مرد کو دیکھا جس نے جاہلیت کیسی تعزیت کی میرے باپ نے اس کو گالی دی اور کہنا یہ نکلیا اُن کے یاروں نے اُن کی طرف نگاہ کی کہ تم نے گویا اس کو تنگ کرنا میں ہرگز نہیں بارہ میں کسی سے نہیں ڈرتا میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے من تعوی بعزاء الجاہلیۃ فأعضوه ولا تکتوا اسم یہ حدیث بطریق دیگر بھی عتی سے اسی طرح پر آئی ہے :

باب جب گسی کا پائون سن ہو جائی تو کیا لھی

۱۔ عبد الرحمن بن سعد کہتے ہیں ابن عمر کا پائون سن ہو گیا ایک مرد نے کہا تو اس شخص کو یاد کر جو سب سے زیادہ شجک و دوست ہو کہا یا محمد:

باب یہ باب بے ترجمہ ہے

۱۔ ابو موسیٰ ہرہ حضرت کے ایک باغ میں بانغات مدینہ سے تھے حضرت کے ہاتھ میں ایک چوہہ سیڑھی اُس سے پانی ڈھکی مار رہے تھے میں ایک مرد نے آکر دروازہ کھلوانا چاہا فرمایا کہ کولہ سے اور فردہ سے اُسکو جنت کا میں کیا دیکھا ابوبکر میں نے دروازہ کھول کر خوشخبری جنت کی سنائی پھر ایک اور مرد نے استقلاح کیا فرمایا افح لہ ولبثتہ بالجنتہ دیکھا تو عمر نے میں نے دروازہ کھول دیا اور نوید جنت دی پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا حضرت نے کہا لگائے تھے اُٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ کولہ سے اور نوید جنت سے ہمراہ بیوہ کے جو اُسکو چھپکا یا ہوگا میں کیا دیکھا عثمان میں نے دروازہ کھول دیا اور جو حضرت نے فرمایا تھا اُسکی خبر دی کہنا واللہ المستعان **ف** اس حدیث میں فقط ذکر خلفاء ثلاثہ کا ہو پس پس؛

باب بچوں سے مصافحہ کرنا

۱۔ سلمہ بن وردان کہتے ہیں میں نے انس بن مالک کو دیکھا لوگوں سے مصافحہ کرتے تھے مجھے پوچھا تو کون ہو میں نے کہا میں بنی لیث کا غلام ہوں میرے سر پر ہاتھ پیرا تین بار اور کہا بَارَكَ اللهُ فِیْكَ **ف** اس میں ذکر مسح راس کا ہو نہ مصافحہ کا شاید سلمہ اُسوقت بچے ہونگے جب تو سر پر ہاتھ پیرا؛

باب مصافحہ کا

۱۔ انس بن مالک کہتے ہیں جب اہل یمن آئے حضرت نے کہا اہل یمن آئے ہیں

بہت نرم دل ہیں تمسے سو بہ اول اُن لوگوں کے ہیں جو مصافحہ لائے تھے **ف** مردِ صالح
سے ہاتھ ملانا ہو یہ ایک ہاتھ سے ہوتا ہے یعنی ایک صفحہ کف اسکا اور دوسرا صفحہ کف
اسکا دونوں ہاتھ سوا ثابت نہیں مگر ایک اثر سے ۲ برابر بن عازب نے کہا ہو تمام تحت یہ
ہو کہ تو اپنے بہائی سے مصافحہ کرے :

باب عورت کا بچی کے سر پر ہاتھ پھیرنا

۱۔ ابراہیم بن مرزوق تقفی کہتے ہیں کہ ابن زبیر نے مجھ کو پاس اپنی ماں اسماء بنت ابی بکر کے
بہیجا انکو معاملہ حجاج کی خبر دی اسماء نے مجھے دعادی اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا میں
اسدن و صیف تھا یعنی ایک چوکرا :

باب معاقلہ کا

۱۔ ابن عقیل کو جابر بن عبد اللہ نے خبر دی کہ انکو ایک حدیث ایک مرد صحابی سے پہنچی
جابر کہتے ہیں میں نے ایک اونٹ خریدا اور اُس پر سوار ہو کر ایک ماہ کی راہ گیا یہاں تک کہ شام میں
آیا وہاں عبد اللہ بن انیس تھے انکے پاس کسی کو بھیجا کہ جابر دروازے پر ہو قاصد نے پھر کر کہا
کیا جابر بن عبد اللہ ہیں کہا مان وہ نکل کر بنگلیہ ہوئے میں نے کہا مجھ کو ایک حدیث پہنچی ہو
جو میں نہیں سنی میں نے ڈرا کہ کہیں میں مرجاؤں یا تم مرجاؤ کہا میں نے حضرت سے سنا تھا فرماتے تھے
حشر کر بگا اللہ بندوں کو یا لوگوں کو برہنہ تن بے ختنہ بھیم ہو کہا بھیم کیا کہا انکے ساتھ کوئی شجر
نہوگی اللہ انکو ایسی آواز سے پکارے گا جسکو ہر دور کا آدمی سنے گا میں خیال کرتا ہوں
جس طرح کہ قریب کا آدمی سنے گا وہ ندایہ ہوگی میں ہوں پادشاہ لائق نہیں ہو کسی کو
اہل جنت سے کہ جنت میں جائے اور کوئی شخص اہل میں سے مطالبہ اسکا بابت کسی مظلوم
کے رکھتا ہو اور زمین لائق ہو کسی کو اہل نار میں کہ داخل نہ ہو اور کسی شخص کا اہل جنت

سے کسی منظمیہ کا مطالبہ رکھتا ہو یعنی کہا و کیف ہم تو پاس اللہ کے برہنہ تن تہید ست
آئین گئے کہا حسنات و سیئات لیکر آئینگے؛

باب اپنی دختر کا بوسہ لینا

۱۔ عائشہ نے کہا ما رایت احد اکان اشبه حدیثاً و کلاماً برسول اللہ صلاہ
عن فاطمہ و کانت اذا دخلت علیہ قام الیہا فحجب بہا و قبلہا و اجلسہا فی
مجلسہ و کان اذا دخل علیہا قامت الیہ فاخذت بیدک فحجب و قبلتہ و اجلسہ
فی مجلسہا فدخلت علیہ فی مرضہ الذی توفی فحجب بہا و قبلہا و اجلسہ
لبطلہ پہلے سے ترجمہ گذر چکی ہے اس میں جس طرح دلیل ہے اس پر کہ باپ اپنی جوان بیٹی کا بوسہ
لے غالباً یہ بوسہ پیشانی پر ہوگا اسی طرح اس میں دلیل ہے اس پر کہ بیٹی بھی اپنے باپ
کا بوسہ لے یعنی ماتہ کا؛

باب ماتہ کا بوسہ لینا

۱۔ ابن عمر کہتے ہیں ہم ایک غزوہ میں تھے لوگ یکسو ہو گئے ہم نے کہا ہم حضرت کو کیا منہ
دکھائیں گے حالانکہ ہم بھاگے ہیں اس پر یہ آیت اتری الا متفرقا لقتال ہم نے کہا ہم تو
مدینہ میں نہیں جاتے بلکہ کوئی ندیکے پہنچے گا کہ چلنا چاہے حضرت نماز صبح پڑھ کر نکلے تھے
ہم نے کہا نحن الغرارون فرمایا انتوا العکارون ہم نے حضرت کا ماتہ چوما فرمایا میں تمہارا
گروہ ہوں ۲ عبد الرحمن بن رزین کہتے ہیں ہمارا گدڑ ربذہ میں ہوا ہم سے کہا یہاں سلمہ
بن الاکوع ہیں میں آئنگے پاس گیا میں نے سلام کیا اپنا ماتہ نکال کر کہا کہ میں نے ان دونوں ٹاتھوں
سے حضرت کی بیعت کی ہے پہر اپنا پنچ بتایا وہ ہماری تھا جیسے اونٹ کا پنچ ہم نے اٹھ کر اس کا بوسہ
لیا سلمہ ثابت نے اس سے کہا کیا تم نے حضرت کو اپنے ماتہ سے چھوا ہے کہ ان پہر اس کا بوسہ لیا

باب پانؤن چوٹے کا

۱۔ وازع بن عامر کہتے ہیں ہم آئے ہم سے کہا یہ رسول خدا ہیں ہم انکے ہاتھ پانؤن پکڑ کر چوڑے لگے ۲ صیب کہتے ہیں میں نے علی کو دیکھا عباس کے ہاتھ پانؤن کا بوسہ لیتے تھے ۳

باب کھڑا ہونا مرد کا واسطے مرد کی بطور تعظیم

۱۔ ابو جازر کہتے ہیں معاویہ بکلی عبد اللہ بن عامر و عبد اللہ بن زبیر بیٹے تھے ابن عامر کھڑے ہو گئے ابن الزبیر بیٹے رہے انہیں رزانت زیادہ تھی معاویہ نے کہا حضرت فرماتے تھے من سرہ ان یثقل لہ عباد اللہ قیاماً فلیبتؤن بیتاً من النار یعنی جسکو یہ بات خوش آئے کہ اللہ کے بندے اُسکے لئے کھڑی ہوں وہ اپنا گھر آگ میں بنائے **ف** معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث سے استدلال کیا منع قیام تعظیم پر اور یہ واضح ہو یہ حدیث معاویہ سے رفعاً نزدیک ترمذی و ابو داؤد کے اس لفظ سے آئی ہو من سرہ ان یثقل لہ الرجال قیاماً فلیبتؤن مقعداً من النار مرقات میں کہا ہو مراد تمثال سے یہ ہو کہ واسطے خدمت و تعظیم کے سامنے اُسکے کھڑے ہوں ظاہر یہ ہو کہ وہ واسطے خدمت کے کھڑے ہوتے تھے نہ واسطے تعظیم کے فلا باس بر کما یدل علیہ حدیث سعد اتمیؓ

باب بدو سلام کا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور طول اُنکا ساٹھ گز تھا فرمایا جان انفا را لنگہ پر سلام کر وہ فرشتے بیٹھے تھے اور سن کہ وہ شکو کیا جواب دیتے ہیں کہ وہی تیری تحیت اور تیری قربت کی تحیت ہوگی آدم نے جا کر کہا السلام علیکم اُنہوں نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ لفظ رحمۃ اللہ زیادہ کی سوجو کوئی جنت میں جائیگا وہ آدم کی صورت پر ہوگا ہمیشہ خلق گشتی رہی یہاں تک کہ اب تک گشتی جاتی ہو ۲

باب افشاء السلام کا

۱۔ براہ راستے رفعا کہا ہوا افشاء السلام تسلموا یعنی سلام پہلاؤ کہ تم خود سلامت رہو ۲
حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہوا داخل نہو گے تم جنت میں یہاں تک کہ ایمان لاؤ اور ایمان
نہ لاؤ گے یہاں تک کہ آپس میں دوستدار ہو کیا نہ بتاؤں میں تم کو وہ چیز جس سے تم باہم دوست
ہو جاؤ گے ایمان انہی رسول خدا فرمایا افشاء السلام بینکم یعنی آپس میں سلام پہلاؤ ۳
ابن عمر کا لفظ رفعا یہ ہوا عبد الرحمن و اطعموا الطعام و افشاءوا السلام تدخلوا الجنة

باب ابتداء سلام کا

۱۔ بشیر بن یسار کہتے ہیں کوئی نہ تھا کہ آغاز یا شتابی کرے ابن عمر کو ساتھ سلام کے ۲ جابر کہتے
تھے سلام کرے سوار پیادہ پر اور پیادہ چلنے والا بیٹھ پر اور دو چلنے والوں میں جو ابتدا السلام کرے
وہی افضل ہے ۳ ابن عمر نے کہا ہوا کہ اعز منی کو صحبت تھی حضرت کی انکی کچھ سیاق تھیں کہ پڑ بنی عمرو بن
عوف سے آتی تھی وہ بار بار پاس اُسکے گئے کہا میں پاس حضرت کے آیا میرے ہمراہ ابو بکر صدیق
کو بھیجا کہا ہوا جو شخص ملا اُسے سلام کیا ابو بکر نے کہا تو نہیں دیکھتا کہ لوگ تجھ کو ابتداء سلام کرتے
ہیں اُنکو اسکا اجر ملتا ہو تو بھی اُنکو ابتداء سلام کر کہ تجھے بھی اجر ملے ابن عمر نے یہ قصہ اپنا خود
ذکر کیا ۴ ابو ایوب کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہوا حلال نہیں ہے کسی مرد مسلمان کو کہ چوڑے اُڑ
بہائی کو تین دن سے زیادہ پردہ و نون ملین اور اعراض کرے یہ اور وہ اور ہتر اٹھین وہ ہر
جو ابتداء سلام کرے :

باب سلام کی فضیلت

۱۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ایک دکانگر حضرت پر ہوا آپ مجلس میں تھے اور سنے کہا سلام علیکم فرمایا دس نیکیاں
ہیں ایک دوسرا آدمی نکلا اُسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا بیس نیکیاں ہیں ایک

مرد نکلا اُس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرمایا تیس نیکیاں ہیں ایک مرد مجلس سے اُٹھا اُس نے سلام کیا فرمایا کیا جلد ببول گیا یا رہتا رہا تم میں جب کوئی مجلس میں آئے تو سلام کرے اگر بیٹھنا ہو بیٹھے اور جب اُٹھ کر جائے تو سلام کرے پہلا سلام کچھ احمق تردد و دوسرے سلام سے نہیں ہر عمر کہتے ہیں میں ردیف ابو بکر تھا انکا ذکر قوم پر ہوتا وہ کہتے السلام علیکم قوم کی السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہ کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وہ لوگ کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ابو بکر نے کہا آج کے دن لوگ ہم پر زیادت کثیرہ فاضل ہو گئے یہ حدیث دوسرے طریق پر عمر سے اسی طرح آئی ہو ہم عائشہ نے رفقا کا ہر حسد نہیں کیا تمہارا یہود نے کسی شیوہ چننا حسد کیا تمہارا سلام و تائین یرت

باب سلام ایک نام ہی اللہ کے ناموں میں سے

احادیث انس میں رفعا آیا ہے سلام ایک نام ہو اسماء الہی سے اللہ نے اسکو زمین میں رکھا ہے سو تم آپس میں سلام پہلاؤ مسلم ابن مسعود کہتے ہیں لوگ حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے تھے کوئی کہنے والا کہتا السلام علی اللہ جب حضرت نماز پڑھ چکے فرمایا السلام علی اللہ کس نے کہا تھا اللہ تو خود سلام ہے و لکن تم یوں کہو الخیات للہ والصلوات والصلوات والسلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد عبداً ورسولہ کا وہ اسکو اس طرح کہتے تھے جس طرح کوئی تم میں کا قرآن کی سورت سیکتا ہے :

باب حق مسلمان کا مسلمان پر یہی ہے کہ جب اس سے

ملاقات ہو تو اُس پر سلام کرے

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے مسلمان کے حق مسلمان پر پانچ ہیں کہا کیا ہیں کہا جب

تو اُس سے ملے تو اُس پر سلام کر اور جب وہ جھکوا بلانے تو قبول کر اور جب وہ تجھ سے نصیحت چاہے تو اُسکو نصیحت کر اور جب چہنکے اور اللہ کی حمد کرے تو جواب دے اور جب بیمار ہو تو عیادت کر اور جب مر جائے تو اُسکے ساتھ جاؤ۔

باب چلنے والا بیٹھے پر سلام کرے

۱۔ عبدالرحمن بن شبل رفقاً کہتے ہیں سوار سلام کرے پیادہ پر اور پیادہ قاعد پر اور سلام کرین اقل اکثر چہنکے سلام کا جواب دیا وہ اُسکے لئے ہے اور جسے جواب نہ دیا اُسکے لئے کچھ نہیں ہے۔
۲۔ حدیث ابو ہریرہ میں رفقاً آیا ہے سوار سلام کرے چلنے والے پر اور چلنے والا بیٹھے پر اور تھوڑے لوگ بہت لوگوں پر ابن جریر نے کہا مجھے ابو الزبیر نے خبر دی کہ اُنہوں نے جابر کو سنا کہتے تھے دو چلنے والے جب جمع ہوں تو جو اُنہیں سے پہلے سلام کرے وہ افضل ہے۔

باب سلام کرنا سوار کا قاعد پر

۱۔ ابو ہریرہ رفقاً کہتے ہیں سلام کرے راغب ماشی پر اور ماشی قاعد پر اور قلیل کثیر پر فضلاء کا لفظ رفقاً یہ ہے کہ سلام کرے فارس قاعد پر اور قلیل کثیر پر۔

باب سلام کرے ماشی راغب پر

۱۔ جُصَین کہتے ہیں شعبی کو ایک فارس ملا اُسکو ابتداء سلام کی مینے کہا تنہ پہلے اُسکو سلام کیا کہ مینے شریعہ کو دیکھا کہ وہ ماشی تھے اور ابتداء سلام کرتے۔

باب قلیل سلام کرے کثیر پر

۱۔ فضالہ بن عبید نے رفقاً کہا ہے سلام کرے سوار ماشی پر اور ماشی قاعد پر اور قلیل کثیر پر ۲۔ دوسرا لفظ فضالہ کا یہ ہے کہ سلام کرے سوار چلنے والے پر اور چلنے والا کثیر پر اور قلیل کثیر پر۔

باب چوٹا بڑے پر سلام کرے

۱- حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا جو سلام کرے راكب ماشی پر اور ماشی قاعد پر اور قلیل کثیر پر دو اور لفظ ابو ہریرہ کا رخصا یہ ہے سلام کرے صغیر کبیر پر اور ماشی قاعد پر اور قلیل کثیر پر

باب منتہی سلام کا

۱- ابو الزناد کہتے تھے فارجہ کتاب زید پر جب سلام لکھتے کہتے السلام علیک یا امیر المؤمنین ورحمة الله وبرکاته ومغفرته وطیبہ صلاہ

باب سلام کرنا اشارہ سے

۱- ابو قرة خراسانی کہتے ہیں میں نے انس کو دیکھا ہم پر گزر کرتے ہاتھ سے اشارہ کرتے سلام کا اور انکو برص تھا کہا میں نے حسن کو دیکھا کہ زر و خضاب کیا تھا اور کالاعمامہ باندھے تھے اسما کہتی ہیں حضرت نے اپنا ہاتھ طرف عورتوں کے سلام کو جھکا یا ۲ سعد ہمارا ابن عمر کے مع قاسم ابن محمد کے نکلے یہاں تک کہ سرف میں اترے عبداللہ بن زبیر آئے اور اشارہ سے سلام کیا ان دونوں نے جواب دیا سلام عطا بن ابی رباح کہتے ہیں سلف تسلیم بالید کو مکروہ رکھتے تھے یا یوں کہا کہ سلام کرنا ہاتھ سے مکروہ ہے

باب سنے جب سلام کرے

۱- ثابت ابن عبیدہ کہتے ہیں میں اس مجلس میں آیا جس میں ابن عمر تھے انہوں نے کہا جب تو سلام کرے تو سن کہ وہ تمہیں ہر طرف سے اللہ کے مبارک و طیبہ

باب جو نکلا سلام کرنے اور سلام لینے کو

۱- حنفی بن ابی بن کعب پاس ابن عمر کے آئے اور انکے ہمراہ بازار جاتے کہا جب ہم بازار جاتے تو عبداللہ بن عمر گزر کسی سقا اور صاحب بیعہ اور مسکین پر بلکہ کسی شخص پر بھی ہوتا

لکن وہ اُسپر سلام کرتے طفیل نے کہا میں ایک دن پاس ابن عمر کے آیا مجھے اپنے ساتھ
طرف بازار کے لیلے میں کہا تم بازار میں کیا کرو گے اور تم نہ کسی خرید پر کھڑے ہو اور نہ حال سود
سلف کا پوچھو اور نہ کسی شیخ کا ترخ کرو اور نہ کسی مجلس بازار میں بیٹھو سو تم اسی جگہ ہمارے
ساتھ بیٹھو باتیں کریں کہا اے ابابطن ہم واسطے سلام کرنے کے جاتے ہیں اُسپر جو ہلکے ملے
طفیل کا پیت بڑا تھا اسلئے اُنکو ابابطن کہا :

باب تسلیم کرنا جبکہ مجلس میں کیے

۱- حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جب کوئی تم میں کا مجلس میں آئے تو پاس ہے کہ سلام کرے پھر
جب پھرے تب ہی سلام کرے پچھلا سلام کچھ احق تر اگلے سلام سے نہیں ہے ۲ یہ حدیث
بطریق دیگر مثل اسکے ابو ہریرہ سے آئی ہے :

باب سلام کرنا وقت اٹھنے کی مجلس سے

۱- ابو ہریرہ نے فرمایا کہ جب آدمی مجلس میں آئے تو سلام کرے پھر بیٹھ کر اگر اٹھنا چاہے
قبل تفرق مجلس کے تو سلام کرے فان الاولیٰ لیست باحق من الاخریٰ :

باب حق اُس کا جس نے سلام کیا وقت اٹھنے کے

۱- معاویہ بن قرقہ کہتے ہیں مجھ سے میرے باپ نے کہا اے اُسپر کہ من اگر تو ایسی مجلس میں ہو کہ
امید خیر رکھتا ہو اور کوئی حاجت پیش آجائے تو سلام علیکم کہ بیشک تو اُنکا شریک ہو گا اُس
شیء میں جو وہ اُس مجلس میں پائیگے اور نہیں ہو کوئی قوم کہ کسی مجلس میں بیٹھے پروان سے جدا ہو
اور اُن کا ذکر نہیں کیا مگر وہ گویا جدا ہوئے ایک مرد ارگد ہے سے ۲ ابو ہریرہ کہتے تھے جو
کوئی ملے اپنے بھائی کو تو سلام کرے اُسپر ہر اگر در میان اُن دونوں کے کوئی درخت یا دیوار
کی اوٹ آجائے اور پھر سامنا ہو تو پھر اُسپر سلام کرے ۳ انس بن مالک کہتے ہیں کہ حضرت

کے اصحاب مجتمع ہوتے اُنکے سامنے کوئی درخت آجاتا ایک گروہ اُنہیں کا داہنی طرف اور دوسرا
بائیں طرف چلتا پھر جب سامنا ہوتا بعض بعض پر سلام کرتا

باب روغن ملنا مائتہین واسطے مصافحہ کی

۱- ثابت بنانی کہتے ہیں انس صبح کو اپنے مائتہ میں روغن خوشبودار لگاتے واسطے مصافحہ
انھوں کے :

باب سلام کرنا شناخت وغیرہ شناخت پر

۱- ابن عمرو نے کہا ہر ایک مرد نے حضرت سے کہا کہ لو سنا سلام خیر ہر فرمایا کہ لو سنا کمالے
سلام کرے ہر اُس شخص پر جسکو تو پہچانتا ہو اور اُس پر جسکو تو نہیں پہچانتا :

باب اسکا ترجمہ کہ نہیں ہے

۱- ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہیں کہ منع فرمایا ہو حضرت نے اس سے کہ اُفنیہ وصدات یعنی گھر کے
صحیٰ اور استون میں بیٹھیں مسلمانوں نے کہا کہ اسکی استطاعت و طاقت نہیں ہے فرمایا
اگر یہ بات ہو تو تم اسکا حق ادا کرو کہما حق اسکا کیا ہو فرمایا چشم پوشی کرنا مسافر کو راہ بتانا
عاطس کو جواب عطشہ دینا جبکہ وہ اللہ کی حمد کرے اور سلام کا جواب دینا ابو ہریرہ نے
کہا بڑا بخیل لوگوں میں وہ شخص ہو جو سلام میں بخل کرے اور غیون وہ ہو جو جواب سلام
کا نہ دے اور اگر درمیان تیرے اور تیرے بھائی کے کوئی درخت حائل ہو اور تجھے ہسکے
کہ تو اُسکو ابتدا بسلام کرے اور وہ نہ کرے تو تو کر سلام مولا ئی ابن عمر کہتے ہیں ابن عمر
کو جب کوئی سلام کرتا تو اُسکے جواب میں زیادہ کہتے ایک بار میں پاس اُنکے آیا وہ بیٹھے
تھے میں نے کہا السلام علیکم کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہم دو بارہ پاس اُنکے آیا اور کہا
السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیکم کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیکم تیسرے پاس اُنکے گیا میں نے کہا السلام علیکم

درحمتہ اللہ وبرکاتہ کما السلام علیکم درحمتہ اللہ وبرکاتہ وطیب صلواتہ !

باب فاسق پر سلام نہ کرے

۱۔ ابن عمرؓ نے کہا ہو کہ لا تسلموا علی شراب الخمر یعنی شراب پینے والوں پر سلام نہ کرو یہی حکم باقی اسو فسق و فجور کا ہو ۲ حسن نے کہا ہو لیس ینک و بین الفاسق حصة یعنی تیرا اور فاسق کی بچ میں کوئی وجہ رعایت کی نہیں ہے ۳ علی بن عبد اللہ اسبرنج کو مکروہ رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ تم سلام نہ کرو اس پر جو یہہ کیل کیلنا ہو یہہ ایک فوج پر جوئے کی فوج یہی حکم ہے سارے لوگوں کو بے اگرچہ مرد و شطرنج و زرد و گنجه و نحو ہا ہوتا ہو تو اس پر سلام نہ کرے

باب ترک کرنا سلام کا متخلق و صاحب معاصی پر

۱۔ علی مرتضیٰ کہتے ہیں حضرت ایک قوم پر گذرے انہیں ایک مرد متخلق بخلوق تھا انکی طرف نگاہ کر کے انہر سلام کیا اور اس مرد کی طرف سے منہ پر لیا اُس نے کہا آپ نے مجھے عرض کیا فرمایا بین عینہ جمرہ یعنی درمیان دو آنکھوں تیری کے ایک چنگاری آگ کی ہر طرف صراح میں کہا ہو خلوق بالفتح بوی خوش تخلیق طلا کردن بوی خوش و زعفران اتہی مراد خلوق سے اس جگہ استعمال ایسے عطر کا ہو جس میں زعفران ہو اور جس سے کپڑے پڑاغ آئے حضرت نے اتنی بات پر اسکو سلام نہ کیا ۲ عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص بن داؤل السہمی عن ابیہ بن جدہ کہتے ہیں کہ ایک مرد پاس حضرت کے آیا اُسکے ہاتھ میں ایک انگشتری سونے کی تھی حضرت نے اُسکی طرف سے منہ پر لیا اُس مرد نے جب کراہیت دیکھی تو جا کر وہ انگوٹھی پہیکدی اور ایک لوہے کی انگوٹھی پہنکر پاس حضرت کے آیا فرمایا یہہ شرہو یہہ زیور ہو اہل نارا کا اُس نے جا کر وہ یہی پہیکدی اور ایک انگوٹھی چاندی کی پہنکر آیا حضرت خاموش رہے ۳ ابو سعید کہتے ہیں ایک مرد طرف سے بحرین کے پاس حضرت کے

آیا اور سلام کیا آپ نے کچھ جواب نہ دیا اُسکے ہاتھ میں ایک سونے کی انگوٹھی تھی اور حریر کا جبہ پہنے ہوئے تھا وہ مردِ غمگین ہو کر چلا گیا اور اپنی بی بی سے شکایت کی اُسنے کہا شاید تیرے جبہ و خاتم کی وجہ سے ایسا کیا ہو تو انکو ہینک کر پہر جا اُسنے ایسا ہی کیا حضرت نے جواب سلام کا دیا اُسنے کہا میں ابھی آپ کے پاس آیا تھا آپ نے مجھے اعتراض کیا فرمایا تیرے ہاتھ میں ایک چنگاری تھی آگ کی کہا تو میں بہت سی چنگاریاں لایا فرمایا ان ماجئت لیس باحد افتام حجة الحرة ولكن یہ متاعِ ہر حیات دنیا کی کہا پھر میں کس خیر کی مہرباؤں منسوب کیا

ہاندی یا پیتل یا لوہا

باب سلام کرنا امیر پر

۱- ابن شہاب کہتے ہیں عمر بن عبد العزیز نے ابوبکر بن سلیمان بن ابی خثمہ سے پوچھا ابوبکرؓ یوں لکھتے تھے من ابی بکر خلیفۃ رسول اللہؐ پھر عمرؓ لکھتے تھے من عمر بن الخطاب خلیفۃ ابی بکر سب سے پہلے امیر المؤمنین کہنے لکھا کہا میری داوی شفا ناما نے مجھے بیان کیا تھا اور وہ منجملہ مہاجراتِ اول کے تھی اور عمر بن خطاب جب بازار میں آتے تو انکے پاس جاتے کہا عمر بن خطاب نے عامل عراقین کو لکھا کہ میرے پاس دو مرد تیز اور شریف بیچ میں اُسنے کچھ حال عراق و اہل عراق کا دریافت کرو نکاح صاحب عراقین نے لبید بن ربیعہ و عدی بن حاتم کو روانہ کیا یہ دونوں مدینہ میں آئے اور اپنی راحلہ کو غار مسجد میں بٹھا لکر اندر مسجد کے گئے وہاں عمرو بن عاص کو پایا اُسنے کہا اے عمرو ہمارے لئے اذن لو امیر المؤمنین عمر پر غم و کد کر پاس عمر کے گئے اور کہا السلام علیک یا امیر المؤمنین عمر نے کہا اے ابن عاص شکوہ یہ نام کس طرح سو جاتا تم اس قول سے آپ کو بری کرو کہا بان لبید بن ربیعہ و عدی بن حاتم آئے ہیں اُنہوں نے مجھے کہا انتہا دن لنا علی امیر المؤمنین

بیٹے کما واللہ تم دونوں نے اس نام میں ٹھیک کام کیا بیشک وہ امیر بنیں اور ہم مومنین میں
 اُس دن سے یہی لقب لکنا جاری ہو گیا ۲ عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ معاویہ پہلی بار
 حج کو آئے اور وہ خلیفہ تھے اُنکے پاس عثمان بن حنیف انصاری آئے اور کہا السلام علیک
 ایہا الامیر ورحمۃ اللہ اہل شام نے اس امر کا انکار کیا اور کہا یہ کون منافق ہے جو تحت
 امیر المومنین میں تصر کرتا ہو عثمان نے اپنے دونوں زانو پر ہو کر کہا امیر المومنین ان لوگوں
 نے مجھ پر اُس بات کا انکار کیا جس سے تم خوب واقف ہو یہ نسبت اُنکے واللہ میں یہی
 تحت ابوبکر و عمر و عثمان کو کی اُن میں سے کسی نے اسکا انکار نہ کیا معاویہ نے اُس شخص
 کو جس نے اہل شام میں سے یہ گفتگو کی تھی کہا ٹھیر جاؤ یہ شخص جو کہتا ہو وہ بات تھی لکن اہل شام
 میں یہ فتنے حادث ہوئے انہوں نے کہا ہمارے سامنے ہمارے خلیفہ کی تحت میں یہ تقصیر
 نکر میں خیال کرتا ہوں تمکو اہل مدینہ کہ تم عامل صدقہ کو ایہا الامیر کہتے ہو معلوم جابر کہتے ہیں
 میں حجاج پر داخل ہوا میں نے اُس پر سلام نہیں کیا **ف** پہلے اندر چکا ہو کہ حضرت نے فاسق کا
 سلام نہ لیا اور یہ عدم تسلیم ہو فاسق پر اس سے ثابت ہوا کہ اگر فاسق کو سلام نہ کرے یا اسکے
 سلام کا جواب نہ دے تو گویا متبع سلف صلحا ہو اور اُس پر کوئی ملامت نہیں ہو کہ تم تمیم بن
 خدیج کہتے ہیں مجھے یاد ہو کہ سب سے اول جس امیر کو فر پر سلام کیا گیا مغیرہ بن شعبہ باب الرحمۃ
 سے باہر نکلے اُنکے پاس ایک مرد کندہ کا آیا یہ زعم کرتے ہیں کہ وہ ابو قرہ کندی تھا اُس نے
 اُس پر سلام کیا اور کہا السلام علیک ایہا الامیر ورحمۃ اللہ السلام علیکم مغیرہ نے اسکو کوفہ
 جانا اُس نے کہا السلام علیکم ایہا الامیر ورحمۃ اللہ السلام علیکم میں انہیں میں کا ہوں یا نہیں
 سماک راوی نے کہا پہر بعد اسکے مغیرہ نے اسکا اقرار کیا

تم جہانکے ہو و اُنکے ہم بھی ہیں

وجہ بیگانگی نہیں معلوم

۵۔ زیاد بن ابیہ نے کہا کہ ہم روایع پر داخل ہوئے وہ انطا بلس پر امیر تھے ایک مرد آیا اُس نے اُن پر سلام کیا کہا السلام علیک (یہاں) امیر روایع نے اُس سے کہا تو اگرچہ سلام کرتا تو میں تیرے سلام کا جواب دیتا لیکن تو نے تو مسلم بن مخلد پر سلام کیا ہے اور مسلمہ صریح امیر تھے کہا تو اُن کے پاس جاوہ تیرے سلام کا جواب دینگے زیاد نے کہا تب سے جب کہیں ہم آتے اور سلام کرتے اور روایع مجلس میں ہوتے تو یوں کہتے السلام علیکم:

باب سلام کرنا سوتے پر

۱۔ مقداد بن اسود کہتے ہیں حضرت رات سے آتے اور اس طرح سلام کرتے کہ سوتا نہ جاگتا اور جاگتا سن لیتا:

باب حیاک اللہ

اشعبی کہتے ہیں عمر نے عدی بن خاتم سے کہا حیاک اللہ من معرفہ:

باب مرجبا کا

۱۔ عائشہ نے کہا فاطمہ آئین وہ حضرت کی چال چلتی تھیں فرمایا مرجبا بابتی پہرا لگوا اپنی داہنی طرف بٹھایا یا بائیں طرف ۲ علی مرتضیٰ نے کہا عمار نے حضرت سے اذن چاہا آپ نے اُنکی آواز پہچانکر کہا مرجبا بالطیب الطیب:

باب سلام کا جواب کیونکر دینا

۱۔ ابن عمر کہتے ہیں ہم پاس حضرت کے سایہ درخت میں بیٹھے تھے درمیان مکہ و مدینہ کے کہ اتنے میں ایک اعرابی بڑا اجلف و اشد لوگون کا آیا کہا السلام علیکم لوگون نے کہا وعلیکم اچڑو نے کہا ابن عباس چپ کوئی سلام کرتا تو کہتے وعلیک ورحمۃ اللہ سم قید نے کہا ایک مرد نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ ۴ ابوذر کہتے ہیں

میں پاس حضرت کے آیا جبکہ آپ نماز سے فارغ ہوئے سب سے پہلے میں ہی نے آپ کو تحیۃ اسلام کی فرمایا وعلیک ورحمۃ اللہ تو کن لوگوں میں سے ہر مینے کہا غفار میں سے ۴ عائشہ کتنی ہیں حضرت نے فرمایا یا عائشہ ہذا جبریل یقرأ علیک السلام میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تری مالا امری تری بذاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ حدیث پہلے بھی گذر چکی ہے اس جگہ قصہ نام مقصود تھا اور اس جگہ جواب سلام مراد ہے ۵ معاویہ بن قرہ نے کہا جو کہ میرے باپ نے مجھ سے کہا اے میرے بیٹے جب گذر کرے تجھ کو فی مرد اور کہے السلام علیکم تو وعلیک مت کہہ تو گویا اسکو نہ مانا خاص کہتا ہو ساتھ اس سلام کے حالانکہ وہ اکیلا نہیں ہے ولکن یون کہہ السلام علیکم

باب سلام کا جواب نہ دینا

۱۔ عبداللہ بن النساہت کہتے ہیں میں نے ابو ذر سے کہا کہ میرا گدے عبدالرحمن بن ام المکرم پر چڑھا تھا میں نے ان پر سلام کیا انہوں نے مجھ کو کچھ جواب نہ دیا کہا اے ابن ابی شہیر اس سے کچھ نقصان نہیں ہو تیرا جواب اُس نے دیا جو اُس سے بہتر ہے وہ ایک فرشتہ ہے جانب میں میں ۲ عبداللہ نے کہا ہو سلام ایک نام ہے اللہ کے ناموں میں سے اللہ نے اسکو زمین میں رکھا ہو تم اس نام کو آپس میں پہلاؤ آدمی جب کسی قوم پر سلام کرتا ہو اور وہ اسکا جواب دیتی ہیں تو اسکو ان پر ایک درجہ فضل ہوتا ہے اسلئے کہ اس نے انکو سلام یاد دلایا اور اگر اسکو کسی نے جواب نہ دیا تو اسکو وہ شخص جواب دیتا ہو جو ان سے بہتر ہو یا کیرہ تر ہو مع حسن بصری کہتے ہیں تسلیم تطوع ہے اور رد فریضہ ہے :

باب بخل کرنے کا سلام میں

۱۔ ابن عمر نے کہا ہو کہ مذہب وہ ہے جو اپنی سوغند میں جوٹ بولے اور بخیل وہ ہے جو

سلام میں نخل کرے اور چور وہ ہو جو نماز پڑھے ۲ ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ آنحضرتؐ مردم وہ ہو جو سلام میں نخل کرے اور اعجاز مردم وہ ہو جو دعائے عاجز ہو؛

باب بچوں پر سلام کرنا

۱۔ انس بن مالک کا گذر اطفال پر ہوا آپؐ سلام کیا اور کہا حضرت انکے ساتھ اسی طرح کیا کرتے تھے ۲ غنیمہ کہتے ہیں میں نے ابن عمرؓ کو دیکھا کہ بچوں پر سلام کرتے تھے خط کتابت میں؛

باب سلام کرنا عورتوں کا مردوں پر

۱۔ ام ثانی کہتی ہیں میں پاس حضرت کے گئی آپؐ نہا رہے تھے میں نے سلام کیا فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے کہا ام ثانی فرمایا مرحبا ۲ حسن نے کہا ہر عورتیں سلام کرتی تھیں مردوں پر؛

باب سلام کرنا عورتوں پر

۱۔ اسماءؓ نے کہا حضرت سیدہ میں گزرے ایک جماعت عورتوں کی بیٹھی تھی ہاتھ سے انکی طرف سلام کیا اور فرمایا ایاکن وکفران المنعین دو بار اسی طرح کہا ایک عورت بولی نعوذ باللہ یا نبی اللہ من کفران نعوذ باللہ فرمایا ان ایک کی تم میں بدت دراز ہوئی ہو پھر اسکو غصہ آتا ہو تو کہتی ہو واللہ میں نے اُس سے ایک ساعت بھی کبھی خیر نہیں دیکھی پھر کفران اللہ کی نعمتوں کا اور یہ ہر کفران منعین کا ۲ اسماءؓ دختر زید کہتی ہیں حضرت کا گذر مجھ پر ہوا میں اپنی ہم عمر لڑکیوں میں تھی پھر سلام کیا اور فرمایا ایاکن وکفران المنعین میں اُن سب میں زیادہ جرأت والی تھی سوال پر میں نے کہا ای رسول خدا کیا ہو کفر منعین کا فرمایا لعل احدا کن تطول اہمتھامن ابوہا ثم یرزقھا اللہ نروجا ویرزقھا منہ ولدا فتغضب الغضبۃ فتکفر فتقول ما رأیت منک خیرا قط اسکا ترجمہ اوپر گذر چکا فقط ذکر ولد زیادہ ہے عورت سے شوہر کتنا ہی سلوک حسن اور معاشرت حسنی کرے جب خفا ہوگی تو سارا احسان بول کر کفران کر گئے ہیں

یہ خاصہ ہے اس نوع فاسد کا اور یہی کفران سبب ہوا کے دوزخ میں جانیکا بکثرت ۴

باب تسلیم خاصہ کا مکروہ ہونا

۱۔ طارق کہتے ہیں ہم پاس عبد اللہ کے بیٹے تھے کہ اتنے میں قد قامت الصلوۃ کی آواز آئی وہ اور ہم ساتھ ان کے کٹرے ہو گئے مسجد میں آئے دیکھا لوگ رکوع میں ہیں مقدم مسجد میں تکبیر لک کر رکوع کیا ہم چلے اور شل ان کے کیا اتنے میں گذر ایک مرد تبرع کا ہوا اُس نے کہا السلام یا ابا عبد الرحمن کہا صدق اللہ وبلغ رسولہ جب ہم نماز پڑھ چکے تو وہ پہرے اور اپنے گھر والوں میں گھس گئے اور ہم اپنی جگہ میں بیٹھے رہے انکا انتظار کرتے تھے کہ وہ باہر نکلیں تھے میں بعض ہمارے نے بعض سے کہا تم میں سے کون اُن سے سوال کر گیا طارق نے کہا میں پوچھ چکا ہوں کیا انہوں نے حضرت سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا ہو میں یدی الساتر تسلیم الخاصة و فشو الجفارة حتی تعین المرأة زوجها علی الفان و قطع الاحمام و فشو القلم و ظهور الشهادة بالزور و کتمان الشهادة الخ یعنی قیامت کے آنے سے پہلے یہ کام ہونگے سلام کرنا خاص شخص پر اور رواج سوداگری کا یہاں تک کہ عورت خاوند کی نگار ہوگی تجارت پر اور تانا توڑنا اور قلم یعنی دفتر کا رواج بڑھنا اور جوئی گواہی کا ظاہر ہونا اور بھی گواہی کا مخفی رکنا ف یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی اب زمان حال میں موجود و مشہود ہے نسأل الله العافیة ۴ ابن عمر کہتے ہیں ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ای الاسلام خیر قال نطمع الطعام و نقر السلام علی من عرفنا و من لم نعرفنا اس حدیث کا ترجمہ گزرجا ہو مقصود اس سے سلام کرنا ہے ہر آشنا و بیگناہ پر:

باب آیت حجاب کیونکر اتری ہے

۱۔ ابن شہاب کہتے ہیں مجھے اس نے کہا کہ جب حضرت مدینہ میں آئے میں دس برس کا تھا

میری مائیں مجھ کو حضرت کی خدمت پر کشتین میں حضرت کی خدمت کرتا دس برس کی عمر سے اور جب حضرت کا انتقال ہوا تو میں بین ہیں کاتھا مجھ کو حال پردہ کا سب لوگوں سے زیادہ معلوم ہوا اور انزل حجاب کا اس طرح ہوا کہ حضرت نے زینب بنت جحش سے بنا کی اور صبح کو دولہ ہوئے اپنے قوم کو بلایا وہ کہا نا کہا کہ باہر نکلے ایک گروہ حضرت کے پاس دیر تک ٹھہرا حضرت کھڑے ہو کر باہر نکلے اور میں بھی باہر آیا تاکہ وہ لوگ باہر جائیں حضرت چلے میں بھی اُنکے ہمراہ چلا یہاں تک کہ حجرہ عائشہ کی چوکت تک آئے پھر گمان کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہونگے حضرت پہرے اور میں بھی ہمراہ آپ کے پہرے یہاں تک کہ زینب پر داخل ہوئے دیکھا کہ وہ لوگ بیٹھے ہیں تب پہرے اور میں بھی ہمراہ آپ کے پہرے اور آستانہ حجرہ عائشہ تک پہنچے اور گمان کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہونگے تب پہرے اور میں بھی آپ کے ساتھ پہرے لوگ چلے گئے تب حضرت نے درمیان میرے اور اپنے پردہ ڈال دیا اور آیت حجاب نازل ہوئی ۛ

باب ذکر عورات ثلاث کا

۱۔ ثعلبہ بن مالک قحطی پاس عبداللہ بن سوید انخی ابن عارضہ بن الحارث کے سوار ہو کر گئے اُنسے سوال عورات ثلاث کا کیا اور وہ اُس پر عمل کرتے تھے کہ تیرا کیا مطلب ہے کہ مائیں ان پر عمل کرنا چاہتا ہوں کہا جب میں اپنے کپڑے دو پہر کو اتار رکھتا ہوں تو کوئی میرے گھر والوں میں سے جو علم کو پہنچا ہو مجھ پر داخل نہیں ہوتا ہو مگر میرے اذن سے مگر یہ کہ میں ہی اُنکو پکاروں یہ اُسکا اذن ہے اور نہ جسوقت کہ فجر ہو اور لوگ شناخت میں آئیں یہاں تک کہ نماز پڑھی جائے اور نہ جبکہ میں نماز عشا پڑھ کر اپنے کپڑے اتار کر سو رہوں

باب کہنا نامرد کا اپنی بی بی کے ساتھ

۱۔ عائشہ کہتی ہیں میں حضرت کے ساتھ جیس کہاتی تھی اتنے میں عمر بچے حضرت نے اُنکو پکارا

انہوں نے بھی کہا یا انکا ہاتھ میری انگلی کو لگ گیا کہا حسّ لو اھاج فیکن ما سرائکن
عین اُسپر آیت حجاب آئی ۲ خود کتھی تھیں میرا اور حضرت کا ہاتھ ایک برتن میں آیا گیا ۛ

باب جب ایسی گھر میں داخل ہو جو آباد نہیں ہے

۱۔ ابن عمر کہتے تھے جب خانہ غیر مسکون میں جائے تو یوں کہے السلام علینا وعلی عباد اللہ
الصالحین ۲ ابن عباس نے کریمہ لاندہ خلوا بیوتا غایہ بیونکم حتی تستأمنوا وتسلموا
علی اھلہا میں کہا ہو کہ اللہ نے اس سے استثناء کیا اور فرمایا لیس علیکم جناح ان
تدخلوا بیوتا غیر مسکونۃ فیہا مناع لکم الی قولہ تلتون ۛ

باب تمہارے ممالیک تمہارے اذن حاصل کریں

۱۔ ابن عمر نے کریمہ لیستأذنکم الذین ملکتم ایمانکم میں کہا ہو کہ یہ آیت واسطے مردوں
کے ہر نہ واسطے عورتوں کے ۛ

باب قول اللہ تعالیٰ واذا بلغ الاطفال منکم بحکم

۱۔ ابن عمر کی بعض اولاد جب بالغ ہو جاتی تو بے اذن کے پاس اُنکے نہ آتی ۛ

باب مان کے پاس اذن لیکر حاضر ہو

۱۔ علقمہ کہتے ہیں ایک مرد پاس عبد اللہ کے آیا کہا کیا میں اپنی مان پر اذن حاصل کروں
کہا تو ہر وقت میں اُسکا دیکھنا دوست نہ کر سکتا ہو گا یعنی اذن لیکر جانا چاہئے ۛ

باب باپ کے پاس اذن سنا جائے

۱۔ موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں میں ہمراہ اپنے باپ کے پاس اپنی مان گئے گیا جب وہ اندر جانے لگی
میں بھی ساتھ ہو لیا میری طرف مڑ کر میرے سینہ میں لیک دھکا دیا جس سے میں اپنے سر میں
کے بل گر پڑا ہر کہا کہ تو بے اذن کے اندر آتا ہے ۛ

باب اپنے باپ ولد پر اذن سہی جائے

۱۔ جابر نے کہا ہوا آدمی اپنے ولد و ماں پر اذن سے جائے اگرچہ اسکی ماں بڑھیا ہو
اسی طرح بہائی بہن باپ پر:

باب بہن ع کے پاس اذن لیکر جائے

۱۔ عطا کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ کیا میں اپنی بہن پر بھی اذن لون کماٹاں میسر
اس سوال کا اعادہ کیا اور کہا دو خواہر میری گو دین بہن میں انکی معونت کرتا ہوں اور
انپر خرچ کرتا ہوں کیا اُنسے اذن مانگوں کماٹاں کیا تو دوست رکھا ہوا کہ تو انکو برہنہ دیکھے پھر
یہ آیت پڑھی یا ایہا الذین امنوا لیستأذنکم الذین ملکتم ایما نکم الی قولہ ثلث عورات
لکم حکم نہیں کیا انکو اذن کا مگر ان میں اوقات میں اور فرمایا واذ بالبع الاطفال منکم العلم
الکلیذ ابن عباس نے کہا اذن واجب ہوا ابن جریج نے کہا یعنی لوگوں پر **ف** استیذان
کا حکم قرآن و حدیث میں بڑے شد و مد سے آیا ہو لکن یہ واجب یا سنت موکہ مثل حکم
منسوخ کے ہو گئی ہو اہل اسلام میں اس حکم کے پابند اب نظر نہیں آتے الا من علم اللہ
تعالیٰ اور جو مفسد ترک سے اس استیذان اور عدم حجاب نسوان کے بموجب احکام سنت و قرآن
عام و شائع ہو گئے ہیں جب تک کوئی شخص عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سا اہل اسلام کا سائس
و امام نہو تب تک مرتفع ہونا ان مفسد و قبائح کا محال نظر آتا ہو:

باب بہائی پر استیذان کرے

۱۔ عبد اللہ نے کہا ہوا آدمی اپنے ماں اور باپ اور بہائی و بہن پر استیذان کرے +

باب اذن چاہتا میں بارہوتا ہے

۱۔ ابو موسیٰ اشعری نے عمر بن خطاب پر استیذان کیا انہوں نے اذن نہ دیا گویا وہ کسی

کام میں مشغول تھے ابو موسیٰ چلے گئے عمر فارغ ہوئے کہا کیا میں نے آواز عبد اللہ بن قیس کی نہیں سنی ہے انکو آنے دو کہا وہ تو چلے گئے تب انکو بلوایا ابو موسیٰ نے کہا ہمکو یہی حکم ہوتا تھا کہا تم اسپر گواہ لاؤ وہ مجلس انصار کی طرف گئے اور اُنسے سوال کیا انہوں نے کہا گواہی دیگا واسطے تیرے اس امر پر مگر اصغر ہمارا ابو سعید خدری تب وہ ابو سعید کو لے گئے عمر نے کہا حضرت کا یہ امر مجھ پر مخفی رہا ہمکو لین دین نے بازاروں کے اس سے غافل رکھا یعنی میں تجارت کو جاتا تھا مجھے اس حکم کی خبر نہ ہوئی :

باب استیذان سوائی سلام کی ہی

۱۔ ابو ہریرہ نے حق میں اُس شخص کے جو سلام سے پہلے اذن چاہتا ہے کہ اسکو اذن دینے جب تک کہ ابتدا یہ سلام نہ کرے ۳۲ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا یہ ہے کہ جب داخل ہوا اور السلام علیکم نہ کہا تو تو کہہ دے کہ شجکو اذن نہیں ہے یہاں تک کہ تو گنجی لائے یعنی سلام کرے :

باب جب بے اذن کے جہانکے تو اسکی آنکھ پھوٹے

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں رقا آیا ہے کہ اگر کوئی مرد تیرے گھر میں جہانکے اور تو اسکو نکری مارے اسکی آنکھ پھوٹ جائے تو تجھ پر کچھ گناہ نہیں ہے **ف** اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ اس صورت میں کوئی قصاص آنکھ پھوڑنے والے پر نہیں آتا ہر یہ جنایت ہر ہر ۳۲ انس کہتے ہیں حضرت کثرے نماز پڑھتے تھے ایک مرد نے آپ کے گھر میں جہانکا آپ نے ایک تیر تر کش میں سے نکال کر اسکی آنکھوں کی طرف سیدھا کیا

باب استیذان اسی نظریے کے لیے ہے

۱۔ اسل بن سعد کہتے ہیں ایک مرد نے سوراخ باب سے جہانکا حضرت ایک مدری سے اپنا سر کھلاتے تھے جب اسکو دیکھا فرمایا اگر میں جانتا کہ تو شجکو دیکھتا ہے تو میں اُس چھری سے

تیری آنکھ کو زخمی کرتا پہر فرمایا اذن تو اسی نظر کے لئے مقرر کیا گیا ہو ۳ انس نے کہا ایک مہر
نے حضرت کی کوٹھری میں درار کی راہ سے جہانکا حضرت نے اُسکی طرف ایک تیرسید کیا اُسنے
اپنا سر باہر نکال لیا :

باب سلام کامرد کامرد پر اندر گھر کے

۱- ابو موسیٰ کہتے ہیں میں عمر پر استیذان کیا تین بار مجھے اذن نہ دیا میں پھر چلا آیا مجھے بلوایا
اور کہا ای عبداللہ تم سخت گدرا ہو گا کہ تم میرے دروازے پر رُکے کھڑے رہو سو تم جان لو
کہ لوگوں کا حال بھی ہو کہ آپس پر کارہنا تیرے دروازے پر سخت گذر تاہو میں نے کہا میں تو تین بار
اذن چاہتا تھا جب مجھ کو اذن نہ ملا تب میں پھر آیا کہا تم نے یہ کس سے سنا ہو میں نے کہا نبی صلیم سے
کہا تم نے حضرت سے سنا جو میں نے نہیں سنا تم اگر اس پر کوئی بینہ میرے نزدیک نہ لاؤ گے تو میں شکوہ کرنا
دونگا میں وہاں سے نکل کر پاس کچھ فرائض کے آیا وہ مسجد میں بیٹھے تھے میں نے اُن سے پوچھا
اُنہوں نے کہا کیا اس میں کوئی شک کر گیا میں نے خبر دی کہ عمر یوں کہتے ہیں تب اُنہوں نے کہا
لا یقوم معک الا اصغرنا اسوقت ابو سعید خدری یا ابو مسعود میرے ہمراہ پاس عم کے
گئے اور کہا کہ ہم ہمراہ حضرت کے باہر نکلے تھے آپ سعد بن عبادہ کے پاس جانا چاہتے تھے یہاں
کہ جب اُنکے پاس آئے سلام کیا آپ کو اذن نہ دیا پہر دوبارہ سلام کیا پہر سہ بارہ جب اذن ملا
تب فرمایا قضیتا ما علینا اور پھر کھڑے ہوئے اتنے میں سعد نے آیا اور کہا ای رسول خدا
قسم ہو اُسکی جسے شکوہ حق سے بھیجا ہو تم نے جتنی بار سلام کیا میں نے سنا اور جواب دیا و لکن میں نے چاہا
کہ آپ بہت سے سلام مجھ پر کریں اور میرے گرد والوں پر تب ابو موسیٰ بولے واللہ میں
امین تھا حضرت کی حدیث پر عمر نے کہا ہاں و لکن میں نے یہ چاہا کہ خوب سا ٹھونک

باب پکارنا آدمی کا اذن ہے

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہر جب بلایا گیا ایک تمہارا اور آیا ہمراہ قاصد کے تو یہہ اذن ہے
 ۲۔ دوسرا لفظ اسکا رنعا یہ ہے کہ سر رسول الرجل الی الرجل اذنہ نعم ابو العلامیہ کہتے ہیں
 میں پاس ابو سعید خدری کے گیا سلام کیا مجھے اذن نہ دیا پر میں نے سلام کیا پر اذن نہ دیا پر
 تیسری بار سلام کیا اور میں نے چلا کر کہا السلام علیک یا اهل الدار تب ہی اذن نہ دیا تب
 میں ایک کنارہ پر کھڑے بیٹھ گیا میرے پاس ایک غلام آیا اور کہا اؤ میں گیا مجھے ابو سعید نے کہا
 سن لے اگر تو زیادہ کرتا تب بھی تجھکو اذن نہ ملتا میں نے اُسے حال پر نمون کا پوچھا جس چیز کا میں نے
 سوال کیا کہا حرام ہر ہاتھک کہ میں نے جہت یعنی مشک کا سوال کیا کہا حرام ہر محمد راوی حدیث
 کہتے ہیں کہ اُسکے سر پر ایک چمڑا لکھا اُسکا منہ بند کر دین :

باب دروازے کے پاس کیونکر کھڑا ہو

۱۔ عبداللہ بن بسر صحابی حضرت کے ہیں وہ کہتے ہیں جب دروازے پر آوے اور اذن لینا
 چاہے تو سامنے نہ کھڑا ہو دائیں بائیں کھڑا ہو اگر اُسکو اذن ملے بہتر ورنہ پہر کر چلا جائے :

باب اذن مانگنے پر اگر یہ کہہ کہ میں آتا ہوں تو کہاں بیٹھے

۱۔ معاویہ بن خدیج نے کہا ہر کہ میں نزدیک عمر بن خطاب کے گیا اذن چاہا مجھے کہا تم اپنی
 جگہ پر سو ہاتھک کہ وہ تمہارے پاس آئیں تب میں دروازے کے قریب بیٹھ گیا وہ باہر
 نکل کر میرے پاس آئے اور پانی منگا کر وضو کیا پر سوزنوں پر مسح کیا میں نے کہا ای امیر المؤمنین
 کیا یہ مسح بول سے کیا ہو کس بول اور غیر بول سے :

باب دروازے کا ٹھونکنا

۱۔ انس بن مالک کہتے ہیں حضرت کے ابواب ناخنوں سے ٹھونکے جاتے تھے :

باب بی اذن کے داخل ہونا

۱۔ صفوان بن امیہ نے کلدہ بن خیل کو پاس حضرت کے فتح میں لبث و جدایا و ضغابین میں
 بیجا۔ ابو عاصم نے کہا یعنی قبل حضرت اعلیٰ و اوی میں تھے کلدہ نے نہ سلام کیا نہ اذن
 مانگا حضرت نے فرمایا پھر جا اور کہہ السلام علیکم کیا میں آؤں و ذلک بعد ما اسلوا
 لکن امیہ نے سماعت اپنی کلدہ سے ذکر نہیں کی ہر ۲ حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے کہ جب نگاہ
 داخل کی تو اب اذن نہیں ہے :

باب جب کہا کیا میں آؤں اور سلام نہ کیا

۱۔ ابو ہریرہ کہتے تھے جب یہ کہا کیا میں داخل ہوں اور سلام نہ کیا تو کہہ کہ تم آج تک کہ
 تو کبھی نہ لائے میں نے کہا کیا سلام کرے کہا ان ایک مرد بنی عامر کا پاس حضرت کے آیا اور
 کہا کیا میں داخل ہوں حضرت نے جاریہ سے فرمایا کہ کل کر کہہ دے کہہ السلام علیکم
 داخل کیونکہ اُس نے اچھی طرح استیذان نہیں کیا اُس مرد نے قبل باہر آنے جاریہ کے
 سن لیا کہا السلام علیکم داخل فرمایا و علیک داخل میں اندر گیا اور میں نے کہا تم کیا چیز
 لائے ہو فرمایا میں نہیں لایا پاس تمہارے مگر خیر لیکر آیا میں تم پاس کہ تم اللہ وحدہ لا شریک لہ کی عبادت
 اور لات و غریبی کی پوجا نہ کرو اور رات دن میں پانچ نمازیں پڑھو اور سال میں ایک ماہ روزہ
 رکھو اور اس گھر کا حج کرو اور اپنے اغنیاء کے مال میں سے کچھ لیکر اپنے فقراء کو دو میں
 کہا کوئی ایسا علم ہی ہو جسکو تم نہیں جانتے ہو فرمایا اللہ بہتر جانتا ہو اور بعضا علم ایسا ہو جسکو
 کوئی نہیں جانتا مگر اللہ پانچ چیزیں ہیں جنکو کوئی سوا اللہ کے نہیں جانتا ہوا ان اللہ عندہ علم
 الساعة وینزل الغیث وعلو ما فی الارحام وعاتدہی نفس ماذا تکسب فداوما
 تدرہی نفس بای ارض تقوت :

باب استیذان طس طرح کرے

۱- ابن عباس نے کہا ہے کہ عمر نے حضرت پر استیذان کیا کہا السلام علی رسول اللہ
السلام علیکم کہا عمر داخل ہوئے

باب کسی نے کہا کون کہا میں ہوں

۱- جابر کہتے ہیں میں پاس حضرت کے آیا در بارہ ایک قرض کے جو میرے باب پر تھا میں نے
دروازہ کھڑکھڑایا فرمایا یہ کون پر میں نے کہا میں ہوں فرمایا میں ہوں میں ہوں گویا اس کہنے
کو مکروہ رکھا ۳ بریدہ نے کہا حضرت مسجد کو گئے اور ابو موسیٰ پڑھ رہے تھے فرمایا یہ کون
ہو میں نے کہا میں ہوں بریدہ جعلت فداک فرمایا قدا عطلی هذا منہا راض منہا لعل لا داؤ

باب اذن چاہنی پر کہا داخل بسلام

۱- عبدالرحمن بن جوعان کہتے ہیں میں ہمراہ ابن عمر کے تھا ایک گروہ والوں پر استیذان کیا
کہا داخل بسلام وہ داخل ہونے سے انہیں رک گئے :

باب نظر کرنا گروہ میں

۱- ابو ہریرہ کا لفظ رفعایہ ہر اذ داخل البصر فلا اذن ۳ مسلم بن نذیر نے کہا ہر کہ ایک
مرد نے خدیفہ پر استیذان کیا اور جہانکا اور کہا میں آؤں خدیفہ نے کہا تیری آنکھ تو داخل
ہو چکی اور تیری است یعنی کون نہیں داخل ہوئی تو کس لئے داخل ہوتا ہو ایک مرد نے کہا
میں اپنی مان پر اذن چاہتا ہوں اگر اذن نہ دے گی تو تو بڑا دیکھے گا ۴ انس بن مالک
کہتے ہیں ایک گنوار گھر پر حضرت کے آیا دروازے کی درار سے آنکھ لگائی حضرت نے تیر
اٹھایا یا کوئی نوکدار لکڑی اور اس گنوار کا قصد کیا تاکہ اس کی آنکھ پہنچے وہ چلے یا فرمایا
اگر تو میرا رہتا تو میں تیری آنکھ پہنچتا ۵ عمر بن خطاب نے کہا ہر من ملاحظہ منہ

قاحت بیت قبل ان یؤذن له فقد فسق یعنی جس نے صحن خانہ کو انگلیہ سے جھانکا اذن سے پہلے تو وہ فاسق ہوا ۵ ثوبان مولای حضرت نے رفعا کہا ہے حلال نہیں ہے کسی مرد مسلمان کو کہ نظر کرے جو بیت کی طرف یعنی اندر گھر کے یہاں تک کہ اذن مانگے اگر اُس نے یہ کیا تو گویا وہ گہرین گھس آیا اور امامت نہ کرے کسی قوم کی پر خاص کرے اپنی جان کو ساتھ دعا کے اُنکو چھوڑ کر یہاں تک کہ نماز پڑھ کر پہرے اور نماز نہ پڑھے اور وہ روکنے والا ہو یعنی بول و براز کا یہاں تک کہ سبک ہو جائے ابو عبد اللہ یعنی بخاری رحمہ اللہ نے کہا ہے صحیح

فاروی فی هذا الباب هذا الحديث انتهى

باب فضیلت اُسکی جو اپنے گہرین سلام کی ساتھ داخل ہوا

۱۔ ابوامامہ نے رفعا کہا ہے تین شخص ہیں سب ضامن ہیں اللہ پر کہ اگر زندہ ہے کفایت کیا جائے اور اگر مر جائے بہشت میں جائے جو شخص داخل ہوا اپنے گہرین سلام کر کے وہ ضامن ہے اللہ پر اور جو بکلا طرف مسجد کے وہ ضامن ہے اللہ پر اور جو نکلا راہ خدا میں وہ ضامن ہے اللہ پر مراد ضامن سے اس جگہ مضمون ہے ۲ جابر کہتے تھے توجیب اپنے اہل پر داخل ہوا پھر سلام کر تھیمہ عند اللہ مبارکۃ طیبۃ البوازی راوی کہتے ہیں میں نے اسکو نہیں دیکھا مگر تاویل قولہ تعالیٰ واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منها اور ڈوہا

باب گہرین داخل ہوئے وقت اگر اللہ کا ذکر نہیں کرتا

تو اس گہرین شیطان شب بسر کرتا ہے

۱۔ جابر نے رفعا سمعنا کہا ہے آدمی جب اپنے گہرین گیا اور وقت داخل ہونے کے اللہ کا ذکر کیا اور وقت کھانے کے تو شیطان کہتا ہے تمہارے لئے خواجگاہ اور طعام شام نہیں ہے اور جب داخل ہوا اور اللہ کا ذکر نہ کیا وقت دخول کے شیطان کہتا ہے تم نے شب باشی

پانی اور جب وقت طعام کے ذکر نہ کیا تو کتا ہر تینے مصیبت و عشاء و نون پائے و
حدیث دلیل ہو اس پر کہ ذکر اللہ دافع تصرف شیاطین ہر چیز سے اور عدم ذکر سے تسلط
اُسکا ہر کام میں انسان کے ہوتا ہو خواب ہو یا طعام یا نحو ہما

باب کس چیز میں استیذان نہ کرے

۱- اعمین خوارزمی کہتے ہیں میں نزدیک انس بن مالک کے آیا وہ اپنی دیلیر پر بیٹھے تھے
انکے ساتھ کوئی نہ تھا میرے صاحب نے اُن پر سلام کیا اور کہا میں اُن انس نے کہا
ادخل هذا مکان لا یستأذن فیہ احد اویہ ایسی جگہ ہو کہ یہاں کوئی اذن نہیں
لیتا ہو پھر ہمارے سامنے کہا نا لا کر کہا میں نے کہا یا ہر ایک عیسیٰ بنیہ غیرین کا لائے آپ بھی
پیا اور ہکو بھی بلایا

باب اذن مانگنا بازاری و دوکانوں میں

۱- مجاہد نے کہا ابن عمر بیوت سوق پر استیذان نہ کرتے مراد بیوت سے دوکانیں اور کوٹیاں
ہیں تیار کی کہ اُن میں جانے کے لئے حاجت استیذان کی نہیں ہو مطلقاً عطا نے کہا ابغ
بزار کی چتری میں اذن لیکر جاتے:

باب گھوڑے پر کیونکر اذن لے

۱- ابو عبد الملک مولائی ام مسکین دختر عاصم بن عمر بن خطاب کہتے ہیں کہ مجھے میری مولاۃ
نے پاس ابو ہریرہ کے بیجا وہ میرے ہمراہ آئے جب دروازے پر کھڑے ہوئے
کہا اندر آؤ کہ مولاۃ نے کہا اندر نہ آؤ ابابہ ہریرہ میرے پاس ملاقاتی آتے ہیں بعد عشا
کے کیا میں اُن سے بات چیت کروں کہا ہاں کر جب تک کہ تو نے وتر نہیں پڑھا ہو پھر جب تو
وتر پڑھ لے تو بعد وتر کے کوئی بات نہیں ہو

باب ذمی اگر خط میں سلام لکھے تو اُس کا جواب ہے

۱۔ ابو عثمان ہندی کہتے ہیں ابو موسیٰ نے یہ بیان کو لکھا اُس خط میں اُن پر سلام کیا کہا گیا کہ تم اُن پر سلام کرتے ہو اور وہ کاؤہین کہا اُس نے مجھے لکھا تھا اور مجھ پر سلام کیا تھا میں نے اُس کا جواب دیا ہے :

باب اہل ذمہ سے ابتداء سلام نہ کری

۱۔ ابو بصرہ غفاری رفعاً کہتے ہیں کہ میں کل یہود کے پاس سوار ہو کر جاؤنگا تم اُن سے ابتدا یہ سلام نہ کرنا جب وہ تم پر سلام کریں تو تم وعلیکم کہنا یہ حدیث دوسرے طریق سے بھی سماعاً آئی ہے حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہوا اہل کتاب کو ابتدا یہ سلام نہ کرو اور انکو مضطر کرو طرف اضیق طریق کے :

باب ذمی پر اشارے سے سلام کرنا

۱۔ علقمہ نے کہا عبد اللہ نے دبا قین پر اشارے سے سلام کیا اُس کہتے ہیں ایک یہودی کا گذر حضرت پر ہوا اُس نے کہا السلام علیکم آپ کے اصحاب نے سلام کا جواب دیا اُس نے کہا السلام علیکم اُس یہودی کو پکڑا اُس نے اقرار کیا فرمایا اسکے جواب میں وہی کہو جو اس نے کہا ہے :

باب اہل ذمہ پر کس طرح رد کریے

۱۔ ابن عمر رفعاً کہتے ہیں کہ جب کوئی یہود تم پر سلام کرے تو وہ السلام علیک کہنا ہو تم وعلیکم کہو ابن عباس نے کہا جواب دو سلام کا یہودی ہو یا نصرانی یا مجوسی یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاذْهَبْ بِمُحَمَّدٍ فِيْهِ رِجْوَانٌ لِّمَنْ هُوَ اَوْسَدُ وَهُوَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو عام کر لیا ہوا اہل اسلام و اہل کتاب سے :

باب سلام کرنا ایسی مجلس چہیں میں مسلم و مشرک و نون ہوں

۱۔ اسامہ بن زید کہتے ہیں حضرت ایک حمار پر سوار ہوئے اُسپر ایک زین تھا اور قتیفہ خدیجہؓ اسامہ کو اپنی ردیف کیا اپنے چمپے سوار کر لیا سعد بن عبادہ کی عیادت کو گئے تھے آپ کا گدرا ایک مجلس پر ہوا جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول تھا قبل اسکے کہ وہ دشمن خدا اسلام لائے ^{۱۰} اس مجلس میں اخلاط تھے مسلمین و مشرکین اور عبدہ اوثمان کے حضرت نے اُسپر سلام کیا؟

باب اہل کتاب کو کیونکر کہئے

۱۔ ابوسفیان نے ابن عباس کو خبر دی کہ ہر قتل ملک روم نے اُنکو بلایا پھر حضرت کا خط منگوایا جسکو حضرت نے ہمراہ وحیہ کابی کے طرف عظیم بصری کے بھیجا تھا اور اُسنے پاس قتل کے ارسل کیا تھا اُس خط کو پڑھا اُسین یہ لکھا تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ اِلٰی هِرَقْلٍ عَظِیْمِ الرُّومِ سَلامٌ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنِیْ اَدْعُوكَ بِدَعَاِةِ الْاِسْلَامِ اِسْلِمْ تَسْلِمُ تَوْتَاکَ اللّٰهُ اَجْرُکَ مَرَّتَیْنِ فَاَنْ تَوَلَّیْتَ فَاَنْ عَلَیْکَ اَنْتَ اَمْرٌ یَّسِیْرٌ وَّیَا اَهْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمْ اِلٰی تَوَلَّیْتَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مُسْلِمُوْنَ

باب اہل کتاب کا السلام علیکم کہنا

۱۔ جابر کہتے ہیں چند لوگوں نے یہودین سے حضرت پر سلام کیا اور کہا السلام علیک فرمایا وعلیکم عائشہ کو غصہ آیا اور کہاتے نہین سنا کہ انہوں نے کیا کہا کہا ان سنا میں نے اُنکو جو جواب دیا وہ قبول ہوگا اور اُنکا کہنا ہمارے حق میں قبول نہوگا

باب اہل کتاب کو طرف اضیق طریق کی مضطر کرے

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا جو تم مشرکین کو راہ میں ملو تو ان سے ابتدا پر سلام نہ کرو اور اُنکو طرف اضیق طرق کے مضطر کرو

باب ذمی کو گس طرح دُعادیے

۱- عقبہ بن عامر جہنی کا گدرا ایک مرد پر ہوا اُسکی ہدیت مسلمان کیسی ہدیت تھی اُسنے سلام کیا اُنہوں نے جواب دیا وعلیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ غلام نے کہا یہ تو نصرانی ہے عقبہ اُٹھ کر اُسکے پیچھے گئے اور اُسکو پایا اور کہا رحمۃ اللہ وبرکاتہ منین پر ہے لیکن احوال اللہ حیاتک والکونمالک وولدک ابن عباس نے کہا اگر فرعون مجھ سے کہے بَارک اللہ فیک تو میں ہی فیک کون اور فرعون مَرحُکا ہو ہم ابو موسیٰ کہتے ہیں یہود حضرت کے پاس جھینپتے تھے اس امید پر کہ حضرت اُنکو بر حکم اللہ کہیں آپ کہتے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم۔

باب نصرانی پر سلام کرنا اور یہی ماننا نہیں

۱- ابن عمر کا گدرا ایک نصرانی پر ہوا اُسکو سلام کیا اُنکو خبر دی کہ یہ نصرانی ہے جب یہ بات معلوم ہوئی پہر کر آئے اور کہا کہ میرا سلام مجھ پر ہر دے :

باب یون کہنا کہ فلان تم کو سلام کہتا ہے

۱- عائشہ نے کہا کہ حضرت نے اُسنے فرمایا جبریل یقرء علیک السلام کہیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ :

باب کتاب کا جواب دینا

۱- ابن عباس نے کہا ہوائی لاہری بجواب الکتاب حقا کَرَدَ السلام یعنی جیسے سلام کا جواب دینا ضرور ہے اسی طرح خط کا جواب دینا بھی ضرور ہے :

باب خط لکھنا عورتوں کو اور جواب اُنکا

۱- عائشہ بنت طلحہ کہتی ہیں میں نے عائشہ سے کہا اور میں اُنکی گود میں تھی اور لوگ پاس اُنکے ہر شے سے آتے تھے شیوخ میرے پاس نوبت بر نوبت آتے بسبب میرے مکان کے

نزدیک عائشہ کے اور جو ان لوگ مجھ کو ہدیہ بھیجتے اور شہرون سے خط لکھتے میں عائشہ سے کہتی ای حال یہ فلاں شخص کا خط اور تحفہ پر مجھے فرماتین کہ اس کی تو جواب اس کے خط کا دے اور تحفہ کا عوض کر اگر تیرے پاس ثواب نہ ہو یعنی کچھ بدلا کر دے تو میں تجھ کو دون پر وہ مجھ کو دیتین :

باب شروع خط تحریر کیلئے

۱۔ عبد اللہ بن وینار کہتے ہیں کہ ابن عمر نے عبد الملک بن مروان کو خط لکھا اُن سے بیعت کرتے تھے سو اس طرح لکھا بسم الله الرحمن الرحيم لعبد الملك امير المؤمنين من عبد الله بن عمر سلام عليك فاني احمدك الله الذي لا اله الا هو واقراتك بالسمع والطاعة على سنته الله وسنته رسول الله فيما استطعت :

باب اما بعد کا

۱۔ زید بن اسلم کہتے ہیں مجھ کو میرے باپ نے پاس ابن عمر کے بھیجے انکو دیکھا کہتے تھے بسم الله الرحمن الرحيم اما بعد ثم هشام بن عروہ کہتے ہیں میں نے حضرت کے رسائل دیکھے جس کے الفاظ کو کھولا اما بعد تھا :

باب شروع کرنا خطوط کا بسم الله الرحمن الرحيم سے

۱۔ خارجہ بن زید کبراء آل زید بن ثابت سے راوی ہیں کہ زید نے یوں خط لکھا تھا بسم الرحمن الرحيم لعبد الله معاوية امير المؤمنين من زيد بن ثابت سلام عليك امير المؤمنين ورحمة الله فاني احمدك الله الذي لا اله الا هو اما بعد ثم ابوسؤد جبري کہتے ہیں ایک شخص نے حسن سے قراءت بسم الله الرحمن الرحيم کو پوچھا کہ تھک صدور الی غل یعنی یہ آغاز خطوط ہے :

باب خط میں گیس سے شروع کرئیے

۱۔ نافع کہتے ہیں ابن عمر کو کچھ کام تھا معاویہ سے چاہا کہ اُنکے نام خط لکھیں لوگوں نے کہا تم معاویہ کے نام سے شروع کرو یہاں تک لوگ لگے رہے کہ انہوں نے یوں لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم الی معاویہ ۲۔ انس ابن سیرین کہتے ہیں بنی ابن عمر کی طرف سے خط لکھا مجھ سے کہا لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم اے بعدای فلان ۳۔ دوسرا لفظ انس بن سیرین کا یہ ہے کہ ایک شخص نے سامنے ابن عمر کے یوں لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم فلان اُسکو منع کیا اور کہا کہ بسم اللہ یہاں تک لے ہر ہم اس جگہ حدیث خارج بن زید و بارہ خط زید بن ثابت بنام معاویہ پہلے گزرجکی ہر ۵۰ ابوریرہ کہتے ہیں حضرت نے ذکر کیا کہ ایک مرد تھا بنی اسرائیل میں اس حدیث اُسکو اُسکے دوست نے خط لکھا من فلان الی فلان ۴۔ حضرت کے رسائل و کتب بنام ملوک وغیرہ اسی عنوان سے ہوتے تھے اور صحابہ سے الی فلان بن فلان بھی ثابت ہو معلوم ہوا کہ اس امر میں توسیع ہر جس طرح چاہے لکھے اور بدایت بسم اللہ و حمد اسے کرے پھر ابجد لکھ کر مطلب لکھے خطوط میں ذکر کتابت حمد خدا کا آیا ہو لکن تحریر کرنا نعت وغیرہ کا ثابت نہیں ہوتا

باب کیف اصحبت کا

۱۔ محمود بن لبید کہتے ہیں جب دن خندق کے سعد کی رگ اکھل میں زخم آیا اور وہ ثقیل ہو گئے تو اُنکو پاس ایک عورت کے جسکو رفیدہ کہتے تھے نقل مکان کرایا وہ عورت زخیون کی دوا دار کرتی تھی حضرت جب گزر کرتے فرماتے کیف امسبت اور صبح کو کیف اصحبت کہتے و اپنا حال بیان کرتے ۲۔ ابن عباس کہتے ہیں علی بن ابی طالب پاس سے حضرت کے اُس بیماری میں نکلے جس میں حضرت نے وفات پائی لوگوں نے کہا اے ابی حسن حضرت کیسے ہیں کہا اصحبت بحمد اللہ باعنا عباس بن عبدالمطلب نے علی کا ہاتھ پکڑ کر کہا تم نے آپ کو دیکھا

تم واللہ بعد تین کے بندہ عصا ہو گئے اور میں واللہ حضرت کو دیکھتا ہوں کہ غمغریب اس مرض میں وفات پائیں گے یہہ اسلئے کہ میں وجوہ بنی عبد المطلب کو وقت موت کے پہچانتا ہوں تم ہکو پاس حضرت کے لیچلو ہم جا کر دریافت کریں کہ یہہ امر کس میں رہے گا اگر ہم میں رہے تو ہکو معلوم ہو جائے اور اگر ہمارے غیر میں رہے تو ہم حضرت سے اس بارہ میں گفتگو کریں وہ ہکو وصیت کریں علی نے کہا واللہ اگر ہم نے سوال کیا اور حضرت نے ہکو منع کر دیا تو لوگ پہر بعد اسکے کہی ہکو نذیک گئے اور میں واللہ ہرگز یہہ سوال حضرت سے نہیں کرنے کا **ف** عباس رضی اللہ عنہ نے جوابات چاہی تھی وہ اللہ نے بے سوال انکو عطا کی یعنی امر خلافت منحصر قریش میں رہا اور خلافت نسل عباس میں آئی حضرت کی دعا اللہم اجعل الخلافة فی عقبہ کا ظور ہوا اور علی رضی اللہ عنہ نے جو کہ سوال سے پہلو تھی کی اسلئے انکی نسل بھی بحکم الولد سر

لابیہ صینیۃ امارت سے ہمیشہ علیجو رہی

باب آخر کتاب میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کننا

اور یہہ لکنا وکتب فلان ابن فلان لعشر بقین من الشهر

۱۔ ابو الزناد نے یہہ رسالہ خارجہ بن زید اور کبراء آل زید سے اخذ کیا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ معاویہ امیر المومنین من نربدن ثابت سلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا هو ما بعد فانک تسألنی عن میراث المجد والاخوة فذكر الرسالة ونسأل اللہ الہدی والحفظ والتثبت فی امرنا کلمہ و نعوذ باللہ ان نضل او نجهل او نکلف ما لیس لنا بعلوم والسلام علیک امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرۃ وکتب وصیب یوم الخمیس لثنتی عشرۃ بقیت من رمضان سنۃ اثنین واربعین **ف** حسن اتفاق سے آج کہ ۱۷ رمضان سنۃ ہجری

روزِ شنبہ ہی یعنی پہرہ رسالہ جو ماہِ رمضان ۱۳۷۸ء میں لکھا گیا تھا اس جگہ نقل کیا یہ روایت
دلیل ہے اس بات پر کہ خط کو بسملہ و حمد لہ سے آغاز کرنا اور ابا بعد لکھ کر مضمون کو بیان کرنا
پہرہ سلام پر ختم خط کرنا اور نام کا تب کا بقید تاریخ یوم و ماہ و سنہ لکھنا مجملہ آثارِ سلف صلیما ہے

باب کیف انت کا

۱۔ انس بن مالک کہتے ہیں عمر بن خطاب کو ایک شخص نے سلام کیا اُسکو جواب سلام کا
دیکر اُس سے پوچھا کیف انت یعنی تو کس طرح ہو اُس نے کہا احمد الله الیک عمر نے کہا
هذا الذی اردت منك یعنی میری غرض اس سوال سے یہی تھی کہ تو اُس کے جواب
میں اللہ کی حمد کرے :

باب جب کوئی کہی کیف اصحت تو اُس کا جواب کس طرح دے

۱۔ جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں حضرت سے کہا تھا کیف اصحت تو یا بخیر میں قومِ المشہدہ
جنازہ و لم یعودوا عرفیاً یعنی میں صبح کی خیریت سے بہ نسبت اس قوم کے جو نہ کسی
جنازہ پر حاضر ہوئی اور نہ اُسے کسی مریض کی عیادت کی مگر صانع کہتے ہیں میں پاپس
ایک شخص کے اصحاب آنحضرت سے بیٹھا تھا وہ شخص ایک حضرمی اور ضخیم آدمی تھے جب
کوئی اُسے کہتا کیف اصحت یعنی تم کیسے ہو تو وہ کہتے لا شریک باللہ یعنی ہم کسی شے
کو اللہ کا شریک نہیں کرتے ہیں ہم سیف بن وہب نے کہا ابو الطفیل نے مجھ سے پوچھا
کہ انی علیک یعنی تیری کیا عمر ہوئی ہے کہا انا ابن ثلاث وثلثین یعنی میں ۳۳ سالہ ہوں کہا کیا
میں شکوہ و حدیث نہ سناؤں جو میں نے خدیفہ بن الیمان سے سنی ہے ایک مرد محارب خصفہ سے
جسکو عمر بن مصلح کہتے تھے اور اُسکو صحبت تھی اور وہ اُس دن میری عمر کا تھا اور میں تیری عمر
کا تھا آج کے دن ہم پاس خدیفہ کے مسمیٰ میں آئے اور میں آخر قوم میں بیٹھا عمر و چکر سانسے

خدیفہ کے کٹر اہوا اور کہا کیف اصحبت یا کیف امسیت یا عبد اللہ کہا احمد اللہ یعنی
 احمد اللہ کہا یہ کیسی حدیثیں ہیں جو ہکو تمہاری طرف سے پہنچتی ہیں کہا ای عمر و مکو میری طرف سے
 کیا بات پہنچی ہو کہا وہ احادیث جو میں نے نہیں سنی کہا واللہ اگر میں تم سے وہ حدیث بیان کروں
 جو میں سنتا ہوں تو تم اس رات کے اندھیرے تک بھی میرا انتظار نہ کرو لکن ای عمر بن صلیح جب تہ
 قیس کو دیکھے کہ شام پر چڑھائی کی تو پہرا حذر ہوا حذر ہوا اللہ قیس کہ کسی بندہ خدا ایماندار کو
 باقی چھوڑے گا لکن اسکو ڈرائے گا یا قتل کرے گا واللہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ منع
 نہ کریں گے اُس سے ذنب تلے کو کہا تم اپنی قوم کی کیا مدد کرو گے ریحک اللہ کہا
 یہ میری طرف ہی پر بیٹھ گیا

باب بہترین مجالس وہابی جو کشادہ تر ہو

عبدالرحمن بن قزو انصاری کہتے ہیں ابوسعید خدری کو اذن جنازہ کا دیا گیا وہ پیچھے
 رہ گئے یہاں تک کہ جب لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے پھر وہ ہمراہ اسکے آئے قوم نے جب انکو دیکھا
 تو جلد انکے لئے علیحدہ ہوئی اور بعضے کھڑے ہو گئے تاکہ وہ بجائے انکے بیٹھیں کہا میں نہیں بیٹھتا
 میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے خیر المجالس وسیعھا پر کنارہ ہو کر ایک کشادہ جاگین جا بیٹھے

باب استقبال قبلہ کا

۱۔ مقتد پر سفیان کہتے ہیں کہ اکثر نشست ابن عمرؓ اور قبلہ ہوتی تھی نیز بدین عبد اللہ بن قسیط
 نے سجدہ پڑھا بعد طلوع شمس کے پھر سجدہ کیا اور سب لوگوں نے سجدہ کیا مگر ابن عمرؓ نے جب
 سورج نکل آیا عبد اللہ نے اپنی کمر کو لی پھر سجدہ کیا اور کہا تو نے نہیں دیکھا اپنے اصحاب کو
 کہ انہوں نے غیر وقت نماز میں سجدہ کیا

باب جب اٹھ کر پرانی جگہ میں آئے

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں زُفَعَا آیا ہوں جب کھڑا ہوں کوئی تم میں سے اپنی مجلس سے پرہیز کر آئے تو وہ احق ہو ساتھ اُس جگہ کے؛

باب راہ پر بیٹھنا

۱۔ انس کہتے ہیں حضرت ہمارے پاس آئے ہم اطفال تھے ہم کو سلام کیا اور مجھے ایک کام کو بھیجا اور راہ میں بیٹھ کر میری راہ دیکھنے لگے یہاں تک کہ میں پھر کر پاس آپ کے آیا مجھے ام سلیم کے پاس جانے میں دیر ہوئی اُسے مجھے کہا تو کہاں تھا جواب تک نہ آیا میں نے کہا مجھے حضرت نے ایک کام کو بھیجا تھا کیا کام تھا میں نے کہا ایک راز تھا بولی حضرت کے راز کو نگاہ رکھ یعنی کسی سے نہ کہنا؛

باب توسع کرنا مجلس میں

۱۔ ابن عمر نے زُفَعَا کہا ہوں نہ اٹھائے کوئی تم میں کا کسی شخص کو اٹھکی جگہ سے پر آؤں یا نہ بیٹھے و لکن فسحت و وسعت کر یعنی آنے والے کو جگہ دو؛

باب آدمی جہان تک پہنچے وہیں بیٹھ جائے

۱۔ جابر بن سمرہ کہتے ہیں ہم جب پاس حضرت کے جاتے ایک ہمارا جہان تک پہنچتا

باب درمیان دو شخصوں کے تفرقہ نہ ڈالے

۱۔ ابن عمر نے زُفَعَا کہا ہوں کہ حلال نہیں ہو کسی شخص کو کہ تفرقہ ڈالے درمیان دو شخصوں کے مگر ان کے اذن سے **ف** یعنی اگر فقط دو آدمی بیٹھے باتیں کرتے ہوں تو تیسرا شخص انہیں نہ گسے مگر اجازت سے اُن دونوں کے؛

باب قدم بڑھا کر پاس صاحب مجلس طے جانا

۱۔ ابن عباس کہتے ہیں جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے مین اُن میں تھا جو لوگ کہ اُنکو اُٹھا کر گھر تک لائے مجھ سے کہا اے ابن اخی جادیکہ کس نے مجھ کو زخمی کیا ہے اور میرے ساتھ اور کون زخمی ہوا ہے میں گیا اور خبر دینے کو آیا کہ لوگوں سے بہرا تھا میں نے اُنکی گردنوں کا پامال کرنا مکروہ جانا اور میں کم عمر تھا میں بیٹھ گیا اور عمر کی عادت تھی کہ جب کسی شخص کو کسی کلم کے لئے بھیجتے تو اُسکو حکم دیتے کہ واپس کر اُنکو خبر دے عمر کپڑے میں لپٹے تھے کعب آئے اور کہا واللہ اگر امیر المومنین دعا کریں تو اللہ اُنکو باقی رکھے اور اس امت کے لئے اُنکو بلند و بزرگ کرے یہاں تک کہ وہ اس امت کے حق میں کذا و کذا کریں تا اُنکے منافقین کا ذکر کیا کسی کا نام لیا اور کسی کی کنیت لی میں نے کہا جو تم کہتے ہو اللہ اُنکو اُسی درجہ تک پہنچا دے میں نے یہ بات نہیں کہی مگر اسی ارادہ سے کہ اُن تک پہنچ جائے پھر میں شجاعت کر کے کھڑا ہوا اور لوگوں کی گردنیں پامال کرتا ہوا پاس اُنکے سر کے جا بیٹھا اور میں نے کہا تم مجھے ہیجا تھا کہ میں خبر لاؤں اور تمہارے ساتھ تیرہ شخص اور زخمی ہوئے ہیں اور کلیب جراح بھی مصاب ہوا ہے اور وہ وضو کر رہا ہے نزدیک مہر اس کے اور کعب اللہ کی قسم کہا کہ اس طرح کہہ رہے ہیں کہا کعب کو بلاؤ وہ بلائے گئے کہا تم کیا کہتے ہو کہا میں کذا و کذا کہتا ہوں کہا لا واللہ لا ادعو ولكن شفي عثمان لعن الله له يعني مین ہرگز دعا نہ کرو گھا و لکن اگر اللہ نے نہ بخشا تو عمر بد بخت ہوا! شعی کہتے تھے ایک مرد پاس ابن عمرو کے آیا اُنکے پاس قوم کے لوگ بیٹھے تھے وہ گھسنے لگا اُسکو لوگوں نے منع کیا کہا اُسکو چوڑ دو یعنی آنے دو وہ آکر پاس اُنکے بیٹھا اور کہا مجھے خبر دو اُسکی جو تم نے حضرت سے سنا ہو کہا میں نے سنا وہاں سے المسلمون سلم المسلمون من لسان ودين واما جرح من هجر ما نعى الله عنه يعني مسلمان

وہ ہر جسکی زبان و ماتہ سے مسلمان لوگ سلامت و محفوظ رہیں اور مہاجر وہ شخص ہے جس نے اللہ کی منہیات کو چھوڑ دیا ہے یعنی اسلام و ہجرت حقیقی نفس الامر یہ ہے نہ مجرد کلمہ کہنا گھر چھوڑ دینا :

باب اکرم مردم آدمی پر اس کا بخشین ہوتا ہے

۱۔ ابن عباس نے کہا اگرہ الناس علی جلسی ۳ دوسری روایت میں اتنا زیادہ کیا ہواں یتخطأ سرفاب الناس حتی یجلس الی :

باب کیا آدمی سامنے اپنے جلس کے پانوں پہلائی

۱۔ کثیر بن مرہ کہتے ہیں میں دن جمعہ کے مسجد میں گیا عوف بن مالک اجمعی کو حلقہ میں پانوں پہلائے سامنے اپنے بیٹھا دیکھا مجھے دیکھ کر پانوں سمیٹ لئے پر کہا تو نے جانا کہ میں نے کس سبب سے پانوں پہلائے تھے اس لئے کہ کوئی مرد صالح آئے اور بیٹھے :

باب قوم میں بیہ کر تھو کنا

۱۔ عارث بن عمر سہمی نے کہا ہ میں پاس حضرت کے گیا آپ مٹی یا عرفات میں تھے اور لوگ آپ کے ارد گرد تھے اور اعراب چلے آتے تھے جب آپ کا چہرہ دیکھتے کتے یہ چہرہ مبارک ہی میں کہا اے رسول خدا میرے لئے استغفار کیجئے فرمایا اللہم اغفر لنا میں نے پھر کہا میرے لئے استغفار کرو کہا اللہم اغفر لنا میں نے پھر حکم مارا اور کہا استغفر لی فرمایا اللہم اغفر لنا پھر اپنے ماتہ سے تھوک لیکر نفل سے ملدیا اس بات کو مکرہ رکھا کہ کسی شخص پر جو آپ کے گرد تھے وہ تھوک گرے :

باب ذکر مجالس صدقات کا

۱۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے مجالس صدقات سے منع فرمایا لوگوں نے کہا اے رسول خدا

ہمپر اندر ہمارے گردن کے بیٹھنا شاق ہوتا ہے فرمایا اپنا اگر تم باہر بیٹھو تو مجالس کا حق دو
 کما حقہ اُسکا کیا ہے فرمایا ادلال سائل رد اسلام غرض اصرار امر معروف نہی عن المنکر حدیث
 ابو سعید خدری میں رُفعا آیا ہے کہ دو روز ہو تم بیٹھنے سے طرقات میں کہا ای رسول خدا ہم کو
 ہمارے مجالس سے چارہ نہیں ہو وہاں ہم بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں فرمایا جب تم نہیں جانتے
 تو راہ کا حق ادا کرو کما کیا حق ہے فرمایا غرض بصرہ کف اذی امر بالمعروف نہی عن المنکر

یَابِ کَوْثَیْنِ مِیْنِ پَانُونِ لُٹکا کر نینڈ لئی کھول کر بیٹھا

۱۔ ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں ایک دن حضرت ایک باغ میں باغات مدینہ سے گئے اپنی حاجت
 کو اور میں آپ کے پیچھے کھلا جب اندر داخل کے گئے میں دروازے پر بیٹھ گیا اور میں نے کہا آج
 میں حضرت کا دربان بنو گا لکن حضرت نے مجھ کو حکم دیا تھا حاجت جائی ضرور سے فارغ ہو کر
 کونین کے دمانہ پر بیٹھ گئے اور دونوں ہنڈ لیاں کھول کر کونین میں لٹکا دیں ابو بکر آئے
 چاہا کہ اذن لیکر داخل ہوں میں نے کہا کما انت حتی استأذن لک یعنی ٹھہرو میں تمہارے
 لئے اذن لون میں پاس حضرت کے آیا اور میں نے کہا ای رسول خدا ابو بکر آنے کی اجازت
 مانگتے ہیں فرمایا ائذن له وبشره بالجنة یعنی آنے دے اور جنت کی اُس کو بشارت سنا دے
 وہ آئے اور داہنی طرف حضرت کے ہنڈ لیاں کھول کر کونین میں پانوں لٹکائے اور بیٹھے
 پھر عمر آئے میں نے کہا ٹھہرو میں تمہارے لئے حضرت سے اذن لون فرمایا اذن دے اور
 شہدہ جنت سنا وہ بائیں طرف سے حضرت کے آئے اور ہنڈ لیاں کھول کر کونین میں پانوں
 لٹکائے چاہا کہ وہاں پر ہو گیا جگہ نشست کی نہ ہی پھر عثمان آئے میں نے کہا یہاں ٹھہرو میں
 تمہارے لئے اذن لون حضرت نے فرمایا اُسکو اذن دے اور نوید جنت سنا اُسکے ہمراہ
 ایک بلا دے جو اُس کو پہنچے گی وہ اندر آئے ہمراہ اُن لوگوں کے جگہ نشست کی نہ پائی

پھر کرسائے اُنکے لبِ پاہِ بیسے اور پٹلیانِ کھول کر بائونِ کنوئیں میں لٹکائے مین میرا زو
 کرنے لگا کہ میرا بھائی بھی آجائے اور اشد سے دعا کرتا تھا لکن نہ سہا آیا یہاں تک کہ
 اُنہ کھڑے ہوئے ابنِ السبب نے کہا میں اسکی یہ تاویل کی کہ لڑکی قبورِ جمع ہوگی اور عثمان تنہا
 رہیں گے **ف** ترجمہ کے خیال میں بھی یہی تاویل آئی تھی قبل اظہار کے تاویل ابنِ السبب
 پر وجہ اوافق و نعم الاتفاق و لله الحمد ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت ایک گروہ میں نکلے
 نہ وہ مجھ سے بات کرتے تھے اور نہ میں اُن سے کچھ کہتا تھا یہاں تک کہ نبی تین قلع کے بازار میں آئے او
 سخنِ خاندِ فاطمہ میں بیٹھے اور کہا اے لکچہ اے لکچہ کیا یہاں لکچہ ہر کیا یہاں لکچہ ہر فاطمہ نے اُنکو کچہ
 روکا میں نے گمان کیا کہ کچہ پر ہناتی ہوگی یا نہلاتی اتنے میں وہ دوڑنے آئے حضرت نے گلے

لگایا اور پیار کیا یعنی بوسہ لیا اور کہا اللہ حبہ واحب من یحبہ **ف** حدیثِ دلیل
 ہو سعادتِ محبتِ حسین پر یہ دعا حضرت کی انشاء اللہ تعالیٰ ضرور قبول ہوئی ہوگی اللہ تعالیٰ
 برکاتِ اس قبولیت اور آثارِ اس رحمت سے ہر کو بھی حصہ کافی بخشے اور محروم نہ کرے اللہم آمین

باب جب کوئی مجلس میں اسکے لکچہ ہو تو یہ اس جگہ بیٹھے

۱۔ ابنِ عمر کہتے ہیں حضرت نے منع کیا ہو کہ آدمی مجلس میں سے کسی کو اٹھاوے ہر آپ اسی
 جگہ بیٹھے اور ابنِ عمر کی عادت تھی کہ جب نبیؐ اُنکے لئے مجلس میں سے کھڑا ہوتا تو وہ اس جگہ نہ بیٹھے

باب امانت کا

۱۔ ثابت نے کہا انس کہتے ہیں میں نے ایک دن حضرت کی خدمت کی جب میں نے دیکھا کہ اب میں سخت
 کر کے فارغ ہوا میں نے کہا حضرت قبولہ کریں گے میں آپ کے پاس سے باہر نکلا اڑکے کیل رہے
 تھے میں کھڑا ہو کر اُنکو دیکھنے لگا اور اُنکے لعب کی طرف نظر کی اتنے میں حضرت آئے جب اُن
 لڑکوں تک پہنچے اُنکو سلام کیا اور مجھے بلا کر ایک کام کو بھیجا گویا وہ بات میرے مُنہ میں ہے

یہاں تک کہ میں پاس حضرت کے آیا اور اپنی مان کے پاس دیر میں گیا مان نے کہا مجھ کو کس نے روکا
 میں نے کہا مجھے حضرت نے ایک کام کو بھیجا تھا کہا وہ کیا کام تھا میں نے کہا وہ حضرت کا ایک راز ہے
 مان نے کہا احفظ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حضرت کا بہید محفوظ رکھ دینے کسی سے
 خلق میں ذکر اُس کام کا نہیں کیا اگر کسی سے ذکر کرتا تو تجھے کہہ دیتا **ف** حفظ ستر اسی کا نام
 ہو کہ انس نے کام کیا نہ مان سے کہا اور نہ ثابت راوی حدیث سے سیاق سے ظاہر ہے کہ شاید
 مرتے دم تک کسی مخلوق سے بھی نہیں کہا شاعر نے کیا خوب کہا ہے

| | |
|---------------------------|---------------------------|
| و مستخبر عن سر لیلی کتبتہ | یعمی ای عن لیلی بعین یقین |
| یقولون خبرنا فانت امینہا | وما انا ان خبر فہم ما بین |

باب التفات کری تو پورا التفات کریے

۱۔ سعید بن مسیب کہتے ہیں ابو ہریرہ حضرت کی صفت کرتے تھے کہتے تھے حضرت میانہ قد سے
 اور طرن طول کے اقرب سخت سفید رنگ داڑھی کے بال سیاہ بال بہت اچھے آنکھوں کی
 پلکین لنبی

| | |
|-----------------------------------|----------------------------------|
| تہا نہ ہمیں زلفت تو بسیار دراز ست | مژگان تو ہم چون شب بیمار دراز ست |
|-----------------------------------|----------------------------------|

درمیان ہر دو منکب یعنی دوش کے بعد یعنی فاصلہ کشادہ پیشانی پورے قدم سے چلتے پاؤں
 کے تلوؤں میں خلونہ تھا پورے متوجہ ہوتے پوری پشت پیرتے میں آپ کا سا کوئی شخص
 نہ پہلے دیکھا نہ پیچھے

باب کسی کو کسی کام کے لمی بھیجے تو اسکو خبر نہ کریے

۱۔ حید بن اسلم کے باپ کہتے ہیں عمر نے مجھے کہا جب میں مجھ کو کسی شخص کے پاس بھیجوں تو تو اسکو خبر
 نہ کر کہ میں نے کس لئے مجھ کو پاس اس کے بھیجا ہو کیونکہ شیطان اُس کے لئے جھوٹ بنا لیتا ہے

باب کیا یون بھیجے کہ تو کہاں سے آیا ہے

ارلیٹ نے کہا مجاہد اس بات کو مکروہ رکھتے تھے کہ آدمی تیز نگاہ سے طرف اپنے بھائی کے دیکھے یا اُس کے پیچھے نگاہ لگائے جب کہ وہ اُس کے پاس سے اُٹھ کھڑا ہو یا اُس سے یہ پوچھے کہ تو کہاں سے آیا ہو اور کہاں جاتا ہو۔ مالک بن زبید کہتے ہیں ہمارا گذر ابو ذر پر رزہ میں ہوا کہ اُن کا نام کہاں سے آئے ہیں؟ کہا کہ مکہ سے یا بیت عتیق سے کہا یہ تمہارا کام ہی ہے کہ کہاں کہا کوئی تجارت یا بیع ہی ہمراہ اسکے تھی ہم نے کہا نہیں کہاں سے سر سے عمل کرو؟

باب کسی کی بات سُرکان لگانا اور قوم اس سے ناخوش ہو

۱۔ ابن عباس نے رفقا کہا جو جس نے کوئی تصویر بنائی اُسکو تکلیف دی جائیگی کہ اُس میں جان پہونکے اور وہ معذب ہوگا اور جان نہ پہونک سکے گا اور جس نے خواب بنایا اُسکو تکلیف دیگے کہ وہ دو جو میں گرہ لگائے اور معذب ہوگا اور گرہ نہ لگا سکے گا اور جس نے کان رکھا کسی قوم کی بات پر اور قوم اُس سے بھاگتی ہو تو اُسکے کانوں میں سید پلایا جائیگا۔

باب سریر پر جلوس کرنا

۱۔ عویان بن ہبیشم کہتے ہیں میرے باپ پاس معاویہ کے گئے اور میں لڑکا تھا جب اُن پر داخل ہوئے کہ امیر جامرجا اور ایک مرد ادنیٰ ہمراہ سریر یعنی چارپائی پر بیٹھا تھا کہا اوسنے اُسے امیر المومنین یہ کون شخص ہو جسکو تنہے مرجا کہا تھا یہ سید اہل مشرق ہے ہبیشم بن الاسود نے کہا یہ کون صاحب ہیں کہا یہ عبداللہ بن عمرو بن العاص ہیں میں نے کہا ایسا بافلان دجال کہاں سے نکلتے گا کہا میں نے کسی شہر کے لوگ سائل ترعیید سے اور تارک ترقریب کے اہل اہل بلد سے نہیں دیکھے جس میں تو رہتا ہے پھر کہا دجال زمین عراق سے نکلے گا وہ زمین درخت و کجور والی ہے۔ ابوالعالیہ نے کہا میں ہمراہ ابن عباس کے سریر پر بیٹھا ہوں ابو

کہتے ہیں میں پاس ابن عباس کے بیٹھا کرتا تھا وہ مجھ کو اپنے سر پر بٹھا لیتے مجھ سے کہا میرے
 پاس رہ یہاں تک کہ میں مجھ کو ایک حصہ اپنے مال میں سے دو دن میں اُنکے پاس دو ماہ تک رہا
 ۴۴ خالد بن دینار کہتے ہیں میں نے انس بن مالک کو سنا اور وہ ہمراہ حکم امیر بصرہ کے سر پر تھے
 کہ حضرت فرماتے تھے کہ جب گرمی ہو تو نماز سے ٹھنڈا کر اور جب سردی ہو تو نماز سویرے پڑھ
 ۵ انس بن مالک کہتے ہیں میں حضرت پر داخل ہوا آپ ایک سر پر پہنچے جو سن پوست خرما
 سے بنی ہوئی تھی یعنی چار پائی کجور کے بانوں کی آپ کے سر کے نیچے ایک تکیہ تھا چڑے کا جس کے
 اندر چھال کجور کی بہری تھی درمیان آپ کی جلد اور اُس چار پائی کے کوئی کپڑا نہ تھا یعنی بستر
 جیسے شطرنجی یا تو شک یا سوزنی و نحو آپ کے پاس عمر کئے اور روئے فرمایا کیون روئی ہو اے عمر
 کہا والدین نہیں دیا رسول اللہ ﷺ کہ میں جانتا ہوں کہ آپ اکرم ترین انسان پر کسری و قیصر سے
 وہ دونوں دنیا میں جیسی کچھ خرابی کرتے ہیں سو کرتے ہیں اور تم اور رسول خدا جس مرتبہ میں ہو
 سو میں دیکھ رہا ہوں فرمایا اے عمر کیا تو اسپر راضی نہیں ہو کہ اُنکے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے
 آخرت میںے کہا مان اور رسول خدا فرمایا فَاِنَّهٗ کَذٰلِکَ یعنی سوا ایسا ہی ہونا ہوا انشاء اللہ
 ۶ ابور فاعہ عدوی کہتے ہیں میں حضرت تک پہنچا آپ خطبہ پڑھ رہے تھے میں نے کہا اے رسول خدا
 میں ایک مرد غریب یعنی مسافر ہوں دین کا سوال کرتا ہوں نہیں جانتا کہ دین کیا ہے حضرت میری
 طرف متوجہ ہوئے اور خطبہ چھوڑ دیا ایک کرسی لائی گئی میں خیال کرتا ہوں کہ اُنکے پائے
 لوہے کے تھے حمید نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ وہ سیاہ لکڑی کی تھی اُنکو لوہا خیال کیا حضرت
 اسپر بیٹھ گئے اور جو اللہ نے حضرت کو سکھایا تھا وہ مجھے تعلیم کرنے لگے پہر اپنا خطبہ آخر
 تک تمام کیا **ف** یہ دلیل ہے اسپر کہ کرسی پر بیٹھنا درست ہو مثل تخت کے ے موسیٰ بن
 وہقان کہتے ہیں میں نے ابن عمر کو سر پر عروس جیسے کپڑے سے بیٹھا ہوا دیکھا ۸ عمران بن مسلم

کہتے ہیں یعنی انس کو سر پر ایک پائون دوسرے پائون پر رکھے ہوئے دیکھا
ان احادیث سے جلوس سر پر خواہ چار پائی ہو خواہ تخت لکڑی کا یا چمپر کھٹ دلمن کی
اور بیٹنا کرسی پر فعل حضرت و سلف صلوا سے ثابت ہے :

باب جب بیٹنی کہ قوم نیر گوشی کرتی ہو تو ان میں داخل نہ ہو

۱۔ سعید مقبری کہتے ہیں میں ابن عمر پر گذرا اُنکے ساتھ ایک مرد بائیں کرتا میں اُنکے پاس
جا کھڑا ہوا میرے سینے میں ایک سگ مارا اور کہا جب تو دو شخصوں کو بائیں کرتے دیکھے تو
اُنکے پاس مت کھڑا ہو اور نہ اُنکے پاس بیٹھ جبکہ کہ تو اُن سے اذن نہ لے لے بیٹے کہا
اصحک اللہ یا اباعبدالرحمن انکے جوت ان اسمع منکم اخیرا ۳ ابن عباس نے کہا
جس نے کان رکھا کسی قوم کی بات پر اور وہ قوم اُس سے ناخوش ہو تو اُسکے کانوں میں
سیسا پلایا جائیگا اور جسے کوئی خواب بنایا اُسکو یہ تکلیف دینگے کہ وہ دو جو میں گرہ لگائے

باب دو شخص تیسرے کو چوڑ کر سرگوشی نہ کریں

۱۔ حدیث عبداللہ میں فرمایا ہو جب تین ہوں تو دو شخص تیسرے سے الگ ہو کر کان میں بات نہ کریں

باب چار ہوں تو کیا کریں

۱۔ عبداللہ کا لفظ رعایا یہ ہے جب تم تین ہو تو دو تیسرے سے علیحدہ کا اپنی سوسلی نہ کریں کہ اس سے
وہ غمگین ہوتا ہو ۲ ابن عمر سے بھی مثل اسکے مروی ہے اتنا زیادہ آیا ہے کہ کما اگر چار ہوں
فرمایا تو کچھ ضرر نہیں ۳ عبداللہ کا لفظ رعایا یہ ہے سرگوشی نہ کریں دو شخص اور کو چوڑ کر یہاں
کہ مختلط ہوں لوگوں سے کیونکہ اس سے اُس تیسرے کو رنج ہوتا ہے ۴ ابن عمر سے
کہا جب چار ہوں تو پہر کچھ ڈر نہیں ہو

باب جب کوئی شخص یا کسی شخص سے بیٹھی تو اسے اذن لیکر اٹھو

یعنی آمدن یا رات رفتن باجاست :

۱۔ ابو بردہ نے کہا میں پاس عبداللہ بن سلام کے بیٹھا مجھے کہا تو میرے پاس آکر بیٹھا ہو اور ہم اب اٹھا چاہتے ہیں میں نے کہا جب چاہو جاؤ وہ کہہ دے ہو گئے میں انکے پیچھے جا کر دروازہ تک پہنچا آیا :

باب کنارہ آفتاب پر نہ بیٹھی یعنی دہوپ میں

۱۔ قیس کے باپ نے کہا میں آیا اور حضرت خطیب پڑھتے تھے میں دہوپ میں کھڑا ہو گیا حکم دیا کہ سایہ میں آجا میں سایہ میں آگیا :

باب احتیاء کرنا کپڑے میں

۱۔ ابو سعید خدری کہتے ہیں حضرت نے منع فرمایا ہو دو لباس اور دو بیج سے نہی کی ہولادت و منابت سے بیج میں ملاست یہ ہو کہ آدمی کپڑے کو ہاتھ لگا دے منابت یہ ہو کہ دوسرا اسکی طرف کپڑا پھیک دے اور یہی سس و نذبیع ٹھیری بغیر دیکھے ہالے دو لباس میں ایک اشتمال صما ہو صما یہ ہو کہ ایک پلو کپڑے کا ایک کندھے پر ڈالے اور دوسری شئی کہلی رہے اسپر کچھ نہ دو دوسرا لباس احتیاء ہو کپڑے میں اس طرح پر کہ بیٹھا ہو اور شرنگاہ پر کوئی شئی لباس سے نہو یعنی ایسی شئی جس سے شرنگاہ نظر آئے :

باب کسی کو تکیہ دینا

۱۔ ابو الیاس نے ابو قتادہ سے کہا میں تیرے باپ کے ساتھ پاس ابن عمرو کے گیا انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ حضرت کے سلسلے میرے روزے کا ذکر کیا حضرت میرے پاس آئے میں نے آپ کے لئے ایک تکیہ چڑھے جبکہ اندر چال بھری تھی ڈال دیا حضرت زمین پر بیٹھ گئے

تکیہ در میان میرے اور حضرت کے پڑا فرمایا شجکو ہر مہینے میں تین روزے کفایت نہیں کرتی
ہیں میں نے کہا اے رسول خدا فرمایا پانچ میں نے کہا اے رسول خدا فرمایا سات میں نے کہا اے رسول اللہ
فرمایا نو میں نے کہا اے رسول اللہ فرمایا گیارہ میں نے کہا اے رسول اللہ فرمایا کاحصوم فوق صوم
داؤد شطر اللہ صوم یوم و افطار یوم

باب قرصاء کا

۱۔ قیلہ نے کہا میں نے حضرت کو دیکھا بطور قرصاء بیٹھے تھے جب میں نے آپ کو اس نشست میں
متشخص دیکھا تو میں مارے ڈر کے کانپنے لگی **ف** قرصہ کہتے ہیں کسی کے ہاتھ پائون
باندھ دینے کو قرصاء ایک قسم ہے بیٹھنے کی کدافی الطرح؛

باب تربیع یعنی چار زانو ہو کر بیٹھنے کا

۱۔ خطلہ بن خدیج کہتے ہیں میں نے نزدیک حضرت کے آیا میں نے آپ کو متربیع بیٹھا ہوا دیکھا ۲
ابوزریق کہتے ہیں میں نے علی بن عبد اللہ بن عباس کو متربیع بیٹھا ہوا دیکھا ایک پائون دوسرے
پائون پر رکھے تھے یعنی بکری بکری پر محمد عمران بن مسلم نے کہا میں نے انس بن مالک کو دیکھا کہ
اس طرح چار زانو بیٹھتے تھے اور ایک قدم دوسرے پر رکھتے تھے؛

باب احتباء کا

۱۔ سلیم بن جابر نے کہا اے یمن پاس حضرت کے آیا آپ مجھتی تھے ایک چادر میں اور اُسکے پلو
آپ کے دونوں قدم پر تھے میں نے کہا اے حضرت مجھے وصیت فرمائیے فرمایا علیک باقواء اللہ و
لا تحقرن من المعروف شیئاً ولو ان تغرق المستقی من دلوک فی اناءک و تکلم احاک
و وجهک منبسط و ایاک و اسبیل الازرار فانها من الخیلة و لا یحبها اللہ و ان امرأۃ
بشیئ یرعلہ منك فلا تعذرہ بشیئ تعلمه منذ عدیکون و بالہ علیہ و اجرک و لا تشبہن شیئاً

کہا پھر ترے بیٹے کسی دابہ والے انسان کو گالی نہیں دی **ف** مطلب یہ ہے کہ اللہ سے
 ڈر اور کسی نیکی کو کوئی نہ سمجھ اگرچہ کسی کے ڈول میں تو پانی ڈال دے اور کسی بھائی مسلمان سے
 بکشاوہ روی بات کرے اور پا جامہ لٹکانے سے بچ کہ نہ اترا نا ہو اور اللہ کو اترا نا پسند نہیں
 آتا اور اگر کوئی تنگ کو کسی شیئ معلوم کی عار دے تو تو اسکو شیئ معلوم کی عار نہ دے بلکہ چوڑے
 تاکہ اسکا وبال اُسی پر رہے اور کسی شیئ کو گالی نہ دے بُرا نہ کہ ۲ ابو ہریرہ کہتے ہیں نہ دیکھا
 بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کو مگر میری آنکھوں سے آنسو بہے یہ اس لئے کہ ایک دن حضرت
 باہر آئے دیکھو مسجد میں پایا میرا ہاتھ پکڑا میں آپ کے ساتھ چلا مجھے کچھ بات نہ کی یہاں تک
 کہ ہم بازار بنی قینقاع میں آئے آپ وٹان ادھر ادھر پرے اور نظر کی پہر لوٹے اور میں ساتھ
 تھا یہاں تک کہ ہم مسجد میں آئے آپ ہٹ کر مچلتی ہوئے پہر فرمایا لکاح کمان ہو لکاح کو سیر
 پاس بلا لاتے میں حسن دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کی گود میں گر پڑے اور اپنا ہاتھ حضرت
 کی داڑھی میں ڈال دیا حضرت اٹکا دھن کھول کر اپنا دھن اُنکے دھن پر رکھتے پہر فرمایا اللہم
 انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ **ف** بہ ایک نوید فرحت جاوید ہو حق میں دوستدار
 اہل بیت کے کہ محبوب حسن و حسین انشاء اللہ تعالیٰ ہمراہ حسنین کے جنت عدن میں ہوگا بحکم حدیث
 المرء مع من احب وحدیث انت مع من احببت اہل سنت و جماعت کو اس محبت سے حصہ
 کافی حاصل ہو انشاء اللہ تعالیٰ خواجہ و روافض اس نعمت سے محروم ہیں اگرچہ رافضہ اپنے
 زعم میں دعویٰ حب اہل بیت کا کرتے ہیں

باب بیہنا زانویر

۱- انس بن مالک نے کہا ہر حضرت نے اُنکو نماز ظہر کی پڑھائی جب سلام پیرا منبر پر کھڑے
 ہو کر ذکر قیامت کا کیا اور فرمایا قیامت میں امور بزرگ ہونگے جس کسی کو کچھ پوچھنا ہو وہ پوچھی

واللہ تم کسی شے کا سوال مجھ سے نہ کرو گے لکن میں تم کو خبر دوں گا جب تک کہ میں اس جگہ میں ہوں انس کہتے ہیں لوگ خوب روئے جبکہ یہ بات حضرت سے سنی اور حضرت نے کثرت سے یہ کہنا شروع کیا کہ پوچھو عرضی اللہ عنہ اپنے دونوں زانو پر بیٹھ گئے اور کہا رضینا باللہ ربنا و بالاسلام دینا و عجل سر ہو لا جب عمر نے یہ کہنا تب حضرت خاموش ہو گئے پھر حضرت نے فرمایا میں تو قسم ہوں اسکی جسکے ہاتھ میں ہر جان محمد کی مجھ چہنت و نار عرض میں اس دیوار کے سامنے کی گئی اور میں نماز میں تھا سو میں نے مثل آجکے دن کے کوئی دن خیر و شر میں نہیں دیکھا

باب استلقاء کا

۱۔ ابن عیینہ نے کہا میں نے حضرت کو دیکھا چپٹ لیٹے ہوئے ایک پاؤں دو سرے پاؤں پر رکھے ہوئے ۲ مسور کہتے ہیں میں نے عبدالرحمن بن عوف کو دیکھا کہ چپٹ ہیں اور ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر اٹھائے ہوئے ہیں:

باب لیٹنا منہ کے بل

۱۔ ابن طلحہ غفاری کے باپ نے خبر دی کہ وہ اصحاب صفین سے تھے کہا میں مسجد میں سوتا تھا آخر شب میں اتنے میں ایک آنے والا آیا اور میں پیٹ کے بل سوتا تھا مجھ کو پاؤں سے ٹھوکر ماری اور کہا اٹھ یہ لیٹنا ہو جبکہ اللہ دشمن رکنا ہو میں نے اپنا سر اٹھایا دیکھا حضرت میرے سر پر کھڑے ہیں ۲ ابوامامہ نے کہا ہو کہ حضرت ایک مرد مسجد میں گزرے وہ منہ کے بل لیٹا تھا یعنی اوٹا پیٹ طرف زمین کے اور پشت طرف آسمان کے اُسکو پاؤں سے ٹھوکر ماری اور کہا اٹھ نو متصہبہ یعنی یہ سونا دوزخ کا سا ہو:

باب کچنہ لے اور نہ دی ہگر دست استے

۱۔ سالم اپنے باپ سے راوی ہیں کہ حضرت نے فرمایا نہ کہائے کوئی تم میں کا پیو یا کینا تہو

اور نہ پئے اُس سے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پتیا ہر نافع اس حدیث میں آتا اور زیادہ کرتے تھے کہ نہ لے اور نہ دے بائیں ہاتھ سے:

باب جب بیٹھے تو اپنی نعلین کہاں رکھو گئے

۱۔ ابن عباس نے کہا سنت ہے کہ جب آدمی بیٹھے تو اپنی جوتیاں آٹا کر اپنے پہلو کے پاس رکھ لے۔

باب شیطان لکڑی یا اور کوئی شئی لا کر بستر پر ڈال دیتا ہے

۱۔ ابو امامہ کہتے تھے شیطان کسی ایک کے بستر کے پاس تم میں سے آتا ہے بعد اسکے کہ اُس کے اہل بستر کو بچا کر تیار و درست کر دیتے ہیں اور کوئی لکڑی یا تہر یا اور کوئی شئی ڈال دیتا ہے تاکہ اسکو غصہ میں لائے اُسکی اہل پر موجب یہ پائے تو اپنی اہل پر غصہ نہ واسلئے کہ یہ کام

شیطان کا ہے:

باب بے آڑگی سطح پر سونا

۱۔ عبدالرحمن بن علی کے باپ نے رُفھا کہا ہے جو شخص گھر کی پشت پر سویا جھپیر کوئی حجاب نہیں ہو تو بری ہوا اُس سے ذمہ بخاری نے کہا اسکی اسناد میں نظر ہو ۲ علی بن عمارہ کہتے ہیں ابو ایوب انصاری آئے میں اُنکو لیکر مسکن کی چٹ پر گیا اسکا سطح بے حجاب تھا وہ نیچے اتر آئے اور کہا کدت ان ابیت اللیلة ولا ذمة لی یعنی قریب تھا کہ میں شب بسر کروں اور میرے لئے کوئی ذمہ نہ ہو ۳ زبیر نے ایک مرد صحابی سے رُفھا روایت کیا ہے کہ جس نے رات کاٹی اُتجار پر اور وہ گر پڑا اور مر گیا تو اُس سے ذمہ بری ہوا اور جو شخص سوار ہوا دریا میں وقت ارتجاج یعنی تلاطم و اغلام کی ہر ہلاک ہوا تو ذمہ اُس بری ہوا ۴ انجاری مراد چوبہ قف ہو

باب کیا اپنی پانوں لٹکائے جب بیٹھے

۱۔ ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں حضرت ایک باغچہ میں قف چاہہ پر تھے اپنے دونوں پانوں

کنوئین میں لٹکائے بیٹھے تھے:

باب جب کسی کام کو نکلے تو کیا کیے

۱- ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت جب اپنے گھر سے نکلے تو کہتے بسم الله التکلان علی الله

لا حول ولا قوۃ الا باللہ:

باب کیا کوئی آدمی اپنا یا نون سپاسنی اپنی صحاب کے

بڑے اور اچھے روبرو تکیہ لگائے

ارشاد بن عباد عمری کہتے ہیں کہ بعض وفد عبد القیس کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا کہ جب ہم وفد بنکر پاس حضرت کے آنے لگے تو روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب پہنچنے کو ہوئے ہمارے سامنے ایک مرد آیا ایک شتر مادہ پر اسے بہکو سلام کیا ہم نے سلام کا جواب دیا پھر کڑے ہو کر کہا تم کون لوگ ہو ہم نے کہا ہم وفد عبد القیس ہیں کہا مر جا بکرم و اہل تمہیں کو میں ڈپوٹ ہوتا تھا میں آیا ہوں کہ شکوہ فرمہ سناؤں ہم سے حضرت نے کل جانب مشرق دیکھ کر کہا تھا کہ کل طرف یعنی مشرق سے بہترین وفد عرب آئیں گامین رات بہر اسی جستجو میں رہا یہاں تک کہ صبح ہوئی میں نے اپنی سواری کبھی اور تیز چلا جب دن چڑھا اور میں نے قصد رجوع کا کیا تو ہمارے روادا حل کے سر اُونچے ہوئے پہر وہ باگ اپنی سواری کی تھے سر سے پیر کر چلا یہاں تک کہ حضرت کے پاس پہنچا آپ کے گرد آپ کے اصحاب و مہاجرین تھے اُس نے کہا بابی و امی جنت البشیرک بوفد عبد القیس یعنی میں مژدہ وفد مذکور کے آنے کا لایا ہوں کہا اسی عمر تو اُن سے کہاں ملا کہا وہ میرے چچے آئے ہیں لگ بھگ آگئے جب یہ ذکر کیا تو کہا لشرک الله بخیر اور لوگ اپنی حاجی نشست میں تیار ہو بیٹھے اور حضرت بیٹھے تھے اپنی چادر کا دامن نیچے اپنے ہاتھ کے ڈال دیا اور اُس پر میکا لگایا اور اپنے دونوں پاؤں پھیلا دیئے اتنے میں وفد آیا مہاجرین

والنصار انکے آنے سے خوش ہوئے جب انہوں نے حضرت کو اور حضرت کے اصحاب کو دیکھا
اپنی سوار یوں سے مارے خوشی کے کو دھڑے اور تیزی سے متوجہ ہوئے قوم نے انکو جگہ دی
اور حضرت بدستور اپنے حال پر تکیہ لگائے تھے اشج پیچھے رہے انکا نام منذر بن عاذ بن منذر
بن حارث بن نعمان بن زیاد بن عھر تھا اشج نے اپنے اونٹ جمع کئے پہر انکو بٹھالا اور انکا بوجھ
اٹھارا اور اپنا سارا سامان جمع کیا پہر ایک جامہ دان نکال کر لباس سفر اتارا اور حلقہ پہنا پہر ہتھکی
چلی حضرت نے فرمایا تمہارا سردار کون ہے اور کون تمہارا نعیم و صاحب امر ہے سب نے طرف اشج کو اشارہ
کیا فرمایا یہ تمہارا سردار کمان ہے وہ بولے کہ اسکے آباؤ ہمارے سردار تھے جاہلیت میں اور یہ
ہمارا قائد ہے طرف اسلام کے جب اشج آئے چاکر ایک کنارہ پر بیٹھیں جائیں حضرت برابر ہو بیٹھے
اور کہا اس جگہ امی اشج یہ پہلا دن تھا کہ آج کے دن انکا نام اشج ہوا ایک مادہ خر نے جبکہ
وہ وہ سے چڑھائی گئی تھی اپنا سم مار دیا تھا وہ انکے چہرے میں چاند کی طرح تھا حضرت نے انکو
اپنے پاس بٹھایا اور الطاف کیا اور انکی فضیلت انکی قوم پر پہنچائی قوم حضرت کی طرف متوجہ
ہو کر سوال کرنے لگی اور حضرت انکو خبر دیتے تھے یہاں تک کہ آخر بات یہ ہوئی کہ حضرت نے فرمایا
تمہارے ہمراہ تمہارا کچہ زاد و توشہ بھی ہے کہاناں اور جلد سخی شخص اپنے بار کی طرف کھڑا ہوا
اور اپنی اپنی سٹی بہر کر کچھ لائے اور سلسلے حضرت کے ایک نفع یعنی چڑے کے دسترخوان پر
رکھ دی آپ کے روبرو ایک لکڑی تھی دو ذراع سے کم اور ذراع سے زیادہ حضرت اسکو راہین
ساتھ رکھتے اور کتر جڈا کرتے اُس سے طرف اُس دھیر کے اشارہ کیا جو کہ کچھ رکھتا تھا فرمایا تم
اسکا نام تقضوض رکھتے ہو کہاناں کہا اور صر فان بھی اسکا نام ہے کہاناں کہا اور اسکو بنی نبی
کہتے ہو کہاناں فرمایا یہ تمہاری عمدہ کچھ ہے اور خوب پختہ یا نافع ہے تمکو اور بعض شیخ قبیلہ نے
کہا کہ اعظم تر ہے برکت میں اور جب ہمارے یہاں ارزانی ہوتی ہے تو ہم اسکو چارہ اپنے اونٹوں اور گھوڑوں

کا کرتے ہیں لیکن جیہم پہرے اُس وفادار یعنی ایلچی گری سے تو ہماری رغبت اُس ترمین پڑھ گئی اور
ہمیں اُسکے درخت لگائے یہاں تک کہ اُس میں پہل آئے اور ہمیں اُس میں برکت دیکھی پڑ

باب صبح کو کیا کہئے

۱۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت صبح کو یون کہتے اللهم بك اصبحنا وبك امسينا وبك نضيا
وبك نموت واليك النشور اور شام کو یون کہتے اللهم بك امسينا وبك اصبحنا وبك
نضيا وبك نموت واليك المصير ۲ ابن عمر نے کہا ہے حضرت ان کلمات کا کتنا صبح و شام تک
نہ کرتے اللهم انی اسألك العافیة فی الدنیا والاخرة اللهم انی اسألك العفو والعافیة
فی دینی ودنیاى واهلى ومالى اللهم استعور لی وامن ورحمائی اللهم احفظنی من بین
یدی ومن خلفی وعن یمنی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتک من ان اغتال
من تحتی ۳ انس مالک نے رفعا کہا ہے جس نے صبح کو کہا اللهم انا اصبحنا نشهدک ونشهد
حلمة عرشک وملائکتک وجميع خلقک انک انت الله لا اله الا انت وحدک
لا شریک لک وان محلا عبدک ورسولک تو آزاد کر دیتا ہے اور اللہ ربیع اُسکا اُسدن اور جسے
کہا یہ دوبار تو نصف اُسکا آگ سے آزاد کر دیتا ہے اور جسے کہا چار بار تو اُس دن اُس کو
آگ سے آزاد کر دیتا ہے :

باب شام کو کیا کہئے

۱۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں ابو بکر نے کہا اے رسول خدا مجھے وہ شے بتاؤ کہ میں صبح و شام کہا کروں
فرمایا کہ اللهم عالم الغیب والشهادة فاطر السموات والارض کل شیء یفیک اشهد
ان لا اله الا انت اعوذ بک من شر نفسی ومن شر الشیطان وشرکھ تو اسکو صبح و شام
کہہ اور جبکہ تو بستر پر جائے ۲ یہ حدیث دوسری طریق سے بھی اسی طرح پر ابو ہریرہ سے

آئی ہر اتنا زیادہ ہر رب کل شئی وملیکۃ اور فرمایا شر الشیطان وشركہ سم ابو راشد
 جبرانی کہتے ہیں میں پاس ابن عمرو کے آیا میں نے کہا مجھے وہ حدیث سناؤ جو تم نے حضرت سے سنی ہو
 انہوں نے ایک صحیفہ میری طرف ڈال دیا اور کہا یہ خط حضرت نے مجھے لکھا تھا میں نے اُس میں
 نظر کی تو اُس میں یہ تھا کہ ابو بکر نے حضرت سے سوال کیا کہ اے رسول خدا مجھے وہ سکھاؤ
 جو میں صبح وشام کہوں فرمایا اے ابوبکر کہ اللہم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ
 رب کل شئی وملیکۃ اعوذ بک من شر نفسی ومن شر الشیطان وشركہ وان اقرضت علی
 نفسی سوء او اجرہ الی مسلمہ

باب جب بستر پر آئے تو کیا کیے

۱۔ حذیفہ کہتے ہیں حضرت جب سونے کا ارادہ کرتے تو کہتے یا سمدک اللہم اموت واحیا
 اور جب جاگتے تو کہتے الحمد للہ الذی احیا نا بعد امانا والیہ الشور سم انس نے کہا
 حضرت جب اپنے فراش پر آتے کہتے الحمد الذی اطعمنا وسقانا وکفانا وانا کم من
 لا کافی لہ ولا مؤوی سم جابر نے کہا حضرت نہ سوتے جب تک کہ اللہ تنزیل السجدۃ او
 تبارک الذی بیدک المملک نہ پڑہ لیتے ابوالزبیر نے کہا یہ دونوں سورتیں فاضل ہیں ہر سورت
 پر قرآن میں ستر حسنه میں جو کوئی انکو پڑھے گا اُسکے لئے ستر نیکیاں لکھی جائیں گی اور ستر درجے
 بلند ہونگے اور ستر خطائیں مٹیں گی ہم ابو الاحوص کہتے ہیں عبداللہ نے کہا نیند کا آنا وقت
 ذکر کے طرف سے شیطان کے ہر تم چاہو تو تجربہ کرو تم میں جب کوئی اپنی خواجگاہ میں جائے او
 سونا چاہے تو اللہ کا ذکر کرے ۵ حدیث جابر میں آیا ہو کہ حضرت نہ سوتے تھے جب تک کہ
 تبارک والہ تنزیل السجدۃ نہ پڑھتے ۶ ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا جب آدمی کوئی
 تم میں اپنے بستر پر تو داخل ازار کو کہول کر بستر کو جاڑ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اُس نے

اپنے بستر پر کیا چوڑا پیر شق آئین پر لیٹے اور کہے یا اسمک وضعت جنبی فان احتسبت نفسی
 فاحمها وان اسلما فان حفظها بما تحفظ به الصالحین یا عبادک الصالحین کے برابر بن عازب نے
 کہا ہو حضرت جب اپنے بستر پر آتے شق راست پر لیٹتے پڑکتے اللهم وجهت وجهی الیک
 واسلمت نفسی الیک والجانۃ طهری الیک رهبة و رغبة الیک لا منجا ولا ملجأ منك
 الا الیک امننت بکتابک الذی انزلت ونبیّک الذی ارسلت فرمایا جو کوئی ان کلمات
 کو رات میں کمینگا پہرہ جائیگا تو فطرت پر مر گیا ۸ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت جب بستر پر آتی کہتے اللہم
 رب السموات والارض ورب کل شیء فالق الحب والنوی منزل التوراة والانجیل
 والقرآن اعوذ بک من شرخی شرانت اخذ بنا صیئہ انت الاول فلیس قبلاک
 شیء وانت الاخر فلیس بعدک شیء وانت الظاهر فلیس فوقک شیء وانت الباطن
 فلیس دونک شیء اقض عني الدين واغنني من الفقر

باب فضیلت دعا کی وقت خواب کے

۱- برابر بن عازب نے کہا ہو کہ حضرت جب بستر پر آتے جانب راست پر سوتے پڑکتے
 اللهم اسلمت نفسی الیک ووجهت وجهی الیک وفوضت امری الیک والجانۃ
 طهری الیک رهبة و رغبة الیک لا منجا ولا ملجأ منك الا الیک امننت بکتابک
 الذی انزلت ونبیّک الذی ارسلت حضرت نے فرمایا جس نے ان کلمات کو کہا پہرہ مر گیا اسی
 رات کے نیچے تو فطرت پر مر ۱۲ جابر کہتے ہیں جب آدمی اپنے گھر میں آتا ہو یا اپنے بستر پر چلے
 پڑتا ہو تو کتابی کرنا ہو فرشتہ و شیطان فرشتہ کہتا ہو اختصر بخیر شیطان کہتا ہو اختم بشر
 اگر اُس شخص نے اُس کی حمد کی اور ذکر کیا تو شیطان کو بکا دیا اور فرشتہ رات بھر اُس کی حفاظت
 کرتا رہا پہرہ جیگا ہو تو فرشتہ و شیطان اُس کی طرف دوڑتے ہیں اور مثل اول کہتے ہیں

پہر اگر اُسے اللہ کا ذکر کیا اور کہا الحمد للہ الذی نزل الی نفسی بعد موتھا ولم یمتھا فی مائھا
الحمد للہ الذی یمسک السموات والارض ان تزولا ولئن نزلنا ان امسکھا من
احد من بعدہ انہ کان حلیمًا غفورًا الحمد للہ الذی یمسک السماء ان تقع علی الارض
الا باذنہ الی رؤف الرحیم اگر مر جائیگا تو شہید دریگا اور اگر اُٹھے کر نماز پڑھیگا تو فضائل میں پڑھیگا

باب ماتہ رخسار کی نیچے رکھنے

۱۔ برائے کہا ہے حضرت جب چاہتے کہ خواب کریں اپنا ماتہ نیچے رخسار امین کے رکھتے اور کہتے
اللہم قنی عذابک یوم تبعث عبادک ۲۔ یہ حدیث بطریق دیگر بھی برائے مثل اول کے
آئی ہے :

باب اس کا کچھ ترجمہ نہیں ہے

۱۔ حدیث ابن عمرو میں فرمایا ہے دو خصلتیں ہیں جمع نہیں کرتا انکو کوئی مرد مسلمان لکن وہ جنت
میں جائیگا اور وہ دونوں خصال سہل ہیں اور عمل کرنے والے آپ کو کہیں کہا ای رسول خدا
وہ کیا میں فرمایا کہ بیکہ کہ ایک تمہارا پیچھے ہر نماز کے دس بار اور حمد کرے دس بار اور تسبیح کرے
دس بار یہ ایک سو پچاس ہیں زبان پر اور ڈیرہ ہزار ہیں میزان میں میں نے حضرت کو دیکھا کہ انکو
اپنے ماتہ سے گنا اور جب بستر پر آئے تو تسبیح و حمد و بیکہ کرے یہ زبان پر سو ہیں اور ترازو
میں ہزار سو کون تم میں ایسا ہو کہ رات دن میں دو ہزار پانچ سو ثبات کرتا ہو کہا ای رسول خدا
کیونکہ انکا احصا نہیں کر سکے گا فرمایا پاس ایک تمہارے کے شیطان اُسکی نماز میں آتا ہے
اُسکو یاد دلاؤ کہ حاجت کی دلاتا ہو تو وہ اسکو یاد نہیں کرتا :

باب جب بستر پر سی اٹھ کر ہر سو بچ کرے تو اُسکو جہاڑے

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں رفا آیا ہے کہ جب کوئی تم میں سے اپنے بستر پر آئے تو داخل ازار کو

لیکھ فروش کو اُس سے جاڑ دے اور اللہ کا نام لے وہ نہیں جانتا کہ اُس نے اپنے پیچھے کیا چھوڑا اپنے بستر پر چب لیٹنا چاہے تو داہنی جانب پر لیٹے اور کسے سبحانک ربی وضعت جنبی وبک اسرفه ان امسکت نفسی فاغفر لها وان ارسلتها فا حفظها بما تحفظ

بہ عبادك الصالحین :

باب کیا کیے حب رات کو جاگے

۱۔ ربیع بن کعب کہتے ہیں میں نزدیک دروازہ حضرت کے سویا کرتا تھا اور وضو کا پانی آپ کو لا دیتا رات کو آواز سمع اللہ لمن دعا اور آواز الحمد للہ رب العالمین سنتا :

باب رات کو سویا اور ماتہ میں چکناٹی تھی

۱۔ حدیث ابن عباس میں رفعا آیا ہر جو شخص سو رہا اور اُس کے ماتہ میں چکناٹی تھی قبل ماتہ دہونے کے پہر اُس کو کوئی شے نہ پہنچے تو وہ ملامت نہ کرے مگر اپنے جی کو : ۳ ابو ہریرہ کا لفظ فقہائے عرب من یات وید غم فاصابہ شیء فلا یلومن الا نفسه :

باب چراغ گل کرنے کا

۱۔ جابر بن عبد اللہ نے رفعا کہا ہر بندہ دروازے اور صندھ باند ہو مشکون کا اور اوندھا کر دو برتنوں کو اور چھاد و ظروف کو اور بچھا دو چراغ کو بدشک شیطان نہیں کہوتا بندہ دروازے کو اور نہ سر بند مشک کو اور نہ برتن کو اور قولی سفہ یعنی چوٹا لوگوں پر اُن کے گھر جلا دیتا ہر ۳ ابن عباس کہتے ہیں ایک چوٹا آیا اُس نے فتیکہ کو پکڑ کمینہ چوکر سی اُس کے زجر کرنے کو چلی حضرت نے فرمایا جانے دے وہ چوٹا اُس بتی کو لا کر چوکر سی کی چٹائی پر ڈال گیا جس پر وہ بیٹھی تھی وہ اُس سے برابر موضع ایک درہم کے جل گئی حضرت نے فرمایا تم سو کر اپنے چراغ بجھا دیا کرو شیطان اس جیسے کو اس جیسے کام کی راہ بتاتا ہو اور وہ

شکوہ جلا دیا ہو ہم ابو سعید کہتے ہیں ایک رات حضرت جاگے ناگمان چوہے نے تہی چراغ کی
لی اور طرف چہت کے چڑھاتا کہ گھر کو گہرا لون پر جلا دے حضرت نے اُسکو لعنت کی اور اُس کا
قتل کرنا واسطے محمد کے حلال کر دیا

باب سو قی وقت گہری نگر چوڑی سجا

۱۔ حدیث ابن عمر میں فرمایا ہو مت چوڑ و آگ اپنے گہرون میں جس وقت کہ تم سونے لگو م دوسرا
لفظ ابن عمر کا یہ ہو کہ آگ دشمن ہو تم اُس سے بچو ابن عمر اپنے گہرون کی آگ کو جستجو کر کے قبل
سونے کے بجا دیتے ہم تیسرا لفظ ابن عمر کا یہ ہو مت چوڑ و آگ کو اپنے گہرون میں کہ
یہ دشمن ہو ہم ابو موسیٰ کہتے ہیں مدینہ میں ایک گہرا رات کو اپنے اہل پر جل گیا یہ خبر حضرت کو
پہونچی فرمایا آگ تمہاری دشمن ہو تم جب سوؤ تو اُسکو بجا دو ف فی الحال ماہ شعبان
۳۱ ہجری میں خبر آئی کہ شہر سورت واقع گجرات میں ایسی آگ لگی کہ جس سے صد ہا بلکہ ہزار ہا
گہر جل گئے اور مال کثیر کا نقصان ہوا

باب تین لینا باران سے

۱۔ جب پانی برستا ابن عباس کہتے اسے جاریہ نکل چراغ جلا میرے کپڑے لا اور کہتو واللہ
من السماء ماء مبارک کا پہلے اس کتاب میں یہ بات گزر چکی ہو کہ آب جدید باران کو حضرت
اپنا کپڑا اُنہا کر پشت شریف پر لیتے جب وجہ اسکی پوچھی تو فرمایا حدیث عہد پر ہے :

باب کوڑے کا گہر میں لٹکانا

۱۔ ابن عباس نے کہا ہو کہ حضرت نے حکم دیا تھا تعلیق سوط کا گہر میں :

باب رات کو دروازہ بند کرنا

۱۔ حدیث جابر بن عبد اللہ میں فرمایا ہو بچو تم قصہ گوئی سے بعد رات جانے کے کیونکہ کوئی دشمن

کانہیں جانتا کہ اللہ اپنے خلق میں سے کیا بکیر تاہی دروازے بند کرو منہ مشک کا باندھو برتن
کو اوندھا کر دو چراغوں کو بجھا دو ۛ

باب سمیٹنا بچوں کا وقت فوراً عشاء یعنی بعد نماز قسطن

۱- جابر نے رفقاً کہا ہی رو کو اپنے بچوں کو یہاں تک کہ عشا کی تاریکی یا چوٹن اوسکا جاتا رہے کیونکہ وہ

ایک ساعت ہی کہ اُسد شیاطین منتشر ہوتے ہیں

باب تحریش کرنا درمیان بہائم کی

صراح میں کہا ہی تحریش برآغالدین قوم و سگ بریکد یگر بہائم سے مراد چار پائے میں ۱- ابن عمر
نے تحریش بین البہائم کو مکروہ رکھا ہی ف سلف لفظ کراہت کا مضع حرمت میں بولتے تھے

باب بکتے ہو گئی اور گدی کی چلائی کا

۱- جابر بن عبد اللہ نے رفقاً کہا ہی کم بھلو بعد سوچ دو بننے کے یعنی آغاز شب میں اللہ کی
ایک خلق ہی جسکو وہ بکیر تاہی پہر جو کوئی کتے کا ہو نکنا یا گدھے کی آواز سننے وہ اغوذ باللہ
من الشیطان الرجیم کے کیونکہ جو وہ دیکھتے ہیں وہ تم نہیں دیکھتے ہو ۲ دوسرا لفظ اِکافاً
یہ ہے کہ جب تم نلح کلب یا نفاق حمیرات کو سنو تو اللہ سے پناہ مانگو کیونکہ جو وہ دیکھتے ہیں
وہ تم نہیں دیکھتے ہو اور کوڑا بیڑ دو اور اُسپر اللہ کا نام لو کیونکہ شیطان بند دروازے کو
نہیں کھولتا ہی جسپر اللہ کا نام لیا گیا ہی اور گھڑوں کو چُپا دو اور مشکوں کے منہ باندھ دو
اور برتنوں کو اوندھا دو ۳ جابر سے رفقاً کہتے ہیں اَقْلُوا الْخُرُوجَ بَعْدَ هَذَا فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ يَهُنَّمُ فَاذْ
سَمِعْتُمْ نَلْحَ الْكَلْبِ وَتَمَاقِ الْحِمِيرِ فَاسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ترجمہ اسکا گدڑ چکا ہی ۛ

باب مرغ کی آواز سننا

۱- حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہی تم جب آواز مرغ کی رات سے سنو تو اُسے فرشتے کو دیکھا

اللہ سے فضل کا سوال کرو اور جب گدھے کی آوازیں سے سُنو تو اُسے شیطان کو دیکھا

تم اللہ کی پناہ مانگو شیطان سے :

باب برغوث یعنی کیک کو برانہ کو

۱۔ انس بن مالک کہتے ہیں ایک مرد نے برغوث کو لعنت کی پاس حضرت کے فرمایا تو اسکو لعنت نہ کر کہ اسنے ایک نبی کو انبیاء میں سے واسطے نماز کے جگادیا تھا **ف** سراج میں ترجمہ برغوث کا کیک کیا ہو اور نفاش میں لکھا ہو چتر پشہ بعوضہ و برغوث و بن انتی پہر لیسو کی فارسی کیک اور عربی برغوث لکھی ہو اور ڈانس کی فارسی پشہ اور عربی بقہ بتائی ہو :

باب قائلہ کا

صراح میں کہا ہو قائلہ میانہ روزے قبول نہ میروزان فختن اعرنے کہا اکثر کچھ لوگ قریش کے دروہ پر ابن مسعود کے بیٹے تھے جب سایہ پر تادہ کئے اُسکو کڑے ہو جو باقی ہو وہ شیطان کے لئے ہو کہ کسی پر گذر نہ کرتے مگر اُسکو کڑا کر دیتے ایک بار اسی حال میں کسی نے کہا کہ یہ میوئی بنی حساس کا شعر کتا ہو اُسکو بلایا اور کہا تو نے کیا کہا ہو کہا یہ کتا ہو

کھن الشیخ الاسلام للامام ناھیا

ودع سلیمی ان تھجرت عادیا

کہا بس تو نے سچ کہا سچ کا سلم سائب بن زید کہتے ہیں عمر کا گذر ہم پر نیمروز یا قریب نیمروز کے ہوتا تھا وہ کہتے تھے قوموا اقبلوا فاما لبقی الشیطان یعنی اُٹھو سوؤ جو بچا وہ شیطان کے لئے ہو سلم انس نے کہا وہ لوگ جمعہ کی نماز پڑھ کر قبول نہ کرتے تھے ہم انس کہتے ہیں اہل مدینہ کو کوئی شراب جبکہ خمر حرام ہوئی خوشتر تمر و بسر سے نہ تھی میں نزدیک ابو طلحہ کے اصحاب آنحضرت کا ساتھی تھا کہ اتنے میں ایک مرد نکلا اُسنے کہا خمر حرام ہو گئی اُنہوں نے بتی یا حتی تنظر کچنہ کہا کیا کیا ای انس اسکو بہا دے پہر پاس ام سلیم کے قبول کیا یہاں تک کہ مٹدے ہوئے اور نہائے

ام سلمہ نے آنکو خوشیو دار کیا پھر پاس حضرت کے گئی وہاں وہی خبر تھی جو اُس مرد نے کہی تھی آپ
 کہتے ہیں پھر انہوں نے اُسکو نہ چمکا **ف** اس جگہ سے فضیلت و فریت صحابہ کی سائرا
 پر بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ سجا آوری حکم شرع و اتباع رسول میں کس درجہ راسخ و ثابت قدم
 تھے کہ جبراً احاد پر عمل کرتے تھے اور خلع امت کو دیکھو کہ احکام متواترہ صحیحہ ثابۃ محکمہ صریحہ
 غیر متشعبہ پر بھی گونہار بار سنیں اور کوئی لاکھ بار اُن کو یاد دہی کرے عمل نہیں کرتے نہ نئی میں
 نہ امر میں معذرا آپکو مغفور جانتے ہیں اور افاضل امت سمجھتے ہیں یہاں احوال علماء و مشائخ کا
 موازنہ نہ ہو نہ عوام و امرا اہل اسلام کا کہ وہ تو کالانعام ہیں واللہ المستعان :

باب آخر دینِ عینِ سونٹا

۱- خوات بن جبیر نے کہا ہے کہ نوم اول نہا خرق ہو اور واسط نہا خلق اور آخر نہا خلق
ف صراح میں کہا ہے خرق گولی خرق گول شدن انتہی خلق سے مراد عادت ہو مطلب یہ ہے
 کہ اول و آخر و زمین سونٹا ہے و قوفی ہو اور قیلو کہ کرنا خوی انسان ہے :

باب ماوہ کا

۱- میمون بن مہران کہتے ہیں میں نے نافع سے پوچھا کیا ابن عمر دسترخوان پر لوگوں کو بلا تے
 تھے کہا ایک بار کا ایک شتر شکستہ ہو گیا تھا ہم نے اُسکو بخر کیا ہسے کہا شہر کے لوگ جمع کر
 نافع نے کہا اے ابابعد الرحمن کس چیز پر جمع کروں ہمارے پاس تو روٹی نہیں ہے کہما اللہم
 لاک الخی هذا عرق و هذا مرق یا یون کہا مرق و بضع فہن شاء اکل و من شاء و دع یعنی
 یہی گوشت و شوربا ہو یا شوربا و قید جبکا جی چاہے کہا نے جبکا جی چاہے ہوڑ دے :

باب ختنہ کا

۱- حدیث ابو ہریرہ میں رضا آیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام بعد شتاد سال کے قدم میں ختنہ کیا

بخاری نے کہا قدم نام ہے ایک جگہ کا :

باب عورت کی اذام کو پست کرنا

۱۔ عبدالواحد کہتے ہیں جیسے ایک بڑھیا نے اہل کو ذہین سے جو کہ علی بن غراب کی داوی تھی کہا کہ مجھے ام المہاجر نے بیان کیا کہ میں روم کے جواری میں قید ہو گئی ہمیر عثمان نے اسلام عرض کیا ہم میں سے سو امیر سے اور ایک اور جاریہ کے کسی نے اسلام قبول نہ کیا عثمان نے کہا جاؤ ان دونوں کو خفض یعنی پست اور پاک کرو مراد پسینی سے ختنہ کرنا ہے :

باب ختنہ کی دعوت کرنا

۱۔ سالم نے کہا ابن عمر نے میرا ختنہ کرایا میں اور نعیم اور ہر ایک بکری ذبح کی ہم نے اپنے آپ کو دیکھا کہ ہم خوشی و شادی کرتے تھے صبیان پر اس بات کی کہ ہم پر یعنی ہماری ختنہ کی تقریب میں ایک کبش فریح کی گئی ہو **ف** یہ اثر دلیل ہے جو ذبح کبش پر ختنہ اطفال میں رہا سرف سو ہر محل میں منہی عنہ ہو کیا حقیقہ و کیا ختنہ و کیا ولیمہ اور کیا ضیافت ضیافت و نحو ذلک :

باب لہو کا ختان میں

۱۔ ام علقمہ کہتی ہیں برادر عائشہ کی لڑکیاں تھیں عائشہ سے کہا تم انکے لئے کسی کو کیلنے کو نہیں بلائیں کہا اچھا کسی کو بھیج کر عدی کو بلایا وہ آیا عائشہ کا گنڈہ گنڈہ کر کے ہوا دیکھا کہ عدی کا تاجو اور براہ طرب اپنا سر بلاتا ہو اور وہ صاحب شعر کثیر تھا عائشہ نے کہا افسیطان اخروجہ اخروجہ یعنی یہ تو شیطان ہے اسکو بیان سے محالو نکالو :

باب دعوت ذمی کا

۱۔ اسلم مولائی عمر نے کہا ہو کہ جب ہم ہمراہ عمر بن الخطاب کے شام میں آئے ایک دہقان نے اکر کہا ای امیر المؤمنین میں تمہارے لئے کمانا تیار کیا ہو میں چاہتا ہوں کہ تم مع اشرار

کے جو تمہارے ساتھ ہیں میرے گھر پر آؤ کہ یہ میرے عمل کے لئے اقویٰ اور میرے لئے اُسُت
ہو کہ ہم تمہارے ان کٹائش میں داخل نہیں ہو سکتے ہیں باوجود ان صورتوں کے جو انہیں ہو
ف یہ اثر دلیل ہو اس پر کہ جس مسجد و مکان میں تصویر ہو وہ ان دعوت کہاٹے کو نہ جائے

باب کنیز و ن کا ختنہ کرنا

۱۔ عبد الواحد بن زیاد کہتے ہیں مجھے ایک زن پر زال اہل کوفہ نے کہ علی بن غراب کی وادی
تھی کہما کہ مجھے اُم مہاجر نے بیان کیا سبیت وجواری من الروم فعرض علينا عثمان
الاسلام فلم نسلو منا غیري وغير اخري فقال اخفضوها وطهروها فلنت اخدم
عثمان اس کا ترجمہ قریب گزر چکا ہے:

باب ذکر ختان مرد و کبیر کا

۱۔ ابو ہریرہ نے کہا ختنہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے اور وہ ایک سو بیس برس کے تھے پہلے
اسکے اشیٰ برس زندہ رہے سعید نے کہا ابراہیم اول شخص ہیں جس نے ختنہ کیا اور اول شخص
ہیں جس نے مہمانی کی اور اول شخص ہیں جس نے مونچھیں کترائیں اور اول شخص ہیں جس نے ناخن
کاٹے اور اول شخص ہیں جو بوڑھا ہوا کہا اور یہ کیا ہو فرمایا وقار ہو کہا رب نہ دینی و قمار
یعنی اور رب اس وقار کو زیادہ کر ^س حسن کہتے تھے تم تعجب نہیں کرتے اس سے یعنی مالک
بن منذر سے اسے شیوخ اہل کسکر کا قصد کیا وہ اسلام لائے تھے اُنکی تقشیش کر کے اُنکو
حکم دیا کہ ختنہ کریں اور یہ سردی پڑتی ہو چکو یہ خبر لگی کہ بعض انہیں کے مر گئے اور حضرت کے
پاس رومی و حبشی اسلام لائے لکن صحابہ نے کسی شیخ کی تقشیش نہیں کی مع ابن شہاب کہتے
ہیں آدمی جب اسلام لاتا اُسکو حکم ختنہ کرنے کا دیا جاتا اگرچہ کبیر ہوتا یعنی بڑی عمر کا:

باب بیعوت و ولادت کا

۱۔ بلال بن کعب علی کہتے ہیں زیارت کی پینے پیچھی بن سنان کی اذیت کے کانٹور بن بن ہوتا اور
ابراہیم بن ادہم اور عبد العزیز بن قنید و موسیٰ بن یسار وہ کہنا لائے موسیٰ کہ گئے وہ روزہ
تھے یحییٰ نے کہا ہم میں سے اس مسجد میں ایک شخص بنی کسانہ میں کاہرہ عاب نبی صلعم سے بسکی کنیت
ابو قریصہ فرج چالیس برس سے ایک دن روزہ رکھتا ہوا ایک دن افطار کرتا ہوا میرے باپ کے
یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا انہوں نے اسکو اُسدن میں بلایا جس دن وہ روزہ رکھتا تھا
اُسے پتار روزہ کھول ڈالا ابراہیم نے اُنہدہ کر اپنے کس سے جارو بہ کنشی کی اور موسیٰ نے روزہ
کھول ڈالا ابو عبد اللہ یعنی بخاری رح کہتے ہیں کہ ابو قریصہ کا نام جدرہ بن جدرہ ہوا
یہ روایت دلیل ہے دعوت و ولادت پر او نیز وال ہوا سپر کہ ہمارے سلفت صلیا و مشائخ
باصفا تابع سنت مطہر و مصطفیٰ تھے حدیث سنکر کہہ توقع عمل بالحدیث کرنے میں نہ کرتے تھے
اب وہ زمانہ ہو کہ سنت بدعت اور بدعت سنت تھیر گئی ہر فانا اللہ ظاہر سیاق سے یہ نہیں معلوم
ہوا کہ یہ دعوت طعام عقیدہ کی تھی یا علاوہ اسکے بروز ولادت اشہ قول اول ہوا اللہ اعلم

باب صبی کو تحنیک کرنا یعنی کچھ چیا کر شیرینی اُس کی بچے کے تالو میں ملدینا

۱۔ انس کہتے ہیں میں عبد اللہ بن ابی طلحہ کو پاس حضرت کے لے گیا جس دن کہہ پیدا ہوا
حضرت ایک عباۃ میں تھے اپنے اونٹ کو دو مالوار ہے تھے فرمایا تیرے ساتھ کچھ زین ہیں
یعنی کھانا ان میں سے کچھ تمرات دیئے آپ نے چاہے پر صبی کا دہن پھار کر اُس کے منہ
میں رکھے وہ ہونٹ چاٹنے لگا فرمایا انصار کو تیر سے محبت ہے اور عبد اللہ

نام رکھا

باب پلانا ولادت میں

۱۔ مساویہ بن قزو کہتے ہیں کہ جب میرے یران یا اس پر پیدا ہوا۔ میں نے چہ نماز صحابہ حضرت سہیل
برائے اور انکو کھانا کھلایا انہوں نے دعا دی۔ میں نے کہا کہ تم مجھے دعا دے گا۔ میں نے دعا کی تو تم میری دعا
میں برکت دے اور اگر اب میں دعا کروں تو تم آمین کہو۔ میں نے اسکی سنت بہت سی دعا کی تو
دین عقل میں اسی طرح کما فانی کا تصرف فیہ دعا، یومئذ لیون ہیں اس وزن کی دعا اس کے
حق میں پہنچتا ہوں :

باب اللہ کی حمد کرنا وقت ولادت کے جبکہ سچے پورا
پیدا ہوا اور پورا انگڑا نہ رہی یا مادہ

۱۔ کثیر بن عبید کہتے ہیں جب انہیں کوئی مولود پیدا ہوتا یعنی خاندان عائشہ میں نو ذی شہرہ
نہ چھتین کر لڑکا ہو یا لڑکی ہو یہ کثین پورا پیدا ہوا جب کہا جاتا کہ ان تو کثین الحمد للہ رب العالمین

باب خلق عانہ کا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں رضا آیا ہے پانچ چیزیں فطرت سے ہیں قص شارب تعلیم اطعام خلق
نصف البط و مسواک :

باب وقت ان میں کیا ہے

۱۔ نافع نے کہا ابن عمر ہر پندرہ دن میں ناخن کتراتے اور ہر ماہ میں استرہ لیتے
یہ مدت غایت تعلیم و استعداد ہو اور احسن یہ ہو کہ ہر جمعہ کو تعلیم کرے اور ہر پانچ روزہ
یوم میں استعداد اور چالیس دن سے زیادہ تاخیر کرنا خود مکروہ ہے اس بارہ میں
حدیث آئی ہے اور بنا تعلیم و تاخیر کی تطافت و کثافت طبع پر سو قوف ہو والد اعلم

باب قمار کا

۱۔ ابن عباس نے کہا یوں کہتے تھے کہ اونٹ کی بازی کہاں ہو پہر دس آدمی جمع ہو کر ایک جزو یعنی شتر جو ان مول لیتے عوض دس فضیل کے فصال تک پہر سہام پہکتے تو نوکے لہو نکلتا یہاں تک کہ ایک کے حصہ میں آتا اور دوسروں پر تاوان لگایا جاتا ایک ایک فضیل کا فصال تک سو بیہ میسر ہو لینے جو

باب قمار مرغ کا

۱۔ ربیع بن عبد اللہ کہتے ہیں دو مردوں نے دو مرغوں پر قمار کیا عہد عمر رضی اللہ عنہ میں عمر نے حکم دیا کہ مرغ کو مار ڈالو ایک مرد نے انصار میں سے کہا کیا تم ایک ایسی اُمت کو قتل کرتے ہو جو اللہ کی تسبیح کرتی ہے تب عمر نے اسکو چوڑ دیا:

باب اپنے صاحب سے کہنا آؤ جو اخیلین

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں رفقاً آیا ہے جسے حلف کیا تم میں سے اور اپنے حلف میں لات و عزی کی قسم کھاٹی وہ لا الہ الا اللہ کہے اور جسے اپنے صاحب سے کہا آؤ جو اخیلین

وہ صدقہ دے:

باب کبوتر بازی کا

۱۔ ایک مرد نے ابو ہریرہ سے کہا ہم بازی کرتے ہیں دو کبوتروں میں اور درمیان اُن دونوں کے محل کا مقرر کرنا کہ وہ رکھتے ہیں اس ڈر سے کہ کہیں محل اسکو لیجائے ابو ہریرہ نے کہا ذلک من فعل الصبیان و تو شکون ان تترکوه یعنی یہ رکھو کون کا کام ہو تم عنقریب اسکو ترک کر دو گے:

باب حدی کرنا واسطے عورتوں کی

۱۔ انس کہتے ہیں براہین مالک مردوں کے حدی خوان تھے اور انجشہ عورتوں کو لئے حدی کرتے اور خوش آواز تھے حضرت نے فرمایا ایوانجشہ مانکنے میں ان شیشون کے آہستگی کرو **ف** یہ حدیث مطولاً پہلے اس کتاب میں گذر چکی ہے

باب غنا کا

۱۔ ابن عباس نے کریمہ ومن الناس من لیشتری لہو الحدیث میں کہا ہے کہ مراد غنا و اشباہ غنا ہے **ف** یہ روایت بھی پیشتر گذر چکی ہے حدیث براہین عازب میں رفقاً آیا ہے تم سلام پہلاؤ سلامت رہو اور اثرہ شرہ ابو معاویہ نے کہا اثرہ عبث ہے سلام ایک جمع تھا مسجد مجامع کے فضالہ بن عبید کو خبر لگی کہ کچھ اقوام کو تہ سے لعب کرتے ہیں غصہ میں آکر کڑے ہو گئے اور سخت منع کیا کہ اگر کلام اللہ کا کل تمہا کا کل لحم الخنزیر متوضی بالدم مراد کو بے سزدہی **ف** یہ حدیث پہلے ہی گذر چکی ہے مسئلہ یہی ہے کہ جتنے آلات غنا کے ہیں سب کا ایک حکم ہو یعنی قطعاً حرام ہیں اور جس دن کا جواز تقریب نکاح میں آیا ہو اُس طرح کا دن اب دنیا میں کسی جگہ رائج نہیں ہے

باب سلام نہ کرنا صحابہ زبرد پر

۱۔ فضیل بن مسلم کے باپ کہتے ہیں کہ علی مرتضیٰ جب باب قصر سے نکلتے اور اصحاب زبرد کو دیکھتے تو آنکھوں سے آنے اور صبح سے شام تک باندھ رکھتے یعنی حالات میں کر دیتے تھے کوئی انہیں دو پہر تک بند کرتا اور جو شخص رات تک پابند ہوتا یہ وہ ہوتا جو معاملہ چاندی کا کرتا اور جو دو پہر تک رہتا یہ وہ ہوتا جو فقط کسیت بازی نہ باندھتا اور حکم دیتے کہ ان لوگوں پر سلام نہ کرو **ف** یہ اثر دلیل ہے ترک سلام اہل فسق پر کیونکہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ خصوص سب کا

باب اوّل در تعالید نبی کا لایعین نرو و اہل باطل کو

۱۔ نافع کہتے ہیں ابن عمر جب کسی کو اپنے گمراہیوں میں سے نرد کیلئے ہونے پاتے تو اٹھو مارتے اور نرد کو تڑواتے ۲۔ عائشہ کو خبر لگی کہ کچھ لوگ جو انکے گھر میں رہتے ہیں انکے پاس نرد ہو عائشہ نے انکو کھلا بھیجا کہ اگر تم نرد کو گھر سے باہر نہ نکالو گے تو میں تمکو اپنے گھر سے نکال دوں گی اور انہر اس امر کا انکار کیا ۳۔ کثوم بن جبیر کہتی ہیں ابن الزبیر نے تمکو خطیبہ سنایا کہ اے اہل مکہ مجھ پر یہ خبر لگی ہے کہ کچھ رجال قریش ایک کیل کیلئے ہیں جو نرد شیر کھلاتا ہے اور یہ کیل جو اہو قال اللہ انما الخمر والیسر اور میں اشد کی قسم کھاتا ہوں کہ نہ لایا جائیگا کوئی شخص جسے کہ یہہ کیل کیلایا ہو لیکن میں عقاب کر دنگا اسکے شعر و بشر میں یعنی اُسکے بال و کمال میں اور جو ایسے شخص کو پکڑ کر لاوے گا اُسی کو میں سلب اسکا دید ونگا ۴۔ علی ابو عمر کہتے ہیں میں نے ابو ہریرہ کو سنا کہ حق میں لاعب نرد کے بطور قاریوں کہتے تھے کہ وہ مثل اس

شخص کے ہو جو گوشت خوک کا کھاتا ہو اور جو فقط کیلینا ہو بغیر قمار کے وہ مثل اُس شخص کے ہے جو اپنا ہاتھ خون خنزیر میں ڈبو تا ہو اور جو شخص دمان بیٹھ کر اُسکو دیکھتا ہو وہ مثل اُس شخص کے ہے جو لحم خنزیر دیکھ رہا ہو ۵۰ ابن عمر نے کہا ہے لعب کرنے والا ساتھ فصین کے بطور قمار مثل گل

لحم خنزیر ہو اور لاعب بغیر قمار جیسے ہاتھ ڈالنے والا خون خوک میں

باب مومن ایک سے راح سی و بار گزندہ نہیں ہوتا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین اسکا ترجمہ بعینہ ترجمۃ الباب ہو یعنی اگر مرد یا نادر اپنے حسن معاملہ و حسن ظن کی وجہ سے کسی شخص سے کھار کے دھوکے میں ایک بار آجاتا ہو تو آجاتا ہو لکن پھر دوبارہ اُسکے فریب و غامین گرفتار نہیں ہوتا بلکہ ہوشیار ہو جاتا ہو

باب رات کو تیر چلانا

۱۔ ابو ہریرہ نے رفقاً کہا ہو جس نے تیر چلایا ہو پھر رات کو وہ ہم میں سے نہیں ہو بخاری نے کہا اسکی اسناد میں نظر ہو ۲ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا رفقاً یہ ہے جس نے ہتھیار اٹھایا ہو پھر وہ ہم میں سے نہیں ہو ۳ یہ عام خاص مذکور یعنی نبی باللیل کو بھی شامل ہے مسلم ابو موسیٰ رفقاً کہتے ہیں من حمل علینا السلاح فلیس منا اسکا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے

باب اللہ جب چاہتا ہو کہ کسی بندے کو کسی زمین میں قبض کرے تو اُسکے لئے کوئی کام طرف اُس زمین کو نکال دیتا ہے

۱۔ ابوالمیج ایک مرد سے اپنی قوم کے جبکو صحبت تھی رفقاً راوی ہیں کہ اذا اراد اللہ قبض عبد بامرض جعل لہ ما حاجۃ اس کا ترجمہ بعینہ ترجمۃ الباب ہو اسی جگہ سے قرآن میں فرمایا و ما تدری نفس بامی ارض تموت بے حساب صحابہ جبکا وطن حجاز خاص تھا غیر موطن میں

بوجہ مختلفہ مرے ہیں اسی طرح تابعین اور تبع تابعین اور علماء و راہنہ و متبعین و تلمیذ اللہ
از قناشہ اذۃ فی سبیلک واجعل موتنا فی بلد ہرہولک

باب کپڑے میں ناک سنکنا

۱۔ ابو ہریرہ نے اپنے کپڑے میں ناک سنکی کہ انجیخ ابو ہریرہ یتخط فی الکنان لیتنی اصبر
بین حجرۃ عائشہ و المذہب یقول الناس محجون وما بی الا المجمع یعنی واہ جی واہ ابو ہریرہ
کنان میں ناک سنکتے ہیں میں نے آپکو دیکھا تھا کہ میں درمیان حجرہ عائشہ و مذہب کے بیوش پڑا ہوتا
لوگ کہتے دیوانہ ہو اور مجھکو کچھ نہ تھا مگر بہوک ف یعنی ایک وہ وقت تھا کہ مارے بہوک کے
بیوشی طاری رہتی تھی کہ انے تک کو نہ ملتا تھا ایک یہ وہ وقت ہو کہ سجدہ تعالیٰ عامہ کنان سے
آب بینی صاف کرتا ہوں :

باب و شوسہ کا

۱۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ اے رسول خدا ہم اپنے جی میں کچھ پاتے ہیں نہیں چاہتے کہ منہ سے نکالیں
گو ہمارے لئے وہ ہوجسپر سوچ نکلتا ہو فرمایا کیا تم نے یہ چیز پائی کہا ان فرمایا یہ صریح ایمان ہو ۲
شہر بن خوشب کہتے ہیں میں اور میرے خال یعنی مامون پاس عائشہ کے گئے اور کہا ہم میں کسی
کے سینہ میں ایسی چیز عارض ہوتی ہو اگر منہ سے نکالے تو اسکی آخرت جاتی رہے اور اگر ظاہر
ہو تو قتل کیا جائے عائشہ نے اللہ اکبر میں بار کہا کہ حضرت سے یہ بات پوچھی گئی تھی آپ نے
فرمایا کہ جب کسی کو تم میں سے یہ بات ہو تو میں بار تکبیر کہے کیونکہ اسکی آہٹ نہیں ہوتی مگر مومن کو
علم حدیث انس بن مالک میں رخصا آیا ہے ہمیشہ سوال کریں گے لوگ اس چیز سے جو نہ تھی
یہاں تک کہ کہیں گے اللہ خالق ہوئے کا اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے :

باب گمان کا

۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دو روز ہوشم گمان سے کیونکہ گمان بڑی جھوٹ بات ہے اور تجسس نہ کرو اور نہ تنافس اور نہ تدابر اور نہ تماسد اور نہ تباغض اور ہو جاؤ اللہ کے بندے برادر یکدیگر سے اللہ کہتے ہیں اس اثنائ میں کہ حضرت ہمراہ ایک عورت کے اپنی عورتوں میں سے کھڑے تھے کہ ایک مرد نکلا آپ نے اُسکو پکارا اور کہا ای فلاں یہ میری بی بی ہے فلاں اُس نے کہا میں اگر کسی کے ساتھ گمان کرتا تب بھی آپ کی طرف ایسا گمان نہ کرتا فرمایا ان الشیطان یجرہ من ابن ادم مہجری الدم یعنی شیطان آدمی میں خون کی طرح بہتا ہے۔ عبد اللہ نے کہا ہمیشہ مسروق منہ گمان کرتا ہی بیان تک کہ سارق سے بڑھ جاتا ہے ہم بلال بن سہتمی کہتے ہیں معاویہ نے ابو الدرداء کو کہا مجھے نام فساد و فساد کے لکھیج انہوں نے کہا گمان میں گمان فساد و فساد میں کیونکہ انکی شناخت کروں انکے بیٹے بلال نام نے کہا میں انکے نام لکھ دوں گا پھر وہ نام لکھے کہا تو نے گمان سے جانا نہیں پہچانا تو نے کہ وہ فساد میں مگر تو بھی انہیں میں ہے تو اپنے نام سے شروع کر اور انکی اسم نویسی نزدیک معاویہ کے ارسال نہ کی

باب موندنا کنیز وزن کا شوہر کو

۱۔ عبدالعزیز بن قیس کہتے ہیں ایک جاریہ عبداللہ بن عمرو پر داخل ہوئی وہ بال موندتے تھے اور کہا کہ نورہ کہاں کو باریک کرتا ہے

باب موئی بغل اکھاڑنا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں تھا آیا ہے فطرت پانچ چیزیں ہیں ختنہ کرنا استرہ لینا بغل کیے بال اکھاڑنا مویچین کرنا ناخن کرنا ۲۔ دوسرا لفظ انکار ہے یعنی خمس من الفطر الختان وحلق العانة و تقليم الاظفار و نشف الضبع و قص الشارب ترجمہ اسکا گذر گیا مراد ضبع

سے گوشت بغل پر رسم تفسیر لفظ انکار قعا یہ ہے خمس من الفطرۃ تعلیم الاطفال و قص
الشارب و تنف الابط و خلق العائد و الختان **ف** اس میں دلیل ہے اسیر کہ ترک
کرنا ان امور کا خلاف آفرینش انسان ہے اور یہ کام کرنا اصل آدمی میں داخل ہے جب یہ
نہ کیا تو گویا آدمیت میں فرق ہے ہائیم میں اور اس میں کچھ فرق باقی نہ رہا؛

باب حسن عہد کا

۱۔ ابو الطفیل کہتے ہیں میں نے حضرت کو دیکھا کہ جبرائیل میں گوشت تقسیم فرماتے تھے میں اسدن
لڑکھاتا اونٹ کا عضو اٹھاتا ایک عورت آئی حضرت نے اُسکے لئے اپنی چادر بچا دی جسے کہا یہ
کون ہے کہا یہ حضرت کی ماں ہے اس نے دودھ پلایا ہے

باب شناسائی کا

۱۔ مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں ایک مرد نے کہا اشد امیر کو صلاحیت دے تمہارا اذن لوگوں کو
پہچاتا ہے اسلئے انکو ساتھ اذن کے اختیار کرتا ہے یعنی اجازت شناخت پر ہوتی ہے کہ اللہ اس کو
مغفور رکھے معرفت نفع دیتی ہے پاس سگ گزندہ اور شتر حملہ آور کے

باب لڑکوں کا جوڑیہ کیلنا

۱۔ مغیرہ ابراہیم سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا ہمارے اصحاب رخصت دیتے تھے ہکو سب لعب
میں مگر کتنی بخاری نے کہا یعنی بچوں کو ۳ ابو عقبہ نے کہا میں ہمراہ ابن عمر کے ایک بار راہ میں گیا انکا
گندہ کچھ غلمان حبش پر ہوا انکو دیکھا کہ وہ کیل رہے ہیں دو درہم نکال کر انکو دیئے رسم حاشہ
کتنی ہیں حضرت میرے پاس میری بھویوں کو بیچ دیتے کہ وہ چوٹی چوٹی گویوں سے کیلتیں۔

باب دج کرنا کبوتر کا

۱۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ کبوتری کے پیچے جاتا ہے فرمایا اکیس شیطان

کے شیطانی کے پیچھے جاتا ہو۔ حسن نے کہا عثمان کسی جمعہ میں خطبہ پڑھتے تھے لکن حکم کرنے کے تھیں
کے قتل اور کھوڑوں کے ذبح کرنے کا

باب جس کو کام ہو وہ حق ہے جانیکا پاس کام والی ٹوکیے

۱۔ زید بن ثابت کہتے ہیں ایک بن عمر بن خطاب آئے مجھے اذن چاہئے انکو اذن دیا چو کر ہی میر
سر میں لنگی کرتی تھی کہنے لیا عمر نے کہا اسکو لنگی کرنے دے کہا ای امیر المؤمنین اگر آپ مجھکو بلاجئے
تو میں آپ کے پاس آؤں گا کام مجھکو تھا ف یعنی جسکو کام ہو اسی کو آنا چاہئے نہ یہ کہ محتاج الیہ

پاس عاجتہ کے چلے

باب جب ناک سینکے اور قوم کی ہمراہ ہو تو کیا کرے

۱۔ ابو ہریرہ نے کہا ہر جب قوم کے سامنے ناک سینکے تو کف دست سے چھالے تاکہ آب بینی زمین
پر گوسے اور جب وزہ وار ہو تو سر میں تیل ملے تاکہ اُس پر اثر صوم نظر نہ آئے

باب آدمی جب کسی قوم سے بات چیت کرے تو ایک شخص کی طرف متوجہ نہو یعنی بلکہ سب کی طرف توجہ کری

۱۔ حبیب بن ابی ثابت کہتے ہیں وہ لوگ دوست رکھتے تھے اس بات کو کہ جب آدمی بات کرے
تو ایک ہی شخص پر متوجہ نہو بلکہ سب کو عام کرے

باب ذکر فضول نظر کا

۱۔ ابن ابوالنذیل کہتے ہیں عبداللہ نے ایک شخص کی عیادت کی اور اُنکے ہمراہ ایک مرد
اُنکے اصحاب میں سے تھا جب گھر میں داخل ہوا گا دیکھنے عبداللہ نے کہا واللہ لو لفقنا
عینا کان خیرا لا یعنی اگر تیری آنکھیں پوٹ جاتیں تو تیرے لئے بہتر ہوتا ف یہ
حدیث پہلے ہی اس کتاب میں گذر چکی ہو یہ اثر دلیل ہی اس پر کہ کسی کے گھر میں جا کر اُدھر ہر

دیکھنا اور ہر طرف جھانکنا تاکنا سخت مکروہ ہے۔ نافع نے کہا کچھ فقراہل عاق کے ابن عمر پر داخل ہوئے انہوں نے اپنے ایک خادم پر ایک طوق سونے کا دیکھا بعض نے طرف بعض کیے نظر کی ابن عمر نے کہا مآ اظنکم للشر یعنی تم شر و فساد کی بات کو خوب پتہ ہو

باب فضول کلام کا

۱۔ ابو ہریرہ نے کہا لاخیر فی فضول الکلام یعنی گپ شپ مارنے میں کچھ خوبی و بہتری نہیں ہے۔
۲۔ دوسرا لفظ انکار غصاہ ہے کہ بدترین میری اُمت کے وہ لوگ ہیں جو شرنا و تشدد متفہیق ہیں یعنی زفر باتیں کرنے والے منہ بہر کہرا اور باتیں بنانے والے لگاتار اور بہتر میری اُمت کے وہ لوگ ہیں جو اخلاق میں نیک ترین ہیں؛

باب ذکر شخص و رویہ کا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں رفعاً آیا ہے کہ بدترین مردم ذو وجہین ہے جو انکے پاس ایک رخ سے اوپر انکے پاس دوسرے رخ سے آتا ہے؛

باب گناہ مرد و رویہ کا

۱۔ عمار بن یاسر نے رفعاً کہا ہے کہ جو شخص دنیا میں دورویہ ہو اسکی دن قیامت کے دو زبانیں آگ کی ہوگی ایک مرد و زہ اندام گذرا کہا ہذا منہ یعنی یہ انہیں میں سے ہے مرد مسرّم ذو وجہین ہیں؛

باب بدترین مردم وہ ہے جس کی شرعیہ بچا جائے

۱۔ عائشہ نے کہا ایک مرد نے حضرت پر اذن چاہا فرمایا اسکو آنے دو میرا بہائی ہے کنبے کا جب وہ اندر آیا اُس سے نرم بات کی میں نے کہا ای رسول خدا آپسے جو کچہ کہا وہ کہا پہر بات میں نرمی کی فرمایا ای عائشہ شوال الناس من ترکہ الناس او وعد الناس اتقاء فحشہ یعنی وہ

بہت بُرا آدمی ہے جسکو آدمی چوڑ دین ڈر سے اُسکے فحش کے یہ حدیث پہلے ہی اس کتاب میں گزر چکی ہے :

باب حیا کا

۱۔ حدیث عمران بن حصین میں فرمایا ہے حیائین لاتی مکر خیر بشرین کتب نے کہا کہ حکمت میں لکھا ہے کہ حیا سے وقار اور حیا سے سکینہ ہے عمران نے اُسے کہا احداثک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم و تعذنی عن جحیفۃک یعنی میں تو حضرت کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو مجھ سے اپنی پوتھی کی بات کہتا ہے کہ ان تیری پوتھی کہاں حضرت کا ارشاد شتان بیہما معلوم ہو کہ حضرت کے مقابلہ میں کسی حکیم وغیرہ کی بات گو اچھی ہو کچھ لائق التفات و سند لائے کے نہیں ہوتی ہے ۲ ابن عمر نے کہا ہے کہ حیا دایمان بہترین یکدیگر ہیں جب ایک چیز اُٹھ جاتی ہے تو دوسری بھی مرفوع ہو جاتی ہے :

باب جفا کا

۱۔ ابوبکرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ حیا ایمان ہے اور ایمان جنت میں ہے اور بد زبالی جفا ہے اور جفا آگ میں ہے ف اہل علم کو عدم ایمان یا قلت ایمان کا تجربہ و امتحان وقت عدم حیا و شرم کے کثرۃ و قلتہ بخوبی حاصل ہو چکا ہے شیخ شرمی کہتے ہیں کہ ایمان شرمی ۳ علی رضی نے کہا ہے حضرت بزرگ سرکلان چشم تھے جب چلتے اُٹھ چلتے گویا اونچے پر چلتے ہیں اور جب ملتفت ہوتے تو پورا التفات کرتے یعنی مکر التفات نہ کرتے بلکہ بھیج جسم پھر جاتے :

باب توجہ شرم نہ کرے تو پھر جو تو چاہے وہ کدو

۱۔ حدیث ابوسعود دین رفعاً آیا ہے کہ مجملہ اس کلام نبوت اُولیٰ کے جو لوگوں نے پایا ہے ایک یہ بات ہے کہ اذالمستحی فاضع ماشئت

شمر مگزار و بادشاہی کن

بیچیا باش و ہر چہ خواہی کن

باب خشم کا

۱۔ ابو ہریرہ نے رُفعا کہا ہے وہ پہلوان نہیں ہے جو چپاڑ دے پہلوان وہ ہے جو وقتِ غضب کے اپنے نفس کا مالک ہو۔ ابن عمر نے کہا نہیں ہے کوئی گنوتِ اعظم نزدیک اللہ تعالیٰ کے اجر میں اس گنوت سے غصے کے جسکو بندہ پی گیا ہو اللہ کی رضا جوئی کے لئے ہے

باب کیا ہے حُبِ غصہ

۱۔ سلیمان بن مردتے میں گالی گتہ کیا دو شخصوں نے پاسِ حضرت کے ایک غصہ کرنے لگا اور اُس کا چہرہ سُرخ ہو گیا حضرت نے اُسکی طرفِ نظر فرما کر ارشاد کیا مجھے ایک ایسا کلمہ یاد ہے کہ اگر یہ شخص اُسکو کتا تو یہ غصہ اسکا جاتا رہتا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ایک مرد نے اُسہ کراؤ پاس اُسکے جا کر کہا تو جانتا ہے کہ حضرت نے کیا فرمایا یہ فرمایا ہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہہ اُس شخص نے کہا کیا تو مجھ کو دیوانہ دیکتا ہے؟ دوسرا لفظ اُکھایا یہ ہے کہ میں پاسِ حضرت کے بیٹھا تھا اور دوسرا ہم گالی گلوچ کرتے تھے ایک کا چہرہ لال ہو گیا اور گردن کی گین پھول آئیں حضرت نے فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص وہ کلمہ کے تو یہ غصہ اسکا دور ہو جائے اُس کے کما حقہ اس طرح فرماتے ہیں تعوذ باللہ من الشیطان الرجیم وہ بولا کیا میں دیوانہ ہوں؟

باب سکوت کرنا وقتِ غضب

۱۔ حدیث ابن عباس میں رُفعا آیا ہے کہ تین تین بار یوں کہا علما و لیبرہ ا یعنی سکھاؤ اور آسانی کرو اور دو بار یوں کہا کہ جب تجھے غصہ آئے تو چپ رہ

باب چاہ دوست کو سہولت

۱۔ علی رضی اللہ عنہ نے ابن ابی الوہاب سے کہا تھا تو جانتا ہے کہ اگلوں نے کیا کیا ہے احب حبیبک

ہونا عسی ان یکون بغیضک یوما ما د بغیضک ہونا ما عسی ان یکون حبیبک
یوما ما یعنی دوست کو دوست رکھ بےسہولت کہیں وہ کسی دن تیرا دشمن ہو جائے اور دشمن کو دشمن
کو بےسہولت کہیں وہ کسی دن تیرا دوست ہو جائے **ف** مطلب یہ ہے کہ اگر حُب بغض ایک
حد اعتدال پر چاہئے مبالغہ دوستی و دشمنی کا انجام کو پریشانی و شیمانی لاتا ہے دوست کہیں دشمن بن جاتا
اور دشمن کہیں دوست بن جاتا ہے پس اگر حُب و بغض میں اعتدال رہے گا تو انجام میں نقصان و نشت
اکٹھانا نہ پڑے گا خواہ دوست دشمن ہو جائے یا دشمن دوست بن جائے

باب تیرا بغض تلف نہ جائے

۱۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لایکن حبک کلفا ولا بغضک تلفا یعنی نہ دوستی
تیری کلفت و بوج سختی اور نہ دشمنی تیری ہلاک ہونا زید بن اسلم کے باپ نے کہا یہ کس طرح ہو سکتا ہے
کہا اذا احتببت کلفت کلف العصبی واذا ابغضت احببت لصاحبک التلف یعنی جب
کسی کو چاہے گا تو اسکو ستا دے گا جس طرح کہ بچا ستاتا ہے اور جب تو کسی کو دشمن کرے گا تو اسکا ہلاک
ہونا چاہیگا سو یہ دونوں صورتیں اچھی نہیں ہیں نہ کسی کو اتنا چاہے کہ وہ اس سے تکلیف پائے
اور نہ کسی کو اتنا دشمن رکھے کہ اسکا مرنا چاہے **۵**

ای دوست بر خزانہ دشمن جو بگذری شادی کن کہ بر تو ہیں باجرار و

اگر بر وعدہ و جائی شادمانی نیست **۵** کہ زندگانی با نیر جاودانی نیست

خاتمہ دوم رمضان **۱۳۳۵** ہجری کو کہنا اس ترجمہ کا شروع کیا تھا آج نوزیم ماہ رمضان مبارک **۱۳۳۶**
ہجری روز و شب بوقت نواخت یازدہ سار و یازدہ منٹ کم میں یہ ترجمہ بعونہ تعالیٰ رات ۱۱ یوم میں تمام ہوا
والحمد للہ الذی بنعمتہ تم الصالحات الصلوٰۃ والسلام علی سید الکائنات و خلاصۃ الموحدان **۵** خاتمو
الرسائل و شفیع الذین یومض علیہ اوصحابہ اهل الملوک و معدد الحسنات و ادمت الارضون و السموات

صحت نامہ اغلاط توفیق الباری لہ ترجمۃ الادب المفرد لایحی

| صفحہ | سطر | خط | صواب | صفحہ | سطر | خط | صواب |
|--------|-----|---------------|---------------|------|----------|------------------|-------------------|
| ۵ درجہ | ۹ | خالصا | خالصۃ | ۳۴ | ۷ | درست ہے | چاہیے |
| ۵ | ۱۶ | بیابہی | پارسا | ۳۶ | ۱ | داجن | حسن |
| ۷ | ۱۳ | بن بکہ | بن بیکہ | ۳۷ | ۱ | اور اولاد | اور اولاد |
| ۸ | ۱۰ | بیابہی | پارسا | ۷ | ۶ | ریحانی | ریحانی |
| ۱۵ | ۲ | اللہ کی | اللہ سے | ۳۸ | ۳ | حسن | حسن |
| ۱۱ | ۱۱ | گنہ | گناہ | ۴۵ | ۱۷ ۱۹ | کرون اگرچہ غلام | کرا اگرچہ غلام |
| ۱۸ | ۱۳ | عقوبت عقوق کے | عجلت عقیبت | | | اطراف بریدہ ہو | اطراف بریدہ ہو |
| | | | عقوق کا | | | اور جب شور بانا | اور جب شور بانا |
| ۱۹ | ۹ | اس عابد | اوس عابد | | | توبانی زیادہ کرو | توبانی زیادہ کرو |
| ۲۳ | ۷ | دوست وارث | دوستی سیراث | | | پہرہ پوشیوں کے | گہرا کوٹنی پڑھو |
| | | ہوتا ہے | سمجھی جاتی ہے | | | گہر کو دیکھو اور | مین ہی دیکھو اور |
| | ۱۱ | دوست وارث | دوستی سیراث | | | کچھ معروف و نکو | کچھ معروف و نیک |
| | | | سمجھی جاتی ہے | | | پہنچاؤن یعنی | اؤ کو پہنچا لینے |
| ۲۴ | ۱ | ابن دینار | ابن بنیدار | | | شور بادوں پر | شور بادی اور نماز |
| ۲۵ | ۹ | اور ایک | اور ایت | | | پڑھوں وقت پر | پڑھ اوکی وقت پر |
| ۳۱ | ۴ | نہیں ہے | | | | فلانی | فلانی |
| ۳۳ | ۱۰ | حضرت | حضرت | | | فلانی | فلانی |
| ۳۴ | ۳ | غلام ہوں | ہوں | | | | |

| صفحہ | سطر | خط | صواب | صفحہ | سطر | خط | صواب |
|------|-----|------------------|----------------------------|------|-----|------------------|-----------------|
| ۴۷ | ۱۰ | فلانہ | فلانی | ۸۳ | ۵ | عفات | وعفات |
| ۴۸ | ۱ | کہا بھم مین | بھم مین | ۸۷ | ۱ | خیکا | خیکو |
| ۵۱ | ۱۸ | اہام | اہام | ۹۰ | ۱۵ | بالقاب | بالالقاب |
| ۵۳ | ۸ | امشب | امروز | ۹۱ | ۱۲ | محمد | محمد |
| ۵۴ | ۴ | الائمہ | الایمہ | ۹۳ | ۱۸ | ابونجید | نجید |
| ۵۷ | ۵۷ | تنگ کہ میان روپو | تنگ کہ میان دو پین نمیداشد | ۹۹ | ۱۶ | الیوم یضیع | ایہم یضیع |
| ۵۹ | ۶ | جراگاہ کو | بکری کے تھان مین | ۱۰۰ | ۸ | ولایوق | ولایوق |
| " | ۷ | کہ ہماری | کہ غنہ تیری خاطر | ۱۰۲ | ۴ | کرنا | کرنا |
| " | " | بکری کی ہی ہمار | " | " | ۱۲ | جوار | جواز |
| " | ۸ | لائیکا | لائاسے | ۱۰۶ | ۱۶ | کبن | اکٹہ کبی |
| " | " | کرینگے | کرستے مین | ۱۰۸ | ۸ | تابع جادوگر | کہ جادوگر و گ |
| " | ۱۱ | اور گن دین | اور گن دین اوکو | " | " | چھپے چھپے ہر نام | " |
| ۶۰ | ۱۱ | دایہ | دایہ | ۱۱۱ | ۹ | حتی یعتد | حتی یعتدی |
| ۶۱ | ۷ | ماروڈیا | ماروڈیا | ۱۲۰ | " | اسکو تمام | ستم جا |
| ۶۴ | ۱۷ | کھا | کیا | " | " | تھامے رہا | ستم رہا |
| ۷۱ | ۹ | اشتر | الشر | ۱۲۲ | ۱۷ | ایک ایک | کہ ایک |
| ۷۷ | ۱۷ | وسد دوا | وسد دوا | ۱۲۴ | ۸ | خیط | مخیط |
| ۷۸ | ۶ | لو | لہر | ۱۲۷ | ۱ | اگر یہ چاہتی ہے | اگر تو چاہتی ہو |

| صفحہ | سطر | خطا | صواب | صفحہ | سطر | خطا | صواب |
|------|-----|--------------------|-------------------|------|-----|---------------------------------|--------------------|
| ۱۷۳ | ۶ | انک و علی | انک علی | ۱۸۵ | ۱ | اونکا ذکر نہیں کیا | وہ بھی یاد نہ آئے |
| ۱۸۱ | ۸ | ضیفہ | ضیفہ | " | ۲ | ذکر کیا | یاد کیا |
| ۱۸۴ | ۴ | طرف | ہر رات میں طرف | " | ۴ | کیونکہ مہکواں | شاید یہ حاصل |
| " | ۹ | گرد اندام | پیچیدہ مو | | | | معنی ہی ورنہ |
| " | ۱۱ | ابودہم | ابورہم | | | | عبارت اصل کی |
| ۱۸۴ | ۱۴ | کہ کہیں پانون | کہ کہیں وہ پانی | | | | اس جگہ مخدوش |
| | | رکاب میں نہ آجائے | پانون سی نہ جائے | | | | غیر معنی خیر ہے |
| " | ۱۶ | اونکا | آپکا | | | | واللہ اعلم |
| " | " | سیر پانون لگایا | آپکی پانون کو | ۱۸۷ | ۱۹ | پیر | کہا پیر |
| | | وہ نہ جاگے مگر | صدہ پہنچا میں | ۱۸۹ | ۳ | کمان | شکار |
| | | حسن کس | نہ جاگا مگر آپ کے | ۱۹۴ | ۳ | راہ | سمت راہ |
| | | حسن کہنے پر | | ۱۹۵ | ۵ | باقیات | باقیات |
| " | ۱۹ | کیا کیا | میں آپ کی ونکی | ۲۰۱ | ۷ | طلق | خلق |
| | | بیچ پر رہنے حال | | ۲۰۱ | ۱۴ | محمد بن عمرو بن محمد سی مروی ہے | |
| | | بیان کیا فرمایا پس | | | | عطاء الی آخر | کہ وہ زینب بنت |
| | | کیا کیا | | | | احمد بن | ابی سلمہ بدخل |
| ۱۸۵ | ۱ | کیا گیا | + | | | | ہوئی زینب نے |
| " | ۱ | تذکرہ | تذکر | | | | ارنسی اونکی عہد کا |

| صفحہ | سطر | خط | صواب | صفحہ | سطر | خط | صواب |
|------|-----|-----------------|-------------------|---------------------|-----|------|------|
| ۲۰۵ | ۹ | بعث | بعثت | نام پوپ چا جو انکو | | | |
| ۲۰۹ | ۱۰ | حسان | حسان | پاس بتین محمد نے | | | |
| ۲۱۰ | ۸ | امیتہ | امیتہ | کہا کہ اوسکانام | | | |
| ۲۱۱ | ۶ | ۳ | ۲ | برہ ہی زینب نے | | | |
| ۲۱۸ | ۹ | وساوس | وساوس | کہا تو اوسکانام | | | |
| ۲۲۰ | ۱۵ | وسلواللہ | وسلواللہ | بدل دی کیونکہ نبی | | | |
| ۲۲۱ | ۱۲ | یسب توکل کے | اوسکا توکل | صلی اللہ علیہ وسلم | | | |
| | | اوسکو در کرتیا | لیجا تا ہے | وسلم فی زینب | | | |
| ۲۲۳ | ۲ | قال | قال | جس ہی نکاح کیا | | | |
| ۲۲۴ | ۹ | ابن عمرو | ابن عمر | زینب کا نام شہتا | | | |
| " | " | اوسکو | اوسکواسنی | تو اپنے اوسکی نام | | | |
| ۲۲۸ | ۱۹ | ابو طلحہ | طلحہ | کو زینب کر دیا | | | |
| ۲۳۰ | ۱۳ | انتقال بعد | انتقال | عبداللہ بن عیاد | | | |
| ۲۳۱ | ۱۷ | جائز ہے کہ امام | ضروری کہ اگر امام | ہے فدخل الخ | | | |
| " | " | اور | تو | اسمین ضرور کہنے کچھ | | | |
| ۲۳۳ | ۱۰ | وجہ چاہیگا | وجہ چاہیگا | تقصیف ہوئی ہے | | | |
| | | ہکو اور ہاویگا | ہکو اور ہاویگا | درست نہیں ہوئی | | | |
| ۲۳۵ | ۱۳ | اخس | لاخس | منکر | ۱۹ | منکر | ۲۰۱ |

| صفحہ | سطر | خطا | صواب | صفحہ | سطر | خطا | صواب |
|------|-----|------------|------------|------|-----|------------|------------|
| ۲۳۷ | ۱۱ | انے | اونے | ۲۳۷ | ۱۲ | ظاہر یہ ہے | ظاہر یہ ہے |
| ۲۳۸ | ۷ | یعمیای | یعمیای | ۲۳۸ | ۸ | ماہین | بامین |
| ۲۳۹ | ۱۹ | عروس | عروس | ۲۴۰ | ۱۹ | عروس | عروس |
| ۲۴۱ | ۱۲ | ظاہر یہ ہے | ظاہر یہ ہے | ۲۴۱ | ۱۲ | ظاہر یہ ہے | ظاہر یہ ہے |
| ۲۴۲ | ۲ | ۴ | ۵ | ۲۴۲ | ۲ | ۴ | ۵ |
| ۲۴۳ | ۵ | ۵ | ۶ | ۲۴۳ | ۵ | ۵ | ۶ |
| ۲۴۴ | ۱۲ | انبر | اونبر | ۲۴۴ | ۱۲ | انبر | اونبر |
| ۲۴۵ | ۱۱ | الحکم | الحکم | ۲۴۵ | ۱۱ | الحکم | الحکم |
| ۲۴۶ | ۱۳ | بزار | بزار | ۲۴۶ | ۱۳ | بزار | بزار |
| ۲۴۷ | ۹ | سنۃ | سنۃ | ۲۴۷ | ۹ | سنۃ | سنۃ |
| ۲۴۸ | ۵ | ای | الی | ۲۴۸ | ۵ | ای | الی |
| ۲۴۹ | ۱۰ | بن فلان | من فلان | ۲۴۹ | ۱۰ | بن فلان | من فلان |
| ۲۵۰ | ۱۱ | وحلا | وَحَدَلَه | ۲۵۰ | ۱۱ | وحلا | وَحَدَلَه |
| ۲۵۱ | ۷ | اس | اوس | ۲۵۱ | ۷ | اس | اوس |
| ۲۵۲ | ۵ | کسی | کسی | ۲۵۲ | ۵ | کسی | کسی |
| ۲۵۳ | ۷ | تلعہ | تلعہ | ۲۵۳ | ۷ | تلعہ | تلعہ |

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ تَذَكُّرَةُ الْكُتُبِ الْحَدِيثِ وَالْحَدِيثِ

أَهْلُ الْفِرَاقِ وَالْأَهْلُ الْفِرَاقِ

الحمد لله الذي جعل كتابه من كتابنا وارتفع من ذكره علماء ربنا من مشيخ



بشرنا من أجل أنما في القدر رجبها الصدقة التي كانت من عتبة

مَطْبَعُ رَجَبِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَكَرْدِي

ثیاب و زندان نیت صالح بود که یک نفاس دست بود برای اظهار نیت آبی می کوشید و خوشتر بود
 که یک ثیاب در آن اختیار می کرد به نیت تواضع و عدم شهرت می کرد پس هر یک از ایشان مصیبت
 و هر کسی را از ثواب طبع نیت اوفقیب الله سر نیا بدشوقن مذامی شهب که شاگرد رشید امام است
 گفته است امام هرگاه که علامه بر سر یک پل از آن زیر زرقن آورده و چون می آید و نیز یک جانب او زیاده و نشان
 ارسال می کرد که در عرف این دیار آنرا شمله گویند و عربی به نامند هرگاه بنا بر ضرورت ترمیم کنید
 در خانه می نشست و بیرون نمی آمد مگر در حدیث سرمد کشیدن اگر بعلتی در می آمد و انشعری امام
 از سبب بود و نگین او سیاه رنگ وی این آیت را نقش کرده بود **وَحَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ**
 مطران که شاگردان او است رشید از سبب بسیار این نقش سوال کرد و فرمود که در کلام آنکه شنیده ام
 در حق مؤمنین میفرماید قالوا احبنا الله و نعمة الوکیل پس خواستم که مضمون این کلمه نصیب لعین و
 نقش ظمیر من باشد و بدو و آنرا امام این کلمه مکتوب بود و با شایسته این نیز سوال کرد و فرمود
 که خدای فرموده است **وَلَوْلَا اِذْ ظَلَمْتَ فَتَكَ تَلَمَّتْ مَا ظَا لَمَد و حُبَّتْ مَخَانَه مَسْت پَس سَخَمْت**
 که هر بار که بخانه در آیم این کلمه سیاه من آید و بر زبان من جاری شود و خانه که در آن امام می ماند در
 مدینه مشهوره خانه عبداللہ بن سعود بود که از کبار صحابه است و مکان نشست امام از مسجد نبوی مکان
 امیر المؤمنین عمر فاروق بود و امام فرموده است که من در تمام عمر خود با سقیه و سبک علی بنشینم
 نموده ام امام احمد بن حنبل می گوید که آنرا کسیت عظیم که هرگز نمیباید از امام مالک میسر نیامده و در زمره
 علمای فضیلتی بهتر ازین نمیباشد زیرا که صحبت سفیان نور علم را تیره می کند و لابد منزل از دور و محقق
 اتم بحقیقت تقلید بنشینم اینها ضروری افتد و اینمورد کفا علم تدریس کند و امام مالک را کسی در خور
 و آتش سیدن ندیده بود و در خلوت میگرد و با وصف این تمکین در قار و در حسن خلق با اهل و اولاد
 و خدمت چشم مرتبه عظیم بود و در بنایاب نتایج سنت سینه رسول الله و اصحاب کرام می فرمودند
 و در طلب علم حرص وافر داشت در ابتدا زمان طلب که مایه ظاهر و خندانند است مسقط
 خانه خود برگزیده می و چوب آنرا فروخته در کار کتاب و غیره صرف فرمودی اما بعد از آن دنیا بر سر
 هجوم آورده و رفیع عظیم داشت و حفظ بدرجه اتم میداشت میفرماید که چنین نشده است که چیزی را
 در حافظه خود جاد و جاد با شرم باز آور آنرا اموش سازم و ابتدای نشستن امام در مجلس افتاده

تعلیم در سغده سالک بود گویند که در آن امام زنی از عده نائے مدینه تضا کرده بود عسالمه چون بهم غسل
قیام نکرد و دست بفرج آن زن گذاشت گفت این فرج چه زناکار بود دست عسالمه بر فرج چسبید
هر چند ترود و تلاش نمود دست از فرج جدا نمائے شد آن شکل را العلما و فقها را رجسالتند
و چاره کاجتنبند همه را از چاره فرودمانند امام پی بر حقیقت برد و فرمود که این عسالمه را حد قذف
زنند همین که هشتاد و نه روز دست از فرج جدا شد و از آن روز را امت در یاست ایشان
در اذان مردم مستقر در این گشت امام فرموده است که بدست خود هر حدیث نوشته ام و از قاضی
از اجله محدثین است گفته که پیچ کس این اتفاق نیفتاده که امام مالک را افتاده و شخص از وی
یک حدیث را روایت کرده اند و ما بین وفات این دو کس یکصد و سی سال یکے اند آنها محمد بن مسلم بن
شهاب ریحی است که استاد امام مالک است و حدیث فریعت بنت مالک بن سنان را و باب لکنی
المعتده از امام مالک روایت کرده و دیگر ابو جعفر سمی است از شاگردان امام مالک صاحب نسخ
موطاست همین حدیث را از امام مالک روایت کرده و وفات زهری در ثلثه یکصد و بیست و پنجست
و وفات ابو جعفر در سنه و صد و پنجاه و کس چند کتاب المحروف گوید روایت زهری از امام مالک
رضی الله عنه از باب وایت لاکا برین الاصاغر است که خالی از قدرت نیست و محدثین را در دنیا کتابها
ست و اینقدر تفاوت و در او ای از یک شیخ در وفات نیز خالی از غرابت نیست و این در غرض
محدثین سابق و لاحق گویند و شیخ ابن حجر در شرح منجبه نوشته است که اکثر اوقات فاطمه علیها السلام
التفاوت ماته و منون سنه با زمان آنرا نیز نوشته اند و غالباً اینقدر تفاوت در صورت روایت
اکابر از اصاف و دست می دهد و مجلس امام مالک علیه السلام بود و هرگز شور و غوغا و آواز بلند
در آنجا گنجایش نداشت و خود بر کس نمی خواندند و ملائمه میخواندند و خود می شنیدند و این تقدیر
بنابر آن بود که روزمان ایشان جامعه از اهل عراق سرارة علی الشیخ را از وجه نقل حدیث
نمی شنودند و سماع از لفظ شیخ طلب میکردند برای دفع و هم آن جامعه اکثر علماء مدینه
حجاز این روش اختیار نمودند و الا قدیم نزد محدثین سرارة الشیخ علی التکلیف مروج و
معمول بود و از شاگردان امام مالک صحیح بن بحیر را که یکے از اصحاب موطاست اتفاق افتاد
که چهارده بار کتاب موطار از امام مالک بقرارة ایشان شنیده ابن حبیب که یکی از یاران

گزیده امام مالک است میگوید که امام مالک تمام مجلس را فاده و اسماع حدیث میطور می نشستند و
 زانو بدل نمیکردند بجهت کمال تأدب بحدیث رسول ایشان را درین امر نهایت احتیاط
 بود و گویند که در تمام عمر در حد حرم مدینه منوره قضای حاجت ننموده بیرون حرم میرفت مگر در حالت مرض
 و ضرورت و چون برای اسماع حدیث می نشست استعمال خم شبوی و عطر میفرمود و جامه های
 نفیس پوشید و سندی برای ایشان می انداختند و از حجره خود بکمال سکینه و خشوع برآمده بوقایع
 می نشستند و عود و محجر حاضر میکردند و می افروختند تا وقت فراغ از ذکر حدیث بهمین وضع می
 بودند عبد الله بن المبارک که امام عظیم است از ائمه حدیث و فقه و تفسیر سراسره و از شاگردان
 امام مالک است و شهرت او ستغنی است از تعریف و توصیف آن نقل می کند که یک روز نزد امام حاضر
 بودم و امام روایت حدیث می فرمودند امام را که در دم نیش زدند آن کار کرد و شاید بار نیش زد و گویند
 روی امام متغیر شد و زردی گشت و پیر گردید روایت حدیث را قطع فرموده و لغزش در کلام
 او ظاهر شد چون مجلس منقضی شد و مردم متفرق شدند عرض کردم که امر در حجره مبارک خسیلی
 تغییر پیدا کرده فرمودند آری و تمام ماجرا مفصل بیان کردند و گفتند که اینقدر صبر من نه برای اظهار
 تجل و تشکیبایی خود است بلکه محض بنا بر تعظیم حدیث پیغمبر است سفیان ثوری که شهرت ایشان
 کافی است از تعریف و توصیف ایشان روزی در مجلس امام مالک حاضر شد و عظمت و جلالت و اہمیت
 و شہادت آن مجلس و وفور الزار و برکات آن را مشاهده فرمودند و این قطعه در مدح امام نشان نمودند
 قطعه بدیع الجراب فلما راجع هدیبه و السائلون لواءک الاذقان اذبا لوقار
 و عن سلطان التقه و هو المهاب للنس خا سلطان و بشرفانی که یکی از مشایخ بیرون
 و اهل اہمیت میفرماید که از جمله زینت دنیا این نعمت است که شخص بگوید حدیث امام مالک یعنی
 اہمیت و شوکت امام مالک باین درجه رسیده است که شاکردی او را از مفاخر دینو
 سے شتر و نر و دبا و صفت آنگاه از وسایل آخرت و امور دین است و امام مالک بن بیت را اکثر بر
 زبان مبارک میراند شعر و خیرا مولد الدین ماکان سنه و وشوا لاموال المحل و کت
 البذل اللع و این شعر از باب حکمت است که مضمون حدیث نبوی در نظم نموده است
 و از کلام ارشاد نظام امام است لیس العلم بکثرة الروایة انما هو نور یضعه الله فی القلب

و این کلمه ایشان تحقیق و ادرس عجیب که لایحه روزی از ایشان پرسیدند ما تقول فی طلب العلم
 فرمود چنین بیل بکن انظر باینکه من جین تصبیح اے ان شمس فالزمه درین کلام ایشان نیز غرض بود
 کرد و نیز فرموده است لایحه فی العالم ان یکلم بالعلم عند من لا یطیق فانه ذل انما للعلم و کما به در مدینه
 سوار شد و معین فرمود انا استیجی من العلم ان الطارئة فیها قبر رسول الله صلی الله علیه و سلم بحکم
 و ابه و چون موطا را تصنیف فرمود علما بی مدینه بر روشن موطا نا پر و خستند مردم عرض کردند
 که چرا این قدر محنت بر خود می کشید که دیگران شریک این امر شده اند و مثل این تصنیف نموده اند
 فرمود مرا بتائید تصانیف دیگران را آورند و امام در آن نظر فرمود و گفت کتابست نفی
 و است که کدام عمل بوجه الله در واقع شده و فی الواقع از تصانیف دیگران نام و نشانی پیدا نیست
 الا ما یدکر من موطا ابن ابی ذئب و موطا امام مالک مخدوم طوائف امام و مایه اجتهاد و غما
 اسلام گشت و القبول بقدر حسن الیته حافظ ابو نعیم اصفهانی در کتاب حلیه الاولیاء و ذکر
 امام مالک بنده صحیح آورده که سهل بن مزاحم که یکی از عابدان وقت و از یاران عبداللہ بن
 المبارک ساکن مرو بود و گفت من در روزی جناب سالت را بخواب دیدم عرض کردیم بایز
 اندک حالا چون زمان برکت نشان شما منقضی شده است اگر مارا در امور دین شکی و شبهه بخاطر
 افتد از که تحقیق نایم با نشان بپسید فرمودند هر چه شمار مشکل شود از مالک بن انس بپرسید
 نیز بکن کتاب انظر طرک وایت کرده که ابو عبد الله نام شخصی از مواسی یثیین که خیلی بزرگ و متقی
 و خدا پرست بود و گفت من زیارت حضرت رسالت پناه مشرف شدم دیدم که آنجناب در سجده
 نشسته است و گرد او مردمان حلقه زده اند و امام مالک و بروی آنجناب ایستاده است و پیش
 آنحضرت قدری مشک نهاده اند از آن مشک قبضه قبضه با امام مالک عنایت میفرمایند و امام مالک بطریقه
 نشاء بر مردمان می پاشد و بتعبیر این خواب بخاطر جن چنان رسید که علم نبوی اول در مالک ظهور
 فرمود بعد از آن بدوم دیگر بواسطه ادرسید و نیز از محمد بن ریح تعبیه مصری که استاد مسلم حساب
 صحیح مشهور است آورده که روزی زیارت آنجناب در خواب مشرف شدم و عرض کردم که ما مردم
 در حق مالک لیس مختلف ایم که کدام یک ازین مرد و عالم تر است آن جناب فرمودند مالک ارث
 تحت منست آن وقت چنین فهمیده ام که مراد آنست که وارث علم منست و از تحکی بن خلف

بن البریج طرمسوی آورده و او نیز از صلحا و عباد وقت بود که گفت من روزی نزد مالک بن انس حاضر بودم
مالک شخصی آمد و گفت در قرآن چه بر مائی آیا مخلوق است یا نه امام فرمود این نه ندانم را بکشید
که از کلام او بر خیزند و بخوانند زانید و بعد امام مالک بن انس سینه عجب نقشه برپا شد و جماعت کثیر
از اهل سنت مقتول و ذلیل شدند و چشم بین از جعفر بن عبداللہ آورده که گفت مانند امام
مالک بودیم که شخصی از او پرسید که در تفسیر الرحمن علی العرش استوی چه میفرمائی استوی چگونه
بود امام این سوال بسیار اظهار ملال فرمود و نظر بر زمین انداخت تا در متفکر ماند و جبرئیل
او عرق آمد بعد از آن فرمود اَلْكَفُّ يَنْهَى عَنْهُ عَمَلٌ مَعْقُولٌ وَ اَلْاَسْتِثْوَاءُ مِنْهُ خَيْرٌ مِّنْهُ
وَ اَلْاِيْمَانُ اَوْ اَحِبُّ وَ اَلْاَسْوَكَ اَعْنَهُ يَدْعُوْهُ بعد از آن فرمود که انکس را برانید که او صاحب
بدعت است و نیز از ابو عروه که از او لا و حضرت زبیر بود آورده که ما روزی نزد امام مالک بودیم
که شخصی پیدا شد و عیوب و نقائص صحابه را ذکر کردن گرفت امام گفت بشنو بعد از آن این
آیه تلاوت نمود **لَقَدْ رَسُوْلٌ اَللّٰهُ وَاَلَّذِيْنَ مَعَهُ اَشْهَدُوْا اَنَّهُ هُوَ اَلْكَفَّارُ بِمَا عُبِيْهُ هُوَ**
وَمَا اِيْخَارُ سِيْرِ لِيْغِيْظَ اِلَيْهِمُ الْكَفَّارُ بعد از آن فرمود که هر که با اصحاب پیغمبر در باطن بد باشد
و از ایشان مانوشن نیست نماید و برین لفظ داخل است ابن را بفهم آنچه عقیق زهری گوید که امام
اول موطا را تشیل برده هزار حدیث ساخته بود و آهسته آهسته انتخاب میفرمود تا ما بنی حد رسید
و تا امام و قید حیات بود موطا مسوده بود و دلند نسخ بسیار دار و در هر نسخه ترتیبی دیگر یافته شاگردان
امام فراخوار استعداد خود ترتیب را اختیار کرده راجع ساختند و در احادیث بهم فیه الجمل تفاوت
قلیلی هست ابو زرعه را زنی که رئیس محدثین است گفته است که اگر شخصی بطلاق زن خود سوگند
خورد که آنچیز در موطا بلا شک شبهه صحیح است حاشا نشود این در توفیق و اعتماد بر کتابی دیگر
و سعدون نام شاعر در مدح موطا و غریب بعلم امام مالک بیات انشا کرده پاره از انها نوشته می شود

فما بعد ١٤ ان فات الحق مطلب
فان الموطن شمس والغير كوكب
فذاك من التوفيق بليت حبيب
بافضل ما يجري لليل الهادي
وصاربه الامثال في الناس نضرب
بمنتق ظلت عز اليه لشريك

وقاضی ابوالفضل عیاض رحمۃ اللہ علیہ درین باب نظمی وارد بغایت سادہ و سلیس است

اذا ذكرت كتب الحديث فحي
اصح احاديثنا وثبتت حجة
عليه من الاجماع من كل امة
فنعند فخذ علم الديانة خالصا
وشديدا كف العناية يهتدى

هل يكتب المواطن مصنفه لا
واوضحها في الفقه نجا لك
على غم خيشوم الحسود الماحك
ومنه شرع النبي المبارك
فمن جاد عندها لك في المالك

[illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم وقت الصاۃ قال عروۃ کذا لک بشیر بن ابی سعید المانضاری یحدث
عن ابیہ قال عروۃ کذا لک حدیثی عائشہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان یصلی العصر ثم یخرج حجرة فاقبل ان یتظہر پس حال حاضر افتاد کہ چیز کے احوال
تکبیر بن یحییٰ نیز یقول آورده شود و نسبہ و این است ابو محمد یحییٰ بن کثیر بن و سلاسل یحییٰ
الواد و سکون السین المہملۃ و بعد اللام الف و سین مہملۃ ابن شہل بن فتح الشین المجمع و سکون
المیم و فتح اللام الاو لے ابن فتح یا الفتح المیم و سکون النون بعد ما قاف معقودہ و بعد الالف
مشنۃ ثحیۃ بعد الف و نسبت او صمدی است و صمدی نیز گویند لباد و یکہ در دی بوی شام
معجمہ باشند بت لباد کہ قبیلہ است از صمدوہ و از اجداد او متقیا اول کسی است کہ سلام
آور در دست نرید بن عامر لیتہ پس نسبت او بولار اسلام لیتہ است و از اول او متقیا
اول کسی کہ بآندش درآمد و سکونت اختیار کرد کثیر است و گویند یحییٰ بن و سلاسل است
کہ در لشکر طارق برآمد و سلاسل نیز بر دست نرید بن عامر اسلام آورده و بعضے گویند
اول کسی کہ از اجداد او بشرف اسلام مشرف شد مہد بن و سلاسل است باید داشت کیحی
بن یحییٰ را چند باب آخر از کتاب الاعتکاف بلا و سطر از حضرت امام سماع از شریح و خود
یحییٰ بن یحییٰ کہ مراد اسماعیل ابن ابواب کہ باب خروج المعتکف الی العید است و باب اعتکاف
الاعتکاف و باب الکلیح فی الاعتکاف است نک و شعبہ است لهذا این ابواب ثلثہ را از زیار
بن عبد الرحمن روایت میکنند و یحییٰ بن یحییٰ موطار اور بلا و خود متبل از آنکہ زیار است
امام دست فادہ از ان عالی مقام مستعد شود از زیاد بن عبد الرحمن حاصل کردہ بود و
تمام موطار از ان بزرگ گرفتہ بود و تفصیل حال بر بنیوال است کہ یحییٰ بن یحییٰ از فرستہ
بر برست و جد او سلمان شد در قرطبہ از زیاد بن عبد الرحمن موطار گرفت و اتفاق نمود
بعد از ان شوق طلب علم اور اعمان کش شد و سبت سالہ بود کہ سمت مشرق رحلت
نمود و از امام موطار اسماعیل نمود و ملاقات او با امام در شنبہ یکصد و ہفتاد و نہ بود کہ سال و ثانی
امام است و در وقت وفات امام حاضر بود و بدینچنین جنازہ او خدمت کردہ و از عبد اللہ
بن وہب کہ چل شاگردان امام است نیز موطار اور او جامع اور روایت کردہ و جمعی کثیر را از

اصحاب امام دریافتند و از ایشان اخذ علم نموده است و او را در رحلت بر طلب علم از وطن
خود اتفاق افتاده و در یک حلقه از امام و از علی بن محمد بن وهب از کثرت بن سعد مصری و صفی بن
بن عیسیه زنای بن نعیم قاری اخذ علوم نموده و در رحلت دوم محض استغفار
از خدمت ابن القاسم که صاحب مدونه بود و یکی از اعیان شاگردان امام مالک است گفتن
و در رحلت اولی روایت نقل برستیفا کرده بود و در رحلت دوم تقفه و درایت را بکمال رسانید
و جامعین را در تیره الدرایه معاودت کرد و در اندک شش ماه الیه گشت و رجوع استغفار
آن دیار با و منحصر شد و قبل از رجوع فتاوی بعیسی بن دینار بود که او نیز از کبار تلامذه امام
مالک است و بسبب همین دو کس منسوب امام مالک است اندک شش منقش شد و فرار گرفت گویند که بحیث
را بر عیسی بن دینار فریت عقل بود چنانچه ابن کبار گفته است **شعر**
فقیه الاندلس عیسی بن دینار و علما ابن حبیب و عاقلها بحیه
و حضرت امام مالک در عاقل خطاب داده گویند روزی بحضور امام مشغول اخذ فیض بود و جمعی
دیگر نیز حاضر بودند ناگاه شورا فتاد که فیصله میگذرد و در دیار حجاز فیصل خبی غزابت میدارند
خصوصاً در آن زمان که بعضی عربان ساکنان حجاز را بدین فیل تفاز کرده اند و بسیار
با و خسته باشند و الشقیف گفته شعر یا قوم الخ رأیت الفیل بعدکم فبارک الله فی
فیو یة الفیل بر آیتة و له شیخ حرکه فکدت اضع شیتانی السما و ایل
اگر جماعتی حصار برای تماشای فیل دویدند و صحبت امام را گذشتند مگر بحیه بن بحیه که
بدون از عیاج و اضطراب بر وضع خود نشسته مشغول اخذ فیض ماند امام او را از آن بار
بعاقل مخاطب میفرمودند و بحیه بن بحیه را با وجود علم حدیث و فقه ریاست ظاهر و تقرب نزد
ملوک و اغنیای نزدیک و او را با صفت امانت و تدبیر و ترویج نزد این گروه خیل معظم و مکرم
بود و هیچگاه ولایت تصادافاً و امثال فلک که چندان با عنوان علم مقامات مذکرات
قبول نکرد و لیکن مرتبه او نزد ملوک و امارای آن دیار زیاده بر مرتبه ارباب این مقامات و این
حجم در جای نوشته است که این دو منصب عالم از راه ریاست سلطنت رواج و امتیاز
گرفت و غیر منسوب بوجوه و مذنب مالک است زیرا که قاضی ابو یوسف قضای کل مالیک

بدست آورده از طرف اوقضاة میفرستند پس بر بر تاضی شرط میکرد که عمل حکم مذهب ائمه سیفیه
 نماید و در اندلس یحیی بن یحیی را نیز سلطان آنوقت بجای مکتب و جاه حاصل گشت که میبایست
 و حاکم بے مشوره او منصوب نمیشد پس او غیب را زیاران و همدان خود را مبتولی نمیشد ساخت
 آنچه کلام ابن حزم را تم حروف گوید سبب رواج مذهب امام مالک در دیار مغرب و اندلس نزد
 جمیع مورخین آنست که علما آن بلاد برای حج و زیارت اکثر کجا از رحلت کردند و چون با وطن خود
 معاودت نمودند فضل و بزرگی امام مالک و وسعت علم و جلالت قدر ایشان را مشاهده نمودند و نیز از
 او مسائل آن بزرگ و در آن بلاد و بیان نمودند لکن تعظیم امام مالک و تقلید ایشان در اذهان مردم
 آنجا رسوخ و استقرار پیدا کرد و الا قبل از آن همه مذهب ادراسی بود و در با بجملة آنچه حقیقی بخیر بود
 یحیی را در اندلس از عظمت و جلال استقبال قول و اطاعت را بخشید میچسب کس از علما می اندلس نشینید
 و ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم ابن بشکوال گفته است که یحیی بن یحیی مستجاب
 الدعوة بود و در وضع لباس و نشست و برخاست و هیئت ظاهری نیز تتبع حضرت امام مالک نمود
 و آنچه از امام مالک شنیده بود و بر حسب آن فتوی میداد و هرگز مخالفت مذهب امام مالک را ضعیف
 نمیداد حال آنکه در آن زمان تقیید میکردند راجح نبودند و در عوام و نه در خواص نشسته اند که یحیی
 بن یحیی در هر مسئله اتباع اجتهاد و امام مالک لازم گرفت مگر در چهار مسئله که مذهب لیث بن
 سعد مصری را اختیار میکرد و یکی آنکه قنوت و صبح و دیگر صلوات جائز نیست و پشت دوم آنکه بابک
 شاذلی بقسم مدعی اثبات حق درست نمی و پشت سوم آنکه در صورت نزاع زوجین حکیم حکمین است
 و جبب نموده چهارم آنکه گریه گرفتن زمین زرعی مخصوص آن سوامی و پشت و مردم آن دیار سبب
 کمال اعتقاد حضرت امام مالک برین مخالفت قلیل هم بر گرفت میکردند و انکار مینمودند یحیی بن
 یحیی گفته است که مرض من است امام متد شد وقت آخر رسید تمام فقها مدینه و علما را احضار دیگر کرد
 مقام برای زیارت خیر البشر جمع بودند برای تودیع امام و شنیدن وصایای آن مقتدی الانام
 در خانه فیض شایان او بحد جمع شدند من شمار کردم یکصد و سی نفر از اعیان علماء و فقها حاضر
 بودند و من نیز از انجمله بودم پس رو بروی امام نشستیم و سلام میکردیم و خود را در نظر آن امام می
 آوریم که شاید نگاہی در کار ما کند و بهبودیاد آخرت از آن حاصل گردد و در همین حالت بود

که امام چشم خود را کشاده بامتوجه شده فرمود الحمد لله الذی اوضحک والکی واهات و
 اجمع بعد از آن فرمود که قضا رسید و لقای ادقاعی نزد یک شد پس بنزد یک شده عز
 کردیم که یا ابا عبد الله این وقت باطن شما چه حال دارد فرمود که کمال خوشوقتی دارم بصحبت اولیا
 الصدور و من دلیای اهل علم اند و هیچ چیز نزد خدا عزیزتر بعد از حضرات انبیا از ایشان نیست
 و نیز خود را اسیر در خوشدل میبایم یا آنکه عمر من مصروف طلب علم و تعلیم آن شد و سعی خود را
 مشکوره میبخشم زیرا که هر عمل که او را خدا استعلاء فرزند ساخته یا پیغمبر او مسنون گردانیده همه از
 زبان پیغمبر پاک رسیده و ثواب آنرا ابر شاد او علی السلام دریافتن مثلاً فرموده است که هر که
 محافظت نماید نماز را و احسن بین و چنان پیش آید و هر که حج خانه کعبه کند او را این ثواب
 است و هر که جهاد با کفار نماید او را نزد خدا این مرتبه است و علی هذا القیاس و غیر از طالب علم حدیث
 و علم آن این معلمات را بوجه صحت و تفصیل نمیتواند دانست پس این علم گویا میراث نبوت است
 زیرا که علوم دیگر را از ادبیات و عقلیات ریاضیات بغیر طریق نبوت نیز نمیتوان شناخت بجز
 علم ثواب و عقاب و علم شش رکن و ادیان که غیر از شکره نبوت اقتباس انوار آن محال است
 پس کسی که طالب این علم در سر افتاد خود را در پی شوق او گذشت عجب کر است و ثواب
 دارد که نمونه کر است و ثواب انبیا باشد و لا یعلم کفها الا الله بعد از آن فرمود که من نزد شما حدیث
 از ربع روایت میکنم که تا این وقت روایت نکرده ام شنیده ام که ربع میفرمود که قسم بخدای
 عزوجل که اگر شخصی در نماز خود خطا کند و نداند که چه قسم نماز ادا باید کرد و از من بپرسد و من او را
 بقرائن و سنن و آداب آن نشان دهم و طریق ثواب بیان نمایم نزد من محبت است که تمام نماید
 پس بدو آن همه را در راه خدا صرف کنم و قسم بخدای عزوجل که اگر مرا در خاطر شبیه در سر
 اند علم یاد روایتی از روایات حدیث خطو کت و خاطر خود بفرماید که آن منسوب سازم و در حالت
 و نوم گرفتار خوابگاه مرا بقرار دارد و تا صبح بسبب آن شبیه مکرر بگذراند و باز وقت صبح نزد دعا
 بروم و آن شبیه از خاطر من رفع و طمیان حاصل گردد و نزد من از صبح مقبلاً بهتر است و نیز فرمود
 که از این شبها بسیار شنیده ام که میفرمود که قسم بخدای عزوجل که اگر شخصی در مقدمه از مقدمات
 دین خود باطن مشغول نماید و من آنچه حق شیر است از ماله تفکر خست یا را صاحب داد نموده او را

[illegible]

وساقط از درجه اعتبار رتبه نزد امام مالک کور او مذکور ابن القاسم که صاحب مدونه شهر سمرقند
 در میان آمد فرمود ابن القاسم فقیه دین و دهب عالم یعنی ابن القاسم موافقه را استیفاء نموده
 است و ابن دهب در مواد علم مثل تفسیر و سیر و زهد و رفاق و قتل و نجات و غیره فلک استیفاء نموده است
 ابن یوسف گفته است که ابن دهب جامع همه وصف بود فقه و حدیث و عبادت اوقات سال خود را
 همه حصه کرده بود یک حصه در مجاهده کفار و در باط میگذرانید و یک حصه در تعلم مشغول میبود و یک حصه را
 در سفر حج صرف می کرد احمد برادر زاده ابن دهب گفته است که عباد بن محمد رئیس کندی را ابن
 دهب با تکلیف قضا داد ابن دهب فرار کرد و غیبت اختیار نمود عباد در شقت و خانه مار ایدم و فرمود
 پس این خبر بهم من ابن دهب سید و عاگرد که عباد کور شود و یک جمع نگذشت که عباد کور شد
 از عجایب حکایات او است که روزی در حلقه درس خنوش شده بود گدائی آمد و گفت یا اباجمد ان
 درم که دیر در زمین داده بودی نامه بر آید ابن دهب گفت که ای عزیز دستهای ما دستهای
 عاریت است چنانچه ما میدهند ما بشماریم بهم گدای شفت مانده گفتن گرفت تا آنکه گفت
 صلی الله علی محمد این جهان زمان است که می شنیدیم که در آن صدقات و سیرات را خدا تعالی
 بر دست منافقان این است خواهد نهاد و در حلقه شخصی از اهل عراق حاضر بود بشنیدن این سوره
 ادب از جای رفت برخاست بر روی سائل طبایخ زد که با قناد سائل فریاد آورد که یا اباجمد
 یا اباجمد یا امام المسلمین در مجلس تو اینچه حرکت میکنند ابن دهب برخاست و تفتیش مینمود
 که این حرکت از کجا صادر شده مردم گفتند ازین جوان عسکری انجوان عراقی رو بروی ابن
 دهب آمد و گفت ای استاد از تو حدیث شنیده بودم که رسول الله صلی الله علیه و سلم فرموده است
 مَنْ حَضَرَ حُكْمَ مُؤْمِنٍ مِنْهُمْ فَهُوَ رَافِقٌ لِحُكْمِهِ كَيْفَ تَكُنْ لِحُكْمِهِ مِنَ النَّارِ چنانچه رجعت
 کسی که محض حق ایمان دارد و این ثواب را متوقع فرموده اند برجای استاد و مقتدای خلایق که
 ثوابی چه ثواب که نخواهند داد من بک اتوقع ثواب موعود این حرکت کرده ام ابن دهب گفت
 اگر باین نیت کردی خدا انتحالی ترا جزای خیر دهد و اینک حدیث دیگر شنیده که آنحضرت صلی الله
 علیه و سلم فرموده است یسکون فی آخر الزمان ساکین یقال لهم الغناه لا یتوضئون بصلوة
 ولا یتغسلون من جنابه یتخرج الناس الی مساجدهم و اعیادهم یسارلون من الله فضله و یتخرجون

یسألون الناس عن توفيقهم على الناس لا يرون صدقهم حق گویند بنی ابن وهب مصحاحی حشر
 شد شنید که شخصی این آیت میخواند و از کجا بجوین فی المناکب پیوسته شد و تا دیر پیوسته ماند و از نزد
 امور او نیست که او بر خود التزام کرده بود که هرگاه غیبت کسی از وی سرزند یک روز در او
 گفت که چون سبب اکثر مشق این امر بر من سبب نمود چنان قرار دادم که هرگاه غیبت کسی کنم
 یکدر هم صدقه بدهم این امر حسیله شاق آمد و غیبت از من موقوف شد و او را کتابت مشهور
 بجامع ابن وهب و زی کتاب احوال القیمة از ان کتاب شاگردان او بخصه او میخواندند و اولی الامر
 از خوف تنوی شد که پیوسته شد بخانه برداشته بودند قدری بهوش آمد و باز از در و رعیت
 می افتاد و بهوش می شد در همین حالتی قال فرمود روز یکشنبه بمبت و پنجم شعبان می شد و نمود
 هفت و عمر او هفتاد و دو سال بود و چون خبر وفات یسعیان بن عیسیه میدگفت ان الله و اما الیه رجعون
 این مصیبت تمام اهل اسلام ست و بعضی از صحابه او را در شب وفات خود بخواب دیدند که دست
 خوان بر میدارند و می گویند که دستار خوان علم برداشته شد عبدالمطلب و به نصایف بسیار
 سفید نافع یادگار گذشت از آن جمله است سموعات و از انام مالک آن بی کتاب است در مقاصد مختلفه
 و در موطا جمع کرده یکی را بکبر و دوم را بصغیر نام نهاده و جامع کبیر نیز دارد و کتاب احوال
 کتاب تفسیر الموطا و کتاب المناکب کتاب المغازی و کتاب القدر و غیره فلک ستمه الله علیه
 رضوانه علیه تسخیرم از موطا تسخیر عبدالمطلب بن سلمه القصبی است و از مفردات او که در موطا و دیگر
 یافته نمیشود این حدیث اخبرنا مالک عن ابن شهاب عن عبد الله بن عبد الله بن
 حنبله بن مسعود عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان
 قطروني كما أطربني عيني بن مزيك اما انا عبد الله فقولوا عبد الله ورسوله
 کدیت او ابو عبد الرحمن است و نب او عبد المطلب بن سلمه بن قحطبه الحارثی و در اصل از مدینه
 مسوره است در در بصره ساکن شد باز بکراتقال نموده تولد او بعد از یکصد و شصت شیوخ بسیار
 را در یافت از ان جمله است امام مالک و یث بن سعد و ابن ابی ذئب و حماد بن و شعبه و سفيان
 و در ان نتیجه بن معین از غلو من است او درین علم ضرب داده گفته است که ما رأينا من شیخنا
 بالله إلا وكيفية أو القصة و زو محمد بن معتمد بر همه اصحاب مالک دست علی بن عبد الله

المدنی را پرسیدند که احباب مالک معن ثم القعنبی گفت لا القعنبی ثم معن اول که در خدمت امام
 مالک رسیدند قرات ابن حبیب را سماع میکرد و قراته او پسند خاطرش نیفتاد که کما ینبی تخمیر
 و اما حان بنی که در پس خود موطا را بر امام رحمه الله علیه گذرانید و تا هشت سال ملازمت
 امام رحمه الله علیه نمود و حدیث او را اخذ کرد و یکبار از بصره به مدینه منوره آمد و امام مالک رحمه الله
 علیه اخیر قدم او را رسانیدند امام رحمه الله علیه باین خود را فرمود بنی که بدید تا نزد پدر
 اهل بن من بر وی سلام کنیم و هرگاه بطواف خانه عبید بن زاده القعنبی و تشریف
 مشغول میشد میگفتند که سحکس انقل از القعنبی رحمه الله علیه طواف این خانه تبرک کنی کند و او رحمه
 الله نیز مستجاب بالاحکام بود درین باب از وی قصه باینی بحبیب را نقل نموده اند عبد الله بن
 عبد الحکم گفته که من نزد عبد الرزاق رحمه الله علیه که صاحب مصنف مشهور است رفتم بار او
 طلب علم حدیث عبد الرزاق رحمه الله علیه باین خشونت کرد و منع کرد که از من منویس
 من ترا خواهم آموخت شب هنگام بسیار غمخوارم شدم و خواب رفتم جناب سالت را بخواه
 و ازین بسیار انحصار آن جناب عرض کردم فرمودند از چهار کس علم حدیث من بنویس من عرض کردم
 آنچه بار کس ام کدام شخص اند که هر چه قعنبی از فرمودند است که کس دیگر را نیز نام بردند و اکثر این نام
 او را از ابدال محو هستند و بزرگی و صلاح اجمع علیه سبع ابل عصر او بوده و وفا او در مک معظمه
 ششم محرم ۲۳۰ و صد و بیست و یک اتع است شصت و چهارم از موطا نسخه ابن القاسم است که مشهورترین
 فقها از مدینه است اول مرقن این مذہب است و از مسخرات این نسخه این حدیث است
 ما لك عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن ابن عباس رضي الله عنهما عن رسول الله صلى الله
 عليه وسلم قال قال الله تعالى من عمل عملا أشرك فيه معي غيري فهو له كراهة أنا
 اتعنى الشوكاء عن الشوكاء ابو عمر گفته است که این حدیث در موطا ابن یحیی بن یزید بن یزید
 این دو موطا در سوطا دیگر نیست گفت او ابو عبد الله و نام او عبد الرحمن بن القاسم بن خالد بن
 خیاضه القعنبی و او از اهل مصر است و متع نسب او با لولا است لانه کان مولی لیزید بن الحارث الثقفی
 بعضهم العین المهملة و نسخ التام الفوقیة و در تحقیق این نسبت اختلاف است بعضی گویند که علما مان چند
 از اهل طائف در ایامیکه آنجناب محاصره اش سر مرده بودند که یحیی بن یزید با سلام شدند به آنجناب

فرمودند طعم عقار المد تلقی پس ولد آن علما آن عشقه گویند و این ظلمکان زویشته است که عقار از
یک تب سبیل نیستند بلکه از قبایل شته بعضی از حجر حمیر و بعضی از سعد العشیر و بعضی از کنانه مصر
و اکثر آنهاست و عثمان مصر اند و زید بن الحارث از حجر حمیر بود و مسل قصه آنها نیست که جماعه در دنیا
آنحضرت صلی الله علیه و سلم مستغرق شده غارتگری قطع طریق شیده خود ساخته بودند خصوصاً سیر که
بار اده اسلام و ادراک ثبوت صحبت آن خیر الانام مسافر میشدند و در راه سیر میخاندند آن حضرت
بسوی ایشان فوجی فرستادند و آنها را اسپه کرده آوردند آنحضرت همه را آزاد فرمود از آن باب
آنجماعه را عقدا گویند هر که از اولاد آنهاست عشقی گویند ابن القاسم در سده یکصد و سی بوده است
و از شیرین بسیار روایت دارد و مال بسیار در راه طلب علم حدیث صرف کرده و در زهد و توسع از عجا
روزگار بود و در صحبت حدیث و حسن دایست تا در وقت اکثر کردن دعائی خود میگفت اللهم متعنی
من الدنيا و امتهمها منی و عطاء یائی سلاطین و امرای هرگز قبول نمیکرد و عبد الله بن وهب که
سابق حال و مذکور شد میگفت که هر که رغبت بفقہ امام مالک داشته باشد باید که صحبت ابن القاسم
را محکم گیرد که با پیغمبرائی دیگر مشغول شدیم و او متفرد بفقہ اوست و لهذا فقها را در پیب یکمسائل میگویند
او را بر جمیع روایات ترجیح میدهند و شهباء که یکی از اعیان مالکیست سوال کردند که نقابت
ابن القاسم بیشتر است یا نقابت ابن وهب ای گفت که اگر با پی چپ این القاسم با تمام ابن وهب
کنند از وی افقه شد آن متحقق فیه مالکی نوشته اند که شهباء را در مسائل خلیج و کویات و غیر
کلی بود و ابن القاسم را در مسائل بیوع و معاملات و ابن وهب را در مسائل حج و مناسک الله
اعلم و ابن القاسم گفته است که ابتدائی شوق من صحبت امام ازان است که روزی در خواب
بین گفتند که اگر غم طلبی داری و علم حق را دوست داری پس ترا باید که بعالم آفاق رجوع آری
گفتم که آن عالم آفاق کیست و نام او چیست گفتند امام مالک و ابن القاسم نیز اوقات سال
تقسیم کرده بود چهار ماه در سکنند ریسمانند برای جهاد کفار روم و تبریز و تنگ و سه ماه در سفر
حج و زیارت پیغمبر صرت میکرد و پنج باقی در تعلیم علم مشغول میشد روزی مذکور نزد امام مالک
در میان آمد فرمودند خدایش را میفهمی و او اوابانے گشت پرازشکات حنوفی در شرح و مال
در تحت این قول و من قرأ القرآن فی سبع فلان لك حسن نوشته است که ابن القاسم

در رمضان دو صد ختم قرآن میکرد و اسد ابن القاسم الفرات گفته است که ابن القاسم در غیر
 رمضان نیز دو ختم قرآن میکرد چون من بخدمت او رسیدم و او را غریب احیار علم کردم
 یک ختم را موقوف و ثلث و ختم را تا آخر عمر مطلب نمود و نزد او از مسائل امام مالک که مردم
 از آن خواب پرسیده بودند و اجواب آنها فرموده بود و سکه صد جلد بود و فوات او در مصرست در
 سال ۹۱ که صد و نود و یک و او را بعد از موت بخواب دیدند و پرسیدند که چیز ترا درین عالم مسند
 افتاد و گفت چند رکعتی که در اسکندریه گذارده بودم پرسیدند که این مسائل فقه کجا رفت
 ایچ ندیدم و بدست خود اشاره نمود که آنها را اهباء منشورای نعمت ششم حروف میگویی از اینجا کسی
 را دهم را از آنکه اشتغال بعلم هیچ نیست هر چه هست اشتغال بعبادت است زیرا که اشتغال
 بعلم نیز نوعی از عبادت بلکه بهترین عبادات است تحقیق آنست که نفوس انسانیه در اشتغال
 خود و تکلف اند بعضی را از اینک تاثیر عظیم در قوی نفسیه حاصل میشود و بعضی را از اشتغال و بگری
 و در عالم برزخ ظهور آن تاثیر عظیم واقع میشود و آن همه اشتغال فی نفسها محمود اند و گاهی
 در اشتغال قلبی سهل نیست صالحه دست میدهد و در اشتغال دیگر اگر چه کثیر و عمده باشد تقسم نیست صالحه
 حاصل نمیکرد اِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ اِلَى صَوْمِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ اِلَى قُلُوبِكُمْ وَاَيُّهَا كُمْ
 ما عده مقر ریت فی فهم ذلک نسخ پنجم از موطا روایت معن بن عیسی است و از مفردات او این
 حدیث است که در موطا دیده یافته نمی شود اَمَّا لَكَ عَنْ سَالِمِ ابِي النَّظَرِ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ عَبِيدٍ
 اللَّهُ عَنْ سُلَيْمَةَ بْنِ عَبْدِ الْجَحَلِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ مِنَ اللَّيْلِ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَاِنْ كُنْتَ يَقْظَانَةَ يَحْدُثُ
 مَعِيَ وَاِلَّا اضْطَجَعَ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْزِنُ كُنَيْتُ اَوِ ابُو بَكْرٍ سِتٌّ وَنِسْبٌ اَوْ مَعْنَى بَرَزَ
 عیسی بن دینار المدنی القر از بهر دو زامی جمیع نسبت بقدر فروشی و تفریق ششم خام غیر منسوج
 را گویند و او اشجعی است بولا یعنی از موالی نبی اشجع بود و از کبار اصحاب مالک و ثقفیان و متفقان
 آن عصر بود و گویند که وی ربیب امام بود و چون مازون رشید با و سپهر خود که امین و مامور
 بودند بشوق استماع موطا نزد امام مالک آمد فارسی موطا همین معن بن عیسی بود و مازون با و
 سپهر خود استماع میکرد و خیلی لازم حکمت امام بود و اکثر بر در حجره امام میآمد و بر همه از زبان

امام ربی آمد آن را شنید و مینوشت و چون امام مالک کلان سال شد و محتاج عصا گشت محرز
 بن عیسی بجای عصای او بود بر دوش او تکیه کرده تا مسجد نبوی برای انعامت جماعت نیت و بنا برین
 اورا عصای مالک میگفتند روایات او در بخاری و مسلم و ترمذی و دیگر کتب معتبره بسیارست از
 امام مالک چه از اسب مکه سماع و هشت در مدینه منوره در ماه شوال سالیکصد و نود و هشت
 الهی پیوست ^{سنت} از موطا روایت عبدالمعین بن یوسف تنیسی و تنیس شهرست و در
 که عبدالمعین بن یوسف آخر زاد آن سکونت و زریذ و الاودر مسل و تنیسی است از منقذات او
 این حدیث است مالک عن ابن شهاب عن جندب بن عمرو عن عروبة بن الزناد
 ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم اے الاحمال افضل قال
 ایمان بالله قال فای العنقة افضل قال انفسها قال فان لم يجد یا رسول الله قال
 تضع لصانع او تعین اخرق قال فان لم استطع یا رسول الله قال یدع الناس من
 شربک فانها صدقة تصدقہ علی نفسك ابو عمر گفته است این حدیث را در موطا ابن شهاب
 نیز یافته ام و در موطای دیگر نیست کنیت او ابو محمد و نسب او عبدالمعین بن یوسف الکلابی
 الذی مشقی ^{سنت} تنیسی است بخاری از وی مباد و سطر روایات بسیار دارد و متواری و خبریه و بزرگ
 بود بخاری و ابوجاتم در توفیق و تعدیل او بسیار مبالغه نموده ^{سنت} موطا روایت یحیی بن
 بکر و از منقذات او این حدیث است که در موطا دیگر یافت نمی شود مالک عن جندب بن عمرو
 عمروة عن عائشة رضی الله تعالی عنہا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 قال ما زال جبرئیل یؤجینی بالمحارحة ظننت انه لیورثی و یحیی بن بکر میگفت
 که من موطا را بر امام مالک چهارده بار گذرانیده ام اکثر آن چهارده سماع بود و در موطا و او چهل
 حدیث شایعست که در میان امام مالک و جناب رسالت پیش از دو واسطه واقع نشد و این چهل
 حدیث را در دیار مغرب رساله حدیث شده اند و در مقام تحصیل اجازت موطا بنابر استاد میگفتند
 و اول آن چهل حدیث این است مالک از نافع روایت میکنند و از ابن عمر که آنحضرت صلی الله
 علیه وسلم فرمود کسی را نماز عمر عزت شد گویا خانان او تباراج رفت و کنیت یحیی بن بکر
 زکریاست و نام پدر او عمر البصر و بکر نام جداست که بآن شهر مشهور شد و از سالکان محضرست

عند اهلها لیکن ابن عبد البر گفته است که این حدیث در نسخه یحیی بن یسح اندلسی نیز موجود است و
 نام نسبت ادا به مصعب بن عبد بن ابی بکر القاسم بن الحارث بن زراره بن مصعب بن عبد
 الرحمن بن عوف زهری است و او را عوفی نیز گویند کیسه اش شیخ اهل مدینه است و قاضی مفتی آل
 بلده منوره بود و در نسخه یکصد و پنجاه متولد شدن علامت امام مالک است بسیار متوجه و تحقیق نام
 نصیب او شد و از ابی سیم سعد بن زید و است بسیار دارد و اصحاب صحیح است از وی روایت
 دارند الا آنکه شامی بواسطه روایت می کند عمر او نو و دو سال شد و در موطا ابی حذافه سه
 بقدر صد حدیث زیاده از موطا می دیگر یافت می شود گویند که موطا می او نسخه آخرین است
 که بر امام مالک گذرانیده اند و هم چنین موطا ابی حذافه پسند یاد است آنجا از قبیل مسوده محو
 نیست و اهل مدینه را اعتقاد چنین بود که تا وقتیکه ابی مصعب هری در میان باز نماند است تا بر
 عراق در علم حدیث و فقه است غالب و در خدمت قضا بود که قضا را در سید و در رمضان مال
 چهل و دو بعد از ناستین فاتی که نسخه دوم از موطا روایت مصعب بن عبد الله زهری است
 و گویند که این حدیث از مستفادات او است لیکن ابن عبد البر این حدیث را در نسخه یحیی بن یسح
 و سلمان نیز یافته است مالک عن عبد الله بن ذی الحک عبد الله بن عمران السو
 الله صلی الله علیه و سلم قال اصحاب الجرح لا تدخلوا علی هؤلاء القوم المحدثین
 الا ان تکونوا باکین فان لم تکنوا باکین فلا تدخلوا علیهم ان نصیب
 مثل ما اصحاب هکذا نسخه یا زوهم از موطا روایت محمد بن مبارک صورت نسخه
 دو از زوهم از موطا روایت سلمان بن ابی است و ازین دو نسخه و احادیث آنها را هم
 الحروف را اطلاع حاصل شده مگر آنکه غافله کتابی نوشته است که او را سند احادیث
 من انتم معشقه روایت نام کرده و در آن کتاب اخذ تا امام مالک سند بر حال صحیح می آرد
 در جمیع احادیث این موارد را از نسخه کتاب را از شیخ خود را هم حروف نیز اخذ کرده است
 مطالعه کرده و غالباً غافقی را تا اصحاب این نسخه دو واسطه میباشند و تا امام مالک سه واسطه دور
 آخر آن سند نوشته است که مجموع احادیث موطا این نسخه دو از زوهم گانه ششصد و شصت و شش
 حدیث است از آن جمله زود و هفت حدیث مختلف فیست که بعضی اهل نسخ دارند و بعضی ندارند

باقی متعلق کور جمع نسخ موجود است از ان جمله سبت و هفت حدیث مرسل است و پانزده حدیث متواتر
و شیخ امام مالک که نام درین سند مذکور شد اند مقادیر پنج کس اند و وجای تعیین نام باین باب
مذکور اند مالک عن الثقه عنده و آنچه امام مالک گفته بلغه خبری ذکر راوی آن پنج موضع است و عدد
جمله رجال صحابه که درین سند مذکور اند هشتاد و پنج است و از زمان صحابه سبت و سه و از تابعین چهار
و شصت کس اند آتم الحروف گوید چون این کلام منجبر شد بیکر مسند غافقی لابد بر بنی از احوال
او نیز نگاشته می آید ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد العاصم بن محمد العاصم بن محمد بن عبد الله بن عبد
قسط است که شهر است مشهور در شام متصل و مشرقا که حسن بن رشیق را بن شعبان دیگر
محمد بن محمد آن دیار است و در فقیه متورع بود و در آمد و رفت بر خود بند کرده بود و هرگز خود را
و فقیهان شامی که در زمانه خود منروی و معتدل میگذازانید کم بر آید و کتاب تفسیر از قضایف
او یادگار مانده یکی مسند موطا و دوم مسند مالک بن موطا و او در مذهب مالکی بود و در سنه صد و
هشتاد و یک ماه رمضان وفات یافت و در اینجا باید دانست که دو کس از امام مالک موطا را روایت
کرده اند و نام هر دو یکی بن یحیی است یکی از آنها همان است که در بیان نسخه اولی احوال او
گفته شد و او مشهورترین نسخه های موطا است لیکن در صحیحین بلکه در صحیح سنده اصلا روایت
و اردن نسخ بجهت کثرت او نام او این بزرگان او را ترک کردند و دوم یحیی بن یحیی بن بکیر بن عبد
الرحمن التیمی المظفر النیشاپوری است که در سنه دویست و دو وفات یافته و روایت
او در نهاده می و مسلم موجود است کسانی را که وقوف تمام بر رجال حدیثی نباشد درین هر دو فتیله
پیدا می کنند نسخه بکیر و هم از موطا روایت یحیی بن یحیی بن یحیی است و در باب مکه جاف
اسماء البنی صلی الله علیه و سلم میگردد و این باب آخر ابواب موطا است که بدان تمام
شده مالک عن شهاب عن محمد بن جابر بن مطعم ان رسول الله صلی الله علیه
و سلم قال لی خمسة اسماء انا محمد و انا احمد و انا الماحی الذی یحیی محمد و الله لی
الکفر و انا الماحی الذی یحیی الناس علی قدحی و انا العاقب نسخه
چهارم و هم از موطا روایت ابو حذافه سهمی است و نام او احمد بن سہیل است و او آخر
اصحاب امام مالک باعتبار وفات در بغداد و مرده است در عید الفطر در سال دویست و پنجاه

موطا

موطا

موطا

موطا

موطا

موطا

موطا

موطا

موطا

موطا

موطا

موطا

موطا

موطا

و نه لیکن در شرائط چندان معتبر نبود لکن او را قطنی و او را تضعیف میکرد و میگفت که بعضی مردم احادیث
 دیگر را خارج از موطا و موطا و ثعلبی کرده بروی خوانند و او متنبه نشد و خطیب گفته است که در مسئله دروغ
 نیک گفت لیکن سبب سادگی و غفلت درین و در طریقی اقا و بر تائی که شاکر و از قطنی است گفته
 است که من از او قطنی پرسیدم که بخاطر من میسر شد که کتابی که در وی فقط احادیث صحیح باشد جمع
 کنم روایت ابو جعفر را هم درج نمایم گفت چه پاک است اما این عدی گفت است که ابو جعفر از امام مالک
 سخنان بجهل و غلطی روایت میکند اعتبار نباید کرد غالباً سبب این قباحت آن است که او مرد
 مغفل بود و مردم او را در فریبند و او را حدیث دیگر را غیب معتبر بود در موطا و درج کرده پیش از و میخیزد
 و او آنهم را آوریداشت نه آنکه خود دروغ بگوید چنانچه در قطنی در حال او یابین معنی تفسیر کرده و او
 در اصل قریش بود از بنی سهم که یکی از شعبه های قریش است و در مدینه ساکن بود و آخر ما در بعد گوشت
 اختیار نمود و قریب صد سال عمر یافت لکن پانزدهم از موطا روایت سید بن سعید و از تفرغ
 او این حدیث است ما لك عن هشام بن عروة عن ابيه عن عبد الله بن عمرو بن العاص
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من الناس
 ولكن يقبض العلم بقبض العلماء فاذا كثفوا عالمنا اتخذ الناس رؤسا جهالا
 فسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا و احذروا كنيت او ابو محمد سید بن سعید الهروی است و او را
 حدیثی نیز گویند مسلم و ابن ماجا و در روایت دارند و او را معتبر شمارند ابو القاسم نجفی گویند که او را
 حفاظ بود امام احمد بن حنبل در بعضی امور بروی گرفت میکرد و دو متحققین اینچنین گفته اند که او چون
 از نوشتن خود روایت میکرد با احتیاط میسر کرد و چون از یابین خود ملا می کرد خطای نموده و در آخر
 بسبب کجی من و شیخ خفیه و ضعف بصارت و غلط حافظه قابل اعتماد نماند بود و در احادیث او
 منکرات بسیار یافته اند اما مسلم آن منکرات را دور کرده و از اصول معتبره و فائده ها گرفته و در سوال
 سه چهل بعد الماتین وفات او است رحمه الله لکن شیخ شافعی و هم از موطا روایت امام محمد بن
 احسن شیبانی است و امام مذکور بحجیه شهرت و کثرت احوال نو بیان احتیاج تعریف توصیف نیست
 موطا خود را بر بخیریت ختم اخبار ما لك عن عبد الله بن عمرو بن العاص و رسول الله صلى الله عليه
 وسلم قال ان اجلكم فيما خلا من الامم كما بين صلوة العصر الى مغرب الشمس انما

مثلک و مثل الیہ و انصار کو جمل سب علی حکمہ لافقال من یعمل لی فی نصف النہار علی قیصر
 فعلت لیہ و نہ قال من یعمل من نصف النہار الی العصر علی قیصر اطر قیصر اطر فعملت لیہ
 علی قیصر اطر قیصر اطر ثم قال من یعمل من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیصر اطرین
 قیصر اطرین الا فانہم الذین تعلمون من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیصر اطرین قیصر اطرین
 قال فغضب الیہ و انصار و قالوا نحن اکثر عملنا و اقل اعطنا قال کھل ظلمتکم من خلفکم
 شیئا قالوا لا فانہ فضل او تیر من انشاء ثم قال محمد هذا کما تبدل علی ان تاخیر العصر افضل
 من تعجیلہا الا تری انہ جعل ما بین الظہر الی العصر اکثر ما بین العصر الی المغرب فی هذا الحد
 و من عجل العصر کان ما بین الظہر الی العصر اقل مما بین العصر الی المغرب فہذا ایدل علی تاخیر
 العصر افضل من تعجیلہا ما دمست الشمس بصداء نقیم لم یخالطھا صفرۃ و هو قول بحنیفہ
 و العاصم من فقہاء عاصم اللہ تعالیٰ انتہی راتم الحدوث کہ یدانچہ امام محمد زین حدیث استنباط کردہ
 اند صحیح است و مدلول حدیث ہمین قدرت کہ ما بین صلوۃ العصر الی مغرب الشمس کمتر از ما بین نصف
 النہار الی صلوۃ العصر میباشد تا قلت عمل و کثرت عطا کہ مقتضی از تشبیه است درست گردود و ہمینی بحد
 تاخیر عصر از اول وقت آن مستحق نمی شود اما آنچه از بعضی فقہاء منقول است کہ با تجدید تنسک کردہ
 اند و آنکہ وقت عصر از مابعد التعلیل شروع میشود و قبل از ان وقت ظهر است پس لا الشیء
 بر آن منوع است آری اگر لفظ ما بین وقت العصر الی الغروب می بود گنجایش این استدلال
 شد لفظ حدیث ما بین صلوۃ العصر الی مغرب الشمس نظام است کہ صلوۃ العصر در اول وقت
 مستحق نمی شود تا مدعا حاصل گردد و در اثر تشبیه بر مقالہ ما بین نماز عصر است بر وفق آنچه معمول
 آنجا بود تا وقت غروب و آن کمتر از ما بین ظهر و عصر می شود گویا ابتدائی وقت عصر تا وقت
 مساوی آن باشد و اگر کسی را بجا طررسد کہ تشبیه براتی تفہیم است و در صورت تخیل لازم آید
 زیرا کہ صلوۃ عصر نفسی نیست کہ کسی در وقتی از اوقات تسبیح می خواند بخلاف وقت عصر کہ
 نفسی متعین است گویم تشبیه براتی تفہیم می باشد و ما بین وقت متعارف نماز
 آن جناب امی است تا قدری نسبت با ایشان بواجب نفسی متعین شود و گویا آن ابداع
 از ایشان آنچه خود واضع شد و تفہیم متعقبات نظیرش آنکہ حضرت عائشہ در وقت معمول نماز عصر

امر و زرد دست مردم غیر از موطا موجود نیست و مسائله دیگر که در عالم شهرت خود ایشان تصنیف
 آن نیز در آخر اند بلکه دیگر این بعد ایشان آمده مرویات ایشان را جمع نموده اند و در خلاص
 سیم کرده و بر هر عاقل پوشیده نمی ماند که مرویات شخص از هر طب و دایره مجموع و مخلوط میباشند تا
 و قلیکه خود آن شخص که اتفاقا وزیر گئی و فضیلت او داریم آن مخلوط را تمیز کنند و بارها بنظر اعیان
 و تعمق مطالعه نماید و شاگردان خود را تعلیم بکنند محل اعتماد و جزم تواند بود و تفصیل این اجمال آنکه سند حضرت
 امام عظمی که بالفعل مشهورست تالیف قاضی القضاة ابوالمود محمد بن محمود بن محمد الخوارزمی است که در
 ششمین صد و هفتاد و چهار آن را راجع ساخته مسامید امام عظمی را که علما و سابق بر دخت بوده
 درین سند جمع کرده بزعم خود هیچ چیز را از مرویات امام عظمی ترک نکرده و قبل از وی
 هر چند پراسانید بسیار برای مرویات امام عظمی ساخته بودند چنانچه خودش در خطبه این مسند نام آنها
 و مصنفین آنها و سند خود بآن مصنفین بنیان نموده اما بیشتر راجع مشهور و مسند بود و تا حال وجود
 و متداول است اول سند حافظ الحدیث محمد بن یعقوب الحارثی دوم سند حافظ الوقت حمید بن
 بن محمد بن حسن و رحمة الله علیه چنانچه اجازت این هر سه سند بر اقم الحروف و شیخ خود رسید
 پس این سند را نسبت بحضرت امام عظمی کردن از آن باب است که مسند ابی بکر را مثلاً از مسند
 امام احمد نسبت بحضرت ابوبکر صدیق بنام کرده و درج بن سلیمان بن ابی اسلمه کلامی در آن مغلطه پیش نیست
 مسند حضرت امام شافعی عبارت است از احادیث هر فروع که امام شافعی آنرا بحضور
 شاگردان خود بنویسند بیان میفرمود و روایت می نمود و آنچه ازین احادیث در مسوغات ابوالعباس
 محمد بن یعقوب الاصح از ربع بن سلیمان در ضمن کتاب الام و مبسوط واقع شد بود آن را یک
 جامع نموده مسند امام شافعی نام کرده و درج بن سلیمان بن ابی اسلمه کلامی در آن مغلطه پیش نیست و همه
 احادیث را از امام شافعی شنیده مگر چهار حدیث از جزو اول که بواسطه بطور از امام شافعی شنیده
 میکنند و جامع و تلفظ آن احادیث شخصی از ایشان پورست که او را ابو جعفر محمد بن طاهر گویند و از
 ابواب ام و مبسوط آن احادیث را التماس کرده جدا نوشته و چون اینهمه بفرموده ابوالعباس
 اصم بود و تلفظ مسند شافعی او را انکار نمود و بعضی گویند که خود ابوالعباس انتخاب آن حدیث کرده
 است که در بعضی کتاب بعض بود و بعضی حال آن مسند را میسند مشیبه یافته است و نه بر ابواب

بلکه کيف اتفاق القاطع نموده جدا نوشته است و لهذا کبرا بسیار در اکثر مواضع در آن یافته میشود
 و اول آن سند این حدیث است قال الامام الشافعی فما اخرج من کتاب الوضوء یعنی
 من کتاب الامام اخبرنا مالک عن صفوان بن سلیم عن سعد بن سلیم عن رجل من الی
 الا ذرق ان المغيرة ابن ابی بردة وهو من نبي عبد الذار اخبره انه سمع ابا هريرة
 يقول لما رجع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انا تركت الجور
 نحمل معنا القليل من الماء فان توضأنا به عطشنا انتوضعت ماء الجور فقال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم هو الطهور ماءه والحل ميتته مستحراما هم احمد بن حنبل بن حزم تصنیف
 و تشویذ خود آن امام عالی مقام است لیکن در وی زیادات بسیار از سیر ایشان عبد الله بن
 از زیادات ابو بکر قطیعی که راوی آن کتاب از سیر ایشان است نیز است و آن کتاب مستطاب مثل
 است بر شریزه سند اول سند عشره مبشره است و امعه و و هم سند ایشان نبوی علیهم السلام سید و هم
 ابن سعد چهارم سند ابن عمر بن محمد سند عبد الله بن عمرو بن العاص ابن ابي رسته ششم سند حفص
 عباس بن سیران بزرگواران ایشان هفتم سند عبد الله بن عباس ششم سند هریره هفتم سند
 النبی مالک و هم رسول الله صلى الله عليه وسلم و هم سند ابی سعید خدری یا زکریا و هم سند جابر بن
 عبد الله انصاری و و او و هم سند مکیان سیزدهم سند مدنیان چهارم و هم سند زینب
 پانزدهم سند بصریان شانزدهم سند شامیان هفدهم سند انصاری هجدهم سند
 عائش مع سند الشافعی و تمام کتاب را بر یک صد و هشتاد و دو جزو تقسیم نموده اند و صاحب بن نجاشی
 بن علی مذمتی که از قطیعی که راوی آن کتاب بکند و امام احمد بن حنبل بطریق بیاض جمعی که در ترتیب
 و تهنید این ازان امام بقرع نموده بلکه بعد از وی سیر او عبد الله بن قریب آن پرودا خسته لیکن در اینجا
 خطای بسیار کرده مدنیان را در شامیان درج کرده و بالعکس چنانچه حفاظ تشنین بدان ترتیب
 کرده اند بعضی از محدثان همغبان آنرا بر ترتیب ابواب مرتب کرده اند اما آن نسخه دیدن نشده
 و حافظ ناصر الدین بن ندیم نیز آنرا به ابواب مرتب ساخته بود لیکن آن نسخه هم در حادثه تیمور که بر
 دمشق واقع شده مفقود گشت و حافظ ابو بکر بن محمد الدین آنرا بر جمیع طرق ترتیب داده لیکن در آن
 متغلیس فقط و حافظ ابو الحسن شیشمی را که در سند امام احمد را بدید بر حادثه صحیح است بعد از کرده

بر ابواب مرتبه ساخته در اینجا باید نوشت که قطعی بصیغه تغییر نیست بلکه فتح فاف و کسرت است و آن نسبت بقطعی است که نام هفت محله است در بغداد و در قانوس میگوید القطیقه کشر بعیه محله بغداد و قطعها المنصوره اناس من عیسان دولتیه و لیکن بعد از آن همه آن محال را شمرده می گویند منها القطیقه الدقیق و منها احمد بن جعفر بن حمدان المحدث رتق الحروف میگوید همین است ابواب قطعی و تفسیر قطیقه در لغت هندی کثره است و امام احمد بن حنبل را در این مسئله فرصت نظر و ترتیب تهذیب آن نیافته مصنفات دیگر است از اینجا تفسیر است بسیار بیشتر و کتاب الزهد و کتاب المناسخ و المنسوخ و کتاب المنک الکبیر و کتاب المنک الصغیر و کتاب حدیث شعبه و آورا تفسیر است در فضائل صحابه و آورا تفسیر است در فضائل ابوبکر و تفسیر دیگر در فضائل حنبله و کتابی است در تاریخ و کتاب الاشرع نیز از مصنفات است لیکن اینهمه تصانیف را در اصول حدیث و ماخذ آن واقع شده مثل موطا بلکه از قبیل فوائد و یدیه است که سائر محدثین در آن با وی شرکت بلکه تفوق دارند و الله اعلم و مسند امام احمد مشهور است که در اصل سوره نبر است و باز یادت سپهر ایشان عبد الله جملین را حدیث ابی بعضی از محدثین از بعضی ثقات و شیوخ خود نقل کرده اند که هکلی سی هزار حدیث است و الله اعلم و ممکن است تطبیق با موطا که در شمار آن پس هر دو قول صحیح باشند در اینجا باید دانست که نزد محدثین هر گاه که صحابی مختلف شد حدیث دیگر گشت که الفاظ و معنی و قصه متحد باشد برخلاف معرفت قها که نزد ایشان اعتبار معنی است فقط تا وقتی که اصل معنی واحد است حدیث واحد است بلکه خصوصیات زائده بر اصل معنی نیز نزد ایشان داخل ندارد و موطا فائده و ماخذ حکم را می بیند و الحق نظر ایشان که متنباط است همین را اتفاقا میکند و امام احمد چون از مسوده این مسند فارغ شد همه اولاد خود را جمع کرده بر ایشان خواند و گفت این کتابیست که من آن را جمع کرده ام و جدیده ام ازین هفت کلمه و پنجاه هزار حدیث یعنی طرق پس اگر مسلمان را اختلافی واقع شود در حدیثی از احادیث پیغمبر علیه السلام باید که باین کتاب رجوع آرند پس اگر درین کتاب اصل وی یابند فنها و الا نامعتبر است را قلم حروف گویند و ایشان همان احادیث است که بدرجه شهرت یا قوت اثر معنی رسیده اند و الا افتاد صحیح نیست بسیار است که در مسند ایشان نیست و اول مسند امام احمد مندرجی بکر صدیق است و اول مسند آن حدیث ابی بکر صدیق است که ایشان در خلافت خود با لای می نمیزدند بعد از حدیثی

آنچه فرمودند که ای مردمان شما این آیت را می شنید یا ایها الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضركم
 من ضلکم ذلک اهتدکم و معنی این چنین می فهمید که ای مسلمانان شما فکر جانها خود کنید اگر شمار ایاب
 شدید از گمراهی گمراهان شمارا چه ضرر است پس امر معروف و نهی از منکر ضرر و منفی انداخته حال آنکه من
 از حضرت رسول مدد صلی الله علیه و سلم چنین شنیده ام که اگر مردم بر امر غیر مشروع سکوت
 نمایند و تغییر و تبدیل آن بکنند خوف آن است که حق تعالی بعقوبت گرفتار سازد و هم گناه کار را دوم سکوت
 کنندگان را زیرا که اینها نیز بترک عظم و ضحیت تغیر نام شروع کنند پس شدند پس معنی آیت چنین است که شما
 فکر جانهای خود کنید یعنی آنچه بر دوش شماست از واجبات بجا آورید و منجمله آن امر معروف و نهی عن
 المنکر نیز است و بعد از آن شما که از طرف خود سعی کردید و مردم باز نماندند در آن صورت برای اند
 شنید و شمار از مصیبت آنها ضرری نخواهد شد و در عقوبت گرفتار نخواهید گشت مسند ابو داود
 الطیالسی و اول سند او سند ابی بکر است و اول آن این حدیث است حدثنا شعبه قال
 اخبرني عثمان بن المغيرة قال سمعت علي بن صبيحة الهاشمي يحدث عن اسماء
 و ابن اسماء الغزالي قال سمعت عليا رضي يقول ذا سمعت من رسول الله صلى
 الله عليه وسلم حديثا ينفعني الله بما شاء الله ان ينفعني به قال علي حدثني ابو بكر
 و صد ابو بكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من عبد يذنب في نهار
 ثم يتوضأ و يصلي ركعتين ثم استغفر الله الا غفر الله له ثم تلى هذا الاية
 وَ الَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا آفَاحَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أَوْ آتَاكَ إِخْوَارًا وَمَنْ يَعْلَمْ سَوْرَةً
 أَوْ يَظْلِمُ نَفْسَهُ انْتَهَى نام او سليمان بن داود بن الحارث و طيالسی است و در اصل از شهر
 فارس بود و آخر با سکونت بصره اختیار نمود از محدثان آنجا مثل شعبه و هشام و ستواهی و ابن
 عوف و غیرهم روایات بسیار دارد و احادیث طویل را نیک محفوظ میداشت و درین صنعت
 در اهل زمان خود معروف و مشهور بود از بزرگوار شیخ اخذ علم حدیث نموده و مردم بسیار از وی
 روایت کردند و منتفع شدند و گویند آنچه از وی نوشته اند در شمار چهارم از حدیث رسیده و غیر
 طریق حدیث و آثار و وفات در سنه و صد و چهار و فات یافت هشتاد و سال عمر داشت و بمکه
 بن معین و ابن المذینی و قلاس و دیگر علماء رجال و رجال القدیل و توفیق مفرط نموده اند

والمحقق همین قسم مردی بود و او این بود و او دوست که سنن او یکی از صحاح است بلکه این
مقدم است بر وی بزمان بسیار چنانچه از تاریخ وفات او ظاهر گشت اصحاب صحاح است غالباً از وی
بیک اسطر روایت میکنند **مسند عبد بن حمید بن نصر الکشی** اول آن نیز **مسند ابی بکر** است
و اول **مسند ابی بکر** این حدیث است **أخبرنا يزيد بن هارون قال أخبرنا اسمعيل بن خالد**
عن قيس بن الربيع عن أبي بكر الصديق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **تقراؤن هذا**
الكتاب يا أيها الذين آمنوا عليه كمثل أنفسكم كمثل أنفسكم من ضل إذا هتد
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الناس إذا رأوا الظالم فلم
يأخذوا عليه يد فيه أو تنك انعيمهم الله يعقاب و قاسم بن یحیی در باب شین معجمه
الکشی بالغتم قرینه بحر جان و در سین موطأ یگوید الکس یا کسر و الفتح بلد قریب سمرقند و لایقال لشیر
المعجمه آنهاست **مسند کرکشی** ابو محمد و نام او عبد الحمید بن حمید بن نصر است مردم غنیف کردند و عبد
الکفانو و **مسند بن حمید** شهرت شد از سر دو صد سال هجری از وطن خود رحلت نمود و شوق طلب
علم حدیث او را در جوانی پیدا گشت از یزید بن هارون و عبد الزراق و محمد بن بشیر و دیگران
من حدیث استفاده نموده مسلم رحمه الله صاحب صحیح و ترمذی رحمه الله دو گیکه محدثین از وی روایات
سیار دارند و نجاشی رحمه الله بطریق تعلیق از وی در دلائل النبوة از صحیح خود روایت دارد و نام
او عبد الحمید گفته ازین انما یغنی بود و حنیف ثقه و معتبر در سنه دو صد و چهل و سه رحلت
اوست و از تصانیف او یکی این **مسند** است که او را **مسند کبیر** گویند بجهت آنکه ازین **مسند** انتخابی
کرده **مسند** صغیر درست کرده اند و هم تفسیر است که **مسند** اول است و مشهور در میان عرب و دیگر
تصانیف نیز دارد **مسند حارث بن اسامه** باید دانست که در جمیع مباح محدثین اگر کتابی را
مرتب بر ابواب نمایند از آیان و کلمات و صلوات و صلوات الی الآخر سنن گویند و اگر بر صحابه مرتب
و **مسند** مثلاً روایات ابو بکر صدیق رضی الله عنه جدا نویسند و روایات عمر بن الخطاب جدا و علی
بن ابی طالب جدا و **مسند** نامند و اگر بر شیخ خود ترتیب دهند مثلاً احادیثی که از احمد نام شنیده باشند
جدا نویسند و از محمد نام جدا و علی بن ابی القیس آنرا **معجم** خوانند اما بعضی کتب برخلاف این اصطلاح
مسند مشهور شده چنانچه **مسند** درسی و این **مسند** یعنی **مسند** حارث بن اسامه زیرا که **مسند**

سند دارمی بر ابو اسحاق است و این سند بر شیخ است اما مرتب است چنانچه اول سند او سند
 از یزید بن مارون است میگوید اخبارنا یزید بن هارون حدثننا زکریا بن ابی زریه عن
 الشيخ عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ^{مسلم} مسلمان
 کسی که مسلمان دیگر از دوست و زبان او سالم مانند یعنی کسی را بدست و زبان ایند از ساند و بد
 نگید و گفت او نیز از خود است و ابن ابی اسامه او را نسبت بخبر گویند و نام پدر او محمد است و
 نام او ابو اسامه و از دست و از قبیل بنی تمیم است از ساکنان بغداد است از یزید بن مارون و
 روح بن عباد و علی بن عاصم و اقدی و دیگر علمای حدیث اخذ این علم کرده مردم معتبر را در
 استفاد از وی و نه از وی تردد بود زیرا که وی بروایت حدیث از می گرفت و اجرت نمی خوا
 اما ابو حاتم و ابن حبان و ابی اسحاق و دیگر محققین این نشان یعنی احوال رجال
 او را توثیق نموده اند و صدوق و استه و زرگرفتن او بروایت حدیث ازان بود که مرد فقیر
 و عیالدار بود و در جنت بران شبیه در خانه داشت میگفت که من شش دختر دارم که کلان تر از آنها
 هفتاد و هفت ساله و خور و در ترین آنها شصت و سه ساله است و هیچ یک از خدا انکار و ام که حساب
 نزد وی میسر نباشد و با عیال از دواج و هم و اگر خواستگاری آمد فقیر بود و نخواستم که سبب آمدن
 آن و اما در عیال پس یاده شود و بار او را بردارم و بجهت کمال فقر و هم برای آنکه مرگ نصیب
 باشد لکن خود را درست ساخته بر میخ که در دیوار مسکن او بود و معلق میگذاشت و بر قاف و چون از
 دار قطنی رسید که حایت او را در صبح داخل کنم فرمود البته داخل کن نزد و هفت سال
 عمر یافت و در سال و صد و شصت و دو و هجری رحلت نموده روز وفات او روز عرفه بود و سند
 چنانچه او آن را سند کبیر گویند اول آن سند ابی بکر است اول سند ابی بکر بن عماره و عمه
 عن ابی بکر اول آن این حدیث است حدثننا سلمة بن شبيب قال حدثننا عبد الوارث قال أخبرنا
 معمر عن الزهري عن سالم عن عبد الله بن عمر عن عمرو بن عثمان عن حماد بن
 نافع ابو الیمان قال حدثننا شعيب بن أبي حمزة عن الزهري قال حدثنني سالم بن
 عبد الله انه سمع ابا عبد الله بن عمران عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال
 لما أتيت حفصة من خيبر بن خديجة السهمي وكان من اصحاب النبي صلى الله

علیه السلام قد شهد بکذا فتوفی بالمدینة قال عمر فلفست عثمان بن عفان فحضرت
 علیه حفصة ان شدت انکحتک حفصة بنت عمر فقال سأنظر فی امری
 فلیت لیالی ثم لقیته فقال انی لا اری ان تزوج فی یومی هذا فلفست ابابکر
 نقلت ان شدت انکحتک حفصة بنت عمر حصمک ابابکر فلم یرجع الی شیئا
 فکنت اوحدا من علی عثمان فلیت لیالی ثم خطب الی رسول الله صلی الله علیه
 وسلم فانکحها ابابکر فلقینے ابو بکر فقال العاک وشد علی عمر رضی الله عنہ حفصة فلم یرجع
 ثم ما ولدت فمر قال فانه لکمه فینعی ان ارجع الیک کما عرضت علی الا انی قد کنت
 محکم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد ذکر حفصة فلم کن لا فقیشی سر
 رسول الله صلی الله علیه وسلم ولو ترکها قبلتها او نکحها کنیت او ابو بکر ونام او احمد
 بن عمر بن عبد الخالق ست و زار بتقدیم نامی محرم برای مهله کسر را گویند که تخم فروشی کند و آن کسر
 را در لغت هندی پیاری نامند و او را اهل بهر دست و این سندی که او مغل است یعنی سببا خفیه
 فادحه و در صحت حدیث نیز بیان میکنند و این قسم کتاب را در عرف مغل گویند مثلاً بعد از عروست
 حدیث حضرت علی از حضرت ابوبکر میگوید و اسما بن الحکم مجهول لم یحدث بغير هذا الحدیث یعنی
 حدیث علی عن ابی بکر با من سلم ثم صار فی حسن الوضوء الحدیث و علی هذا القیاس از تهر بن خالد
 که شیخ بخاری و مسلم است و همچنین از عبد الاعلی بن حماد و حسن بن علی بن ریشد و عبد الله
 بن معویة محم اخذ علم حدیث نموده ابو الشیخ و طبرانی و عبد الباقی بن قانع و دیگر محدثین عمدت
 شاگردان او پند و در آخر عمر خود رحلت نموده است برای تعلم علم و نشر احادیثی که نزد خود اثر
 بود بر عکس آنچه متعارف بود که در ایام شباب تحصیل برای استغاده و تعلم رحلت میکردند
 و در اقصیه هان و در شام مدتها باین نیت صالحة اقامت نمود و خلقی کثیر را فی علم حدیث در
 و اقطبی ذکر او کرده و ثناء او بیان نموده بعد از ان سے گوید که در روایت خطا هم دارد
 و بیشتر اعتماد بر حفظ و یاد خود میکرد و نسخ صحیحہ را ندیده باین جهت اکثر خطاها واقع سے
 شد و در شام در بلده مد و فوات بافته در سال و صد و نود و دو مسندانی بعلی علیه
 و آن جامع است بر ترتیب ابواب صحابه اول او کتاب ابان است و در ان میگوید فی احادیث

الايمان حينئذ بكبري على هذا القياس فان ابن عمير بن شمر بن جرد وكرهه اند قال في اصول لم يسمع
 حدثنا اسلمة بن شبيب قال حدثنا هشيم قال حدثنا كثر قال حدثنا حنك حنك حنك عن نافع عن ابن عمر
 عن ابن عمر عن الصادق رضي الله تعالى عنه قال قلت يا رسول الله ما نجاة هذا الامر الذي
 نحن فيه قال من شهد ان لا اله الا الله فهو له نجاة و ابو يعلى سمعني يقول في رتبة ترتيب شيوخ
 خود و قاعده محدثين است که مسمر محمد و احمد را مقدم میکنند و بعد از ان برترتیب حروف و ذکر اسماء شيوخ
 در روایات ایشان می نمایند چنانچه ابو یعلی و را اول سمع میگردد بعد از آن محمد بن المنهال قال حدثنا
 یزید بن رزیع قال حدثنا حمارة بن ابی حفصه عن عكرمة عن عائشة رضي الله عنها قالت قلت
 يا رسول الله اخبرني عن ابن عمر بن جدعان قال قال النبي صلى الله عليه وسلم وما
 كان قالت كان يحذر لكم ماء و كبري و الجار و يقربني الضيف و يصدق الحديث و يوفي
 بالذمة و يصل التحريم و يفك العاني و يطعم الطعام و يودي الامانة قال هل قال يوماً
 واحداً اللهم اعوذ بك من نار جهنم قال فلا اذا و ابو يعلى از محمد بنان جزیره است نام
 او احمد بن علي بن المنذر بن يحيى بن عيسى بن هلال بن قيس بن مولى رستم است گرد علی بن الحنفی و یحیی بن یعقوب
 و دیگر محدثین عمده است ابن حبان و ابو حاتم و ابو بکر اسماعیل شاگردان اویند مردم را در صدق و دیانت
 و امانت و علم و تقوی و دیگر صفات محموده و اعتقاد عظیم بود روزی که وفات یافت بازار مله
 متصل بنده شد که مردم گردان و سوزان بر جنازه او جمع آمدند و در تشییع و تدفین علم نبیت صالحه
 داشت محض حسته مد مفقود تعلیم علم حدیث میدو و او را ثانیات نیز هست که در میان او و
 سرور سمر و سمری باشد حبان در ثقات ذکر کرده و حافظ اسماعیل محمد بن الفضل گفته است که سمر
 مانند بایر خواند ام مثل سند عدنی و سند ابن مینج و غیر ذلک لیکن همه مانند را مثل ثانی
 یا فتم و سند ابو یعلی را مثل در بای آن فار و سال و در صد و سبست متولد شد و پانزده ساله بود که تفرقه
 طلب علم حدیث ارتحال کرد و عمر طویل یافت در سنه سیصد و وفات اوست صحیح ابو عوانه
 و آن استخراج است بر صحیح مسلم و استخراج در اصطلاح محدثین عبارت از کتابت است که برای اثبات
 احادیث کتاب دیگر را پسندند و ترتیب متون و طرق اسناد همان کتاب را ملحوظ دارند و سند خود
 را ابو جحی که مصنف آن کتاب در میان نمائند تا شیخ آن مصنف یا شیخ آن شیخ را بیان نمایند

از این کار بازمی داشتند تا آنکه خبر موت محمد بن ایوب رازی که یکی از محدثان علم آنوقت بود
 باور رسید بحد و شنیدن ناخبر حالت او متغیر شد و در خانه خود درآمد و جامهای خود بدرید و فریاد و فغان
 آغاز کرد و خاک بر سر می پاشید تمام اقارب و اهل خانه او جمع آمدند و از سبب این پرسیدند
 گفت شمار رفتن ندا دید تا آنکه همچو کس از بی عالم انتقال کرد و من از علم او محروم ماندم اقارب
 چون حال او برین منوال دیدند او را تسلی دادند و گفتند حال تیر علما بسیار ور قید حیات اند
 طرف که خواهی سفر کن و از ایشان فیض حدیث بگیر و حال او را همراه او کرده دادند و او را از وطن خارج
 از حال نموده و اول در شهر سمرقند و ابوالحسن بن سفیان رسید و آنرا عجب با بغداد و کوفه و آنرا
 و بصره و آنرا از موصی و جزیره و دیگر بلاد اسلام سفر گزید و از ابویعلی و عبدان و ابوالخلیفه
 جمع و محمد بن عثمان بن ابی شیبہ و شیخ زاهد محمد بن عثمان و قاتری و انیرسیم بن نهر جلوانی
 و فریابی و دیگر محدثین علم استفاده کرد و جامع شد در میان فقه و حدیث و ریاست دین و دنیا
 تا آنکه بعضی از محدثین علم گفتند که او را لائق بود که بنا بر مستقل در سنن تصنیف میکرد
 زیرا که او بدرجه اجتهاد رسیده بود و کتب بسیار یاد می داشت و علم وافر و ذهن سلیم او را نصیب
 شده بود و نه آنکه تابع بخاری باشد و اسانید مرویات وی فقط بایان می نماید و در آتم حروف گوید
 و در این استخراج او را تصانیف دیگر هم هست معجز دارد و سند کبیر بسیار کلان قریب صد جلد
 اما آن سند مشهور نگاشته وفات او غره صفر سال سه صد و هفتاد و یک بوده است صحیح چاپ
 حبان که او را تقاسیم و انواع نیز نامند و ترتیب آن ترتیب مختص است که نه بر ابواب است و نه بر
 مسانید صحابه و نه بر معاجم شیوخ اول اقسام ذکر کرده است و در آن اقسام انواع سه آورد مثلاً
 میگوید النوع السادس و الاربعون من القسم الثاني فی النواهی و علم هذه الفعیاس
 و در نیکتاب خطبه و از نوشته بعضی فقرات آن بدل میچند و نمائی آن خطبه نقل کرده
 میشود میگوید الحمد لله المستحق الحمد لله المتوحد بغیر و کبریا و الحمد لله
 من خلقه فی اعلى علو و البعید منهم فی ادنى دنو و العلمیم مکنون النجی
 و المطلاع علی افکار السراخف و وما استخین تحت عناصه الثری و ما جال
 فی خواطر الوری * الذی ابتدع الاشیاء بقدرته و و ذرأ الا نام بمشیته

من غير اصل عليه اقفل . ولا رسم مرسوم امثل . ثم جعل العقول مسلكتا
لذوي النجا . ومجأ في مسالك اول النهي . وجعل استنباط الوصول . الى كيفية
العقول . وما شق لهم من الاسماع والايجاد . والتكليف للبحث والاعتبار
فاحكم لطيف ما دبر . واتقن جميع ما قدر . ثم فصل بانواع الخطاب .
اهل التميز والا لماب . ثم اختلط طائفة لصفوته . وهذا اهم لزوم طاعته .
اتباع سبيل الابرار . في لزوم السنن والآثار . فزين قلوبهم بالانيات . و
انطق النشهم بالبيان . من كشف اعلام دينه . واتباع سنن نبويه .
صلى الله عليه وسلم بالذوق والترحل والاستفا . وفراق الاهل والاطوار . في جميع
السنن ورفض الالهواء . والتفقه فيها بترك الاراء . فتجرد القوم للحديث
وطبوا . ورحلوا فيه وكتبوا . وسألوا عنه واحكموا . وذكروا فيه ونشروا .
وتفقهوا فيه واصلوا . وفرغوا عليه وما بدلوا . وبيتوا المرسل من المتصل
والموقوف من المنفصل . والمناسخ والمنسوخ . والمفسر من المجمل . و
المستعمل من المهمل . والمختصر من المقتصر . والمزوق من المتفصلي والعموم
والخصوص . والدليل عن المنصوص . والمباح من المزجور . والعزيب
من المشهور . والفرض من الارشاد . والحق من الابداع . والعدل
من المجرحين . والضعفاء من المتهركين وكيفية المعلول . والكشف
عن المجهول وما حروف عن المجدول . واوقلب بين المنحول . من محامل
التدليس . وما فيه من التلبيس حتى حفظ الله بهم الدين على المسلمين
وصانه عن ثلب لقارحين وجعلهم عند التنازع ائمة الهدى . وفي
النوازل مصايح الدج . فهم ورثة الانبياء وما انس الاصفياء وموكر الاله
فله الحمد على قدره وقضائه وتفضله بعبادته وبره ونعمائه . ومنه
انت كيت ادا بر حاتم ونام اد محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ بن معبد
وسب اوزيد سانة بن عيم ميرد بسن وتمي ست ونسني نيز كنيد زيراك در شهر رست

که در سیستان است ساکن بود و شاگرد و شاکی است و از ابو یعلیٰ موسی بن حسن بن سفیان و ابو بکر بن خرمیه
 صاحب الصبیح نیز نقل نموده از خراسان تا مصر سیر کرده و از هر عالم فیض گرفته سوائی علم حدیث علم توکل
 هم داشت آنکه وقت و قلب و نجوم را نیک میدانست حاکم از وی نقل کرده و شاگردی نموده و خود این
 حبان در همین کتاب انواع گفته است که **فائد** الفی فی تفسیر **فائد** باید دانست که این حبان را
 ابتدای پیش آمد که وی در بعضی کتب خود گفته این بود العلم و العمل مردم برین حرف ادا کار کردند و
 نسبت بر مذمه نمودند و از وی روایت حدیث و ملاقات ترک کرده و بخلیفه وقت این با جبار سانیذ
 و خلیفه بی شکیق حکم تقبل او نمود و آنکه از محمد ثنین ثقات نیز در حق او گفته اند و کاک نفس فلسفی لیکن
 انصاف آن است که اینکلام او چندان دور از عقاید حقه نیست چه مراد او آن نیست که نبوت کسبت
 بر یافت در علم و عمل حاصل توان کرد چنانچه مذموب فلاسفه است بلکه غرض از آن است که نبوت را
 لازمست که نفس ناطقه انسان در علم و عمل زیاده بی نبوت داشته باشد بعد از آن بطریق مرهبت
 او را منوبت عظامی شود چنانچه در قرآن مجید اشاره بآن معنی میفرماید جایگاه فرموده است **العلم**
حیث یجعل رسالتهم و اعتقادهم انما انبیاءهم مرتبه در قوت علمیه و علمیه بر سایر افراد نمی باید که باشد
 بطریق تحکم محض کی را از میان هندام تا و تیه نبوت سرفراز میفرمایند اصلاً از شریعت و
 دین ثابت نمیشود و یا مراد شریعت است که انبیاء العباد از بخشش نبوت تفوق در هر دو جانب علم و عمل
 حاصل میگرد و و آنها را معصوم میباشند از خطا و گناه و انبوعی جمع علیه جمیع اهل اسلام است و تهمید و تکرار
 گفته است و نه المحل حسن اذ لم یرو حصراً المبتدأ فی الخبر و منکر الحجة عرفه من علوم ان
 الرجل لا یصیر حاکماً مجرد الموقوف بعرفة و انما ذکرهم الحجة وفات او در سال سیصد
 و پنجاه و چهار است و درم شوال روز جمعه بوده است و از وی تصانیف بسیار مشهور و یادگار است
 از آن جمله کتاب تاریخ اتفاقات که متداول است و اکثر نقل شده و کتاب الصغائر و متداول است و
 حدیث الزهیری و نقل حدیث مالک و ما الفرقته اهل المدينة من الشامیین و ما الفرقه بالمکین و ما الفرقه
 به اهل العراق و ما الفرقه به اهل خراسان و او را همجو برترتیب مدین و کتابی در مناقب مالک و کتابی
 در مناقب شافعی و کتابیست مسمی بانواع العلوم و او صافهاست جلده دارد و کتابیست مسمی بالهدایة
 الی علم النسخ و در این نیز تصانیف دارد و صحیح حاکم که از پیوسته حاکم نیز گویند مشهور و

این کتاب در
 کتابخانه
 مجلس شورای
 اسلامی
 تهران
 ثبت شده است

این کتاب در
 کتابخانه
 مجلس شورای
 اسلامی
 تهران
 ثبت شده است

ما حدثنا عن احمد بن شيبان الاصل بن خنيس قال حدثنا اسحق بن عيسى بن عيسى
 عن عمار بن دينار عن ابن عمار عن الزهري عن انس بن مالك وعن عبد
 الله بن يزيد عن ابن عباس عن يزيد بن عمار عن جابر بن عبد الله
 بن عيسى صححه ومن رسول الله صلى الله عليه وسلم قوله ان من حمله تاريخ
 في شاة يست وازان جمله كتاب نكر الاخبار وكتاب بالمدخل في علم جميع وكتاب الاكليل
 بيارمغيبات وضمير را از دوی چهاره نیست و کتابی است در فضائل شافعی و تاریخ ابن
 خلکان مذکور است که تصانیف او بیک هزار و پانصد خبر رسیده و او را در علوم و دیگر همه مهارت
 بود لیکن چون شغل حدیث بردی غالب آمد بر همین فن مشغول گشت کثرت او عهد اعداست
 و نام و نسب او محمد بن عبد الله بن محمد بن محمد بن نعیم حنبله است و او را الطحاوی نیز گویند
 نسبت به یکی از اجداد او که طهان نام داشت و او پیشاپور است و در آن وقت معروف بود
 باین البیع بفتح با موحده و کسر یا تحتیه مشهوره یکی از ابا اجداد او بیع بود و بیع را در لغت هندی
 بیوپاری نامند و او که در آنست مکرر صد و بیست یک راه بیع الثانی است و در صغری من طبع علم
 حدیث منقح و پدر و مادر او برین کار او را اهتمام و ترغیب و تقویت میکردند و در خراسان
 و مادر او انصاری و دیگر بلاد اسلام گشته و از دوی بیع را روایت حدیث منقح پدر او مسلم را وید
 بود و او از پدر خود روایت دارد و از آباء العباس صلعم و ابو عبد الله الاخرم و ابو العباس بربر
 و ابو عمر بن الساک و ابو علی بنیفا پوری حافظ عصر خود و دیگر علماء اجله نیز من تحضیل نموده و آثار
 آلوده هندی صاحب روایت بخاری و ابو یعلی خلیلی و ابو القاسم تشکیک و بهیقه و دیگر
 است و ان باین صنعت از دوی روایت منقح اند و او را حاکم از ان ملقب کرده اند که تائید
 شده بود و دو فوات او عجیب و واقع شرح کرد و زنی هر حمام در آمد و غسل بر آورد چون از آنجا بر آمد
 آنچه کشید و جان او هنوز لنگ بسته بود و جامهای نه پر کشیده بر دوش اوین واقع و در صفر سال چهار
 صد و پنج رود او را در ابدال فوات بخواب دید ندی گفت بخابت یا فتم سینه بر سید و چه چیز
 گفت در نوشتن حدیث فمبی و تاریخ گفته است که ابو سعید البیانی در حق کتاب ادخیل را
 که گفت من شد رک را از اولی آخر مطالعه کردم بحدیث هم بر شرط بخاری و مسلم یافتیم

و اضاف آن است که در تدرک بسیار برین شرط این هر دو بزرگ یافته میشو یا بشرط یکی از اینها
 بلکه ظن غالب آن است که بقدر ضعف کتاب ازین قبیل باشد و بقدر ربح کتاب از آن جنب است
 که بظاهر اسناد او صحیح است لیکن برین شرط این هر دو نیست بقدر ربح باقی و ایهیات و ضائیکه
 بلکه بعضی موقوفات نیز است چنانچه من در مختصار الکتاب که مشهور تلخیص فی فیهی است خبردار کرده
 ام البته و نیز اعلامی حدیث قرار داده اند که بر تدرک حاکم اعتماد باید کرد و مگر بعد از دیدن تلخیص
 و فیهی کتاب مستخرج علی صحیح مسلم و فی فیهی الاصحافی اولش کتاب الامان است و
 اول آن حدیث جبرئیل است میگوید حدیثنا احمد بن یوسف بن خله قال حدثنا الحارث بن
 ابی السامة قال حدثنا ابو عبد الله محمد بن یزید المقرئ و حدثنا ابو علی بن الصنوبر قال
 حدثنا بشر بن موسى قال حدثنا ابو عبد الله محمد بن الحسن الملقب قال حدثنا کلهس بن الحسن
 عن عبد الله بن بريدة عن ابي عبد الله عن ابي بن نعمير القريشي قال كان من اول من قال
 بالقدس معبد الجعفی بالبصرة فانطلقت انا و حميد بن عبد الرحمن الحمیری حجاجا
 الى اخرا الحديث المذکور فی اوائل صحیح مسلم و نام و نسب او احمد بن عبد الله بن احمد
 بن اسحق بن موسى بن وائل بن مهران صهبانی صوفی است در سال شصت و سی و شش متولد
 شد و شش ساله بود که اورا بطریق تبرک شایخ عمده حدیث اجازت دادند که از جمله آنها ابو العباس
 احمد و غنیم بن سلیمان اطرابلسی و جعفر خالعی و شایخ معمر عبد الله بن عمر شاذلی است و او
 باین خصوصیت متفرد است بعد از آنکه چون جوان شد سماع کثیر از اجله شایخ حدیث حاصل
 کرد و تخمیناً که در زمین استعداد او از طفلی افتشاده بود و با او از طبرستان و از ابو الشیخ دان
 جعابی و ابو علی الصواب و ابو بکر اجربی و ابن خلکان و غیره و فاروق بن عبد الجبار خطابی متفقا
 نامه نموده بعد از آن چون بمرتب شیخ رفت و افاده رسید حفاظ من حدیث بسوی او تضرع آورد
 و برود او بچوم نمودند و استقاده کردند بجهت علو اسانید و دفعه علم و حفظ او و غلبت این مردم
 بکتاب او و زیاده از قرآن بود و خطیب بغدادی انحصار تلامذه او است و ابو سعید الیمنی و
 ابو صالح مؤذن و ابو علی حسن بن احمد حداد و ابو سعید محمد بن محمد بن المطهر ابو منصور محمد بن عبد
 شریطی و دیگر محدثین بسیار که روان اویند و از نوادگان او کتاب حلیة الاولیا است که

نظیر آن در اسلام تصنیف شد و در صبح تا وقت ظهر مخصوصاً اذقنرات حدیث سیکر و تند و سحرانی
از مجلس سحر خاست و بجا نبرد و در راه نیز بقدر یکجز و مردم بروی میخواندند و هرگز طولی نداشتند
اول بنیشت و نوبت او در اشتغال بعلوم حدیث بحدی رسیده بود که او را غذای غیر از این سراج حدیث
و تصنیف آن نبود و کتاب حلیۃ الاولیاء و حضور او آن قدر شهرت و رواج پیدا کرد که در غایت او
چهار صد دینار خریدید شد اول کسی که از اجداد او بفرشت اسلام مشرف شده بعد از آن است

و او سر ملای عبد العبد بن مسعود بن عبد العبد بن جعفر بن لیس طالب بود و دهفهان در دهفهان
 مصر با ثمان است که بعضی از ملک عجم برای سکونت لشکر خود آماده ساخته و شهر سیاهان را
 نام گفته بود و بالفعل از بلاد مشهوره عراق و عجم و در سلطنت آنجا است ابو نعیم الحنفی
 بسیار است از آنجا است کتاب معرفت الصحابة و کتاب لائل النبوة و در حد و کتاب المستخرج علی
 مسلم و کتاب تاریخ اصفهان و کتاب صفه الحجة و کتاب الطب و کتاب فضائل الصحابة و کتاب
 المتقدم و رسائل مختصره و دیگر هم دارد در سنه چهار صد و هشتاد و هشت و در آخرت کرد و
 هشتاد و چهار سال عمر داشت و در همین سال عبدالملک بن بشار بغدادی که مسند و محدث عراق
 بود قضا کرد و منقرض شد و ابو عبد الرحمن سبیل بن احمد الحیری نیز در همین سال وفات یافت
 خطیب از وی نیز اخذ کرده چنانچه صحیح بخاری را تمامه درست مجلسی وی خوانده و آن جمله
 غرائب است و ابو عمران فاسی محدث دیار مغرب نیز در همین سال وفات یافته مسند
 الدارمی از بطلان اصطلاح مشهوره باندگشته اول ثلاثیات آن مسند در باب البول من
 المسجد و حدیث است اخبرنا جعفر بن عمرو اخبرنا جعفر بن سعید عن انس قال جاء اعز
 الی النبی صلی الله علیه و سلم فلما قام بال فی ناحية المسجد قال فضاخ احماد بن سیرک الله
 صلی الله علیه و سلم فکلمه عنده ثم دعا بدلو من ماء فصبه علی بوله نام و نسب این بزرگوار
 عبد العبد بن عبد الرحمن بن الفضل بن بهرام بن عبد الصمد التیمی که در می السمرقندی است حدیث
 رحلت و اسفار است اکثر بلاد اسلام را گشته و علم حدیث را از بلدان بعیده جمع کرد و مسلم بود
 الحجاج صاحب صحیح و ابو داود و ترمذی و عبد العبد بن امام احمد بن حنبل و محمد بن تکیه و
 از وی روایت میکنند عبد العبد بن امام احمد از پدر بزرگوار خود نقل کرده که حافظان علم حدیث

در خراسان چهار کس اند ابو زرعم رازی و محمد بن اسماعیل بخاری عبد الله بن عبد الرحمن دارمی و سمرقانی
 و حسن بن شیخ طبرستان و قتی که خبر وفات ابو محمد بن اسماعیل بخاری رسید منکران کرد و انالله وانا
 الیه راجعون خواند و اشک طاری گشت باز این بیت بر زبان راند و حال آنکه گاهی شعر نمی خواند
 مگر آنچه در حدیث وارد شده بار بر ضرورت روایت که بر زبان او میگذشت شش هزار تن بقی تجمع
 مَا الْمَوْحِدَةُ كُلُّهُمْ جَوْفَاءُ نَفْسُكَ لَا ابَالَكَ انْجَع + تولد دارمی در سال وفات عبد الله بن
 المبارک است آن سال یکصد و هشتاد و یک است از هجرت و وفات او روز عرفه که پنجشنبه بود
 و در قرن او روز جمعه اتفاق افتاد که یوم النحر بود و در سال و صد و پنجاه و پنج آنچه در نسخه ابو الوقت از
 سند دارمی موجود است سه هزار و پانصد و پنجاه و سیفت حدیث است که در یکصد و چهارصد و
 هشت باب بفریق آورده و اسم سلم سیدین و ارقطنی اعلائی سند او خامی است و این کتاب
 چند نسخه است روایت ابن بشران از ارقطنی در روایت ابو طاهر کاتب از دی و روایت توفای
 و در میان این سه نسخه تفاوت و اشتکاف واقع است اما در تقدیم و تاخیر و زیادت و نقصان
 در نسب و نسبت بعضی روایات و در الفاظ نیز اما در اصل احادیث هیچ اختلاف نیست احادیث در
 هر نسخه از این سه نسخه گاه بالاستیفار مذکور اند مگر کتاب سابق که در روایت ابن عبد الرحیم موجود نیست
 و در اول سنن او حدیث قلین است و در بخش طرق اسانید این حدیث مبالغه تمام نموده است پنجاه
 و چهار سند برای این حدیث ذکر کرده از آن جمله ورنه سند باین لفظ آورده اذ اکان الماء
 اربعین قلته اول این نه از جابر بن عبد الله است و آنرا الضعیف نموده باقی از ابن عمر رضی
 الله تعالی عنه که در بعضی آن لم یخمس و اقتست و در بعض دیگر لم یخمس شی و جعل و پنج طریق دیگر یکی
 از آنها از ابو هریره است باین لفظ ما بلغ من الماء قلین فما فوق ذلك لم یخمس
 ششم و دوم از ابن عباس باین لفظ اذ اکان الماء قلین فصاعدا لم یخمسه شی +
 و باقی از ابن عمر و در بعض آن روایات عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم و در بعض دیگر عن
 ابن عمر بن ابیه لفظ اذ اکان الماء قلین بالجملة اینهمه دلالت بر قوت حافظه و استیفار
 او دارد نام و نسب و علی بن عسمر بن احمد بن مهدی بن سعد بن دینار بن عبد الله است و کنیت
 او ابو الحسن در مذمت شافعی است و در مسکن بغدادی و ارقطنی است و در ارقطن بضم قاف معجم

مجلس کلمان است در بغداد و در سال ۱۰۰۰ هجری قمری در بغداد متولد شده و ابو القاسم نجفی و ابو بکر بن محمد و ابو
صاعد حسین بحالی بود دیگر علمای بسیار سماع حدیث حاصل کرده و در تفسیر او و توفه و تفسیر و شام و تفسیر
و مصر و دیگر بلدان اسلام گردید و حاکم و عبد الغنی منذری صاحب تفسیر غیب ترمذی تمام را در
صاحب فوائده شهره و ابو نعیم اصفهانی صاحب حلیه الاولیاء از وی تلمذ و شاگردی کرده
اند و در علم قرأت و نحو نیز دستگامه تمام داشت و در فن معرفت علل حدیث و سایر الرجال به نظیر
وقت دیگر که در کعبه خود بود و چنانچه خطیب و حاکم و دیگران که این صنعت متفوق او گواهی داده اند و در
فقه و علم ادب و شعر را نیز نیکو ورزیده بود گویند که در ادین جماعتی شعر را یاد داشت و در نو جوانی
در مجلس اسماعیل صفاری نشست روزی از اهل صفار مذکور جزوی به نوشت و صفار اهلای
کرد صفار با و میگفت که سماع تو صحیح نیست زیرا که در نوشتن است غولی و فهم حدیث خوب نیستی
و از قطنی گفت حضرت را یاد هست که چند حدیث اهلای فرموده اند صفار گفت نه از قطنی گفت تا حال
شهره حدیث اهلای فرموده اند حدیث اول از فلان شیخ و از فلان تا آخر سند و متن که از حدیث ثانی
از فلان شیخ تا آخر سند و متن که از علی بن القیاس تمام آن حدیث راسع الطرق و الا سانیان
یاد از برخواند تمام اهل مجلس از قوت حافظه او تعجب زد و از روزی از وی پرسیدند که مانند
دیگری را دیده هیچ جواب نگفت و این آیه برخواند فلان کوا انفسکم و از لطائف و ظرافت او آن
که روزی ابو الحسن بهیناوی مروی را که از دور برای طلب حدیث آمده بود و بخواست او آورد و گفت که
این مروی نیست از دور آمده باید که چند حدیث بروی اهلای فرمای و از قطنی تعلل نمود و گفت من غرض
و فرصت ندارم تا آنکه ابو الحسن بهیناوی بر بجهتند و از قطنی بروی زیاده بر سبب آنکه او در دست
آن همه حدیث بود و گفت انما الله یکون الحاکم انما الله یکون الحاکم انما الله یکون الحاکم انما الله یکون الحاکم
او در پس در از نزدیک خود نشانید و بروی هفده سند اهلای فرمودن آنها را بخندید بود (ذ)
آنکه گفتیم قوی فاسکرم و نیز از لطائف او است که روزی از اهلای فرموده خواند شخصی
متصل از نوشته نسخ حدیث خود اند و در آن شیخ در اسماء بعضی رواه تفسیر واقع شد بود و بنویسید
مصغر آن خواننده به شیخ خواند با موده و شین معجزه از قطنی در نماز گفت سبحان الله
نصیم یا تحیته چون از قطنی دید که به بلفظ صحیح متذکره و بخواهد که از قطنی سبحان الله

میگفت که جرئت بر تفصیل امیر المؤمنین علی بر امیر المؤمنین ابوبکر و عمر نه توانم کرد و دل من باین پادشاه
 نمی و پادشاه که از امیر المؤمنین علی تقدیر متواتر شده که مرا برین مه و تفصیل عمر مید که بسر حدیقین
 انجامید و کار شیعی نیست که از فرموده امیر المؤمنین علی تجاوز کند در نصف شوال سال دوم و صد و
 یازده وفات اوست و عمر طویل یافت هشتاد و پنج سال زیست **مصنف** ابوبکر بن ابی
 شیبہ اولش کتاب البهارت است و اول باب میگوید لرجل اذا دخل الخلاء لم یکره ان یستأذنه
 هشیم بن البتیر عن عبد الصنیز بن صهیب عن انس بن مالک رضی الله تعالی عنه
 قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل الخلاء قال اعوذ بالله من الخبیث
 و الخبیثات کینت او ابوبکر و نام او عبد الله بن محمد بن ابی شیبہ امیر مومنین عثمان العسبی است
 یعنی از مولای ابن عباس بنار موحده ساکنه بعد العین المهملة و در اینجا سه صورت مشتبه در کتب حدیث وارد
 می شود و علامت فارقه در میان هر سه صورت آن است که اگر آن شخص که در نسبت او این صورت
 باشد از اهل کوفه است پس عسبی است ببار موحده و سیم موهله و اگر از اهل بصره است پس عسبی است
 ببار تخمیه و شین معجزه و اگر از اهل شام است پس عسبی است بنون و سیم موهله و ابوبکر از اهل کوفه است
 و او را سوامی این مصنف مندی است دیگر بعضی تصانیف هم دارد و از مشرب یک مبدل
 قاضی کوفه و ابوالاحوص و عبد الله بن المبارک سفین بن عبیدنه و جریر بن عبید و اقران اینها
 استفاده علم حدیث کرده و از وی ابوزرعه و تجاری و مسلم و ابوداود و ابن ماجه و حلق بن ابی اسحاق
 انیعلم کرده اند از ائمه ایفن است ابوزرعه را زنی گفته که در زمان علم حدیث منتهی شده بود بچهار کس
 ابوبکر بن ابی شیبہ که در سر حدیث بکتاب بود و احمد بن حنبل در فقه و حدیث و فخر آن ستنه و
 ابن معین و در جمیع و بخشیه حدیث مناز و علی بن الدینی در علم بحج حدیث و علل آن یگانده و
 همتا او در وقت مذکره ابوبکر بن ابی شیبہ حافظ ترین همه اهل عصر بود و در ترتیب تهذیب کتاب نیز
 او را ازین اقران خود امتیاز تمام حاصل است در محرم سال دوم و صد و سی و پنج رحلت به ارقرار نمود
 کتاب **الاشراف فی مسائل الخلفاء** لابن النعمان کتاب است بغایت نفیس و دردی
 اختلاف علمای مع الدلائل ذکر کرده و احادیث را بوجهی سر و نموده که اجتهاد و دست ناطق است
 اول آن کتاب این است ذکر فوصل الطهارة و وجب الله تعالی الطهارة للصالحین فی

ست و گفته اند که معنی این تمام آن است که معرفت الشافعی للسنن و الآثار و لهذا تاج الکبریٰ بگویند گفته است
 که فقهی شافعی را چهاره نیست ازین کتاب و آن چهار جلد است و کتاب سنن کبریٰ ده جلد است و درین
 کتاب بعضی معرفت السنن و الآثار میگردد اخبارنا ابو عبد الله الحافظ اخبارنا ابو یوسف بن عبد الحمید
 الحافظ قال حدثنی حمزة بن علی العطاری بهصری قال حدثنا ابو یوسف بن سلیمان قال سئل
 الشافعی رحمه الله تعالی علیه عن القدر ما نشاء فنقول اذ اشیت کان وان لم اشء و ما نشیت
 ان لم نشاء لم یکن خلقت العباد علی ما علمت ففی العلم یحب الغنى و الیمن علی ذامنت
 و هذین اذانت و هذین اعتدت و اذالم تعین فیهما شیء و منهم سعید و منهم فقیه و منهم حسن
 کتبت او البکیر و نام او احمد الحمدین بهیقی نسبت بهیقی است که نام چند دیگر است مضطرب و درست کردی
 فیما یور که مجموع آن دیوات را بهیقی گویند مثل بازیم و هر نامه و در نواح و ملی و کلان ترین آن دیوات
 حسن و جرد است بحسب رسمیم که مدفن بهیقی است قول او در شعبان سال سه صد و هشتاد و چهار است از
 حاکم و البوطه بر این نوک متکلم اصولی و ابو علی رودباری صوفی و ابو عبد الرحمن بسطی صوفی استفاده
 نموده و علوم حاصل کرده و در بغداد و خراسان کوفه و حجاز و دیگر معرور نامی اسلام گشته و با وصف ایرو
 تجربه و علم اسناد و در سنن شافعی و جامع ترمذی و سنن ابن ماجه نزد او نبوده و بر احادیث این برتر
 کتاب که بیست و پنج اطلاع ندارد و در علم و احتیالی برکت عظیم دارد و وقت فهم بحال عطا فرمود و از وی تقاضا
 عجیبه یا دیگر مانند مثل آن تصانیف از ساقین رونداده از جمله تصانیف گزیده واقع نافع و می
 کتاب الاسماء و الصفات و جلد است و سبکی گفته است که لا اعرف له نظیر او دلائل النبوة سه جلد و کتاب
 مناقب الشافعی یک جلد و کتاب دعوات الکبیر یک جلد سبکی گفته است که من قسم سیخو رم بر آنکه این
 پنج کتاب را در عالم نظم یک نیست و من صغیر دو جلد کتاب الزهد یک جلد و کتاب البعث یک جلد
 و ترقیب و تزیین یک جلد و کتاب الخلافات دو جلد و اربعین کبری و اربعین صغری و کتاب الاسرار
 و دیگر تصانیف بسیار دارد و مجموع تالیفات او بنهر از جز و رسیده در سیره علما و تابعین بود و در نزد
 و ترمذی امام الحرمین و در حق او گفته است که هیچ شافعی در عالم نیست مگر امام شافعی را بروی منت و
 احسان است الا ابو بکر بهیقی که است و احسان او بر شافعی زیرا که در تصانیف خود نصرت مذهب
 او نموده و بتأیید و نصرت او رواج این مذهب و ببالا گشته و او جامع بود و در فن حدیث و علل احادیث

و نقد آن و در بیان احادیث مختلفه حزب می دانست و چون در تصنیف کتاب معرفه السنن
و آثار شروع کرد یکی از اربابان صلحاً از نجواب دید که امام شافعی در جاتی هستند و دوست ایشان
چند جزو از این کتاب است و میفرمایند که امام فرزاد کتاب فقیه احمد هست جزو ششم و یا جزو اندیم فقیهی
دیگر نیز امام شافعی را از نجواب دید که در مسجد جامع بختی نشسته اند و میفرمایند که امام فرزاد کتاب فقیه
یشت بهر فلان فلان حدیث استفاده کردیم محمد بن عبدالعزیز فرزدی فقیه گفته که شریف است که در
نجواب می بینیم که یک سند در این زمین باستان بریده می رود و اگر در آن سند و ق نوری است نهایت
در خنده که چشم را خیره میکنند برسم که این چه چیز است و فرستگان میگویند که این سند و ق تصانیف
بیست است که در بارگاه کبریا مقبول شدند و فایده ای ندارد و در شش که چهار صد و پنجاه
درست است انتقال و در شهر بشارت واقع شد اما در آنجا در تارخ نهاده و بریق آوردند و در جزو
جزو در فزون ساختند که هر چه برسم میل میکرد از نظر او این چند بیت بیت من عزیر المولی فذل
جلیل و من ارم عزیر سوا ذلک و لو ان نفسی من بوا صلیکها بعد مضطرب فی سجد

القلیل + احبنا لک الحدید بالوجه + و لکن لسا المذنبین کلیل کتاب شرح
السننه للبقوی اول کتاب حدیث انما الاعمال بالنیات واقع است برایت حضرت
عمر غلبه و اطربان حضرت صلی الله علیه وسلم میسند و گاهی به نه و هشت نیز کنیت او ابو محمد
و نام او حسین بن سعید است و او را فرزند ابن الفکر از نیز گویند زیرا که یکی از ابا او پستین می
و حجت و میفرمودند و پستین را در لغت عرب کرده گویند و نسبت بوطن او بغوی است و اصل
این مقام بغشور است معرب مانع که در میان مرد و هرات واقع است و شهر است معمور و آباد و
در وقت نسبت مشر را حذف کردند و بسوی نج نسبت نمودند بغوی شدند زیرا که نج شامی است
بر باوت داد ثلثانی گفت وی جامع است در ستن و هر یک را بحال رسانیده تحدیث بی نظیر و
مفسر جلیل است و فقیه شافعی صاحب فقه است و تمام عمر در تصنیف و درس حدیث و تفسیر و فقه
منشور ماند و در سجد طهاره نمی گفت و در فقه شاکر دقاصه حسین صاحب تعلیق است که یکی از جمله
شافعی است و در حدیث شاکر ابو الحسن اودی است که نام او عبدالرحمن بن محمد و از سائر محدثان
است و از یعقوب بن احمد صبر بن علی بن یوسف جوینی و دیگر محدثان نیز فوائد حاصل کرده

العبد که وزیر ششم است و در علم عربیت و شعر و لغت سرآمد وقت خود بود و در دولت و دایلمه وزیری
 باین قابلیت نیکو نشسته و صاحب بن عباد که سیمه وزیران دولت بود شاگرد و تربیت یافته او بود
 منقول است که مرا چنین گمان بود که مثل وزارت در عالم منصب و مرتبه بنیاد باشد و در دنیا در پیش
 از لفظ آن قدر حلاوت نیافتم که درین منصب می یافتم زیرا که مرجع طبقات مردم و گوناگون
 خلایق بودم تا آنکه روزی بحضور من در میان ابوبکر جعابی که از محدثین مشهور است و ابوالقاسم
 طبرانی مذاکره حدیث واقع شد طبرانی را دیدم که بکثرت محفوظات خود غلبه میکرد و جعابی بر این
 که لغت و ذخایر بقت مینمود و این را بدو مائید که در کشید و از طرفین آوازها بلند و جوش و خروش
 ظاهر گشت و درین اثنا ابوبکر جعابی گفت که حدیثنا ابوخلیفه قال حدثنا اسلم بن ایوب ابو
 القاسم طبرانی گفت که سلیمان بن ایوب بنعمه ابوخلیفه شاکر و منسبت از سن روایت حدیث نموده چنین
 از سن این حدیث را روایت نمیکنی که ترا علو سناد حاصل شود در آنوقت دیدم که ابوبکر جعابی شجاع
 کشید که در دنیا مثل آن متصور نیست و من در دل خود گفتم که کاش من طبرانی میبودم و فرحت و غلبه که
 نصیب طبرانی نمیداد حاصل میشد و من وزیر نمی بودم که ازین تمام تحصیل فضائل و سبباجاه محروم
 ماندم را فخر حروف گوید این تنها آرزوی هم از بقای دین است او بود و الا علم را با بنیاد
 بسبب این غلبه دائمی تغییری نمیشد و فضل ایشان بجزکت نمی آید و لکن المر یقین علی نفسه بالحق
 در توسع علم حدیث و کثرت روایت آن ممتاز و مستثنی بود ابو العباس احمد بن منصور شیرازی گفته
 است که من از طبرانی شنیده ام که حدیث نوشته ام و او را در آخر عمر زمانه یعنی فرقه قرامطه از اسماعیلیه
 که در آن زمان اعدای اهل سنت بودند بجهت آنکه مذاهب ایشان با حدیث روستیک و سحر کرد
 و هر دو چشم از بصارت ظاهری عاری گشت بمیت ششم و یقیده سال ستم رسید و شصت و فوات
 و حافظ ابو نعیم اصبانی صاحب حلیه الاولیاء بروی نماز چهارده گذارد و صد سال و ده ماه عمر داشت
 معجم اسماعیلی سابق در ذکر صمیم اسماعیلی که مستخرج بر بخاری است احوال او مفصل مرقوم شده
 از ابتدای معجم او چند فقره نقل کرد شود و حال این کتاب او روشن شود و میگوید الحمد لله
 کما یبغی لکرم وجهه و عز وجلاله و کما یقتضیه متابیع نعمه و فضاله و صلی الله علی نبیه
 محمد نبی و آله و سلم و علی له و سلم و آله و سلم اما بعد فانی استخوذت الله تعالی فی حصر اسما

الشيخ الذين سمعت عنهم وكتب عنهم وقرأ عليهم حديثاً وتخرجها على الحنفية المعجمة ليسهل
 على الطالب التبا وله ويرجع اليه في اسم ان التيسر والاشكل والاقتصار منهم لكل واحد
 على حد واحد ليستفاد ويستحسن له وحكاية لينصا الى ما أدت من ذلك جمع اتحاد
 يكون فوائد في نفسها وبين حال من قدمت طريق في الحديث فظهر كذبه او الهامه به او
 جهل عن جملة اهل الحديث للجهل به والذها عنه فمن كان عنده من هذا حال له اخرج
 فيما صنف من حديثه وادب اسامع من كتبت عنه في صغر الملاء بخطي سنة ثلاث ثمانين
 وما تين انا ابو مثنى ابن شستين فمضبطة مضطرب من يدرك المتامل له من خطي ذلك على
 اني لم اخرج من هذه الباب شيئاً فيما صنف من اللسان واتحاد الشيوخ والله اسأل التوفيق
 لاستتمامه في خير وعافية وان يفع به وغيره ففتح ذلك باحد ليكون مفتحة باسم النبي
 صلى الله عليه وسلم يمينه وليصح له به لا تبدأ بالالف من الحديث المعجمة واذك
 محمد واحد يربحها الى اسم واحد فان الله عز وجل قال في كتابه في نبأ عليه ومبشر رسول
 يأتي من بعدك اسمه احمد كما قال محمد رسول الله وما محمد الا رسول قال رسول الله صلى الله
 وسلم ان لي سماء انا محمد وانا احمد قد كان ابو محمد عبد الله بن محمد بن ناجية يقول حدثنا احمد بن
 الوليد بن السكيت قال قال محمد ايها الشيخ فيقول محمد واحمد واحد وابتدأت بهن
 الجمع في الحكاية الاولى من سنة احدا وستين وثلاثمائة عصمنا الله من الدليل في التوبة والعلو
 وورباب محدثين ودرجيد ابو بكر محمد بن صالح بن شعيب بن ماري يكرهه وارن سند انعو الى اوست بنابر
 مرقوم شته حدثنا ابن صالح بن شعيب بملاء بالبحرية حدثنا نصر بن علي عن يزيد بن هارون عن
 عاصم الاحول قال دخلنا على انس بن مالك رضي الله عنه فعز به علي بن له فقلنا يا ابا جهم
 اننا لارجو له النعم قال واكثر من ذلك سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الموت
 كفارة لكل من من كتاب الزهد والرقائق تصنيف عبد الله بن المبارك بالفعل رابع
 ومشهور انتخاب اوست كرهنا فاضاً الدين ابو عبد الله بن محمد بن عثمان بن سليمان بن هارون بن زرار
 ممنوده ومقبول عوام من خواص شته دور من كتاب بروايت حسين بن مرقوم رابع ومشهور
 وازدي شاگردی ابو محمد بن يحيى محمد بن صاعد روايت ممنوده زيادات بيار واقع ست

بعضی از آنها زیادت مروزی است از غیر بن المبارک و بعضی از زیادات ابن صاعد از شیخ خود
 بهر حال بالغفل منتخب و کد در اجازات و سماعات بکار برده میشود اولش بخیریت است قال الامام
 الجلیل الحافظ ابو عبد الرحمن عبد الله بن المبارک الحنفی المروزی اخبرنا یونس عن
 الزهري قال اخبرنا السائب بن يزيد ان شريك الحصري ذكر عند رسول الله صلى الله عليه
 وسلم فقال ذاك رجل لا يتقصد القرآن را تم الحروف میگوید و معنی ان میگوید علماء حدیث را احکام
 بسیار است و آنچه از شیخ خود یادوارم آنست که معنی توست تکیه کردن است و خواب و غرض آن است که
 چون فوت حافظه در دست قرآن محفوظ بنظر تکیه است که زیر سر باشد نباید که شخص ترک نموده نماید و قرآن
 را بجای تکیه گذارند شسته بخواب و دو عالم چند رتبه ابن المبارک برتر است از آنکه دین مختصر تعریف
 و توصیف بآن کرده شود مثل امام مالک و امام اعظم و امام شافعی و امام احمد بن حنبل و لهذا از احکام
 در مذکور است این بزرگان گفته کرده شد و در حقیقت محتاج الیه نیست اما چون این بزرگ باوصف
 جلالتی که دارد مذکور است متبع نیست تا مردم بر احوال او کما ینبغي مطلع شوند بنا بر این رحمتی از احوال ایشان
 نگارشته می آید کنیت ایشان ابو عبد الرحمن و نام ایشان عبد الله بن المبارک بن در ضحی حنفی است باری
 مسکن ایشان مروست نسبت بآن ایشان را مروزی گویند و پدر ایشان مبارک غلام ترک بود و ملوک
 تاجری از تاجران مهران و آن تاجر از بنی حنظله بود که قبیلہ است از بنی تمیم و در تاریخ عامری مذکور است
 که پدر ایشان مبارک خیلی متوسع و متقی بود و مالکش در اماره و غنای خود کرده بود و در فرموده ای مبارک
 یک نازش از باغ بیا مبارک رفت و یک ناز آورده و آن امار شیرین را آمد مالک گفت که من نگفته بودم
 که ناز ترش بیا مبارک گفت که من چه قسم تو از ترش خاقت که ناز ترش کردم خست میدهد و ناز ترش
 کردم هر چه بخشد این را بشناسد گفت نا حال خشنیده گفت پر انگلی چشیدن بمن نداده احتیاط و پاسداری
 لازم خدمت من است بجای آورم مالکش ازین دیانت و امانت او بسیار راضی شد و گفت که تو قابل آنی
 که در مجلس من باشی و باغبانی بدیگری کسی را آنکه مروزی در مقدمه که خدای و دختر خود که بچه جوانی رسیده
 بود از مشوره پرسید مبارک گفت که عربان جاهلیت بر آن حسب و دختران خود میدادند و بهر دو ان
 برای مال و فساد برای برای جمال و در اسلام دین را اعتبار است ازین هر چهار راه هر چه بنظر خاطر
 باشد در مقدمه عقل او بسیار خوش آمد مالکش بجا خود رفت و بوالدین آن دختر این مسخره بیان نمود و گفت

که میفرمایند که در شهر مبارک دهم که در روح و تقوی و دینداری سرآمد زمانه است گو غلام است مادرش نیز در سفر
شد و دختر را با و داد و نذر از آن عجب بد آمد بن مبارک بوجه آمد و مال
بسیار از آن تاجر بخرافت یافتند و تولد ایشان در سنه شصت و دو و میان زوجه و یکصد از هجرت است و تمام عمر
ایشان در سفر تا گذشت کاسی کج گاسنه بجهاد و گاسنه تجارت در اقامت اسلام شد اند و از آن نام مالک
و سفیان بن ثوری و سفیان بن عقیته و شهاب بن عروه و عاصم بن حمول و سلیمان بن یحیی و حمید طویل و خالد بن
و دیگر علمای متبع تابعین و صفیاء تابعین اخذ علم حدیث نمودند و سایر طبقات عمده محدثین شاگردان ایشان
از عبد الرحمن بن اسدی و یحیی بن معین و ابوبکر و عثمان سپهران ابی شیبه و امام احمد بن حنبل و حسن
بن عوفه و از عجمی و سفیان بن ثوری که از اجل سفیر و خاندان ایشان مانده نموده اند و سفیان بن
ثوری با وجود آن کمال که حیرت در آن کمال است میفرمود من بسیار چه نمودم که روزی شصت تمام
سال بر وضع ابن مبارک بگذرادم میسر نمیآمد بلکه بعضی اوقات میفرمود که شک تمام عمر من بر بار
شمار روزی ابن مبارک میبود و نوبت ابن مبارک بآن حد رسیده بود که بزرگان عنین محبت
او تقرباً طعی میخواستند فهمی که از شما هر شایخ حدیث و خیلی بزرگ کسی است گفته است که ما را ابن
المبارک از راه اجازت فسخ و مظهر بهر رسیده و این کمال علوم نزد من است بعد از آن گفته است
لله الله انی الاحبه لله و ارحو الخ و بعد لما صح من الفقه و العباده و الاخلاص و الاجتهاد
و سعة العلم و الاثقان و المراساة و الفتی و الصفات الحمیدیه بن معید بلخی بغدادی که شیخ
اصحاب کرام است می گفت خیر اهل زمانه ابن مبارک ثم احمد بن حنبل و در تالیف ثقات مذکور است
در جامعه از بزرگان در مقامی مجتمع شدند سرآمد اهل زمان خود درین صفات ابن مبارک قرار دادند و در
بابانین با بجا متفق و بیحدی ادا قرار کردند علم فقه آداب و نحو لغت و زهد فقهات مشبهه داری
و تبحر و گذاری و عبادت حج جهاد و سوار کاری و سلاح داری و ترک الکلام و ملائنه الصفات و با باریان
نور و حسن صحبت گذراندن و مخالفت با آنها نکردن ایشان گفته اند که من از چهار هزار شیخ جمع کردم
میکنم ایست نیکم مگر از ابن اسیر حسن فقیق گفته که روزی نماز عشا خوانده همه را ابن مبارک بر آمدیم
ز ابن مبارک سخن گفت که بجا خود و در شب بسیار سر بود چون بر دوازده سجد رسیدیم من با و مذکور
شدیخ نمودم داد و در جواب شرم کرد پس با منجا استاده بودم تا آنکه مؤذن آمد و بانگ فجر گفت فغیبل

عیاض بحق ابن المبارک گفته است ربی البیت بار است عینای مثل ابن المبارک روزی مردم
 نزد ابن المبارک برای طلب علم حدیث آمدند و گفتند یا عالم المشرق خدنا سقیان ثوری نشسته
 بودند گفتند و حکیم عالم المشرق و المعرب ما بینهما انکم تعقلون و روزی که ابن المبارک در شهر فست
 داخل شد و مارون رشید خلیفه عباسی نیز در آن شهر بود در تمام شهر شور افتاد و غوغا بلند شد و مردم
 دو دیدگی از زنان خاصه مارون رشید از بالا کو شک این شور و غوغا دید و پرسید که این چه چیست و برای
 چیست مردم گفتند که عالمی از خراسان آمده است که او را عبدالمدین المبارک می گویند گفت و حقیقت
 پادشاهت همین است که این شخص در مارون رشید که بزور جاکت چوب سستی مردم را جمع میکند
 ابو بکر خطیب گفته است که از عجایب فن حدیث این است که از ابن المبارک دو کس نایت حدیث نموده
 اند محمد بن راشد و حسین بن داؤد و تا مین وفات این هر دو فاصله کمیدوی و دو سال است و چون
 بدر او بخواه باز آمد مردم بدو او که تجارت مکن آن مبلغ را گرفته روانه شد و بانه صرف علم حدیث نمود
 برطن بازگشت پدر پرسید چه چیز آوردی و چون بفرشتی ابن المبارک دقتی را که جمع نموده بود
 به پدر نمود که این چنین آوردم و دفع دارین برداشتم پدر خوش شد و ایشان را بخانه خود برد و سی هزار درم
 و یک مین ایشان نهاد و گفت این مبلغ را نیز صرف کن و تجارت خود را کامل ساز و بسبب علم ایشان
 را چنین واقع شد که در ایام حوالی بشریب بنید بتلا بودند و آنچه لوازم این فحلت است از تمام ملایم و در
 و صحبت یاران گذاهی نیز از دست میدادند یکبار در موسم بنگر کسب و ریاضی داخل شدند و میانه
 و رفیقان را نیز دعوت کردند و طعام کثرت بسیار تکلف حاضر ساختند و مشغول به دو طرف گشتند تا
 آنکه مستی غالب آمد و بهر کوشش افتادند چون آخر سحر شد بیدار شدند در آن وقت جنگ در دست گرفته
 خواستند که بنوازند و سرودی آغاز نهادند و دیدند که جنگ سرگز آواز نمی دهد و درین کار مهارت تمام شد
 تا زمانی آن را حکم کردند باز همان قسم صد کردند و آنکه جنگ انقدرت الهی گویا شد و چون آدس
 این آیت را تلاوت نمود العیان للذین امنوا ان تخشع قلوبهم لذكر الله انشان متنبه شده
 جنگ را شکسته و بافتند و فیند را ریختند و جابهایی منقش و ملون را که در برداشتمند و در بند و طلب علم
 و عبادت اشتغال میزدیدند و ابو عبد الله حماده این حکایت را بهمن اسلوب و زیاده مختصر العادرات
 و در طبقات کوفی بنوع دیگر مذکور است بعد از ذکر قصه ذکر باغ و شرب و سکر سگوید که ایشان بخواب

رفتند دیدند که یک جانور خوش الحان بر سر ایشان بر دوشی نشست این آیت میخواند و مثل ست که اول
در خواب با دوازده نوبت در کرده باشند و باز در بیداری با دوازده نوبت میگویند میگویند بخیر حال ایشان
درین مثل مجذوب و مراد بودند و اول از شکر دادن حضرت امام اعظم بودند و طریق تفقه از ایشان می
آموختند و چون امام اعظم وفات یافتند در مدینه منوره نزد امام مالک تفقه نمودند پس اجتهاد ایشان گو
میت مجموعیت و طریق است و لهذا ایشان را حنفیه از خود می شمارند و مالکیه در طبقات خود می نگارند
و تا آخر عمر ملازم داشتند که یکسال حج میفرستند و یکسال بجهاد و این دو بیت را اکثر میخواندند
و اذ احصا کلمت فاصحبت ما کجدا ذاعفاف و حواء و کرم
قوله للشئ لا ان قلت لا و اذ قلت لغم قال لغم
از کلمات ایشان که اول در علم می باید که نیت صحیح باشد بعد از آن بحال توجه حرف استاد از
شنیدن بعد از آن بتامل ففهم کردن بعد از آن حفظ آن نمودن بعد از آن در تلامذه و مستعد
نشر کردن و پراکنده ساختن و هر که ازین شد و پنج گانه یکی را فوت کرد در علم و نقصان پیدا آید و غیر
گفته که سن از چهار هزار حدیث چهار سخن انتخاب کرده ام یکی آنکه بر مال دنیا مغرور نباشد و فریب
ناید خورد و دوم آنکه در شکم آنچه طاقت آن ندارد نگذارد و سوم آنکه از علم همان قدر
باید آموخت که نافع باشد چهارم آنکه بر زن در هیچ چیز اعتماد نباید کرد و در ترویج ایشان چیز نامحسب
منقول است یکبار از مردم که وطن ایشان بود بشام رفتند برای رسانیدن قلمی که در شام از کسی عاریت
گرفته بودند و بفراموشی همراه آورده و میگفتند که اگر بگردیم که دروش پیدا باشد رو کنیم نزد من بهترین است از آنکه
ای لکمه درم صدقه دم براه خدا چون وفات ایشان قریب رسید و علامات احتضار ظاهر شد غلام
به نظر نام داشت و از روایت معتبرین حدیث فرمودند که مرا از زرش نجاک انداز غلام ایشان گریست
غاز کرد گفتند چرا گریه میکنی گفت خردت و بخت شما یاد آمد و این حالت غریب و مسافت و یکس
شماره این قیاب شدم گفتند غمیش من همیشه از خدا میجویم که زندگانی من چون زندگانی
و گفتند ان باشد و مردن من چون مردن خاکساران وفات ایشان در غریب و سفر اتفاق افتاد
و جهاد برگشته بودند در راه چون بهشت که نام قصه است از توابع شجره وصل رسیدند بیمار شدند
جان بقی تسلیم کردند در رمضان سال یکصد و هشتاد و یک و بعد از وفات ایشان مردم صلوات

بخواب دیدند که گریخته سپید که ابن المبارک بغرور من علی رسیدگان از نظم شعر میگویند و من چندی
 بیت از ایشان است **سپید** اری اناسا بادی الدین قد قنعوا به ولا ازی هم رضوا فی العیش
 باندون به فاستغن بالله عن دین الملوك كما به استغن الملوك بدینا هم عن الدین
 و ستر اعصر ایشان در مدت حیات ایشان قصاید و قطعات بسیار دارند که قابل مختصر است مرقوم میشود
 اذ احصا عبد الله من مریله به فقد استاعنها نوره اسما لها به اذ اذکرا اخبار و کل بیانی
 فها الحسم فیها وانت هلا لها به و عادت ایشان چنین بود که چون کج میفرستند مردم بسیار در
 رفاقت ایشان اراده این سفر مبارک میکردند و هر یک نقدی و عسجری برای اراده می آوردند که بشیرت
 صرت نمایند انهم را قبول میکردند و در سفر است جدا نام هر یک قدر آورده او نوشته میگذاشتند چون
 از جمر حاجت میکردند انهم را با لکان آنها میدادند و مردم این حرکت سوال کردند گفتند که اگر اول
 دله با ایشان رود نایم ایشان ترک رفاقت من کنند و ازین سفر مبارک محروم مانند بجان آنکه ما فقط
 خود بخورم و بار کسی نمیترسم و از من باین سعادت نازم میشوند و من بطفیل مبلغه کثیر تر صرف میکنم
 در صورت روفقات ایشان من هم ازین محل خیر محروم مانم و ایشان هم از جمر دها یا و کم و دین
 که در وقت مراجعت از جمر برای هم میمان و دوستان می آرند مبلغی کثیر میبود و این همه اموال
 ایشان از تجارت بود و فرودس و سلمی این کتاب بر بطور مشارک و تنهیات جامع صغیر است
 یعنی احادیث را بر ترتیب حروف تهجی جمع نموده مثلا در حرف لام میگوید در فصل لما لما خلق
 الله الجنة حتما بالوحيان وحف الوحيان بالحناء ما خلق الله شجرة احب اليه من الحناء
 الى اخره الحديث عن عبد الله بن عمرو و نیز در همین فصل میگوید لما اسرى الى اذنت
 على قوم يزعمون في يوم ويحصدون في يوم كلما حصدا و اعاد كما كان قلت لخبير ثعلب من
 هؤلاء قال هؤلاء المجاهدون في سبيل الله الى آخره الحديث عن ابی هوريه و این حدیث
 بسیار دراز و طویل است چنانچه در فقه معراج مشهور است و فرودس را مرتب نموده است بر حروف
 تهجی بر دلیلی و برای این کتاب سندی نوشته که بسند بر حدیث بیان کرده بر همین حروف نه بر ترتیب
 صحابه و نام صنف کتاب فرودس حافظ شیرازی بن شمس و ابن شمس و بریه است در همدان بود و نام آن
 همدان هم از قضایان است از یوسف بن محمد بن یوسف متعلق به غنیم بن الحسن بن فخریه و عبد الجبید

بن الحسن التقاعی و عبد الوهاب بن منده و احمد بن عیسی و یزید بن ابی الوفا سم بن السری و دیگر علما
 بشمار اخذ علم حدیث نموده و در تبریز این وقت قیام و بغداد و قزوین و دیگر شهرهای اسلامی گشته و حفظ
 نموده بن منده در حق او گفته است که جلالی زیرک و حسن الخلق و در مذہب سنی متصلیست و از اعتزال
 دور و مردم گو و دلیر دل اما در اتقان معرفت و علم او قصود نیست و در تفهیم صحیح احادیث تیز نمیکند و لهذا
 درین کتاب او موضوعات و اہمیات توده توده مندرج پس از تحقیق در ادب و دلیلی و حافظ ابو موسی مدنی
 و حافظ ابو الفدا حسن بن احمد علما از وی روایت دارند بخمرب سال یا بشص و نہ وفات او است
 و پس از شهر دار بن شمشیر و درین شهر دار دلیلی کلیت او ابو منصور در معرفت علم حدیث و فہم آن
 از پدر بہتر بود چنانچہ سماعی ہم در حق ابو نعیم و معرفت گواہی داده و نیز علم ادب را خوب میداشت
 و مرد بسیار روح و عابد بود و در سید خود ملازمت داشت و غالباً بشغل اسما حدیث و نوشتن آن
 میگذرانید و در طلب علم حدیث با والد خود مشرک بود و در سفر اصفہان سال یا بشص و پنج سہراہ او بود
 و بہ بغداد و قزوین و در سال سحر و بیعت بعد از موت پدر خود از اساتذہ بسیار تفصیل کرده چنانچہ از
 مکہ بن مشصو الکرجی و ابو محمد النودی و ابو بکر بن رنجویہ و از بعضی محدثان اجازت حاصل کرده و
 ترتیب کتاب قزوین بن وضع او داده و اسانید این کتاب را بحجت تمام جمع کرده و چون از تصحیح بہت
 او فارغ شد بہر ابو مسلم احمد بن شمس و ابو دلی و جامعہ دیگر از شاگردان او از وی روایت کردند و قضا
 شمس و در سال یا بشص و پنجاہ و بیست است و نسب این خاندان بنعیر و زید و دلی میرسد کہ قابل اسود
 غنی بود و در حق او جناب رسالت فرمودہ اند فارغی و زود او اصحابیت نوادر الاصول حکیم
 ترمذی سوای ابو عیسی ترمذی است کہ کتاب او در صحاح سنیہ معدود نمی شود و لذا در الاصول اکثر احادیث
 غیر معتبر وارد اکثر جاہلان را است تباہ میشود حکیم ترمذی را همان ترمذی خیال میکنند و اہمیات را
 نسبت می کنند کہ در ترمذی است و را بنجا فرق کردن ضرورت در اصل یا بقال فی السجود و سجرات
 القرآن میگوید یا قال فی سجراتہ لا عین عندہ قولہ تعالی ان الذین عندہ لا یستکبرون
 عن ان یتوسلوا بہ و لا یسجدون ثابت لہم من انک لا تقبلونہم عندک فقط ہر معنی کہ استکبار
 و اذعنوا لک خضوعاً با عینوا من کبر یا انک و عزیز جبر و انک فی الملکیۃ فلفظ اعظمہ
 بالتسبیح و استکباراً بالتسبیح لک خضوعاً ہو لا یمید ببع حکمتک و محض ولد بدیع فظرو قلم
 فی این مکتب ترمذی است صاحب نوادر الاصول صاحب جامع شمس ابو موسی ترمذی بنی جامع ابو موسی و در اصل صحاح

وضع يدك وأمانة حبیبك الممدوح في التوراة والمصحف في الإنجيل بأختنا من
 منتك وفضلك واهدیت الی الخبتین مناهدایك وكواماك تختنا ورافة سجدنا
 لك بحضنا من رافتك ورحمتك والقینا باینا سلمنا نوحوا مودك وسببك ومعرف
 یامعروف بالعطایا الجزیلة ومحمود علی صنائعك الجمیلة كفتیت ایشان ^{الکلی} ایشان
 ونام محمد بن علی بن الحسین بن شبر النورانی الملقب بکیم نزدیست ایشان وقت خودست
 ورضا یف بسیار دارد واز پدر خود علی بن الحسین وفتیه بن سعید بنی وصالی بن محمد بن نزدی
 واز ان ایها روایت میکند علی رشتی پور و قاضی محیی بن منصور از وی روایت کرده اند چون در
 نیشاپور آمد در سال دصد و هشتاد و پنج مردم از نرند ایشان را اخراج کرده بودند و سبب اخراج ایشان
 آن بود که ایشان کتاب ختم الولاية و کتاب علل الشریعة تصنیف کردند و آن هر دو نسخه در نظر مردم ظاهر
 بین افتاد و از آنجا استنباط کردند که سبب ایشان تفضیل ولایت بر نبوت است بمقتضی تفضیل اولیای
 بر انبیاء و احتیاج ایشان نیز گواهی بهمین معنی میدهد زیرا که کتابی که در لفظ یفظم النبیین و شایسته
 و گفته اند اگر بعضی اولیاء از انبیاء و شهداء افضل نبی بودند غبطه چراسی کردند باین عقیدت و حش
 ناک ایشان را مردم نزد اخراج کردند از آنجا بلج رسیدند مردم از آنجا ایشان اقبال کردند و ایشان را
 نزد اهل بلج حضرت انبکلمات بیان کردند و گفتند که بدین موافق شما اصلاً غرض من تفضیل اولیاء بر
 انبیاء نبود باینست که در تصانیف ایشان احادیث غیر معتبره و موضوعات بسیار مندرج است سبب
 این حادثه را خود ایشان بیان کردند در طبقات شعرا وی مذکور است که ایشان می گفتند که من هیچ
 گاه تفکر و تدبیر و تامل بیش از آنکه تصنیف نکرده ام و من غرض من اینست که کسی این مولفات را بمن
 نسبت کند بلکه چون مرا اتیان وقت میشد مثل و آرام بقتیف میبستم و هر چه بجا می رسید می
 نوشتم این پس معلوم شد که اکثر مصنوعات ایشان از قبیل مسودات است احتیاج بنظر ناسی و تهذیب
 و تنقیح و حذف و اصلاح مانده روزی ایشان را از صفة خلق پرسیدند ایشان گفتند صنعت ظاهری
 و دعوی عرفیه از لطاف ایشان آنست که هیچ کس را بتبرایج جافیت گوید که کتاب و جران را
 مکنان بحکم و بر سر مسجد وزن را خانه خود و مروزی را زندان کتاب لدعایا بن ابی
 الدنیا کتابت بجانت خرب و نفیس اول آن نود و نه نام است بروایت ابن سیرین از ابی

بعد از آن چهل اسم ادرسی است و سندی آن موقوف بر حسن عبری بعد از آن اسم العبد المخطئ
 است و بعد از آن دوازده نفر است و همین قسم نوشته میرود و او را کتاب بے و بگریست و در همین باب
 سیم کتاب مجانی الدعوت لابن ابی الدنیا اولش اینچیز است که تیکم فی المهدی الاثنا عشر
 عیسی بن مریم و صاحب جبریل العابد و الصبی الذی هو بامه را کتاب بے فارهة و فشارت
 حسنة و هی توضع فقال اللهم اجعل بنی مثل هذا الی آخر الحاشیة کتبت ابو بکر و
 تام محمد احمد بن محمد بن عبید بن صفین بن ابی الدنیا است و او را قش و اسموی نیز گویند زیرا که پدر
 آن از موالی بنی امیه بودند مولد و سکن او بغداد است قوله او در شمس و دود و شمس است و از علی
 بن الحجد و خلف بن همام و سعید بن سلیمان و دیگر محدثان جمیع اخذ علم حدیث کرده و از وی ابو بکر
 شافعی صاحب غیلا نیات و عارث بن ابی اسامة صاحب مند بار صحت تقدم ابو بکر بخار و احمد
 بن حنبل و دیگر علما در شان این فاضل حدیث نموده اند و انا لیس و مراد بمتفقد عباسی
 بود که خلیفه مشهور و قبل از آن چند کس از خلفاء انا لیس و مراد بمتفقد عباسی
 است من و پدر من از وی حدیث نوشته ایم و او صدوق بود گفتند که این اسمی الدنیا عجیب
 تقریر در کلام بود اگر چه خوبست مخضر در یک آن بخند می آورد و باز بگری می انداخت و زبانه
 بنابر توسع او بود و علم و اخبار و قدرت او بر تصرف در کلام و فوات او در جمادی الاول سال دود
 و شمس تا دو یک یون بکت کتاب الاعتقاد و الهدایة الی سبیل الرشاد از تصانیف بیستم
 از اولش تا ذکر ما یستدل به علی حدوث العالم دان محدثه و مدبره الا واحد در اجازات میخوانند و
 و بعضی از باب الاستخفاف علی بن طالب اگر اعد وجهه تا آخر کتاب نیز می خوانند و آن کتاب بسیار نفیس
 است در و سگوبید اخبار ابو عبد الله الحافظ قال حدثنا ابو النصر العقبة حدثنا عثمان بن
 سعد الداری حدثنا علی بن المدینی حدثنا مکر بن معاویة ثنا ابو مالک الاشجعی عن
 بن حراش عن حذیفه قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم ان الله یصنع کل صنائع و
 صنعة کتاب قد ضار العلم و العمل از تصانیف خطیب و بیا حزب کتاب است
 در باب خود از وی بعضی محدثان اتحاکم کرده اند که در دیار عرب شهرت دارد و اکثر در تمام
 تحصیل اجازت همین منتخب میخوانند و اول این منتخب حدیث ابی هریره اسلمی است

لا تزول قد أعيد يوم القيمة ما درم کتاب بخیریت اول نیت خطیب میگویی اخبارنا القاضی
 أبو بکر احمد بن الحسن بن احمد الحوسنی نيسابور قال حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب
 الأصم قال حدثنا محمد بن اسحق الصنعائي قال حدثنا الحسن بن عامر قال أخبرنا أبو بكر بن
 عياش عن أبي عمير عن سعيد بن عبد الله عن أبي بزة الأسلمي رضي الله عنه قال
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنزل قدما عبد يوم القيمة حتى يسئل عن أربع عن
 عموره فيها أفناه وعن علمه بماذا عمل فيه وعن مال من أين اكتسبه وفيهم النقطة وعن
 حشيم فيها ابلاؤه واخراين منتخب ابن ابيات است حدثنا الحسن بن أبي بكر قال انا
 عثمان بن احمد الدقاق قال حدثنا اسحق بن ابراهيم بن سنان قال انشدني عمر
 بن احمد بن محمد شعر انت في غفلة الأمل + لست تدري متى الأجل + لا تفرك
 سمته فمى من أوجع العلل + كل نفس ليومها به صبحا ترفع الأمل + فاعمل الخير وجاهد
 قبل ان يمنع العلى + تاريخ يحيى بن معين في احوال الرجال وابن كتابه
 است بر جرون عجم واولش بخيريت است قال الحافظ الناقدي يحيى بن معين حدثنا ابن أبي مؤثر
 ثنا ابن أبي عمير عن أبي الحسن عن عرقى بن الزبير عن المسكون بن محبوب عن ابيه قال
 لقد اظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم الاسلام فاسلموا هاهنا مكة كلهم وذاك
 قبل ان تفرض الصلاة حتى ان كان ليقيم المسجد فليسجد فليسجدون وما يستطيع بعضهم
 ان يسجد من النحام وضيق المقام لكثرة الناس حتى قدم رؤس قريش الوليد بن المغيرة
 وابو جهل وغيرهما كانوا بالطائف في اراضيهم فاتفقوا ان دعون دينكم كمدون اباكم
 فكفروا واخر آت، تاريخ ابيات عن الجوحسي عن بقية بن الوليد عن ابيات عن
 الزهري عن سالم عن ابيه رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه سلم تسليمه
 كنيت ادا بزرگرايد او سامري گویند بالولاء که از موالی بنی مره بود و طعنش بخداست در سال یکصد و
 پنجاه و بیست متولد شده بود و پدرش از مرده نرسیدگان و فرزند بود و در انشا نیز دستگاه خوب داشت
 گویند یکی بن معین را از میراث پدر خود و کعبه درم نقد بدست آمدن بود با بن سبب کمال ثروت
 داشت از ششم و ابن السبار و عمر بن سلیمان بن طرخان و اقران آنها سماع و ابو داود و امام احمد بن

جنبل و بخاری و مسلم و ابوداود و ترمذی استفاده کردند و او یکی از ائمه این فن است در نقد اشعار
 و معرفت احوال رجال و در کثرت معلومات و محفوظات هم نظیر نهشت ازوی منقول است که من است
 خود و در کتب حدیث نوشته ام و اورا بعد از مرگ بخواب دیدم و پرسیدند که خدا تعالی بآئینچه که گشت
 مرا بخشش و عطایای بسیار داد و از آن جمله سه صد زن از خور عین بمن تزویج فرمود و در سال و
 صد و سی و سه از بغداد بچم روانه شد اول در مدینه منوره رسید و از زیارت فارغ شد قصد خانه
 کعبه نمود و در اول منزل بخواب رفته بود که ناگفته ادر آواز داد که ای ابوذر که یا از همسایگی ما کجا
 میروی معلوم کرد که روح مبارک پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم است که اورا بآن تلبیس مشرف
 گشت زود برگشت و در مدینه اقامت نمود و بعد از سه روز وفات یافت و از سعادت او گشت
 که ادر ابراهیم بن نجیح تا غسل دادند که جناب پیغمبر را بر آن غسل داده بودند و اورا بنظم هم میل
 بود و اینچند بیت اوست بمیت المالینفکاحله و حوامه و یوا و یقی فی عند انامه
 لیس التی بمقی فی دینه و حتی یطیش دابه و طعمه و یطیش یحوی و یکید بکل
 و یطیش حسن الحدیث کلامه و یطیش النبی لئلا یعدیه و فعل النبی صاتی و وسایه
فائدہ باید دانست که جالبان و دانشمندان اهل حدیث را عموماً یحیی بن معین را خلاصه
 سطون ساخته اند که ایشان خصوصاً این شخص از جمله ایشان در خلق الصد زبان خود را در اندر کرده
 و کسی را دروغ و کذب و کسی را مغتری و دهنی سیگویند و این غیبت محرره را علم سید
 و عبادت می انگارند چنانچه مکرر بن حماد شاعر مغربی درین باب یحیی بن معین را چو کرده بلکه علم
 حدیث را تعریف نموده گفته است شعر اری الخیر فی الدنیا لیل کثیره و یتقص نقصاً و الخیر
 یزید و فلو کان خیر اکان الخیر کله و لکن شیطان الحدیث صریح و کلاب معین
 فی الرجال مقالة و سئل عنهما و الملیک شهید و فان یک خفا فی الحکمة غیبیه
 و ان یک زور و الفصا ص شدید و لیکن یزید جالب و امثال و نهجیده اند که این طعن و حرج
 ایشان رجال را محض برای صیانت شریعت و دین است پس گویا از قبیل قتال کفار و عوارج
 و اهل بدعت و سیاست و تعزیز اهل منکر است که بهترین عبادات است از غیبت محرمه نیست و
 ازین ابیات مشهوره که مرثومه بن عبد الله بن نسیج حمیدی صاحب الجمع بن اصحیحین

نه خود و در کتب حدیث نوشته ام

و اورا بعد از مرگ بخواب دیدم

عین جالبان
 و کس را دروغ و کذب و کسی را مغتری و دهنی سیگویند

و لیکن یزید جالب و امثال و نهجیده اند که این طعن و حرج ایشان رجال را محض برای صیانت شریعت و دین است

و بکل مختلف من الاسناد و بکل و هم الخیر حدیث و مشکل و یعنی به علماء کل بلاد

جواب داده و قصیده در ازاد و در آنجا در مخاطبه این شاعر سبکیده قصیده را بی ابطال قولك قاصدا و ولی من شهادت انصوص جنود و اذالم یکن متخیرا کلام نبینا کذیک فان الخیر منک بعید و اوقع شیئی ان جعلت لما آتی به عن الله شیطانا و ذاک شدید و بعد از ان در حق ابن معین می گوید

و کلهم فیما حکا لا شهود
فان کتاب الله فیہ عنید
معامله فی الاخرین تبید
و غیرهم عما افتنوا زفود
الی کل اثنی و امرام کفود
قیام صحیح النقل و هو حدید
حد و دتحر و احفظها و عهد
فلم یبق الا عاند و حقود
و عنهم روکلا یستطاع محود
مرید لا ظها الشکوک مرید
فلیس لموجود الضلال و جود
فکید هم بالخزایات مکید

فان بعد عن حکم الشهادة حامل
ولو لا رواة الدین ضاعت
هم حفظوا الاثار من کل شهید
و هم هاجرونی جمعها و تبادروا
و قاموا بقدر الی الی و جبرهم
نبیغهم صحت شرائع دینا
و صرح لاهل النقل منها احتیاجهم
و حسبه ان الصحابة بلغوا
فمن حاد عن هذا البقین تبارق
ولکن اذا جاء الهدی و دلیله
وان رام اعداء الدیانة کیدها
و عبد السلام بن زید بن غیاث الشلی نیز ازین

ابیات در قصیده در از جواب داده قصیده
و رای مصیب للصواب سدید
و مازله فی الخلد حیث یرید
و یطرد عن احواله و یزود
و ما هو فی شئ انا و فرید
من کان یروی علمه و یفید
من الفضل ما عند الانام و فود

و لا بن معین فی الذی قال اسو
و احبره یعلمه الاله محله
یفاضل عن قول النبی و صحبه
و جمله اهل العلم قالو البقره
و لو لم یقسم اهل الحدیث بدینا
هم در ثوا علم النبی و احنوا
و هم لمصابیح الدجی یهتدی بهم

ونازعه عبدالمات حمود بن علی بن عقیب بن زید بن سبیلیم بن فہم بن عبد اللہ حمید بن وقر بن احمد بن
 عمر بن حفص بن جابر اب دادہ است باین ابیات شعر آتیا فی العلم زید علما ہ ہ روید ایا میدی
 بہ وبعید ہ جعلت شیاطین الحدیث مریدہ ہ الا ان شیطان الضلال مریدہ ہ وقرعت بالکذبا
 من کان صا دقا فقولک مروود و انت عنید و ذوالعلم فی الدنیا یجزم ہرایتہ ہ اذا غاب نجم لام
 بعد جدید ہ ہم غزین المدطوہم لہ ہ معاقل من اعدائہ و جنبہ د کتاب الکفی و الاسامی
 للسناعی از ان کتاب نیز انتخاب نموده اند و آخر مستغنی گویند آخر مستغنی النجاشی و اردست فی
 باب من لکنی اباعمران قال یحفظ احمد بن شعیب النسائی اخبار قتیبہ بن سعید قال حدثنا اللیش
 عن یزید بن ابی حذیب عن ابی عمران سلم عن عقبہ بن عامر عن رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہو ر کتب قلت اقرأ فی سورۃ ہود و سورۃ یوسف فقال لمن تقرأ
 شیتا یبلغ عند اللہ من قل اعوذ برب الفلق و احوال انشائی انشا را بعد و زکرا صاحب صحاح
 ستہ خواہد آمد کتاب تاریخ الثقات لابن حبان کثرت او ابو حاتم زاتم او محمد بن حبان
 بنیحہ ست و صحیح ابن حبان قدری از احوال دارد گذشت اول ابواب تاریخ ابن بابہ ست باب
 ذکر احب علی لزوم سنن المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اخبار احمد بن کرم خالہ البری قال حدثنا علی
 بن الدینی قال ثنا الولید بن مسلم حدثنا ابن زید ثنا خالد بن معاویہ قال حدثنا عبد الرحمن بن عمرو
 السلی و حجر بن حجر الکلاعی قال اتینا العرابض بن ساریہ و سہ بن نزل فہیہ و لای علی الذین اذا
 ما نزل قتلہم قلت لا احب ما حکم علیہ فلما علیہ قلنا اتیناک زائرین و عابدین مقتسبین فقال
 العرابض صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح ذات یوم ثم اقبل علینا فوعظنا موعظۃ
 طلیغۃ و رفت منہا العیون و جعلت منہا القلوب فقال یارسول اللہ کان ہذہ موعظۃ
 مروود ما تمہد الینا قال و صلیکم بتقوی اللہ و سمع والطاعة و ان عبد اجشیا مجد غافہ من بعیش منکم
 فیسری اختلاف کثیر علیکم بسنتہ و سنتہ الخلفاء الراشدین الہدیین فمنکم اہبا و عضوا علیہا
 بالہوا جذا یا کم و محذات الامور فان کل محدثہ بدعتہ و کل بدعتہ ضلالۃ ارشاد ابو یعلی علی بن
 کنانہ ست بیار جدید در احوال رداۃ و ابن ابو یعلی و لکیر ست و رار ابو یعلی موعظۃ کسند و
 معجم او سابق مذکور شد نام او خلیل بن عبد اللہ بن احمد ست از مالکان کھف قرز دین

کتاب الاسامی

کتاب الثقات

ارشاد ابو یعلی

بود و از تصانیف او همین کتاب ارشاد فی معرفۃ المحدثین یا دیگر مانند و هر که در این کتاب نظر کند
 بجلالت و بزرگی او و برین علم اقرار نماید اما اهل تحقیق نوشته اند که در این کتاب او اتمام بسیار یافته
 بدون شهادت کتب دیگر و اتمام بر آن نباید کرد و مع هذا او را بر علل حدیث و رجال آن اطلاعات
 تمام بود و علوم بسیار. در زمان خود میسر آمده بود ان شاء الله بن احمد بن صالح قرطبی و ابو حفص
 کنانی و حاکم و دیگر بزرگان آن طبقه سماع دارد و از حفص بن شامین و ابو بکر مرقی اجازه
 یافته و ابو بکر بن لال با وجودیکه از اساتذده و شیوخ اوست از وی روایت میکند و بر او
 ابو یعلیٰ البرزید سپهر ابو یعلیٰ عالم حدیث بود از او نقل دارد در آخر سال چهار صد و چهل و شصت
 وفات یافته حلیۃ الاولیاء و تصنیف حافظ ابو نعیم اصفهانی سابق ذکر این حافظ و دستخیز
 او گذشت و حلیۃ الکامیت از کتاب حلیۃ الاولیاء در بیان احوال امام مالک نیز گذشت الان میخوانیم
 فی معرفۃ الاصحاب لابن عمر بن عبد البر کتابیست مشهور و معروف در دیباچه آن کتاب است
 از ابن سیرین نقل کرده که السبقون الاولون من المهاجرین و الانصار هم الذین حصلوا
 الاولیٰ قبلتین و از سفین نقل کرده که سم الذی بالیغوا بیۃ الرضوان و اکبار علماء مغرب است
 و نام او یوسف بن عبد الله بن عبد البر بن عاصم بنری شریطی روز جمعه که امام در خطبه بود در
 سال سه صد و هشت و بیست در ماه ربیع الاول متولد شد و او معاصر خطیب است اما طلب
 علم حدیث را قبل از تولد خطیب است از خلف بن القاسم و عبد الوارث بن سفین و سعید
 لفر و عبد الله بن محمد بن عبد المؤمن و اقران اینها اخذ علم نمود و علمای بلدان و دور
 او را اجازه داشت نوشته اند عبد الغنی مشهور صاحب ترغیب و ترهیب از مصر و ابو القاسم عبد الله
 بن السقطی از مکه معظمه در حفظ و اتقان سرآمد اهل زمان خود بود و کتاب التمهید او در بابا
 فقه حدیث نادره و روزگار و سرمایه مجتهدان اولی الایدی و الاصبهار است و از تصانیف
 او کافیست در مذاهب مالکی با نثره و محله در بلاد مغرب گردید و بیشتر در اندلس بلکه اکثر موخیز
 نوشته اند که از اندلس برآمده است و سوا مقتدا و کس از علماء وقت خود دیگری را ندید
 و سوا اینها از کس علم نیا خوانست و با وجود این علم او کمتر از خطیب است و این حرم نیست
 بلکه بعضی چیزها نزد او است که نزد دیگران نیست و صدق و دیانت و حسن اعتقاد و صلاح سبقت

که اور انصیب بود که کسی از علماء انصیب شده و از عوالمی استند او ستم را بجه و او دوست
که از عبد الله بن محمد بن عبد المؤمن روایت میکنند و او از ابن دأسته و او از صفیقش ابو داؤد
و در اول عمر ظاهر علی بود و بعد از آن مالک شد و معتمد سیلابی بفقہ شافعی بود و او کتاب الاستدکاء
او در حقیقت بهترین شرح موطا است و در تنسیق ابواب موطا استادی نموده است و آن
کتاب بسیار گران است تریب سی جلد میشود اگر بخط واضح نویسد و اگر بخط ریکه نویسد پانزده جلد است
و او را کتابی است در فضیلت علم و ادب روایت بسیار نافع است و کتاب الدرامی اختصار المنافع
و انبیا فی المناقب العقل و الاحیاء فی اوصافهم و کتاب جمهره الانساب کتاب بهجت المجالس و غیر
اینها نیز تصانیف او در ماه ربیع الآخر سال چهارصد و شصت و شصت در شاطیبه وفات او است
در همین سال خلیف بن اددی نیز وفات یافته و او را نثای شعر نیز میسر بود این چند شعر از دست

فلم ار الا العلم بالدين والخبر
انت عن رسول الله مع صحة الاثر
اختلفوا في العلم بالراي والنظر
اذا من ذوى الالباب كان استماعها
من فضل اعمال الوفا اذا عاها

شعر تذکرت من یحیی علی مداوما
علوم کتاب الله والسنن التحی
وعلم الاولی من نادى به و فہم تالہ
ونیز میگوید مقالہ فی تفسیر و تدافید
علیکم یا ابا الراسخ یا زید

ترک من کناسر بقربہ
و حق لجار لہ یوافقہ جا سر
بلیت بحمص و المقام ببلد
اذا هان حو عند قوم اتا هم
ولم یضرب الامثال الا لعا لم
تاریخ بغداد و از تصانیف خلیف بغداد

نبیہ ندید یحیی بن بک گفت بلیت
صا رزعا کا بعد ما کان سلسلا
ولا لایمیه الدار ان یتحو لا
طوبیلا یحمر محلق یورث البیل
ولم یأعنہم کان اعمی و اجہلا
و ما عویب الا لسان الایعقلا

است در ادب چند ثانی از وی مناقب بغداد و بزرگی آن مبارک بنیاد و آنچه از مجاسن اخلاق
سکان آن مقول شده در ده بعد از آن ذکر هر دو شخص بفرمود که در حله و فرات است نموده و احوال

سفر تا قریح شد و بعد از وصل اقامت انداخت و تصنیف روایت حدیث اوقات خود را هم در آنجا
تا آنکه بدار الرضوان شش ماه مصنفات او زیاده بر شخصیت کتابهاست و از آنجا که است جامع
خطیب و از آنجا که است تاریخ بغداد و کفایت و تشریفات اصحاب الحجة و السیاسة و الاماکن و المستغفر
و المفترق و المولف و تلخیص المصاب و کتاب الرواة عن الملک و یقیناً با تصنیف شیخ الاسلام نیز بهر حال متصل
الاسانید و رایت الدلائل علی الایام و غیره و الا که من التصانیف انما یستخرج منها ما یشاء الله فیمن و
عزیم فی فهم حافظ البوطا هر سلفی در حق تصانیف او گفته است انما هکس القنایات ابن ثابت
خطیب فی الذهن الصبی الفطن الطیب براما او را ما من جوادا با ریاضة الفقه البلیغ الطیب
و یافه حسن ما خذ صناع منها ما لعقب الحافظ الفطن الاریب و فایده را از او نیز عیش به او را نیز عیش
بل الحوطیة و هر روز ختم قرآن میکرد و بر تزل و تخرید قرارت مینمود و در سفر حج مردم لفظاً با حفظ آواز
می شنیدند و با وجود عقب سفر این و در را نا غنم نمیکرد و او را احتقالتی ثروت ظاهر بود و نیز بهر شایسته
بود و بر طالبان انیسلم شریف صدقات و خیرات او بسیار جاری بود و در حج چون متصل آب
نرمزم رسید سه بار از آن آب مبارک که سیر میخورد و حس پیغمبر را از خدا تعالی درخواست کرد که
در آنجا که در آنجا است اول آنکه تاریخ بغداد را روایت کند و منتشر سازد و دوم آنکه در جامع
منصور که بهترین بقیع بغداد است با ملاء تعلیم حدیث مشغول شود و سوم آنکه بدین از متصل بشر حاش
باشد هر سه حاجت او روا شد و الحمد لله و هر که تبه او در بغداد سجده و انجا میدوید و که خلیف وقت
حکم نوکری میبخت کس از او اعطان و خطیبان و دیگر اصناف علما حدیثی را از او گرفتند تا آنکه آنحضرت
خطیب نگذارند و او اجازت ندهد و در زمان او بعضی پیرویان که در جنبه سکونت داشتند در
وقت حضرت عمر از آنجا بر فاسته در اطراف و جوار انبیا ممنتشر شد و بدین بخت خلیفه نامه پیغمبر ظاهر
نمود و بخت حضرت علی رضی الله تعالی عنه و هر جواب سالت علیه الصلوة و السلام و شهادت جمعی کثیر
از صحابه و متوکلان نامه آنکه از فلان و فلان تبلیه یهود و جزیه ساقط کردیم و معاف نمودیم خلیفه انرا
نزد خطیب و ساقط خطیب بعد از انا مل گفت که اینهمه روز جعل است زیرا که در وی شهادت معاذیه و سعد
بن معاذ نیز ثبت بود حال آنکه معاذیه رضی الله تعالی عنه و در وقت منع خبر سلمان نبود و ثروت
معصیت حاصل نکرد و سعد بن معاذ و غزوه خندق نیز غزوه خندق بود و متصل غزوه قریظ و وفات او

بر وقت فتح خیبر زنده نبود چون بیمار شدند بخلیفه گفته فرستاد که من هیچ دارم نه در مال من بهیتم
مال میرسد اگر اذن باشند من آنرا بطرح خود و لدم صرف نمایم خلیفه فرمود مبارکست همه کن بهیارا وقت
آمد و جمیع اجناس مال را در راه خدا صرف نمود و مقسم ذی حجه ۳۲ هجری ۴۰۰ هزار صد و نصد و سه وفات یافت
شیخ ابوالسحاق شیرازی که از مشایخ سیرت شایخ شافعی و در علم ظاهر و باطن جامع جبارزه او را خود برده شسته
اند و بعد از وفاتش بعضی صاحبین بغداد او را بنجاب دیدند و از حال او پرسیدند گفت آنکافی توفیق
تر آنجا بود و حجتی بعد از دیگران از بزرگان آن عهد گفت که من هرگز در بغداد بنجاب بودم و دیدم که گویا باز
خطیب حاضر ایم و یخوایم که تاریخ بغداد بنا بر عادت نزد او بنویسم و درست است شیخ نظیر ابن ابراهیم
مقدسی نوشته اند و درست است ایشان بزرگ دیگر نشسته بسیار بجلالت و هیبت که چشم از جانش خیره
میشد گفتیم که این بزرگ است گفتند ایشان حضرت رسول الله صلی الله علیه و سلم برای شنیدن این
شریف آوردند و این شرف خطیب است خطیب ارحمه الله و ادراک الشیخ هم الفک بود آنچه قطع

| | |
|---|------------------------------------|
| لا مرد دنیا ک والمعاد | از دست قطع انکنت تبخی الرشاد محضاً |
| ان الهواء جاع مع الفساد | تخالف النفس فی هواها |
| والدر یضک والموجان من فیه | الشمس تشبه المبدی بحیکه |
| فوجهه عن ضیاء المبدی غنیه | و مری و ظلام اللیل معتکر |
| حسب من الخلق طر ذلک القمر | تغیب الخلق عن عینی همتی قمر |
| وجار روحی لما عنده مضطرب | محله فی نوادی قد تملاک |
| ونهایه الخط منه للوری التطر | والشمس اقرب منه فی تناولها |
| فصار من خاطری فی خلأ اثر | وددت تقبیل یوماً مجالسه |
| و بود الفکر فیه انه بشر | و که حکیم را نه طننه ملکا |
| ولا لذاته وقعت عجب فرحاً | لا یغظن اخال دنیا لزخرفها |
| وفعله بین الخلق قد وحناء | فالدهر اسرع منی فی تقلبه |
| و که تقلد سیفاً من به ذبحاً | که مشرب علا فیه میزند |
| امالی علی کتابت مختصر بقدر شان زده جز و اولش این حدیث است حدثنا الشیخنا | |

محمد بنی ابرجعه و ثاشعیه عن الحکمه عن ابراهیم عن علقمه عن عبد الله عن
 النبی صلی الله علیه وسلم انه صلی الظهر خمساً فسیجد السجدهین بعد ما یسلم قال اشعیه
 وسمعت صحاباً و سلیمان یحدثان ان ابراهیم کان لا یدری ثلاثاً فی السجده وسمعت ابا محلی
 سمع ابا محمد ثانی البغدادی وشیخه ان مبارک بنیاد است کثیبت او ابو عبید الله و تمام بن جهمین بن اسماعیل
 طیب البغدادی است و او را قاضی حمین نیز گویند زیرا که بر فضا کوفه تابدت نشست سال ما ندر بود و او را در
 سال دو صد و سی و پنج است و ابتدا را طلب او در سال چهل و چهار از ابو هذافه است که در آن سینه نه موطا است
 و از شاگردان امام مالک است اخذ انی علم کرده و از غیرین علی فلاس و ان بن المقدم و نعین و بن
 ابراهیم و دوسی و محمد بنی غنیری و زبیری و بکار و دیگر علمای آن طبقه بر ادیت کردن و او را قاضی
 ابن جمیع و علی و دیگر محدثان عمده اقتباس نموده اند و او را قریب هفتاد کس از اصحاب سفین
 بن میمنه رحمه الله شیخ علم حدیث بوده اند و در مجلس اهل او قریب ده هزار کس حاضر میشدند و آنرا
 از قضا استعاره نمود و او امام کرد و خدمت قضا بود محمود و طالق یزدی و هیچ کس نشست اعتراض و اتهام
 بر وی نه نهاد و در کوفه خانه خود را بجمع اهل علم ساخت و بر وی هر روز مردم برای شغل انی علم شریف و در
 خانه ارجح میشدند و فائده میگرفتند محمد بن الحسین که یکبار از بزرگان عهد بود گفته است که من بخواب دیدم
 که گوگوبیگزیده میگردد حقیقی اذ اهل البغداد برکت محلی مبارک دفعی کند و دم بریح الشان سال سه
 صد و بعد از فراغ از مجلس درس حدیث موافق عادت خود برخاست و در بعضی شد و بعد از باز زده رو
 وفات یافت فوئد ابو بکر شافعی که آن را غیالیا نیز گویند زیرا که شیخ ابوطالب بن محمد
 بن ابراهیم بن عثمان سکه انکتاب را روایت کرده و نسبت با و شهرت همگی بازده خبر است
 و او را قاضی و رابعیات او را جدا نوشته رساله مستقل که اکثر متداول است و در وقت تحصیل اجازت و
 سماع آن را میخواندند اول رابعیات این حدیث است قال محافظ ابو بکر الشافعی ثنا محمد بن الفرج
 الاذرقی و احمد بن عبد الله الوثقی قال ثنا محمد بن کناسة قال ثنا اسماعیل بن ابی خالد قال قلت
 لابی حنیفه هل رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم وکان الحسن علی شجره حدیثنا
 موسی بن اسماعیل ابو عمر بن قال ثنا اسماعیل بن علی قال اخبرنا حنظله الدوسی عن ابراهیم
 بن مالک قال قبل ان یسأل رسول الله صلی الله علیه وسلم الرجل یلقی صدیقاً و احاً لا یجوز

و اما ابو بکر شافعی

له قال لا قال فيلزمه ويقيله قال لا قال فيصاحبه وياخذنا بيد لا قال نعم ونيز ان محمد بن عراق
 است ودر بغداد سکونت داشت تولد او در چهل و سه سال است که شهریت متصل و سطور سال و صد و شصت
 تولد او ست و در سال هفتاد و شش آغاز طلب علم و سستی داشت محمد بن عبد الله بن بابويه عظیم عبد رب است و
 او بزاز بود و جامه های پیروز و خشت از موسی بن رشک که آخرین اصحاب اسمعیل بن علی بود استفاده این
 صنعت نموده و از محمد بن شداد که خاتم یاران تکیه الشطان بود نیز تکمیل کرد و از ابو بکر بن اسب
 الدین و ابو قتاده بر تاشی و دیگر محدثان اجماع نموده و بسوی جزیره و مصر و شهرهای دور برای طلب علم
 علم شریف سفرها کرده و آن طغی و محمد بن شایمین و ابن الحامی و ابو طالب بن غیلان و ابن شبران
 و ابو علی بن شاذان و دیگر روسای این فن شاگردان اویند و آن طغی و خطیب اورا تعریف و توصیف
 کرده اند و وفات او در سال صد و پنجاه و چهار است چهل حدیث که از او در زبان عرب اربعون گویند از کتب
 محمد بن اسلم الطوسی او شرا نچند حدیث است ثنا عبد الله بن یزید قال ثنا عبد الرحمن بن زیاد عن عبد الله
 بن یزید عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما ثنا عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله من المسلم قال من مسلم
 المسلم من لسانه ویدیه قال من المؤمن قال من امنه الناس علی انفسهم و اموالهم قال فمن
 المهاجرو قال من هجر الديارات قال فمن المهاجد قال من جاهد قال من جاهدك لنفسه لله عز وجل كنيت
 او ابو الحسن نام محمد بن اسلم بن یزید کنیت با بولار و ساکن شهر طوس است که حالا در
 مشهد مقدس آباد است یکی از مشایخ مشایخ خراسان است از یزید بن مارون و جعفر بن عون و یحیی
 بن عبید اخذ علم حدیث نموده و کلمان ترین شیوخ او زفر بن شیبلی است ابن خزیمه و ابو بکر اسب و او
 از وی شاگردی کردن اند و از اجله علماء و اولیاء و ابدال وقت محمد بن رافع گفته است که من زیات
 او کرده ام بلا شبهه شایبه اصحاب پیغمبر بود و زری اسحاق بن راهویه را از معنی انچند حدیث سوال
 کردند کلیه کتب السواد که اعظم گفت محمد بن اسلم و اتباع پنجاه سال است اورا استماع
 کردم هرگز خلاف سنت از وی حرکتی بوقوع نیامده و چون وفات یافت بر وی ده کعبه کس نماند و گذارد
 و در وقت خود او را با امام احمد بن حنبل تشبیه می کردند و وفات او در محرم سال و صد و چهل و دو است چهل
 حدیث استناد ابو القاسم شیری قال استناد ابو القاسم عبد الکبیر القشیری باب طلب العلم
 حدثنا السید ابو الحسن محمد بن الحسن قال ثنا ابو بکر محمد بن عبد الملك عن هشام

بن علی بن ابی طالب ثنا محمد بن یزید عن عبد الله بن مسعود

بن عبد الله عن ابيه عن ابي عبد الله رضي الله تعالى عنه انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
 يقول ان الله ادعى من سلك مسلکا في طلبة العلم سلكا به طريق الجنة ومن سلك به
 غير هذا سلكا عليه الجنة وفضل في علم خير من فضل في عبادة وفضل في مال الدين العلم
 از قضايف ابوالقاسم قشيري مشهور زين آنها رساله قشيري است و قشيري است نهايت كلام آن بزرگوار
 تفاسير است و كتابا ميست منجوا القلوب و در مگر كتاب الطائف الاشارات و كتاب الجواهر و كتاب احكام
 السماع و كتاب آداب الصوفيه و كتاب عيون المحجوبين في فنون الاسبله و كتاب المناجات و كتاب المناقب
 مكنت ادلى السبله و مشقه الاثيان مخفى است از التعريف و توصيف الاثيان نام الاثيان عبد الكريم بن
 مهدي بن عبد الملك بن طلحه بن محمد القشيري النيشابوري است در زهد و تصوف سرآمد اهل زمان خود
 بودند الاثيان طفل صغير السن بودند که پدر الاثيان فوت شد و الاثيان را در عالم طفوليت صحبت ابوالقاسم
 القاسم يافعي که در علم ادب و عريت شهرت بود دست داد و علم ادب و عريت از وی گرفتند بعد از آن
 در مجلس حضرت شيخ ابو علي دقاق حاضر ميشدند و شوق طلب خدا پيدا کردند شيخ ابو علي دقاق فرمود
 که اول از علم ديني خود را املو بکنيد بويجب فرموده الاثيان در مجلس اسلم ابو بکر طوسي رفتند و ملازمت
 آن گرفت نمودند تا آنکه از فقه فارغ شدند بعد از آن در مجلس درس استاد ابو بکر بزرگ که اصلي و متکلم
 مشهور است آمد و رفت شتر هم کردند و درين هر دو فن تکميل تام نمودند بعد از آن در مجلس ابو حاق اشعري
 داخل شدند و تصانيف ابو بکر بن الهيثم را گرفتند بعد از اين هم شيخ ابو علي دقاق رحمت خود
 قاطعه را با الاثيان نکاح کرده دادند و در صحبت خود داشتند بعد از فوت الاثيان با شيخ ابو عبد الرحمن
 سلمه صحبت نمودند و فيض باطن و ظاهر گرفتند و احوال عاليه و مجاهدات در بيت مریدين زدند که نصيحت
 بجا ترين آنها نصيب الاثيان شد و بلي نظير وقت خود گشتند و الاثيان را در سواد کلامی و سواد حدیثی
 عجب تبحر بود که درين امر هم رئيس اين صنعت بودند از محدثين عمده مثل ابی الحسن بن بشران و
 نعيم اسفرائيني و ابی الحسن خفاف و علی بن عبد الرحمن امرازی سماع حديث نمودند و در تفقه و حديث
 و کلام و اصول فقه و نحو و شعر و کتابت مهارت کلي داشتند ابو بکر خطيب محدث بغداد و الاثيان
 روايت دارد و پس الاثيان عبد المنعم بن عبد الله بن ابوالاسود بن عبد الرحمن بن زید گردان بر شيد الاثيان
 بودند صبح بخشنه شازوم پنج ساله سال چهار صد و شصت و پنجم هجرت نمودند و در احوال ایشان

| | |
|--|--|
| <p>تبر از منقول است که مرض موت نوافل که مقرر داشتند از ایشان هرگز فوت نشد و همه نمازها را استاده ادا می کردند البتة بر ماعی ایشان را بعد از وفات بخواب دید و پرسید گفتند که من در عجبش و رحمت نظم شعر میگردانم و در بیت ایشان مشهور است و در کتب تصوف مذکور است شعر</p> | <p>سقى الله وقت الكنت اخلو بوجوهكم اقتنا زمانا والعیون قدیر لا و این قطعه نیز از ایشان است والسحر من طرفك مسروق عبدك من صدرك موزوق</p> |
| <p>و تعز الهوی فی روضة الانضاح واصحت یوما واخفون سوافك البدار من وجهك مخلوق یا سید الیمین حب</p> | <p>و تعز الهوی فی روضة الانضاح واصحت یوما واخفون سوافك البدار من وجهك مخلوق یا سید الیمین حب</p> |
| <p>چهل حدیث ابو بکر اجری در حدیث یا زید میگوید اخبارنا خلف بن عمرو و العکبری قال حدثنا محمد بن طلحة الیته نافع بن ابن سألک بن عبد الرحمن بن ساعدة عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله اختارني واختراني صحابا فجعل لي منهم وزراء وانصا و اسماها من سبهم فعلیه لعنة الله والملائكة والناس اجمعین لا یقبل الله منه یوم القیمة صرنا عدا کالکیت ابو بکر بنام احسین بن عبد الله بغدادی است و اوست مصنف کتاب الشریعة فی السنه و این چهل حدیث دیگر تصانیف هم دارد شاگرد ابو سلمه کج و خلف بن عمر و عکبری و جعفر زبائی و دیگر اعیان آن طبقه است و حافظ ابو نعیم و ابو الحسن بن بشران و ابو الحسن جمعی شاگردان او میدور آخر ما مجاورت که معظمه اختیار فرمود و مجامع و مغارب را از وی فیصل بن علم بسیار رسیده و عالم با عمل و صاحب اتباع سنت بود و در محرم سال سه صد و شصت و در که معظمه وفات یافت نثریه الحفاظ تالیف ابو موسی مدائنی در سلسله احمدی که در سند آن شش کس متصل به دیگر بنام احمد واقع شده میگوید اخبارنا ابو رجاء احمد بن محمد الکسائی قال حدثنا ابو العباس احمد بن محمد بن ابرهیم الوزانی ثنا ابو بکر احمد بن محمد بن احمد بن احمد بن اسحق قال ثنا احمد بن الحسین الانصاری قال ثنا احمد بن سنان الرمی قال حدثنا عبد الرحمن بن مغزنا محمد بن اسمعيل الشعبي يقول العلم اكثر من عد القطر فخذ من كل شيء احسنه ثم قوم فبشر عبدا الذي ياتيه قول القول فیتبعون احسنه قال ابن سنان هذا رخصه</p> | <p>و تعز الهوی فی روضة الانضاح واصحت یوما واخفون سوافك البدار من وجهك مخلوق یا سید الیمین حب</p> |

من کتاب انتخاب نام ابو موسی محمد بن ابی بکر عیسیٰ بن محمد المدائنی است و اصل او از صفهان است یکی
از اعلام محدثین و صاحب تصانیف نافه خیرین ثمن تشریف در سال پانصد و یک و در وقعه متولد
شده و در سال سوم در مجلس سماع حدیث از ابوسعید محمد بن محمد طرزی حاصل شده و از آنجا در تبرکات
مجاویز برود چون پیش از شد و بسیر شد و نیز رسید از ابو علی حداد و حافظ ابو الفضل محمد بن طاهر
مقدسی و حافظ ابو القاسم اسمعیل بن محمد بن الفضل التیمی اخذ این علم نمود و گوید در حقیقت شاگرد
ایمن ابی القاسم است و عمره فواید او از دوست و از حافظ سجیع بن عبد الوهاب منده نیز در بغداد
و بعد از آن استخوانده انبیا و صاحب تبحر عظیم بود در معرفت علل حدیث و ابواب آن و در معرفت
رجال و روایه و مستطاب و تمام در وقت خود یک نهم بود درین فن حافظ عبد الغنی مقدسی
و حافظ عبد القادر زماوی و حافظ ابوبکر محمد بن موسی حارمی و دیگر محدثان عمده شاگردان او و
از تصانیف او آنچه بدان بر مقتدین پیش برده چند کتاب نفع است از جمله است کتاب تسمیه مع
الصحابه که گوید ذیل کتاب التسمیه است و کتاب الطوال است که مثل آن از متقدمین مصنف نشده
بسیار جدید نوشته است لیکن در آن کتاب واهیات و موضوعات بسیار مندرج است بی نیز اعتماد
بر آن نباید کرد و کتاب شمه العربین که از آن عبور در بغت عرب بوده کمال ثابته میشود و کتاب
للطائف و کتاب عوال النابین و قوت حافظه او باین مرتبه بود که یکبار از یاد خود کتاب علوم الحقیقه
الحاکم در مقام مقابله بلیغ خوانده رفت و در تلفظ و شمعنا از او یاد داران مرتبه عالی داشت
از هیچ کس نذر دنیا قبول نمی کرد و جز تقبلی از مال داشت و استغفرت بخارت آن قوت سبک
بر دیگران تخصیص از ولایتندان مال کثیر با دواد که ترا حصه خود کردند و ما درستی قانش صرف کنند
گفت قبول نیکنم اما از شخصی ولایت خواهم کرد که ایشکار را که جسم حسن بهتر از من سرانجام
و در حقیقت در متواضع بود کسی را اسم را منی گرفت چون جای سیرت حافظ عبد القادر زماوی
گفته است که یک نیم سال نزدی بود هر دو وقت آمد و رفت کرد و در نهایت نزدی چیزی که خلاف
شرع و عروت باشد ندیدم نهیم جادی الا اولی بالفسد و پشیمانان یافت و اتفاق عجیب ایر
شد که هنوز از وزن او غرض نشده بودند که باران بسیار بهجوم آمد و موسی هم که با او آب در صفت
در آن نزدی با یکبار بود بعضی از صاحبین آن زمان خبر دادند که من جناب سالت را علیه الصلوه و السلام

بخواب ویدیم گویا وفات یافته اند پیش معتمدی رفتم او گفت که اگر خواب تو درست است نهت امامی از شهر
 مسلمین که بآن نظیر وقت باشد رحلت نماید زیرا که همین بیستم خواب نزدیک رحلت امام شافعی
 دیده بودند و نزدیک وفات سفیان ثوری و امام احمد بن حنبل نیز بنیده خواب گفت که منور شام
 نه شده بود که خبر وفات حافظ ابو موسی در کوچه و بازار شائع شد حصن حصین و دو مختصر او
 که عمده و جبهه است از تصانیف شیخ الدین محمد بزرگ است که بجهت کمال شهرت این کتاب حاجت
 بنقل فقره از آن نیست اما از تصانیف ناوړه این بزرگ کتابی دیگر دیده شد عقود الکالی
 شیخ الکاویث السلسله العوالی و بیاضه آن نیست الحمد للہ المعین لا نقل الکتاب السنه
 و اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له ذو الفضل والمنه و اشهد ان محمدا عبدا
 و رسوله الهادی الی طریق الجنة و المرسل الی الناس و الجنة صلی الله علیه و سلم
 و علی آله و صحبه صلیوا تكون عن النار نعم الجنة و سلم و شرف و کرم و بعد فهذا لا
 احادیث سلسله صحاح و حواشی صحیحه عشاریه عالیه الشان لایون جد فی
 الدنیاء علی منها لا یحسن لمومن الاعراض فیها اذ قرب الاستار و علو القربان
 الله تعالی و رسوله صلی الله علیه و سلم ثانی خمسه با اتصال تلاوت القرآن العظیم
 الی النبی الکبیر علیه افضل الصلوة و التسلیم ثریا اتصال الصبحه و لیس حرقه
 النصب العالیه الرتبه و لقبها بن سیم سلطان الاسلام رئیس ملوک الانام مع کلمه
 الایمان معین الصلوة و الشریعه و الدین فشا لا رخ بها در رضو الله به الاسلام علی
 ممر الزمان الحدیث الاول اخبرنا الشیخ الصالح الرحله المحدث الثقة ابو التناء
 محمد بن خلیفه بن محمد بن خلف المتبحر فترات منو علیہ یوم الاحد العاشر
 من صفر سنة سبع و ستین و سبعمائة بمشق المحروسة و هو اول یصل سمعته
 قالنا شیخ الشیوخ العارفین شهاب الدین ابو حفص عمر بن محمد بن عبد الله البکری
 و هو اول حدیث سمعته منه قال اخبرنا الشیخ الصالحه سئل الدار شهید لا احمد الکاتبه
 و هو اول حدیث سمعته منها قال اخبرنا طاهر الشماخی و هو اول یصل سمعته قال اخبرنا
 ابو صالح احمد بن عبد الملك المونی و هو اول حدیث سمعته منه بسند الی عبد الله بن

الشیخ و روی
 م را

عثمان بن اعاص رضی الله تعالی عنه ان سوانه صلى الله عليه وسلم قال لو احسنون يرحم الرحمن
 نبارك وتعالى ارحموا من الارض يرحمكم من في السماء هذا شد حسن رجاء وادب
 في سننه والزمه وقال محمد بن حسن بن كنيه حقا حسن حصين ابو الخير تاشق قاضي القضاة
 شمس الدين محمد بن محمد بن علي بن يوسف بن عمرت واصل مشفق است بعد از ان سپارني شد و
 مشهور باين الجزري است نسبت بخزيره ابن عمر که در ملک مايرک مستقل موصول واقع است
 اين خزيره در ياي شورشيت در بامين دجله و فرات زمين معمور است پيش تاجر بود و مدت دراز
 او را فرزند رزي بنی شد چون بچه که کعبه پيدا آب زم زم خورد و طلب اولاد نمود حقتعالی او را اين
 فرزند بزرگوار عنايت فرمود بابت و پنجم ماه رمضان بعد از نماز تراويح شب شنبه از سالخ نجاه و یک
 بعد از هفت صدر سال هجری در دمشق تولد شد و در همانجا نشو و نما یافت و از حافظه عماد الدين بن
 کثير فقه و حديث اتحذ اما باميه استعداد او از فن حديث بر نشد و طلب علم قرأت نيز بر دستولي
 گشت از ابن اسميله و صلاح بن اسمعيل و ادين کثير و جماعه بسيار تحصيل اين هر دو علم نمود و از عز
 الدين بن جماعه و محمد بن اسمعيل البخاري نيز اجازت دار و بقاء به که دار الملک مصر است اسکندريه
 و دیگر بلاد مغرب گردید و علم قرأت را تکميل نمود و در ان چهارت کلي پيدا کرد و در مصر مدربه بنا کرد
 که آنرا دار القرآن نام نهاد و بعد از ان در بلاد الروم داخل شد و در ان ملک و بيع علم قرأت
 و حديث را نشر فرمود و مردم را نفع عظيم بسبب که رسيد خصوص يارست علم قرأت در مالک و بلاد
 او را مسلم شد و مردم خوش شکل و خوش لباس و زبان آدر و فصيح و بليغ در ملک و موم او را امام اسم
 لقب داد که بودند و بارها بطوان شرف گشت و آخر آدر شيراز استقرار گرفت و اوقات او معمور
 بود بهمين سه شغل باقرات قرآن يا اسامع حديث يا عبادت و در اوقات او بکت محسوب بود
 با وجوديکه مردم براي طلب اين دو علم شريف بروي هجوم دارند و جامه داشتند و او را دو عبادت
 هم وظيفه داشت هر روز آنقدر تصنيف ميکرد که يك كاتب جيد مريح الکتابه مي تواند نوشت و در سفر
 و حضر بيدار و قائم الليل مانند هر که روزه دو شبانه و پنجشنبه از دو سه فوت نه شده و شب روزه از هر ماه
 نيز روزه ميديد و در لغات او همه مفيد و نافع او تعداد النشر في القرأت العشر که خطي شصت و دو
 و مختصر او تقريب النشر نيز شصت و دو منظومه بشر که او را طبعه النشر نام نهاده نيز مروج و متد اول قرأت

دار کتب غیر مشہورہ ادلۃ الواضحة فی تفسیر سورۃ الفاتحہ است و اجمال فی اسماہ الرجال و مہدایۃ الہدایۃ
فی علوم الحدیث والروایۃ و توضیح المصابیح کہ شرح مصابیح است در سہ جلد خوب نوشتہ و المسند الاحمدی
بایستغنی بمند احمد و التعریف بالمولد الشریف و مختصر آن عرف التعریف دہنی المطالب فیما یتطلب
ابیطالب الجوسرۃ العلینۃ فی علما العربیۃ و دیگر تصانیف نیز دارد و جہا نچہ علامہ ابو القاسم عمر بن فہد و محمد
شیخ و الدردخ و حافظ نقی الدین بن مہدی و نہ از موفات این بزرگ ذکر کردہ یوم الجمعہ سال شصت
و سی و ستہ وفات اوست نظمی ہے و ارد از حلیہ قصیدہ نبویہ او این دو بیت محفوظ خاطر است لفظ

| | |
|--|---|
| و بیضت المسنون سواد شعری وما بعد المصلی غیور قبری | الا ائے سود الوجه الخطای فما بعد التقی الا المصلی |
| تجنب الظلم عن کل الخلاق فی وارحم قلبک خلق اللہ کلہم | و تفسیر حدیث حرمت کہ سلسلہ ولایت میگویہ کل الامور فیا ویل الذی ظلم |
| در روزی کہ ختم شامل ترندی در مجلس او | فانما یوحیہ الرحمن من رحمہما |

شہ و شاگردان از خواندن فارغ شدند این دو بیت لطیف انشائی سرود بہت

| | |
|--|---|
| و عذر تلافیہ و فاءت منازلہ فما فات کما بالسمع ہدی شاملہ | اخلائے ان شط الحبیب ربہ فات کما ان تبصرہ و تعبہ |
| اخلائے ان ہمتہ زیارۃ مکتہ فہوجوا علی جعرانۃ و اسئلہ | و ورشوق کما مغلطہ سیگید قطعہ و و امینہ من بعد حج بعثہ |
| و در باب مدینہ منورہ میگید قطعہ فلا تعد لونی ان قتلت جہا عشقا | و او فوا بعہد لا تکون کائنۃ مدینہ خیر الخلق تحبوا الناظر |
| و عندک ان الیمن فی علیہا الوزقا | و قد قیل فی رزق العیون شامہ |

کتاب الجمع بین الصحیحین للحمیدی احادیث صحیحین را بر سائید صحابہ ترتیب دادہ و در مرتبہ
نالہ کہ مرتبہ کثرین است مند انس بن مالک است تا آنجا بنظر ائمہ اجداد نرسید و خطبہ دراز در دیباچہ
نرسیدہ کنیت او ابو عبد اللہ دنا مش محمد بن ابی نصر فتوح بن عبد اللہ بن فتوح بن حمید از وی حمید
اندلسی است و او نیز ہمین نیز گویند نسبت لوط بن حاضر از وطاہری نیز گویند بنا بر نسبت ہذا سب ظاہر یہ

صفات نظر فرمود در اندلس و مصر و قیام و عراق و حرم شریف تحویل سہام حدیث نموده و آخر سکونت
 بقدر آذو شاگرد و رشید ابن حزم ظاہری بود و از ابو عبد اللہ قضائی و ابو عمر بن عبد البر و ابو بکر خطیب دیگر
 محدثین عمدہ نیز استفادہ نموده تولد او در عشرہ اولی از قرن خامس است و در مکہ معظمہ بالمرغم و زریہ
 کہ راوی بخاری است ملاقات نموده و در ویرا ابو بکر بن میمون بر در حجرہ او آمد و نشسته و در احرا کہتہ داد تا
 استیذان باشد حمیدی را از ان غفلت شد ابو بکر بن میمون داشت کہ چون مرا منع نکرد از
 رست و در حجرہ و اندران حمیدی گفت بود بر حمیدی ابن امر بیا رشتاق شد تا دیرے کہ رست
 گفت از ان باز کہ تمیز و شعور پیدا کردہ ام تا اینوقت ران مرا کسی بر بہندہ دیدہ امیر ابن مالولا کہ
 از شما میر محمد بن است یار و دوست حمیدی بود گفتہ است کہ مثل حمیدی در پاکی و زہدیت و عفت
 و توجہ و تشاغل بعلم هیچکس اند بدم و در فن معرفت علل حدیث و تحقیق معانی بر طبق اصول
 مہارت تمام داشت در علم عربیت و ادب و بخل تراکیب قرآن مجید و دریافت لطائف بلاغت
 آن نیز دستگاہی کلمہ ضعیف بود و از تصانیف او در تاریخ انکتاب تاریخ اندلس است کہ مشہور است
 نام او خدوۃ المقتبس فی تاریخ اندلس و کتابے دیگرست سہم بجل تاریخ الاسلام و کتاب الذنب
 المسبک فی وعظ الملوک و کتاب مخاطبات الاصدقا فی الکلمات و اللغات و کتاب حفظ البحار
 و کتاب ذم النبیۃ شغری ہم دار و لیکن در وعظ و نصیحت مردم بسیار در مجلس خانہ او را امتحان
 کردند بر گذر دینار زبان او زشت بود و فانی حمیدی مانی سہند ہم ذی حجہ سال چہا
 صد و ہشتاد و ہشت وفات یافت و ابو بکر فاشی کہ از سہامیر فقہای شافعیہ است بروی فاضل
 خواند و نزد قبر شیخ ابواسحاق شیرازی مدفون شد و ذی قبل از موت بارہ مظهر کہ رئیس الروسا
 بغداد بود و این خدمت اخذات عمدہ آنوقت بود کہ صاحب آن بمنزلہ چہ دہری تمام شخصے
 شد و وصیت کردہ بود کہ مرا نزد بشر حافی دفن خواہم کرد رئیس الروسا در آنوقت بسبب مانعہ باو
 دیگر خلاف وصیت او عمل آورد و بعد موت او را بخواب دید کہ نہایت گداز شکایت این میکند
 ناچار در ماہ صفر لائہ نو و یک از آنجا نقل کردہ متصل بشیر حافی مدفون ساختند کہ اہام
 حمیدے کفن از نازہ دین او مرگز نگاہیدہ بود و خوشبو از وی تا دور میرفت
 از قطعہ از منابر نظر اوست و کفن بسیار با فہم و عدیت شمس لغام الناس لیس جہید شمس

البیضا
 بوز

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲

۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵

| | |
|---|--|
| <p>سَوَى الْهَدْيَانِ مِنْ قَبْلِ وَقَالَ لَا خَيْرَ الْعِلْمِ إِلَّا صِلَاحُ حَالٍ وَمَا صَحَّتْ بِهِ الْأَثَارُ دِينَ وَعُودُ أَتَهُوَ عَنْ حَقِّ مُبَاشَرَةٍ تَكُنْ مِنْهَا عَلَى عَيْنِ الْيَقِينِ عَلِمَ</p> | <p>فَاَقْلَلْ مِنَ لِقَاءِ الْمَنَاسِرِ إِلَّا وَلَمْ يَصْنَعْ كِتَابَ اللَّهِ عَنْ وَجَلِ قَوْلِ وَمَا اتَّفَقَ الْجَمِيعُ عَلَيْهِ بَدْعُ فَدَعِ مَا صَدَّ عَنْ هَذَا وَخَذَ</p> |
| <p>نِظَاهِي بِرُوحِيَا نَجْمِ جَاهَةِ اَزْوَاجِ اَحْوَالِ نَوَاسِيَانِ اَوْ نِزْوَسْتُمْ اَنْدُكْفَتْ اَنْظَارُ بَرِيَّةٍ خَوْزِرَانِي الْجَمَلِ خُفَا مِيكَرُ دُونَ فَرَجِ الطَّبِيعِ شَيْخِ شَهَابِ الدِّينِ مَقْرِي نَذَرْتُ اَنْ اُرْقِصَ اَنْفَعْتُ اَوَّلُ بِنِ اَوْ اَعْلَى اَلْاَلَاءِ مِنْ اَهْلِ اَلْاَيَانِ وَتَبَاتِ سَبِيلِ السَّبِيلِ اَعْلَى عِلْمِ التَّرْسِيلِ وَكُنْ بَالِ اَلْاَيَانِ الصَّادِقَةِ وَنَظْمِ اَوَّلِ اَنْخِذَ بَرِيَّةٍ</p> | <p>وَاِزْنِ قِطْعَةٍ اَوْ مَعْلُومَةٍ يَشُوْدُ اَوْ اَوْ رَسْمِ شَرْعِ</p> |
| <p>النَّاسِ نَبِيَّتِ وَاَبَابِ اَلْقَلْبِ لَهُمْ مَنْ كَانَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَاكِمَهُ وَلَا اَيْضًا اَنْ اَلْفَقِيَهُ جَدِّهٖ يَسْتَصْنَاهُ اِنْ تَاَلَا ذُو مَذْهَبٍ فِي قَضَائِهِ مُشْكَلُهُ وَلَا اَيْضًا مَنْ لَمْ يَكُنْ لِلْعِلْمِ عِنْدَ فَنَائِهِ مَا اَلْعِلْمُ يَنْتَبِئُ الْمَرْءُ طَوْلَ حَيَاتِهِ وَلَا اَلْفَتْ اَلنُّوْيَ حَتَّى اَلنَّسْتُ بَوَّ فَلَمْ يَحْصَ كَمْ رَافَقْتَهُ مِنْ زَمَانٍ وَمِنْ بَعْدِ جُوبِ الْاَرْضِ تَقِيًا وَمَنْغِيًا</p> | <p>رَوْضِ وَاَهْلِ اَلْحَدِيثِ اَلْمَاءُ وَاَلْوُ فَلَا تَشْهَدُ لَهُ اَلْاَلَاءُ اَلْمُذَكَّرُ عِنْدَ اَلْحَاجِّ اَوْ اَلْاَكَاثِرِ فِي الظُّلُمِ اَلْحَاحِ اَلْحَدِيثِ لِمَنْ فِي الْوَقْتِ كَالْعِلْمِ اَنْجَاقُ فَاَنْ بَقَائِهِ كَفَنَائِهِ فَاَذِ اَلْقَضَى اَحْيَاةٍ حَسَنَةٍ تَمَاتُ وَصَوْرَتُ بَهْدَانِي الصَّبَابَةِ مَوْلَعًا وَلَمْ يَحْصَ كَمْ خِيَمَتِ فِي الْاَوْجُوهِ مَوْضَعًا فَلَا يَدُ لِي مِنْ اَرْوَاحٍ مَصْرَعًا</p> |
| <p>الشَّهَابِ الْمَوْعِظِ وَالْاَوَّلِ لِلْقَضَا عَمِي وَنُظْمِ اَشْرِفِ سَيِّدِ اَلْحَمْدِ لِلّٰهِ اَلْقَادِرِ اَلْعَزِيزِ اَلْحَكِيمِ اَلْفَاطِرِ اَلصَّمَدِ اَلْكَرِيمِ بِبَاعِثِ نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّي اللّٰهُ وَسَلَّمْ بِجِوَارِ اَمْعِ اَلْكَلَمِ وَبِدَا اَيْعِ اَلْحَكْمِ بِشَيْرِ وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاَذْنِهِ وَمِرَاةً مُنِيرًا صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اَلِهٖ الَّذِي اَذْهَبَ عَنْهُمْ اَلرَّحْسَ طَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا اَمَّا بَعْدُ فَاَنْ فِي اَلْاَلْفَاظِ اَلذَّبِّيَّةِ وَالْاَلَدِ اَلْبَشَرِيَّةِ جِلَاءُ لِقُلُوبِ اَلْعَارِفِينَ وَشِفَاءُ لَادَاءِ اَلْخَائِفِينَ لِصُدُورِهَا عَنْ اَلْمُؤَيِّدِ بِالْعَصْمَةِ وَالْمُخْصَصِ بِالْبَيَانِ وَالْحَكْمَةِ الَّذِي يَدْعُو</p> | <p>اَلْاَلْفَاظِ اَلْاَلَدِ اَلْبَشَرِيَّةِ جِلَاءُ لِقُلُوبِ اَلْعَارِفِينَ وَشِفَاءُ لَادَاءِ اَلْخَائِفِينَ لِصُدُورِهَا عَنْ اَلْمُؤَيِّدِ بِالْعَصْمَةِ وَالْمُخْصَصِ بِالْبَيَانِ وَالْحَكْمَةِ الَّذِي يَدْعُو</p> |

الی الهدی ویرج من العی ولا یطق عن الهوی صلی الله علیک لم افضل ما صلی علی
 احد من عباده الذین اصطفی وستم ان کتاب برباب ومانوده نقل سبند اللهم اعوذ بک من
 علم لا ینفع وقلب لا ینشع ودعا لا یسمع ونفس لا تشبع اعوذ بک من شره وکلامه
 الاربع الی الباب هو مشتمل علم تعوذ است کثیر لا نافعه کنیت او ابو عبد الله ونامش محمد
 بن سلام بن جعفر بن علیست قاضی القضاة وشافعی و فقیه بود و در نسبت او قضای گویند نسبت
 بنی قضایه قاضی مصر بود از ابو الحسن بن جعفر و ابو مسلم بن محمد بن احمد کاتب ابو محمد بن النحاس سماع
 دارد حمیدی حیات الجمع بن الصمیمین بنا کرد او دست و محمد بن برکات السعید و ابو سعید عبد الجلیل بن شاپور
 نیز از زمانه اویند و از قضایه او و را و شهاب که نهایت مشهور است تاریخ نخست مختصر مشهور ترجم
 القضای قریب پیچ و خا بد و از سباده الخلق تا زمان خود بطریق اختصار در آن درج نموده و کتاب
 اخبار الشافعی و مجتبی شیخ خود و کتاب ستور الحکم نیز تصنیف کرده و ابو بکر خطیب و ابو نصر بن مالک
 نیز تلمذ او کرده اند و در مصر در ماه ذی حجه سال چهار صد و پنجاه و چهار وفات یافت خطیب ابو حاتم عمر
 بن محمد بن فرج در مدح کتاب شهاب چند بیت خوب دارد و در نسخه کشیده شد بدین

| | |
|---|--|
| شهاب الشما و خبا وها مستور عتاً فافزع هدیت الی شهاب نوره یشف جواهر القلوب من العی فاذا فی فی حدیث محمد و ترجمه علی القضای الذی | اذا افلت تواری النور متالق ابداله یقبصر وای ولطالما الشفرحت لهن صدو خدی الصلای علیه یا تحریر جمع الشهاب فسیعیه مشکور |
| و دیگر نیز در همین بنی گفته و مراد بر صدق و راستی گفته نظم کتاب کالسبع الا فالیه نوره هذا حکم ما توره و بیان بالف حدیث بعد عام بیان انشمار مقصدین له الثقلا و | تطلع من افق النبی محمد اذا الحاج فی جوال النبی توره صحیح ابن خزمیه کنیت او ابو عبد الله و |
| نامش محمد بن اسماعیل بن خزمیه است در صحیح خود میگوید حدیثنا عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث قال قال ابی قال حدیثنا حسین المعلم عن عبد الله بن ربیع ان عبد الله المزی | |

حدثنا ان سواد الله صلى الله عليه وسلم صلى قبل المعصرة ركنين ثم قال صبروا قبل المعصوب
ركعتين ثم قال في الثالثة لمن شاء ان يحبسها الناس سنة كتاب المنطق لابن الجارود و
اين كتاب كرامات جعفر بن محمد بن عيسى بن خزيمة ليكن الكفاية ست براسر احيث وى ونبهت على نام كره
وتصنيف ابو محمد عبد الله بن علي بن الجارود ودر خزانة منقحة ميگويد اخبارنا محمد بن عبد الله بن
عبد الحكيم ان عبد الله بن نافع حدثهم قال ثنا هشام بن عمار عن عيسى بن عبيد بن
اسلم عن ابيه عن معاوية لما قدم المدينة حاجا جاءه عبد الله بن عمر فقال معاوية
حاجتك يا ابا عبد الرحمن قال حاجتي عطاء المحربين فاني رأيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم حين جاءه سببه له يده بابل منهم كتاب الاواب لمضر والبخاري
اين كتاب بقدر زهره زهرت وراخر ايت كتاب واقع است قال الامام الحجة ابو عبد الله البخاري
لا يكن بغضك تلقا حدثنا اسمعيل بن سبويه عن مريم قال اخبرنا محمد بن جعفر قال ثنا
زيد بن اسلم عن ابيه عن عمرو بن الخطاب قال لا يكن حبك كلفا ولا بغضك تلفا فقد
كيف ذاك قال ذا صحبت لصاحبك التفت كتاب رفع اليد بن للبخاري
كتاب مجمع للنسائي در احوال ابن بردو كتاب تفصيل اطلاق نيت كتاب عمل اليوم
والليلة للنسائي درين كتاب در باب فضل قرارت قل هو الله احد ميگويد حدثنا ثنيتيه بن سعد
ثنا ابو عوانة عن مهاجر الى الحسن عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
فاكنت اسير مع النبي صلى الله عليه وسلم فسمع رجلا يقول يا ايها الكافرون حتى خذها
فقال قد بركها من الشوك ثم سرنا فسمع اخر يقول قل هو الله احد فقال اما هذا فقد غفر له
من حميد بن داود بن حميد بن غيران حميد بن است كه صاحب الجمع بين الصحيحين است ومقدم است
برمان سيار از ان زبر كه ارشيد بن بخاري است وشارك وسفين بن حميد است ارفضيل بن
عياض وسلم بن خالد بن نير افند علم كره وراول شش ميگويد حدثنا محمد بن علي بن الربيع
السلمي عن عبد الله بن محمد بن عقيل بن ابي طالب عن جابر بن عبد الله قال قال لي يا جابر
اما علمت ان الله تكلم احيا اباك وقال له من قال حي فاقبل في سبيل الله من الاخر فقال جل
وعلى ارفضيل انهم لا يرجعون كنييت او ابو بكر ونام او عبد الله بن الزبير است وادق فرغ

قلت كذا الصبي واذا البصيرت احببت

سيف بن

كتاب المنطق

كتاب الاواب لمضر

كتاب كرامات جعفر بن محمد بن عيسى بن خزيمة

كتاب

سید محمد

مصحف از ابن جهم

مصحف از ابن جهم

اسدی حمیدی یکی است و او از کبار اصحاب شافعی است و اندک پیشتر مرده اند و او در آن است و بود که در حلقه امام
شافعی بنشیند لیکن ابن عبد الحکم و دیگران بر وی بقصص کرده مانع آمدند و بخاری و ترمذی و ابوداؤد
شافع گردان اویند ابو حاتم در حق او گفته است که اثبت الناس من سفین بن عیینة الحمیدی و امام احمد
بن حنبل در حق او فرموده الحمیدی عندنا امام وفات او در یک سال دو صد و نوزده و افتحه شد معجم ابن
جميع نام او محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن عبد الرحمن بن تکیه بن جهم بن سید و او در اصدادی و
عشائی نیز گویند صاحب رحلت بود در بلاد بسیار رفته و از ابو سعید بن الاعمري و ابی العباس بن
عقده و ابو عبد الله محامی و دیگر علمای آن عصر سماع دارد و در مکة و تبصره و کوفه و بغداد و مصر و دمشق و طبرستان
سپارادر یافته چنانچه معجم او بر آن دلالت دارد و حافظ عبد الغنی بن سعید و امام رازی صاحب فیه
و محمد بن علی حاکم و سیر اوسن بن جميع و دیگر مردم بسیار از وی گرفته اند و در سال سیصد و پنج مثوله
شده و در سال چهار صد و دودر راه رجب وفات اوست نه زده سال بود که صومعه شهر دهم نمود و ناخن
عمر بدان قیام کرد و وفات نشد ابو بکر خطیب و دیگر علمای این فن و او را توفیق و تعدیل نموده اند خطیب
گفته است که موی سندن بنی با شام و معجم خود میگوید حدیث محمد بن احمد بن محمد بن محمد
بن عیسی بن عمار الخطار بغدادی قال حدثنا عبد الله بن محمد بن عیسی بن عیینة عن سید
عز قیس بن غرقه قال قالنا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لعشیر النجار ان سیدکم محمداً
الحلف والکذبت شربوا بالصدق معجم ابن قانع نام او و کثرت او ابو الحسن عبد الباقي بن قانع
بن مرقوق و ائمت است و او اموی است بالکلاهی ساکن بغداد و بود از حارث بن ابی اسامه و از یحیی
صاحب معجم حنبی و محمد بن سلمه و سماعیل بن الفضل بن یحیی و ابی اسیم بن الهیثم ملبدی و دیگر مردم آن
طبقه روایت دارد و رحلت بسیار کرده و حدیث بسیار فراموش کرده و از قنطاری و ابو علی بن شاذان
و ابو القاسم بن بشران و دیگران آوی روایت میکنند بر قانی گفته است که علمای بغداد او را توفیق
می کنند و مقبره شمارند و نزد من ضعیف است و از قنطاری گفته است که حافظه خوب داشت اما خطای
کرد و خطیب گفته است که در آخر عمر او را اختلال عقل و سوء حفظ بود و در سال دو صد و شصت و پنج و در سال
در سال سه صد و پنجاه و یک در راه شوال وفات اوست و معجم خود میگوید حدیث ابی حمید بن العثیم
البلد قال حدثنا ابی صالح عن عبد الرحمن بن جهم عن ابيه عن كعب بن عیاض قال قال رسول

الله صلی الله علیه وسلم لكل امت فتنه وفتنة امتی المال شرح معانی الآثار للطحاوی در اول آن
 کتاب سبک گردید قال الامام الحافظ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلاّم الطحاوی سألنی بعض
 اصحابنا من اهل العلم ان اضع له من کتاب اذکویه الاثر المرویه عن رسول الله صلی الله
 علیه وسلم الاحکام التي يتوهم اهل الاحاد والضعفة من هبل الاسلام ان بعضها ينقص
 بعضها لقلة علمهم بناسخها من منسوخها وما يجب العلم منها لما يشهد له من الكتاب
 الناطق والسنة المجتمعة عليها واجعل لذلك ابوابا اذ کر فی کل باب منها الناسخ من المنسوخ
 وتاویل العلماء و احتیاج بعضهم علی بعض واقامة الحجة لمن یصح عندك قوله منهم
 یصح به مثله من کتاب وسنة واجماع او نواتر من اقوال اهل الصحابة و تابعیهم ثم انی
 فطرت فی ذلك و تحببت بحضرة شریفنا افاضت من اجاب عن النحو الذي سأل و جعلت
 ذلك کتابا کدر فی کل کتاب منها جنسا من الاجناس فاول ما ابتدأت بذکره من ذلك
 ما روّه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الطهارات فمن ذلك باب الماء فیہ النجاسة
 حدثنا محمد بن خزيمة بن راشد البصری قال ثنا حجاج بن منها قال اخبرنا حماد بن سلمة
 عن عبد بن اسحاق عن عیسی الله بن عبد الرحمن عن ابي سعید الخدری ان رسول الله
 الله علیه وسلم کان یبوی ماء من بئر بضاعة فقیل یا رسول الله یلقی فیها الجیف والمخاض
 فقال ان الماء لا یجنس الا تمته نبتت ابر من ست هو ابن سلاّم بن عبد الملك الا اذ من
 الحجرة المصری الطحاوی نسبت و طحاوی ست زوینات مصر از مروان بن سعید ایل دیویش بر
 عبد الله بن محمد بن حکم و محمد بن نصر و جماعة کثیر از شاگردان ابن وهب سماع حدیث دار و از وی احمد
 بن القاسم ثاب الوبکر بقری و طبرانی و محمد بن بکر بن مروح و دیگر محدثان روایت کرده اند در
 سال و صد و سی و نه پیدا شد و مر و فتنه و فتنه و غافل بود در مصر ریاست حنفیه بر وی تعلق داشت
 در اول شایع بود و از غرضی شاگرد امام شافعی تلمذ می کرد و در اثنا می درس می کرد و را
 تغییر سبادت کرد و گفت که قسم بخدا از تو بیخ کنوا به خد این کلمه بر وی گران آمد و صحبت من منی را
 ترک کرده بدین ابو جعفر احمد بن عمران حنفی اتقال نمود و سے بسیار کرد تا آنکه در فتنه
 مهارت پیدا کرد و مختصری تصنیف نمود که او را مختصر طحاوی گویند و بعد از تصنیف آن مختصر میگفت

که رحم الله ابا ابراهيم يعني المرنى لكان حيا الكفر عن يمينه اتقى كاتب جردف گوید که این حکم بر مذنب
 مرنى است نه بر مذنب طحاوى زیرا که این قسم نزد حنفیه از قسم لغو است که کفارت در آن واجب نمیشود
 بجلالت شافعیه که نزد ایشان این قسم منعقد است و لغو است ای مقصد بجهت اعتیاد بر زبان
 جاری گردد با بحد طحاوى همیشه زاده مرنى بود و عوام الناس سببه دیگر در وجه انتقال او از
 مذنب بیان میکنند بحد حال تصانیف معینه در مذنب سببى دارد و بر عزم خود در نصرت این مذنب
 سماعی جمیله تقدیم رسانیده و از تصانیف او وسعت علم او معلوم میشود و طبعی دیگر دارد و در نظر
 و همچنین در احکام القرآن وفات او غره ذی القعدة سال تسعة و ست و یک است مثلاً او چند
 ساله بود آید و نیست که مختصر طحاوى و لالت کند که دی بجهت مذنب بود و بعضی معتقد مذنب حنفی
 نبود زیرا که در آن مختصر چیزی را اختیار کرده که مخالف مذنب است و حنفیه است رحمه الله تعالی علیه و آله و ان
 در فقهائى این مذنب الحض معتقد اند چندان مشیرع پیدا نموده و کتوبی در طبقات الحنفی نوشته
 است که کتاب احکام القرآن او زیاده برست جزو است و از تصانیف او شرح جامع کبیر و شرح جامع
 صغیر و کتاب الشر و الطاهر و کتاب السجلات و الوصایا و القرآن و آثار سببى است سببى آثار کبیر
 و کتاب تناسخ ابی حنیفه و کتاب النوادر الفقیهیه و کتاب نوادر الحکایات و کتاب اختلاف
 الروایات علی مذنب الحنفی بنی از دست و السلام کتاب الماتین للصا بونی این کتاب
 مشتمل است بر و صد حدیث و دو صد حکایات و دو صد قطعه شعر که کتاب مضمون بر حدیث آورده
 و نام صابونی و کنیت او ابو عثمان اسمعیل بن عبد الرحمن بن احمد بن اسمعیل بن ابراهیم بن
 عابد بن عامر صابونی است و او ساکن مینا بود و در و غلط فقهیه بهارت تمام دهشت در سال
 صد و هشتاد و سه منوکر شده اند از هر بن احمد خراسانی و ابی سعید و عبد الله بن محمد رانزی و ابی جبر
 مقفی و ابی طاهر بن خرمیه و ابی الحسین خفاف و عبد الرحمن بن ابی شریح و مردوم آن طبقه اخذ
 می نمود و از وی عبد الغزى کتاسی و طاهر بن الحسین صفرا بى و ابوبکر بن یحیی و دیگر علما بکثیر بسیار روایت
 حدیث نموده اند و آخر شاگردان او ابو عبد الله فراوى است و بعضی در حق او چنین گفته است که
 اخبرونا امام المسلمین و شیخ الاسلام ابو عثمان الصابونی بعد از ان حکایت کردند و ده
 و علمای عصر او همه گواهی بچال او در علم فقهیه و حفظ احادیث داده اند و هشتاد و سال متعطل بر حفظ متفائل

در این کتاب در این کتاب

در این کتاب در این کتاب

در این کتاب در این کتاب

شریف خطبه امام است ناز نیز در جامع نیشاپور تا است سال می کرده و او را تصانیف بسیار است و در آن بسیار
 گردش کرده و خصوصاً در نیشاپور و تهرات و جرجان و شام و حجاز شریف و کوهستان بسیار از اشراعی علم
 نموده و او را اعتقالی در دین و دنیا عزت و جاه به کمال بخشیده و او را از نیت شریف پور رسیده هستند و زود
 موافق و مخالف مقبول بود و او را بی نظیر روزگار خود انگاشتند و مع هذا شمشیر برهنه بود و در مقابل مبتدیان
 و در اعلا بر سنت که شش بسیار میفرمود و در عبادت و طاعات نیز ضرب المثل نه مان خود بود و در شهر سلیمان
 مدتی در نزد عظم فرمود و چون از آن شهر کوچ کرد بامروم انجا گفت که من از عرصه چند ماه نزد شما و عظم
 گفتم و هنوز در تفسیر یک آیت گذرانیدم و از من تعلقات آن نماند و اگر نام ساعت و شامی بودم
 غیر از تعلقات بیان آیت و یک چیز که مذکور میکردم مرا تم حرف گویند از شیخ تفسیر الدین ابن تیمیه
 خیلی بطریق تو اثر و سخت به ثبوت پیوسته که زیاده بر یکسال و تفسیر سوره نوح گذرانیده سبحان
 همه وسعت علم در این است محمد بن صدوق قائل است که علماء علیها الصلوٰۃ و التحیة کرامت فرموده اند
 که عقل خیره میشود قصه ابن تیمیه را فمیی که منسخر ترین مورخان اسلام است و تاریخ خود آورده با بجملم
 صاحب بوقت خود از اعظم علمای بانیین بود و سبب ات و نیز دلالت بر کمال او میکند نوشته
 اند که روزی و عظمی گشت شخصی آورده بدست او کتابی داد که سسی است بر سس الملکانی کشف السلا
 چون کتاب را خواند هر دل خوفی و استولی شد قاری معظرا فرمود که این آیه میخوان تا امان
 الذین یحکروا دنیا ان یخسروا بعد بهم الارض لے آخر الآیات و مناسب همین مضمون آیات و دیگر
 تلاوت کنانید و مردم را نیز تحریف و تخریب میدادند و در حدیث صحیح مدعی تاثیر عظیم کرد و متغیر الحال
 گشت و در حکم او از هان وقت مدعی شد و پیدایش او را بخانه برزند و در هیچ علاج تسکین نییافت
 بگفته اطباء در حاکم برزند و تا وقت مغرب حمام مانند او در تسکین نییافت و از پشت بشکم و از شکم
 پشت میگردد و فریاد میکرد تا بهفت روز بهین بود و بهیست اولاد و انواع آفات احباب و نصیحت اینها
 و بهین شدت درداشغال معنود تا آنکه روز جمعه چهارم ماه محرم سال چهار صد و پانصد فدا یافت
 و وقت عصر ناز بر روی گذارده مدفون ساختند از منبر شرات عمده در حق او خواب امام المحرمین است که
 برودیت جناب سالت علیه الصلوٰۃ و السلام در مقام شرف شد و قبل ازین مدیاد در ناسب فلاسفه
 و معتزله دال سنیت نظر کرده و دلائل هر طرف را با کثرت دیده سر اسیم و حیران گشته بود و در آن

سلام جناب سالت صلی الله علیه وسلم اورا فرمودند کہ علیک السلام تعقوا الصابون والابوا الحسن عبد الرحمن
 داودی کہ از عمدہ محمد ثانی است در شرب صابونی قطعہ دار نوشته میشود **لشع**

لهقی علیہ لیس منه بدیل
 ویک علیہ الوحی والشکزیل
 حزن علیہ وللخوم عویل
 ویل فویل ابن اسمعیل
 ما ان له فی العالمین عدیل
 تلهی وتلهی والشی تضلیل
 فی الموت حتم والمقاء قلیل

ادای الامام الحجاز اسمعیل
 بکت السماء والارض یوم وفاته
 والشمس والقمر المیزان حاکما
 والارض خاشعۃ تبکی شجوها
 ابن الامام الفردی اقرانه
 لا یجد عنک منی الحیوة فانها
 وقاھین للموت قبل نزولہ

کتاب المجاہدۃ للذیوری کتابی است مشہور و در کتب قدیمہ از ان نقل بسیار آمدہ و نام
 الذیوری ابو بکر احمد بن مروانست و رآن کتاب یگوید حدثنا اسماعیل بن اسحق قال حدثنا

حز بن حفص قال حدثنا حمز بن میمون الانصاری قال حدثنا النضر بن انیس قال

حدثنا ابن مالک انه سأل رسول الله علیہ السلام فقال ^{صعید} حدیثک من الشئ شفع له

یوم القيمة قال فاما عل قال فاین اطلبک قال اطلبہ اول ما تطلبہ عند الصراط فانک

وجبتہ والا فانا عند المیزان فان وجدنا منی والا فاننا عند حوک ولا اخطی هذا الثلثۃ

المواضع انتهى وین حدیث بعضی علماء را اشتباہ میشود و میگویند کہ مرور بر صراط بعد از وزن اعمال

است و همچنین بعضی از حوض نیز در مشر و توقف است پس اول بر صراط طلب کردن و اگر در آنجا نیابد

باز بر حوض و میزان طلب کردن چه معنی دارد اگر امر بالعکس میشود مناسب بود و تم حروف گوید

کہ مرور بر صراط و توقف است را میسر نخواہد شد بلکنج فوج از توقف فارغ شدہ بر صراط خواهند

گذشت و هنوز جمعی کہ نیز در توقف گرفتار عطش و منتظر وزن اعمال خواهند بود و آنحضرت صلی الله

علیہ وسلم بہت کمال شفقت نرد و خواهند فرمود جامعہ پیش قدم امام مرور بر صراط خواهند گذشت

و چون ازین محکم فارغ خواهند شد باز بر میزان برای سرانجام مهم وزن خواهند داشت

و در همان توقف بمول برای تکلیف عطا است گاہ گاہ بر حوض نیز خواهند نشستن بر

در کتب قدیمہ از ان نقل بسیار آمدہ و نام

و در نوشتن این کتاب بنام ایشان کار پردازان خود مثل مرتضی علی کرم الله وجهه تقدیر فرموده با زیر بصیرت
 خواهند است تا دین تقدیم مرد و بعضی است را خواهد بود و درین بعضی است که بعضی دیگر نه کل است را فاضل اشکال
 و آنچه فرموده اند که اول مرتضی علی کرم الله وجهه طلب کن بنابر آن است که قبل از شروع مرد در هر صراط آنحضرت
 نزد تمام است خود که در توقف بختیج خواهند بود و در وزن اعمال مشغول خواهند بود و محال آنحضرت هم
 کس را معلوم خواهد بود و حاجت طلب و تقیض شر نخواهد بود و چون است متفرق خواهند شد و بعضی بر صراط
 خواهند رسید و بعضی بر سر نیزان در موقوف و بعضی دیگر العطش گویند بر سر حوض آنوقت وقت
 ملائک و طلب است پس اول صراط طلب باید کرد که مقصد ازین غنیت همان موضع است و اگر در آن
 جای نماند باز بر سر نیزان باید جست و اگر در آنجا هم نماند باز بر سر حوض باید دید و الله اعلم
 سلاح المؤمن تصنیف تقی الدین عسقلانی است که مشهور باین الامام است و مقاصد آن کتاب
 از وی با چه این معلوم توان کرد و میگردد الحمد لله المنعم علی خلقه بجمیل الالهیه المحسن الیه
 اللطیف قد و جزیل عطائه : الحق لمن امله حسن ظنه و رجائه الذی من علی عباده
 بان فتح لهم بابہ + و امرهم بال دعاء و وعدهم بالاجابة وفق منهم من شاء بلفظهم
 و حکمتہ + و للتعرض لفتحات فضله و رحمته فهذا السبیل الیه و الحمد للطلب تکرم
 من علیہ + احمد و الحمد من نعمہ + و اسأله المزید من فضله و کرمہ + و انشهد ان
 لا اله الا الله و الحمد لا شریک له مجیب الدعاء + و کاشف الاسواء + و انشهد ان
 محمدا عبدا و رسولا خاتم الانبیاء و مبلغ الانباء + صلی الله علیه و علی آله و صحبه
 الا نقیاء البررة + صلی هم لنا فی القیمة مد خیرة و سلم تسلیا کثیرا و شرو مجدا و عظیم
 و کرم اما بعد فان اولی ما انصرفت الی حفظ عنایتہ و اولی الهمم و احق ما اهتدی
 بانوار فی غیاب الظلم و انفع ما استندت به صغیر النعم و امنع ما استندت به صغیر
 التهم ما کان بفضل الله تعالی ابواب الخیر مفتوحا و بنصر رسول الله صلی الله علیه و سلم
 للمؤمن سلاحا + و ذلك التعمید و الثناء + و التمجید و الدعاء به امر الله تعالی فی کتابه
 العظیم و فی رغب رسول اکرم و الیه جنح المرسلون و الانبیاء و علی عول الصالحین
 و الاولیاء و ان احسن ما توخاه المؤمن الدعا به فی کل امر + و نحو ذلك کشف کل

خطب اللهم بما يحصل به مقصود الدعاة مع ربك الماسي الا قد اوله ويكون لفظه وسيلة
لقبولها وهو ما جاء في كتاب الله وسنة رسوله وقد انكر الائمة الاعراض عن الادعية
المسنية والعدل عن الكتمانها السنية الخ نام وكنيت ونسبت وابوالفتح تقي الدين محمد بن
ابن الدين محمد بن علي بن سام بن راجي الدين سرياني ناصر بن اود العسقلاني الاصل المصنف
المسكن معروف بن الامام در شعبان سال شصت و هفتاد و هفت متولد شده و تعلم و قرارت قرآن
و نوشتن كتب حديث و تفصيل النعم معتبره و اخراي متفقه و علم شروع كرد و اكثر تلمذ او از وساطه
سنة و از ابن الطوطي و نو فائز و بسيار و شصت و اين كتاب الوصي سلاح المؤمنين مروج و مشهور است
و كتب ديگر نيز دارد از انجمنه كتاب الابد ار و كتابا في تفسير القرآن در سبع الاول سال هفتصد و چهل
و پنج وفات اوست گويند فاجه مرد رحمه الله و منسوب بر آل ثلثا بن است که در زمان مصنفش اشتبا
عظيم پيدا کرد و علمای اجل آن را پسند فرمودند و فرمودي که از عمده محدثين آن زمان بود و در اجتهاد
فرموده يادگرفت و بجز خود و چند نسخه از ان نوشت و شهاب الدين فريابي نيز او را مختصر نموده و اين مختصر
بهر از مختصر فريابي است و ياد که مقاصد كل استوفى است احاديث الحنفية الحسن بن عبد الله
الارازي فوادم تمام را راضي نام رازي ابو القاسم تمام بن محمد ابی الحسين بن جعفر بن الجنيدي
الحلي الرازي ثم الذنقي است در آن كتاب گويد اخبرنا خفيمة بن سليل قال حدثنا محمد
بن عيسى قال حدثنا اسفلين بن عيسى قال قال حدثنا عبد الله بن ابي بكر عن خلافة ابن السائب
بن خلد عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال ثاني جبرئيل فامرني اني اقول اني
ان يرفعوا اصواتهم ولا يلهوا ل تولد تمام مذکور در سال شصت و هفتاد و هفت و پدرش ابو
الحسين محمد بن از غياض حديث بود و او از پدر خود روايت حديث و از شفيعة بن سليمان طرابلسي را
بن عبد الله فاضل حسن از مصلحت مصنفی و ابو سيمون بن محمد و ديگر علمای خيبر را خدا تعاليم نموده
و ابو الحسن که داسنه و ابو علي است و ابو عبد العزيز بن احمد کتاني و احمد بن عبد الرحمن بن عيسى و ديگر
محدثان مذهب ازوي تلمذ کرده اند و او اجل حديث است بود و در معرفت رجال مهادت تمام و
در حفظ حديث جمع غيرت و محاسن صريحا بشر زمان خود بود وفات او در سيمين محرم سال
صمد چهارده اتفاق افتاد و در حديث شاميين احفظ از و تلمذ شصت و شصت و شصت و شصت

ابو العسقلاني

فريابي

الاصمعي

نام علی بن یحییٰ نخست محرم و میاطلی و دمیاط کجسروال مجسروال بعضی مردم بذال معجمه خوانند لیکن اعجام خطاست چنانچه خود دمیاطی بدان تغییر نموده و دمیاط نام خطاست از توابع مصر و میاطی صاحب سیره مشهور است که از ان در اکثر کتب سیره نقل میکنند و این معجم هم شیوخ اوست چهار خط است تشکیب یک هزار و شصت صد کس نام و کنیت و نسب او ابو محمد عبدالموسى بن خلف بن یحییٰ الحسن میاطلی است و دندیش باغی و شست و تصانیف مفیده دارد و از انجمه است سیره او که پیشوای جمیع علمای سیره است و از خراسان مششصد و غیره تولد اوست و در دمیاط اول الفقه مشهور شد و ما پس از ان طلب علم حدیث نمود و از ابن المغیره و یحییٰ بن مختار و ابوالقاسم بن روح و غیره خیاط و حافظ نکی الدین سعدی و دیگر علمای آن عصر اخذ انیعلم نمود و در مصر و اسکندریه و بغداد و حلب و حماه و مار دین و حران و دمشق و دیگر بلاد آنقلعه گردش کرد و در صدق و دیانت و حفظ و اتقان سرآمد اهل زمان خود بود و در لغت عربیت مهارت تمام داشت و علم نسب نیز خوب می شناخت و در حسن صورت ضرب المثل بود و در ابن الماجه میگفتند و در دمیاط مثل مشهور است که چون عروسی را سبالغ در حسن گفتند گویند کانه ابن الماجه و از تصانیف او کتاب بحیل و کتاب الصلوة الوسطی و دیگر تالیفات فقهیه است ابوالفتح بن سید الناس صاحب سیره مشهوره و ابو حیان و تقی الدین سبکی شاگردان اویند مخبره وفات یافت بعد از در سن هشتاد و شش او غشی عارض شد بخانه برشته برودن چون نیک نفس نمودند جان داده بود و کان ذلک فلیقده منته حسن ستمائة و در جنانه اوبلیات از دهم مردم واقع شد از لطائف او آن هست که روزی در مجلسی داخل شد که در آن مجلس حدیث میخواندند در آن حدیث نام عبدالدر بن سلام واقع شده بود و بعضی اهل مجلس آنرا بشدید لام میخواندند که این بزرگ رسیدنی الفور لغت السلام علیکم سلام سلام باصنافی ملاقات کرده بود و از وی سب کتاب از مصنفات او فر گرفته و سنن شافعی را بسیار در سر میگفت و در مقام الثمان میفرمود که اکثر الفاظ این سنن مخالف روایت صحیحین است و باوصف که شافعی المذهب بود و در مع امام مالک آنچه حقت بجای آوردی که مردم را گمان می شد که این عزیز مالکی المذهب باشد و از مشهورات او این فطحه است

قال العلاء به من كان معينا
ما حارة ناقص الا بكملة

او حازه عاطل الابه حليا، و اين قطع است وما العلم الا في كتاب وسنة
 وما الجهل الا في كلام ومنطق وما الخير الا في سكون بحسبه
 وما الشر الا من كلام ومنطق، و اتم حرف گوید كلام و منطق و در بيت اول
 بحسبه بر دو عالم شهر پرست و در بيت ثانی یعنی لغوی و و میاطی را در و م منطق مبالغه تمام است خصوصا
 چون در مصر در زمان اوشیمرع ان عظیم بار شد و در مقابل آن مردم حج شدند اختیار سبب نمود و چو
 از کلام و در میناب جبر الفتن طبع سامع نقل افتد فال ومن الامر المنکر علیهم و المنکر المعروف
 اندیشه و تدبیر و علم الفضول و تشاغلهم و بالعقول عن المنقول و اکبان هم و علی
 بحسبه المنطق و اعتقاد هم ان من لا یحسنه لا یحسن ان ینطق و لذت شعر هل قرأه
 الشافعی و الی و هو اضاع لابی حنیف المسالك او هل علیه احمد بن حنبل او کان
 الشورک علی تعلم قد اقبل و هل استعان به ایا سئ ذکا و ابلغ به عمر و مبالغ من
 دهان را و تفسیر بدقت و سخنان و لولا لا لما افصح به احد هکما و الا بان اتری عقول
 القوم کلیله اذ لم یفهم علی سنده افتری فظهم علیل اذ لم یفهم و ارجس کلام
 اشرف من ان تقید فی سجنه اشرف من ان یستخف علیها طارق جنه بالله لقد اغتر
 القوم فی کمال یغنیهم و اظهر و لا تقار الی ما لا یغنیهم بل یتبعهم مع الشا
 و یتبعهم و الشیطان یعد هم و یتبعهم اما انه کان آحاد من اهل العلم یظنون
 فی غیر مجاهورین و بطاعونه لا متظاهرين لان اقل آفاته ان یتکون شغل بما لا یغنی
 الانسان و اظهرها رتج الی کما اغنی عن الوب المنان و اما هو لا فقد جعلوا
 من اکبر المهمات و اتخذوا علی الشرا بئ المسلمان فهم یتکثرون فیها الاوضاع
 و ینفی کل احد منهم فی تحصیلها العمر المضاع و یحرم ما سمعوا قول دایم الهدی
 لمن ائمه حین را عیمر قد کتب الموقد فی لوح و ضمه و نغض یقال للمحافظ الواعی لو
 کان متحیا ما وسع الا انما عی فلم یوسع عند را فی کتاب الذی جاء به متوکورا
 فها ظنک بما وضعه الخیطون فی ظلام مشک و افتر و فیه کن با و زور و فیا لله
 للعقول المخرفه عزفت فی بحار جنال الفلاسفة الخ و از تصانیف او در بعض ثباته

| | |
|---|---|
| <p>الاسناد و مستخرج تصحیح این اربعین است که اورا اربعین صغیری گویند و اربعین موافقات عموماً است و اربعین موافقات الاسناد و الابدال است و هرگاه از تصنیف این اربعین فارغ شدیم بچند بیت نظم کردیم</p> | <p>بیت خدایا اتحاد ابد الاصحاحه فراول وقعت فيه موافقة وقلوة وراحت فيه مصاحفة ومثله بعد عشرین موافقة</p> |
| <p>وافقت تساعیة الاسناد فی العدا لاحمد بن شعیب قائل السداد لمسلم حافظ اللفاظ والسند للترمذی الی علی حقا که رد</p> | <p>و از تصانیف این صد حدیث دیگر است که اورا مائة تساعیه فی موافقات و ابدال العلیه گویند و نیز از تصانیف اوقات اعیان مطلقه است و اربعین جللیته فی احکام النبویه است و اربعین دیگر است در جمیع و تجالس بغدادیه و مجالس شقیه و کشف المغلی فی تبیین الصلوة الوسطی است و کتاب فضل صوم است من شوال و کتاب فضل الحیل و کتاب التلک و الاعتباط بنواب من تقدم من الافراط و کتاب الذکر و الشیخ اعتبار الصلوة و کتاب کرا و رواج النبی از اولاده و کتلافه و غیره ازین مذکور است نیز تصانیف بسیار دارد و کتاب کرامات و لیسار الخلال نام و نسب و ابو محمد حسن بن محمد بن حسن علیه بغدادی است در سال ستم صد و پنجاه و دو و متولد شده و از ابو کبر و راق و ابو کبر بن شاذان و طبقه ایشان علم حدیث فرا گرفته خطیب بغدادی و ابو الحسین طبری و جعفر بن احمد سراج و علی بن عبد الوارث دیلمی و دیگر محدثان عمده از وی روایت دارند و نزد همگان ثقة و معتبر بود و در حفظ حدیث بسیار ابنای روزگار خود بود و اورا سندیت بر جمیعین بسکن با تمام رسید در جمادی الاولی ستم چهل صد و سی و نه وفات او است حافظ ذہبی در تاریخ خود میگوید آخراً جعفر بن منیر قال حدثنا الحافظ احمد بن محمد یعنی السلفی قال حدثنا ابو سعید محمد بن عبد الملك بن اسد قال اخبرنا ابو محمد الخلال قال حدثني علي بن احمد الشريفي الحافظ من حفظه قال حدثنا عبد المدين بن عثمان الواسطي قال سمعت ابا القاسم بن ايوب بن محمد خطيبنا بواسطه يقول سمعت ابا عثمان المازني يقول حدثنا سيبويه عن ابي غنبل بن احمد عن اخيه بن عبد الله الهذلي عن ابي جابر عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل المعرفة في الدنيا اهل المعرفة في الآخرة و اهل المنكر في الدنيا هم اهل المنكر في الآخرة خبره ابن نجيد ابو بكر از او تاخر من و شيخ صوفي در وقت خود بود و در زهد و عبادت طاق و در علوم اسناد و در خبر</p> |

شد و در شام را بیدار یافت و در اول پنجشنبه بیدار شد و ثانیاً بوسه نمود و بوسه نمود و بوسه نمود
 الضحاک بن مخلد البیل عن اذاعی قال حدثنی قرة بن عبد الرحمن عن ابن شهاب عن ابی سلمة
 عن ابی ہريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احب الی الله ان یسئل عنکم فیما انتم
 بن نجید بن احمد بن یوسف بن خالد سلمی بن یثیما پوری است شیخ عصر خود در تصوف و عبادت معاند از
 اباد احد اخذ و قال سیراٹ یافته بود سیمہ را در رشتہ و علما و مشائخ تخریج فرمودہ صحبت جنید و ابوشمان
 حمیری و دیگر بزرگان دریافتہ و اندازہ ہر سیمہ بن ابی طالب عبد الله بن احمد بن حنبل و محمد ایوب از
 ابو سلمہ کہ حدیث را فرار گرفته نوہ او ابو عبد الرحمن سلمی کہ شیخ الصدوق است و ابو عبد الله حاکم دیگر
 بزرگان مکرر آنرا فیض باطن و ظاہر ننمودہ اند و او را در عصر خود ششم از اذاعہ و ابدال سید ہتند
 نزد سہ سالہ بود کہ در سال سہ صد و شصت و پنج وفات یافت و از مناقب جلیلہ او است کہ شیخ ابو عثمان
 حمیری را محضر حضور وی در بعضی فقرہ جہاد برای اعانت مجاہدین در پیش آمد ہر چند سعی و تلاش نمود از
 ابنای وقت تیج حاصل نشد روزی در عین مجلس کجاست آنکہ ابن عمل خیر از دست او میر و تگمل
 شد و گریہ آغاز نہا ابو عمر بن نجید چون حال بہ نینوال دید و کعبہ پر از دوزخ و درم در ظلمت شیخ از
 جانہ خود آورد و در پای شیخ اندخت شیخ خوشحال شد و بر سر مجلس بحضور مردم انیعل خیر اورا انہما
 فرمود و گفت کہ یا ران خوشوقت باشد کہ ابو عمر از طرفتہ شما این بار بر دست کہ من امید دارم کہ در باب
 انیعل او را تباریہ قرب آبی باد و ہند ابن نجید در ان مجلس حاضر بود دید کہ عمل من ظاہر شد بے محابا
 رخاست و گفت ای حضرت شیخ من انیال از ما خود زودیدہ آورده بودم حالا اورا فرمائید بد پس این
 دوزخ را چہ قسم مقبول خواہد شد امید دارم کہ آنہمہ مال برین رو فرمائید کہ ما خود را برسانم و ازین گناہ
 دارم شیخ بخیر و شنیدن انقصہ مال را باز گردانید و او بر دستہ برد چون ہنگام شب شد و مردم
 از زود شیخ متفرق شدند آنہمہ مال را باز آورد و نزد شیخ عرض کرد کہ این را پوشیدہ بہ تھقان بر شا
 و ہر گز نام من نہ پوشید ابو عثمان را گریہ کہ تو شد و فرمود کہ آفرین باد بر بہت تو از کلام ابن نجید
 است کہ گفتہ است ہر حالے کہ بر سالک وارد شود اگر حال بزرگ باشد چہ نتیجہ علم باشد ضرر او بر صاحب
 حال مزید از نفع او میباشد و مراد گفتہ است کہ صفای مقام عبودیت وقتی دست امید بد کہ افعال خود
 بر اسمہ را پا و افعال خود را ہمہ دعوی نگارد و نیز گفتہ است کہ چون مختصر از دال جاہ خود زود خلق آساہ

شود اعراض او از دنیا و اهل آن سهل گردود شیخ ابو الوعثمان حیر و حنّ او گفته که مراد محبت امین
 جوان مردم ملاست میکنند و نمیدانند که بر طریق حق غیر از وی نخواهند و دوست که بعد از من خلیفه من
 خواهد بود جز **ابو الفیل** **لئے عمر بن السہام** در حدیث عائشہ فی فضل بے بکر و الزبیر کہ
 اول آن خبر است میگویی حدیث احمد بن محمد بن الحباب را العطار دی الکوفی قال حدثنا ابو معاویہ عن هشام
 بن عرقہ و عن امیہ عن عائشہ قالت یا ابن اختی کان **ابو الفیل** یعنی ابابکر و الزبیر من الذین استجابوا لله
 و للرسول بعد ما اصابهم القرع قالت لمن انصرف المشرکون من احد و اصاب النبی صلی الله علیه وسلم
 و اصحابہ باصابهم خاف ان يرجعوا من تنقید ابیہ لانی خیالیم حتی علیہ ان بناقہ قال فالتدب
 ابی بکر و الزبیر فی سبعین حیوانی انما القوم سنعوا بهم فانصرفوا قالت فانقلبوا بغيره من احد و فضل
 قالت لم یلقوا عدوا نام و نسب ابو عمر عثمان بن احمد بن زید بغدادی و تفاقست معروف بود
 ابی بن السہام ان محمد بن عبد الله سناوی و غیل بن ابراہیم و حسن بن کرم و یحیی بن ابطالب و دیگر اجله
 انین فی تفسیر علم حدیث مزود و از وی حاکم و ابن سنده و ابن القطان و ابو علی بن شاذان و دیگر
 کبر الا یقوم اخذ نموده اند خطیب شہست کہ من از ابن زرقون شنیدیم کہ میگفت خدمت الباری
 الایض ابو عمر بن السہام در جمیع الاول سنہ چهل و چهل و ستم صد و فاشیت یا از خانه تا مدفن او
 سمره جنازه اش بچاہ نمر کرکس شایعت نزد **خبر فضائل اهل البیت** تصنیف ابو الحسن علی
 بن معروف البزار است و در آخر کتاب در حدیث البر و الصلہ میگویی حدیثنا ابو اسحق ابراہیم بن عبد
 بن موسی بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبد الله بن عباس قال حدثنی اباہ عن جده
 عبد الله قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ان کان فی نبی اسرائیل سلطان اخوان علی ثلاثین و
 کانی حدیثا بارجحہ عاود لانی رعیۃ و کان الاخر عاودا لرحمہ جارباً علی عیبتہ و کان من عصر ما بنی
 فاحی الحدیث ذلک النبی ان قد بقی من عیبتہ ثلاث سنین و بقی من عمرہ ثلاث العاق ثلاث سنین
 سنۃ فاحی ذلک النبی رعیۃ ہذا و رعیۃ ہذا فاحی ذلک عیبتہ المعادل و اخرن ذلک عیبتہ الجارب قال
 فقرقوا من الاطفال الامہات و ترکوا الطعام و شرب الخمر الی الصبح ایدعون الله عز و جل
 ان یتیمم بالعاود یزیل مخیم امر الجارب فاما وثلاثا فاحی و عیبتہ لعل ذلک ان اخیر
 عیبتہ لعل ذلک جنتہم فاحی ذلک عیبتہ لعل من عمرہ ثلاث سنین و عیبتہ لعل الجارب و ما بقی

من عمر ذلک الحاجر بھذا البیة قال قمر جعوا الی بیوتکم و مات الحاجر تمام ثلث سنین و فی العاشر من شوال سنۃ
 تم ثلاث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انعم من سلفہ و لا یفعل من عمرہ الا فی کتاب رب ذلک علی اللہ
 یکفی و این علی بن معروف است و اذ ابو علی بن الفرار است کہ از عمدہ مخدین است و شاگرد اسرار اسرار
 عبد الصمد الهاشمی چنانچہ درین سنہ گذشت و خطیب گفتم است کہ شاگرد وی محمد بن الباقعند سے
 و ابو القاسم مغوی و قاضی حاکم و من از وی بکچرا اسطر و ایات بسیار دارم صاحب تصانیف مفیدہ است
 سال وفات او معلوم نیست لیکن ابن التوزی از وی در سنہ ۲۵۰ صد و پانچ و بیست و پنج حدیث نروہ
 سیرت آن سال باقی بود و وفات او بعد از ان است از ربعین شیخامی چہل حدیث است کہ در آخر آن
 انشاءات و حکایات نیز آورد و نام شیخ ابو منصور عبد الحاکم بن ابی اسحاق است و در بیاض ہش سیکو
 الحمد للہ رب العالمین علی آلہ حمد اما کہ ابی بکر و محمد و عمر و جلالہ و الصلوۃ و السلام علی افضل علی
 جمیع خلقہ محمد و آلہ الطیبین و صحبہ الطاہرین من بعدہ و بعد فقد سلف منی جمیع اربعین حدیثا عن
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اربعین شیخا من مشائخ الذین ادرکتہم و سمعت ہم و رجوت
 بذلک الدخول فی زمرۃ الذین در منہی الخمس سیر الشہر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ
 اربعین حدیثا علی منہ فاستحکمت لی و ہتہ ان اخرج من سمعوا فی اربعین حدیثا عن اربعین شیخا من
 مشائخی عن اربعین نفر من الصحابہ الا کہ من و تین بالبدایہ العشر اشھواہم بالجنبۃ فجمعوا ہما فی شہر
 السنۃ شریک شد جعل لہما کتبنا فالحمد للہ و لا اله الا ما من انما برکاتہ بفضلہ و سعة جودہ الحدیث
 الاول خبرنا جادی ابو عبد الرحمن طاہر بن محمد بن ابی اسحاق قال خبرنا ابو سعید محمد بن موسی بن الفضل البصری عن
 قال حدثنا محمد بن یعقوب بن یوسف الراحم قال حدثنا ابو الدرداء و ما شہر بن محمد الا انکاکہ بیت الفکر
 قال حدثنا عتبہ بن السکن بنی اباسیدان الفراری بمحیی قال حدثنا الضحاک بن یسہ حمرۃ عن ابی
 نصر عن ابی رجا العطار دی عن عمران بن حصین عن ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم من غسل یوم الجعۃ فمات ذنوبہ و خطایہ فاذا سراج کتب اللہ لہ کل قدم عمل عشرین سنۃ
 فاذا قضیت الصلوۃ اجیر لعل مات سنۃ و قال فی الانشاءات خبرنا ابو الحسن علی بن محمد بن احمد اللؤلؤ
 قال خبرنا ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن باکویہ قال خبرنا نضر بن ابی نصر قال خبرنا جعفر بن بصیر قال
 سمعت ابی جعفر یقول یحب علی الوحدۃ فجادت بکۃ فکنت اذن جن اللیل و دخلت المیطاط فاذا یجارت

فضلہ اشعر + سعید زبیر سعد طلحہ عام + ابو بکر عثمان ابن عوف علی عمر + مسلمات صغری
 تصنیف جلال الدین سیوطی از انجمله حدیث سلسلہ یوم العیدت و از انجمله حدیث سلسلہ مصافحہ بہت
 و از ان بن مالک رسیدہ و اکثر آن مسلمات را کتاب المسلمات حضرت شیخ ولی احمد دکنو قدس سرہ
 و غلست و سماع آن را تمخریص حاصل و الحمد مد باین بہت جبر از ان مرقوم نہ شد مختصر حصص
 حصصین کہ کسی بعدہ است از خود صاحب حصص حصصین یعنی شیخ غفر الدین ابو البکر محمد بن محمد الخجندی
 ست و خطبہ اش میفرماید الحمد للہ الذی جعل ذلک و عدہ الحصص حصصین و سلوۃ و سلامہ علی سید الخلق محمد
 النبی الامی الامین و علی آلہ الطیبین الطاہرین و صحابہ جمیعین و التابعین لہم باحسان الی یوم الدین
 و بعد فائدہ ما کان کتابی الحصص حصصین من کلام سید المرسلین لما لم اسبق الی مثلہ من المتقدمین
 و عزایف نظمیر علی من سلاطینہ المتاخرین لما علی من الاختصار البہین و مجمع الرصین و تصحیح
 المتین و الدرہ الدنی ہر علم و دو معین حدالی علیہ اختصارہ فی ہذہ الادراک من صملہ اندک و زید ان کتاب
 سلت فی ذلک مراراً فی سنین و شہرہ من الشیخ و کشف کر و ا و جب الحق علی مکافاتہ و لم اقدر علیہا
 الا بالمدد علی فاسال المتدکک لفرہ و معافاتہ الخ مختصر حج احادیث الاحیاء رسی بالمعنی عن عل الاسفار
 تصنیف شیخ زین الدین عراقی ست و ہوا لفظ ابو الفضل عبدالرحیم بن حسین اللعراقی صحیح
 بخاری رحمتہ علیہ احوال الی کتاب مصنف آن در شہرت و شیخ کبر و جبر رسیدہ کہ اشتغال بہ
 بیان آن افضل میناید اما بہ نسبت استنزال حمت بذکر صاحبین و زنجار و در کتب مشحورہ و مصنفین تا ہنما
 بقدر گنجایش این رسالہ مختصر و برخی از حالات این بزرگان رسم نمودہ شد تا نام و نسب و ابو عبد اللہ محمد
 بن اسمعیل بن ابراہیم بن النضر بن بکر بن بقیع بار سجدہ و سکون رای ہلک و کسر ال ہلک و سکون
 از اربعہ بعد از ان بار سجدہ و مفتوحہ و نامائیت موقوفہ و معنی او در لغت وستان بخار از ازارع و کار زندہ
 و بخاری صحیفست بالو از ارا کہ جذباتی او مغیرہ ربوبت یا ج بعضی مسلمان شدہ ایمان جعفری و الی بخارا
 بود در آن زمان کہ ربوبت کسی مسلمان میشد بقیلہ آن کہ یک کھند و نو و چہار و در تحف النبیہ
 بود و در انقامت نہ نسبت بلکہ سیانہ قامت و در حالت طفولیت ہر و ششم او از نور بصارت عاری گشتہ
 بود و او شش را باین سبب تلق شدید و ہنگام حال میاندوزی حضرت ابراہیم خلیل علیہ الصلوۃ
 و السلام را بجلاب دیدہ کہ گویا میفرمایند خوش باش کہ حق تعالی بصارت لیسرت را بعبادت فرمود

سلسلہ اشعر

تصنیف حصص حصصین

مختصر حج احادیث الاحیاء

صحیفہ بخاری رحمتہ علیہ

مستند شدہ و از ارا ابو البکر محمد بن محمد الخجندی

از همان روز یقین کردیم که این شخص شدت و کسب بادی را برخواهد کرد و مشرب تصنیف این
جامع صحیح و در چنین شد که روزی در مجلس سخنرانی را هم به حاضرین و یاران کسب بن را هم به گفتن
که اگر کسی توفیق یابد مختصری در سنن جمع نماید و بر احادیث صحیح که بدرجه اولی صحت رسیده باشد اتفاقا
سند خوب باشد که عمل کنندگان بے وعد و غیره و میراجعت بجهت بدین بدان عمل نمایند این سخن در دل
بخاری جا کرد و از همان وقت تصنیف این جامع بخاطر شش افتاد و از جمله شش که هر حدیث که از او
موجود بود انتخاب شروع کرد و آنچه بسیار صحیح بود بر بان اتفاق افتاد و بعضی احادیث صحیح که هم با این
درجه رسیده اند ترک هم کرده بخود تظویل یا بوجه دیگر برای نوشتن هر حدیث منقول بخاری آورد
و در کتب دیگر در درجه شش سال از انتخاب این احادیث فارغ گردید چون خواست که آن
احادیث را برصالحین آن تطبیق دهد و این را در عرف محدثین ترجمه گویند در مدینه منوره فیما بین
تبرک مدک و منبر اطهر آن سر علی صلی الله علیه و آله و سلم و الاکابر این مهم را سرانجام داد و در وقت نوشتن
هر ترجمه شفعی داد و میفرمود با جمله حسن نیست او اینجام بآن حدیث قبول افتاد که در حیات او این کتاب را
ملا و اسطر از وی نمودن را کس نشیند که آخر همه فزیری است و بالفعل بجهت علم رساند و درایت او
گفته و از نواد بخاری است که میگفت من امیدوارم که مرا روزی از این غیبت کسی پیوسته کند که هیچ
کس را غیبت نکرده ام و این نوع و تعطف بسیار عجیب و او را بر بنده صالحین و ائمه ای در دست خود
پیش آمد که خالد بن احمد ذنبی امیر بخارا و او را تکلیف داد که بخانه آمده پیران مراجع و تاریخ و دیگر
خود در سنن کفنه باشد بخاری گفت که این علم حدیث است این را و انبیل منم که اگر ترا غرض باشد
سپران خود را در مجلس من بفرمایند بدست و طلبه و دیگر تحصیل نمایند اگر گفتن است پس باید کرد
وقت حضور سپران من کسی را از دیگر طلبه باری و حجاب و چه بداران من بدست داده باشند
نخوت من است بل نهی کند که در مجلسی که سپران من باشند هر کاف و طاغ که پهلوشین ایشان باشد
بخاری اینهم قبول داشت گفت که این علم میراث پیغمبر است تمام است در آن شریک است حاصل
کس نمیشود و این گفت و شنید امید کرد که از بخاری دل گران کرد و که درت و خاطر طریفین
نموده و روزی از او شنید تا آنکه امید کرد که این بے الورق و دیگر علماء ظاهر آن وقت را با خود رسیق ست
و در مذهب بخاری و در اجتهاد او طعن و تخطئه آغاز نهاده محضی درست ساخته بخاری را از بخارا

تشف اذما بعد جواسر به ترو العوائق لتقلد نه النحر به جواسر کم جلت لغوسا به نغيب محبت به جواسر
 وحبت به با قدر به اهل الدين الامارونه اكارلنا به تعلقوا الاخيار عن طيب خبر به دادوا واحاديث الزور
 معنوه به عن الزيف وتصحيف فاستجوابا الشكر به وان البخاري الامام جابع به بجامعه منها التوثيق
 والدره به على مفرق الاسلام تاج مرصع به به شمس اوتار به بدره به وبحر علوم تلفظ الدر لا الحصى
 فانفس به ودره او عظم به بحر به تصانيفه نور و نورلنا نظر فقدم فشت زهر به وقد اذيعت زهره به جابع
 سنه المختار نظم بدله به ليصدا جمعا وليصدا تبرا به وكم ذيل النفس المصونه جاذبه به وكم تالها به
 اوجار لها تبرا به وكم عز اقياد طور ايانا طور احجار باو طور اشته مصره به الى ان حوى منها الصبح
 صحبه به فواني كذا بقا قد غدا لاية الكبرى كتاب له من شريع احمد شرعته مطهره تعلقوا التماكين واهلها
 واهل مقصيده به در است بخون تطويل به بقدر الكفا رفت وشيخ تاج الدين سبكه به نيز در حتر
 او محط طويل دارد كه بر خي از ان اينست ميگويد علاء الدين رحمه مايزان به به كذا المارح
 من بقدر البضع به به الكتاب الذي تملوا الكتاب بهدي به ندي اسيا ده طولي به بضع به الجامع
 المارح الدين العمير به سنه به بشرعيه ان تعلقوا الباع به فاصه المراتب به الفضل تحفه
 كالمسريد بسنا حيني ترتفع به ذلت قاب جواسر الامام به فكلهم دمر عال فيهم خضعوا به وشت
 حديث الحاسدين به فان فلان موضوع ونقطع به قول من لام بجله كاصطبارك لا تجل فان الله
 تبغيه متنع به وسبب تاقى كذا يكلي فكاية به النفس كحما الجامع الباع صحيح مسلم بن الحجاج
 القشيري الدنيا پوري كنفيت اد ابو الحسين ولفيش عاكر الدين ونام جدوسم بن درويل كوشا
 ست وشمير نسبت به بنى تشهيرت كقبيله السيت معروف در عرب وفتا ابو شمس كست در
 خراسان كمن عظمست موصوف يكي از كبر را تبينست و ابو زهره را كذا ابو جاتم با ماست و جلالت
 او گواهم داده واورا پيشواي اين گروه نهاده اند ابو جاتم را نزي و ديگر اجله آن كعصر مثل شمس
 و ابو بکر بن خرميه از دوي روايات دارند و در اصولات بسيارست كه در سيم آنها داد تحقيق معنا
 داده و حضور صا درين صحيح عجائب نغين به او دعيت نهاده هم بالخصوص و سيمه و اسانيد و سن به
 متون و در عوامه و مخري مالا كلام در دايت و تخفيض سرق مع الاختصار و ضبط انتشار به
 نظير افسا و موله با حافظ ابو علي فشا پوري صحيح او را بر تصانيف انجيلم ترجيح مبد او ميگفت

باجتهد ایدیم اسما اصح من کتاب مسلم و جامعہ از خار بہ نزدیک ترین است و دلیل ایشان اینست کہ شرط
مسلم آنست کہ ہمہ خود بخوبی نویسد مگر حدیثی را کہ لافان و تابعی ثقہ آنرا از ذوالحجالی روایت کرده باشند
نہ کنانی جمیع الطبقات من تہم التابعین من شخص دوم تا آنکہ بری انتہی شد و در اوصاف صفہ اکتفا بہ
حد الثبت ندارد بلکہ بشرط استحکامات را رعایت بفرماید و انقد ضعیف نزد بخاری نیست و ہم حرف کوبہ
علما علی بن عیینہ شہر طبرستان کردہ اند زہر کہ حدیث انما الاموال انیات بخلاف این شرط است و در صحیح مسلم
موجود است " از حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتبہ جمع دوجہ در روایات و از حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت
آن نکردہ مگر علیہ آری از علیہ تفرق و ثناب بیاورد و دادہ بخار جواب دادہ اند کہ این حدیث
را بقصد تبرک تمیز آورده است و ہم ہمیت نہت طرق آن و ثبوت صحت آن بشرط خود را در آن
مراعات ننمودہ علاوہ آن کہ این شرط در آن حدیث موجود است کہ در صحیح او مذکور نباشد زہر کہ از
صحابہ حضرت عائشہ و ابوہریرہ آنرا روایت کردہ اند ازین ہر دو تابعین بسیار روایت کردہ بالجملہ
این صحیح را از آنکہ حدیث مسیح خود انتخاب نمودہ انواع و اقسام بطور آن بکار برودہ و از حاکم
آنست کہ اگر در عمر خود کسی را غیبت کند کسی را زودہ در کسی ہستم کردہ و در معرفت صحیح از شعیب
حدیث او مقدم بود بر جمیع اہل عصر خود بلکہ بر بخاری ہم در بعض امور مرجع و مفصل است تفصیل این احباب
آنکہ بخاری را در اہل شام غلطی افتد مثلاً کسی را گاہی کہ بکفایت مذکور میکنند و گاہی بنام وی بنیاد
کہ دو کسان باشند زہر کہ روایت او از اکثر اہل شام بطریق سادات کتب است نہ بطریق نقضای بخلاف
مسلم کہ او در ہر صحیح جا غلطی افتد و نیز بخاری را در بعض احادیث بسبب تقدیم و تاخیر و حذف و
بعضی الفاظ تعقید متون رو داده اگرچہ بر احبت روایات و دیگر کہ ہم درین صحیح آورده آن
متخلی شود بخلاف مسلم کہ دی الفاظ را بنوع سوئی نمودہ و از رجال آورده کہ اصلاً در نسخ آن
واقع نیست و مسلم را در اہل صحیح مؤلفات دیگر ہم بہت بسیار فنیہ از آنکہ کتاب المسند الکبیر
الرجال و کتاب الاسماء و الکتاب العلل و کتاب الوجہان و کتاب حدیث عمر بن شعیب کتاب
مشائخ مالک و کتاب مشائخ الثوری و کتاب ابوداؤد و کتاب الحدیث و کتاب الطبقات ابو حاتم را ازین کہ از
محدثین است مسلم را بخواب دید و از حال او پرسید مسلم گفت کہ رہن حق تعالی جنت را مساجد گرد
است ہر جا کہ مسجودیم ہا ہم و ابو علی را غوغی را بعد از وفاتش مشخص ثقہ بخواب دید و پرسید

در حدیث
در حدیث

در حدیث
در حدیث

در حدیث
در حدیث

که بکدام چیز نجات یافتی گفت بسبب این جزئی که در دست من است و آن خبری بود از صحیح مسلم تو که سلم
در سال دویصد و دویست و بعضی گفته اند که در شصت و چهار و بعضی گفته اند که در شش و دین الاثر در مقدمه
جامع الاصول همین را اختیار نموده و اما علم وفات او بالجاه شام یکشنبه و دوشنبه او در روز دوشنبه
بیست و پنجم ربیع سال دویصد و شصت و یک و سبب وفات او نیز غرض است دارد گویند در مجلس مذکور
حدیث او را از حدیثی پرسیدند و آن حدیث این است که منزل خود آمد و یک سبد خرمای را نزد او گذاشت
در کتلهای خود و تحدیث را بجمعی که در یگان یگان خرمای بطریق نقل از سبد بر میداشت و بخورد
تا آنکه حدیث یافته شد و خرمای تمام گشت در غره فکر علیا و شعوری ماند و این کثرت اکل سبب شد
او شد حافظ عبد الرحمان بن علی الرمیعی شافعی گفته است تنازع قوم فی البخاری و مسلم کندی
و قالوا ای ذین نقدتم به نقلت لفظ البخاری حقه به کما ناک فی حسن الصنعة مسلم سکن
ابی داود و ابن کاتب را سه نسخه مشهوره نسخه لؤلؤی و نسخه ابن داسه و نسخه ابن الاثیر
روایت لؤلؤی در مشرق مشهور است در روایت ابن داسه در بلاد مغرب رواج بسیار داشت و
این هر دو روایت قریب یکدیگر اند و بیشتر اختلاف فیما بین این هر دو مقدم و تاخیر است نه زیاده و نقصان
بخلاف روایت الاعرابی که ازین هر دو نقصان بین دارد و نام لؤلؤی ابو علی محمد بن احمد بن عمر
اللؤلؤی است و نام ابن داسه ابو بکر بن محمد بن بکر بن محمد بن عبد الرزاق ابن داسه القمار
السجری و نام ابن الاعرابی ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشیر المعروف بابن الاعرابی و نام ابو داود
سلیمان بن الأشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران الازدی سجستانی و ابن خلکان
را با وجود کمال تاریخ دانسی و تصحیح انساب و نسب برین نسبت غلط افتاده گفته است که نسبت الی استاذ
او بجای قریب من فری البقرة انتجه شیخ تاج الدین سبکی بعد از نقل این عبارت گفته است که و ما ادریم
و الصواب انه نسبت الی الاقنیم المعروف مناخرم لبلا و الهند انتجه یعنی این نسبت بپشتان است که ملکی
است مشهور فیما بین سنده و هرات متصل فندمار و چیت که مکان بزرگان چیتیه است نیز در همین ملک
واقع است و ثبت در قدیم الزمان پایتخت آن ملک بود و عربان گاه در نسبت این ملک سنجری
نیز گویند و قدوی نیز در سنده و دود و دافع شدن و در اکثر بلاد اسلام خضر صا مته و شام و حجاز و
عراق و جزایران و جزیره و غیر ذلک گردش کرده و علم حدیث را فرا گرفته و حفظ حدیث و اتقان

روایت و عبادت و تقوی و صلاح و احتیاط در جمالی داشت گزیند که یک استین خود کشاده بسته
و یک استین بآنگ مردم ازین سخن پرسیدند گفت که استین را کشاده داشتن برای اخراج
کتاب است و استین بکبر کشاده داشتن چه ضرورتی محض اسراف است و وی شاگرد امام
بن حنبل و فقیه بولویطیالیست و از علمای بسیار سماع و روایت دارد و در نزدی و شامی
وی روایات دارند و چهار کس از جمله شاگردان او خلیفه سر آمد محدثین شدند اول پسر ابو بکر
ابی داؤد دوم لولوی سوم ابن الاعرابی چهارم ابن دهم و استاد او امام احمد بن حنبل را
روایت کرده است حدیث غیر قوی بنی بارون که یکی از بزرگان انصاری بود و حق او گفته است
ابو داؤد در دنیا برای حدیث و در عقبی برای بهشت آفریده شد و ابو داؤد در سنن خود گفته
که من در مصر خیابان را می دیدم و آن را پائین نمودم سیزده داشت برآمد و یک تنخ را دیدم که
شتری بریده بار کرده بودند مثل دو قاره کلان هر دو نصف و بر آن شتر نموداری شده بود
از تصنیف این شتر نارغ شد پیش امام احمد بن حنبل رو عرض نمود امام دیدند بسیار پسندید
و ابو داؤد در وقت تصنیف این سخن هیچ لکده حدیث حاضر داشت از جمله آن همه انتخاب نموده این
را مرتب ساخت که چهار هزار و شصت حدیث است و در وی التزام نمودی است که حدیث صحیح را
باسم گفته است که از جمله این احادیث مرد عاقل را در دین چهار حدیث کفایت میکند حدیث او
اَنَّمَا الْكَمَالُ بِالْثِيَابِ حَدِيثٌ دُونَ مَنْ حَسَنَ اسْمُهُ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ يَعْنِي حَدِيثُ
كَأَيُّكُمْ إِذَا حَلَّ كَمَحْتُمْ يَجِبُ الْخُفُفُ مَا يَحْتَجُّ لِنَفْسِهِ حَدِيثٌ چاهم الحلال بین دانه
بین و بینهما مشبهات فمن كَفَى النِّبَاتِ اسْتَبْرَأَ الْهَيْبَةَ وَ عَرَضَ رَأْفَتُ حُرُوفٍ سَيَكُونُ
كِفَايَةً آن است که بعد از معرفت قواعد کلیه شریعت در شجر راست آن در خربیات و قانع حاد
بجهت مدی و مرشدی باقی نمی ماند زیرا که در تصحیح عبادات حدیث اول کفایت میکند و در محام
اوقات عمر غریب حدیث دوم در مراعات حقوق همسایه و اقارب و دیگر اهل تعارف و معالجه حد
سوم در دفع شک و نزاع که حسب باب علمای با اختلاف اول را و سید حدیث چهارم به
در چهار حدیث نزد مرد عاقل حکم می رسد و در دو و اندام اعظم از بهیم حرمی که از عجمه
آن بود و چون سنن ابو داؤد را دید گفت که اَلَيْسَ لِلَّهِ دَاوُدُ الْحَلَالُ كَمَا اَلَيْسَ لَهُ دَاوُدُ

و حافظ ابو طاهر سلفی این مضمون را نیک پسند نموده درین قطعه نظم کرده شش لکان بحديث علمه بکماله
 امام المیهابی داود بن شمس الدی لکان الحمد لله و سبک الله لکنی اهل ان مانه داود و وزیر حافظ ابو طاهر بن
 حسن بن محمد بن ابی اسیم و اذاری رویت کرده که وی گفت بخواب دیدم مغیره خدا صلی الله علیه و
 سلم میفرماید من اراد ان یتیمک البسن فلیقر و سنن ابی داود و از آنکه بن نکر که یار یکنج ساجی رویت
 کرده که سیفت که اصل اسلام کتاب حدیث و ستون اسلام سنن ابی داود و ابن الاعرابی گفته است
 که شخص را علم کتاب حدیث و سنن ابی داود حاصل شود او را در مقدمات دین کافی و سبزه باشد و
 لهذا در کتاب کمال مایه اجتهاد و از علم حدیث تمثیل سنن ابی داود نموده اند و مردم را در مذہب
 او اختلاف است بعضی گویند شافعی بود و بعضی گویند منبلی و الله اعلم و در تاریخ ابن خلکان مذکور است
 که او را شیخ ابوالسحاق شیرازی در طبقات الفقهاء از حیدر اصحاب امام احمد بن حنبل شمرده است و از
 حافظ ابو طاهر در مدح سنن ابی داود نظم است مناسب که مرقوم میگردد و میگوید

شعر

| | |
|------------------------------|---|
| اولی کتاب لکھی فقہ دینی نظر | و نام و من یکون من لا و ازانی و خذ را ما قد تولى ابو داود و حقه |
| تالیف فاق فی الضمور کالقمر | لا یستطیع علی الطعن مبتدع |
| فلیس یوجد فی الدنیا احد ولا | اثق من السنة الغراء والاثر |
| تلی الصحی ابله العلم و بصیر | یرید عن ثقة عن مثله ثقة |
| و کان فی نفسه نبیا احتج به | استک فیدا ما عالی الخطر |
| و من روایه من انی و من ذکر | محققا صادقا فیما یحج به |
| والشک للمرو فی الدنیا و متقد | ما فوقها ادا فخر المفتح |
| و ما ابوداود شایسته هم شوال | |

سال و صد و هفتاد و پنج است و در بعضی مدونون گشت و عمر او بمقدار ده سال بود جامع کبیر
 ترمذی یعنی ابو عبید محمد بن عبید بن مسهره بن سویر بن الضحاک سیلی یعنی بنضم بار صوحده
 و سکون و او بعد از ان عین محمد بن سبیت بن کریم است از دیهات ترمذ بهافت شش فرسنگ
 از ان و ترمذ نام شخص قدیم که بنامه آب ابویه که آنرا جیون و نیز میگویند در لفظ مادر ابو عبید
 مراد همین نفر میباشد و در لفظ ترمذ اختلاف بسیارست بعضی ناو میبر استفتح سازند و بعضی برود
 در مضمون و متداول بر زبان مردم آنجا و دیگر خلایق کسر برده است و جامع لفتح ناو کسر برسم تکلم

تکلم کند و ترندی شاگرد در شیعیه بخاری است و روش او را آموخته و از مسلم و ابی داود و شیخ
نیز روایت دارد و در صبحه گویند و واسطه دوی و خراسان مجاز سالها در طلب علم حدیث بسر برده و
بسیار در سفین شریف از وی یادگار است و این جامع بهترین آن کتب است و مکتبه به بروج و حقه
از جمیع کتب حدیث خوبرو واقع شده اول از جهت ترتیب عدم تکرار دوم در گردنهای فقه و وجه
هر یک از اهل اندلس و سبب سوم بیان انواع حدیث صحیح حسن و ضعیف و غریب معطل و بیاهم
و اسرار و احوال و القاب و کنیت آنها و دیگر فوائد متعلقه بعلوم رجال و ترندی را در حفظ مثل دانند
خلیفه بخاری گفته اند و توسع و زید و خوف مجدی و پشت که نطق آن مشهور است بخوف الهی سال
و زاری کرد و نایب شد و از حکایات صحیح او در حفظ آن است که در راه مکه با شیخ از شیوخ ملاقات
کرد و سابقان از آن شیخ و خبر حدیث نوشته گرفته و فرصت عرض و قراة نیافته و در وقت
استدعا سماع عز و شیع قبول کرد و گفت که اخبارم تو همه یار و دوست بدار تا من بخوانم
مقابل کن اتفاقاً آن دو جزو یک گروه بود ترندی سبب کمال شوق سماع آن احادیث و جز
سفید آورد و بصورت شیخ بدستور تلامذہ نشست و شیخ آغاز قراة نمود و ناگاه شیخ نظر کرد و دید که
او جزا سفید اند بسیار غضبناک شده فرمود که گویا با من استخرا میکنی ترندی گفت یا شیخ مرا
مکتوبه را که کردم لیکن احادیث را محفوظ دارم بهتر از نوشته شیخ گفت بخوان ترندی همه آن
را یاد بخواند تعجب شیخ زائد شد و از راه استبعا گفت که مرا با دینی آید که بخود شنیدن کیبار یاد کرد
از سابقان یاد داشته باشی ترندی گفت امتحان باید فرمود شیخ چهل حدیث دیگر از غریب خود را
دیگری نبرد خواند و سنت و ترندی آن حدیث سماع اسانید ثانی القوراعاده نمود و هیچ جا خطا نیفتا
قسم امتحانات در باب حفظ او را بارها واقع شده ترندی رحمة الله علیه گفته است که من هرگاه از
این جامع فارغ شدم اول از آنجا علم را حجاز شریف نمودم ایشان همه پسند فرمودند بعد از آن
علماء عراق بر دم ایشان نیز متفق الکلمه از مراجع کردند بعد از آن بر علماء خراسان عرض کرد
نیز زمانه شد بعد از آن ترویج و تشویب نمودم و نیز گفته در خانه هر که این کتاب باشد پس گو
خانه او پیغمبری است که عظمی کند بعضی از علمای اندلس در مدح این کتاب نظمی دارد که مرقوم میشود
کتاب الترندی یا ضیاء علم جللت از هاه زهر الخوم به الاقاراد اصفحة ۱۱

| | | |
|---|--|--|
| بالفاظ ائیمت کال رسول ومن حسن یدلم او غسوة | واعلاها الصبح وقد انارت وقد بان الصبح من السقیم | نحوه الخاص و العظم فعاله ابو عیسی مبینا |
| معامله لار باب العلوم من العلماء والفقه قدما | وطوره بانار صحاح واهل الفضل والزهج القوام | تخبرها اولو النظر السلیم فجاء کتابه علقا نفیسا |
| تقدس فی ارباب العلوم اکتبا دروینا لفرسته | ویقتسون منه نفیس علم من التسلید فی دار التعلیم | بفید نفیسه ام سنی الرسول وعاصر الکفر فی مجد المعانی |
| فادر کل معنی مستقیم | جزی الرحمن خیرا بعد خیر | ابا عیسی علی الفعل الکرم |

وفات او در نزد شب و شنبه مقدم جیب سال فو صد هفتاد و نه بوده است ابن ابی شیبہ و رصف
خرو با بی آورده باین مضمون مایک به لوجل اکتش به بعد از ان گفته حدثنا الفضل بن وکین
عن سنی بن علی عن ابی ان رجل اکتسب بابی عیسی فقال لمرسول الله صلی الله علیه وسلم
ان عیسی لایله حدثنا الفضل بن وکین عن عبد الله بن عمر بن حفص عن زید بن اسلم
عن ابیسان عمر بن الخطاب رضی الله عنه ضرب ابنا له اکتسب بابی عیسی فقال ان عیسی
لیس له ابنته وورسن ابیه وادور کما بالادب ارفع ست باب لوجل بتکنی ابا عیسی بعد
از ان سنده آورده عن زید بن اسلم عن ابیه ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه و ابنا له بتکنی ابا عیسی و
ان مغیره بن شیبہ اکتسب بابی عیسی فقال لمرسول الله صلی الله علیه وسلم اکتسب بابی
عبد الله فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کتانی فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد غفر له
ما تقدم من قبله و ما تاخروا نانی حکمتی فلم یزال تکنی بابی عبد الله حتی هلك راتهی الحجة
نجمین بنیهما لام مفتوحا لامر المضطرب و معنی ان رسول الله کتانی آن است که حضرت
مر ابو عیسی خزانده بودند آنکه فرمود که کنیت تو ابو عیسی است و معنی کلام حضرت عمر رضی الله عنه آنکه
کنیت بابو عیسی کرده است نباید کرد و آن حضرت اگر یکبار تر ابو عیسی خوانده تر انیسر سدا کن
کنیت برای خود قرار دهنه زیرا که آن حضرت چهره برای بیان حوائج گاه ترک اولی میفرمود و در حق
اداین ترک اولی سلب لکراته میگردد و بد برای ضرورت تبلیغ حکم دین است معنی غفر له ما تقدم من
ذنبه و ما خر سنن صغری السامی که سنی یحیی است روایت ابن سنی محدث مشهور است

بای

بای

و بعضی گویند که در راه حرد و در شهر رطه و از آنجا نقشه را در اکبر رسانیدند و الله اعلم سنن ابن ماجه
تصنیف ابو عبد الله محمد بن یزید بن عبد الله ابن ماجه فردینی ربیع است در ربیع برادر بای مشهور
نسبت بر ربیع است بالاولا ابن خلکان گفته است که ربیع نام قبایل مقدومه است که در عرب معلوم
نیست که نسبت این بزرگ کد را هم یک از آنهاست و فردین نام شهر است مشهور در عراق عجم و او
صاحب تصانیف معتبره نافعه است از آن جمله است این سنن که یکی از صحاح ستمه است و چون از
تصنیف آن خارج شد بحضرت ابو زرعه رازی برده و او این سنن را دیده گفت که اگر این کتاب
بدست مردم خواهد افتاد اکثر جمیع مصنفات فن حدیث معطل می گار خواهند ماند و فی الواقع
از حسن ترتیب و مترادفیت بی تکرار و اختصار آنکه انکتاب دارد و هیچ از کتب ندارد و نیز ابو زرعه
شهادت بر صحت این کتاب دارد و فرمود که ظن غالب آن است که درین کتاب حدیث که در سند
آنها خلل است بایتم موضع و شدید انکارت اند تا سی نه رسیده باشند درین سنن بی و دود کتاب
آورده و در ضمن آن یکصد و پانصد بابست و مجموع احادیث دی چهار هزار حدیثست و صحیح آن است
که ما بحقیقت جیسیم ما را و بود پس بالاولا ابن الف باید نوشت تا معلوم شود که این ماجه صفت محمد
نه صفت عبد الله بدست محمد بن عبد الله بن مالک ابن یحیی از دی که صحابی شایسته است و بدست محمد بن عبد الله
ابو یحیی ابن علی است که معاصر امام شافعی است و از جمله تصانیف او تفسیر قرآن مجید است و کتاب التلخیص
است توله او در سال دویصد و نه بوده است و رحلت او بسوی عراق و قبره و کوفه و بغداد و مکه و مدینه
و شام و مصر و سطر و دی و دیگر بلاد اسلام اتفاق افتاد و جمیع علوم حدیث عارف و دانشنا بود از
جبار بن الفلاس و ابی یحیی بن النضر و ابن منیر و هشام بن عمار و دیگر اجله آن طبقه اخذ علم حدیث
نموده و از ابو بکر بن ابی شیبہ بیشتر استفاده کرده و ابو الحسن نطنز که صاحب این سنن است او است
از جمله شاگردان رشید اوست و عیسی ابهری و دیگر مردم خوب از کبار او را ندید و وفات او در روز
دوشنبه بیستم رمضان سال هفتاد و سه بعد از مائتین بوده و دفن او در رسته شنبه واقع شده
مشارق قاضی عیاض که گویند شرح موطا و صحیحین و قاضی عیاض ابو الفضل علی بن
بن موسی یحیی سببی است در حق انکتاب او را حافظ ابو عمر بن الصلاح نظم کرده
مشارق النواسیه سببه ذوالعجب کن الشافی بالخیر و ابو عبد الله رشید پتو گفته

و مگر حصی که بخت خلاصه لها به کما فی الجواب فی منزل العجایب شرح کرمانی
 بر بخاری که سنی بکتاب دراری و این نام او را الهام شده در طواف شریف بعد از فراغ از
 طواف نام او محمد بن یوسف بن علی بن عبد الحکیم کرمانی است لقب شیخ شمس الدین و او آخر
 در بغداد سکونت نموده بود و تولد او شانزدهم جمادی الآخر سال مئضد و مئضد بوده است و او از
 پدر خود تحصیل علوم نمود و باز از قاضی عضد الدین که استغاده کرده و مدتی در راز ملائمت آن بزرگ
 اختیار نموده تا دوازده سال از وی جدا نشد بعد از آنکه رها گردش کرد و از علماء و مشهور و شام و حجاز
 و عراق فوائد برداشت و در بغداد و عسای سفر انداخت و تاسی سال در آنجا مشغول بیشتر علم و تعلم
 آن ماند از ویله از آن نهایت اعراض داشت و بر شغل علم هیچ چیز را ترجیح نمیداد و در توابع و
 حسن خلق و یگانه روزگار بود و از اقامت بود یک پای او از کار رفتنی استغاده عسار الهی گشت
 رفت در آخر عمر خود باز قصد حج نموده و بعد فراغ از حج بسبب بغداد که مسکن او بود و رحلت کرد
 در اثنای راه شانزدهم ماه محرم در منزلی که معروف است بر دهن هتتا سال مئضد و هتتا و شتر
 وفات یافت نعش او را بغداد و نقل کردند در ایام حیات خود برای خود قبر می عاقبت خانه در حجاب
 قبر حضرت اسحاق شیرازی درست ساخته بود و بالای آن قبه عالی ترتیب کرده در همانجا مدفون
 شد فتح الداری شرح بخاری و مقدره نسخ الباری هر دو تصنیف قاضی القضاة خاتمه الحفاظ
 ابو الفضل شهاب الدین احمد بن علی بن محمد احمد بن حجر الکتابی العسقلانی المصری الشافعی توله
 او در سبست و معروف شعبان سال مئضد و مئضد در مصر و از آنجا برای طلب علم با سکنه ری حلت نموده
 و در فرس و شام و حلب و حجاز و یمن گردش کرده مسیلاب گردیده و نظم و شعر قدرت تمام داشت و
 تصانیف او بمیه مقبول افتاد و در حیات او از دور و قریب مردم طلب تصانیف او میکردند و استاذ
 و مشایخ او قائل بحال و عظمت او درین فن یعنی علم حدیث شدند و او را بر خود تقدیم و ترجیح
 دادند وفات او شش شنبه سبت و ششم ذی الحجه سال شش صد و پنجاه و دو در قاهره مصر اتفاق
 افتاد و در قافه صغری مقبل غزالی الجزولی مدفون گشت و در جبانة او از دو حام مردم بسیار
 و پادشاه بنفس نفیس میر جبانة او را تبرک برداشت بعد از آن اعرار و روسا و دست بدست تا نماز بر او
 و در قرأت حدیث اعا جیب بسیار از وی بطور رسید و سنن ابن ماجه را در چهار مجلس خوانده

و صمیمی سلم را در چاه مجلس سوای مجلس ششم در عرصه دروز و چند ساعت تمام فرمود و شیخ ابن حجر
 که عبدالدین انصاری صاحب قاموس است نیز صلیح سلم را ساعت تمام خوانده و در دمشق برای شنودن
 ناصرالدین ابوعبدالله محمد بن جلیل مدرس دروز در میان باب النصر و باب الفرج مقابل هزار نعل شریف
 نشوی که در آنجا صحبت در سه روز ختم نموده و بان افتخار فرموده میگردد قسماً بحمد الله جامع مسلم
 و یحیی دمشقی الشافعی کوفی الاسلامی علیه ناصه والدین الامثالین جلیل بحضرت و حفاظ
 مجادیح اعلام و قسماً بتوفیق الاله و فضله قسماً ضبط فی ثلاثه ایام و حسن کبیر نامی
 را نیز شیخ ابن حجر در ده مجلس خوانده بر شرف الدین بن کبیر هر مجلس تریب چهار ساعت بنجومی شد
 که عربت هندوستان ده دقیقه می شود و در رحلت ثانیه صبح صغیر طهر آنس را در یک مجلس تمام کرده
 بین الظهور و العصر و این کتاب یکبار در پانصد حدیث دارد مع الاسناد و صلیح بخاری را در ده مجلس تمام
 کرده هر مجلس تریب چهار ساعت میدود و باجمعه اوقات او معهود بود هر روز غالی نمی نشست از سه شغل
 بچشمی که در مطالعه یا تصنیف یا عبادت و در مدت اقامت خود بدمشق که قریب دو ماه و ده روز
 بود برای افاده مردم قریب صد جلد از کتب حدیث خوانده بود و شغل تصنیف عبادت و دیگر ضروریات
 سوای این اوقات میداد این برکت در علم و اوقات و قبول تصانیف او را از دعای شیخ
 صنوبری که دلی است که هست نامشبهه است حاصل بود و نقل میکنند که والد شیخ ابن حجر برادر زندقه
 زیت کشیده خاطر بخشنده شیخ رسید شیخ فرمود از پشت تو فرزند می خواهم بر آید که بعلم خود دنیا را
 بر خردم کرد از لطافت و ظریف شیخ است که چون ایشان از قضا مغفول شدند و شمس الدین ابو
 عبد الله محمد بن علی قایم بجای ایشان منصوب شد با یکدیگر در خوردند و حافظ ابن حجر این
 قطعه خواند **عندک حشظ طریف بمنزله لدغی من قاضین یغتر هذا و هذا یقول ذاک**
اکو هو ذلیقول استه حنا و یکذب بان جمیعاً فمن یصد منا و نیز از لطافت او است که چون
سلطان مدرسه سوبیدیه را بنا کرده تمام نمودناره از منار دای آن مدرسه که برج شامی
بنا شده بود مسلمانان که در قریب سبقت شده پادشاه حکم فرمود که آنرا بدم کرده باز بنمایند اتفاقاً نیز
شاه بخاری در زبان مناره نشسته درس میگفت حافظ ابن حجر این قطعه را نظم نموده بحضور
پادشاه خوانده است بحامع مولانا المودید رونق منار بقه بالحسن و یحیی الزین که بقول

وقد ما لهت عن القصد أهلو اخلص على حسب اضرة من العين بما مردم در انداز
این قصه را بعینی رسانیدند گفتند که حافظ ابن حجر بن تهریز بنموده بدر الدین عیسیٰ ازین معنی
نشناساک شد و نوحی شاعر مشهور را طلبیده بیک قطعه در تعریف ابن حجر نظم کنانید و شائع ساخت و
بدر الدین عیسیٰ خود و چندان قدرت شعرنداشت و آن قطعه این است و عالی از لطافت نیست
ش منار العرش الحسن ما قد جللت هدهم بقضاء الله والقدر ما قالوا
اصبت بعین قلت ذا غلط ما واجب الهدام الاختلاف الحجة تصانف ابن حجر فیه ده
ربیک صد و پنجاه کتاب است و بهتر و محکم تر از تصانیف جلال الدین سیوطی است زیرا که تصانیف
جلال الدین سیوطی هر چند در عدد و بیشتر است اما تصانیف ابن حجر اکثر کلام و کبیر الحجم واقع اند و
مضامین جدید و نو اند مصنفه دارند بخلاف تصانیف جلال الدین سیوطی چنانچه بر عالم متبحر و
نیمه اند و اتفاق و ضبط در علم حافظ ابن حجر بیشتر از علم جلال الدین سیوطی است هر چند در عبور
و اطلاع فی الجمله جلال الدین سیوطی را زیاده باشد از عمده تصانیف ایشان کتاب یعنی فتح الباری فی
شرح صحیح البخاری است که آنرا تمام آن شادی کرد و قریب به پانصد دینار در ولیمه آن صرف نمود
و شرح دیگر بر بخاری دارد و کلام تر از فتح الباری میسمی هندی الساری و مختصر آن شرح نیز دارد
و لیکن هر دو با تمام فرسیده اند و از تصانیف اعلیٰ و تعلیق المغلق است و کتاب فی شرح قول الترمذی
و فی الباب النحان المهمة باطراف العشرة اطراف المسند المعلق و باطراف المسند المنجلی و تهذیب
التهذیب و تقریب احوال احوال الرجال و طبقات و الحافظ و الکافی الثانی فی تخریج احادیث
الکشاف و نصب الراية فی تخریج احادیث الهدایه و بدایه الرواة فی تخریج احادیث الصالح و الشکاة
و تخریج احادیث الاوکار و اصابت فی تمیز الصحابة و الاطعام البیان ما فی القرآن من الالهام و نخبه الفکر
فی مصطلح اهل الاثر و شرح النخبة و الايضاح ثبوت ابن الصلاح و لسان المیزان و تبصیر المتنبیه
المبینه و زینب السامعین فی ذمیه الصحابة عن التابعین و المجموع العام فی آداب الشرب و
الطعام و دخول الحمام و بحضال المكفرة الذنوب المتقدمة و المتأخرة و فوائد التانیس بمبانی و کتاب تلویح
و فیه رسم المرویات و نعم السند الاثر و بحضال المختار و ابنا و ابنا و ابنا و ابنا و ابنا و ابنا و ابنا و ابنا
المأتمة الثامنة و تسبیح المرام فی احادیث الاحکام و قوة الحجج فی عموم المغفرة للحجاج و انحصار

المصلحة للظلم ان يذل الماعون في فضل من صبر في الطاعون والامناع بالاربعين المتباينة في شهر
السناء وسانك الحج والاخاديش العشارية والاربعون العالمة لمسلم على التجار وديوان شعر وديوان
خطب الزمره واما في حديثه كه عدد آنها زياده بيزار عسيرست وقبل ان موت خود ورحى آن كتاب اين

| | | |
|--------------------------------|------------------------------|----------------------------------|
| ابيات نظم نموده بود سن | يقول احيى الله الخلق احمد بن | اهل حديث بنو الخلق منتقلا |
| يدرسن المالف ان عدي جاسته | تخرج افكار رب نافذ و علا | و في برجة الخلق بر فخر قسم |
| كما علا عن سمات المحدثات علا | في بدت نخرج قد مضت علا | ولي من العرفه في اليوم فكم كمالا |
| ست وسمعون عار خست بهما | من عتره ليس ساعات ويا حلالا | اذا ريت اخفيا او لقت على |
| في موقف الحشر لولا ان لي العلا | توحيد في شهاد و الرجا له | و عند سحر الاكثار العسله على |
| محمد صباحي ولسا و فني | خطه ولفظها ما تحقق الزملا | فا قرب الناس منه في قيا مته |
| من بالسلوة عليا كان منتقلا | يارب حق رجا في الاكثار سوا | منه جميعا بعفونك قد شملنا |

و شيخ شمس الدين محمد بن بابا حافظ ابن حجر سوال نموده است كه صورتش اين است لعش

| | |
|--|--|
| يا حافظ العصر من اشد من قصب البلاء الرجال | ويا اما لدري با به حيط امال الثقات الرجال |
| ابن العماد الشافعي اذ جرد دمانه بنى العقار | شراز كم عندكم اذ من الخبر المردى حقا يقال |
| فهل تفسد ما اوجع اذ اثره و به امل الكمال | بين عاك الابد يا سيدني جواب ماضيه في اسوال |

نازلت ما يكوننا و يا ايها الجان الماضى كذا في المال و حافظ ابن حجر جوابان بدو بهما بخند ميت نوشته است

| | | |
|------------------------|---------------------------|-------------------------|
| البله يا مضيقات الكمال | بالنفس خير موز بهما ليصقل | ست بر عمل بعد فضل شفع |
| قال اهل جابر لنا سند | عن له المجد سمار الكمال | و من الى الغرب قلنا نعم |
| عن الف و في الكف مال | اراذل الاموات غرا بكم | شراز كم غرايم يا رجال |
| اخبره الامام به المودع | والطمر في الثقات الرجال | من طرقاتها اضطراب |

تسقيح الالفاظ الجامع الصحيح از تصانيف مبر الدين محمد بن

چاو بن عبد الله كه گشت كه در مال معتصد و چهل و پنج منوله شده و از شاگردان حافظ مبر الدين محمد بن
است و در اين حديث از جمال الدين اسنوي نيز اخذ علوم كرده خصوصا فقده و سماع
و در اين كتاب نيز در اين باب صاحب تصانيف سبب است خصوصا خدمت آقا فني و علوم

حسن الم انظر قريبا منتقلا

قرآن بسیار نموده از آنجمله است تخریج احادیث الرافعی از پیرچ جلد و از آنجمله خامم الرافعی و رایت
جلد و شتر دیگر دارد در بخاری بسیار و از و طول که آنرا از شرح ابن مقفع تلخیص نموده و چیزهای
در آن افزوده و جمع الجوامع را نیز شرح نموده در دو جلد و منهاج را در ده جلد و مختصر آن شرح
کرده ۲۰ ب سال نود و چهار بعد از هفتصد و دوازده تعلیق المصاحیح ابوالکجاسم
الصیغی تصنیف ابو عبد الله محمد بن ابی بکر بن عمر بن ابی بکر قرطبی الحزومی اسکندری است که
مشهور بدایینست لقب بدرالدین در شرح حدیث حضرت صفیه که نزد آنحضرت صلی الله علیه
و آله وسلم در حالت انقباض برای زیارت در مسجد آمده بود چون بجانب برگشتند شب
بسیار فتنه بود آنحضرت برای شایستگی ایشان از مسجد برآمدند در راه شخصی از انصار آن
جناب را با صفتیه تنها دیده یک گوشه شد آنحضرت او را فرمودند تعال می صفتیه میگید یا اللام
بنی تعالی منوخته و ایما سوار خاطبت مفردا و غیره ذکر او غیره و قد وقع لابی فراس بر حمله
نسر اللام فی سطل بل لمنت فی اسباب حسنه آفت ذکر ما لطافتها مال حین سمع حانته نوح لقریه

| | | |
|----------------------------|--------------------------------|----------------------------------|
| لقد اقول قد ناحت تبحر حقا | ایا جاز تا اهل شعرین بجای | سواد النوری فی تفسیر طارقه النور |
| و لا خلت منك الهوم بجال | ایا جاز تا الما نصف الدر بیننا | تعالی آثارک الهوم بجای |
| ایان نری روحا لدی ضعیفه | زودنی جسم لعذب بالی | ایضک باسور و تبکی طلیقه |
| و ایتک مجزون و یندر باسالی | لقد کنت اولی منك بالدرج مقله | ولکن می فی الحوادث حال |

و تقریر او در سال هفتصد و شصت و سه واقع شده و از ابتدای نشو و نما مشغول تحصیل علم ماند و در عشر
او را ک وقوت حافظه سرآمد قرآن خود بود و خصوصا در علوم ادبیه و نحو و نظم و شعر تقدم صریح دارد
و در فقهیات و علم شریعت و سبلات نیز مشارکت تمام با صاحبان بیضی و فضیله او شده مدت در آن
در جامع ارباب در کس علم نحو مشغول بود باز با اسکندریه و نمود و سیل تحصیل مال کرد و کارگزار
کلامی تزیین دارد و جو لا همان بسیار را علاوه و اجاره مختصر کرده مشغول بکار گردانگاه بقدر بلبل
ان خانه را آتش گرفت و بنده در سیاهان و دیگر اوقات این صنعت بسوخت و دیون بسیار بزرگ
او ماند و زنداران و نهال او گرفتند تا جابر از اسکندریه بصعید فرار نمود و زنداران نیز عقیق او خسته
باز با جاهر گرفته آوردند تقی الدین از حجة ذی القعدة بایزدی و بر پرورش و حمایت او بنهاند

و حال دینی بحکم باصلاح آمد بعد از آن سبوی میں رحلت نمود و از آنجا ببلاد مندر رسید و در شهر
احمد آباد و گجرات که در آن زمان با حسن آباد معروف بود و در اقبال تمام مردم و او را از سلطان آنوقت
انتفاع عظیم یافت و بکمال فائزیت گذرانید تا آنکه در شعبان سال شصت و هجده ^{۸۶۸} وفات
یافت و چون موت او بخار و وقوع شده مردم را گمان شد که کسی او را زنده داد و او را بعد از تصانیف
حدیثیه و همین شرح است و تصانیف او در علم ادب بسیار است از آنجمله است شرح تفسیر و شرح
خزرجیه و جوهر البحر و در عرض و فوائد که بدیه نیز از منظومات اوست و مقاطع الشرب و نزول الغیث
فی الاعتراض علی الغیب لذل الغیب فی شرح لایسته العجم و الغیب لذل الغیب لایسته علامه
محمد است ملقب بصلاح الذی که در علم ادب گیتی شصت و جوهر البحر را اثری نیز نوشته
است تحت القلم العرب فی حواشی معنی اللبیب نیز از وی است و از منظومات این لغز قوم مدنی و مدنی

| | | |
|--------------------------|--------------------------------|-------------------------------------|
| ایا علماء الهند انی سائل | منو ان تحقیق بیظهر لست | اری فاعلم |
| بجوهر لا حرف به یکن بحسب | ولیس بحکم ولا بمجادیر | لذل الخضر الانسان بالبحر یعطر |
| فقبل من عندکم استفیده | فمن بحر کم باز ان استخراج الدر | ونیز از اشعار اوست ش |
| زمانی زمانه با سارنے | فجارت نحویر دعاست سعود | و صحبت بین الوری بالمشیب |
| علی الغیث الشباب یعود | ونیز از وی است ش | الا یا عذار کم سما او قفا قلب لبعنه |

الصلح الحین و بعد از او واصل و سبوح بن بکیف قدما ملایمین بنا و از استاد خود ابن عززه طبعیم عجیب
نقل کرده که روزی در دربار او در اسکندریه حاضر بودم شخصی از تلامذه او مختصر او در فقه میخواند
و مقام کتاب الحج بود و در آن مجلس بعضی طلبه علم که شوق به بحث داشتند حاضر و مشتد نیز حاضر بودند ناگاه
عبارتی وارد شد که ضمیر مصناف الیه مائده شد اطلب علم مذکور جرات کرده پرسید که سخن بیان می
گویند که ضمیر مصناف الیه مائده نباید کرد پس این عبارت چیست دست نشود شیخ بدیه جواب
گفت که قال الله تعالی کثر الحمار یحیل اسفارا و درین جواب اطلب فقه است که پوشیدنیایم در فهم
حروف میگردد و ضمیر مصناف الیه منوع نیست آری اگر ممکن باشد عدد ضمیر بصر یک از مصناف مصناف
الریولی آنست که مصناف مائده سازند زیرا که مقصود از کلام اوست اللام مع الصحیح فی شرح
جامع الصحیح تفسیر علامه محقق مشرف الدین محمد بن عبدالکلام برادری است و عبد الدائم مهابن

بن عبد الدائم بن عبد المذنبی است بعینه نقله منسوب به نعیم ابن عبد الله محمد در سلسله عسقلانی است
 و باعتبار سکونت ابراموی مصری است منسوبش تا فخریست تولد او را پانزدهم ذی قعدة سال هشتصد و
 شصت و سه بود از انجائی نشود و نامی او در مشغله علم نشد و علم حدیث را از برهان بن جاعة و تاج الله
 بن الفصیح و برهان الدین شامی و ابن النخبة و سراج الدین البیضاوی و زین الدین سحر و دیگر اهل
 این فن تحصیل نموده و در فقه و اصول فقه و علوم غریبه نیز مهارت تمام داشت و در آخر ملازمت
 بدر الدین زرکشی اختیار نمود و از تلامذه رشید او شد از عجب آن روزگار بود بدست خود کیفیت
 بسیار نوشت و اکثر نسخ را تحفه مینمود و تعلیقات نمود و در فتوی حسن خط ممتاز بود و مع هذا خوش کار
 و نیک دیدار و باوقار و کم گفتار و بی تکلف زیست میکرد و بر توی از محبوبیت و مقبولیت و پشت از
 تصانیف او این شرح بخاری است که گویا منتخب کرمانی و زرکشی است و فوائد چند از مقدمه
 شرح ابن حجر نیز در آن گنوده و الفیه دارد در اصول الفقه که در نهایت جودت و خوبی واقع شده
 و مثل مقدمین مجسم تر سید و آن الفیه را شرحی نوشته مستعرب تمام ابن من و بیشتر در آن
 شرح تحریر یدیه بسیار صولیان بوجه احسن پرداخته اکثرش را خود از کتاب البحر زرکشی است
 باینجهت نهایت عجیب البضع افتاده و عمده الاحکام را نیز شرحی نوشته در جالی آن را نظم نموده
 و شرح آن نظم آن نیز بجل آورده و اینته الافعال را بن مالک را نیز تمام در غایت جوده و عظمت
 نوشته و او را مختصر است و در این سیره و منظومه است در فرائض ابا عبد الله از مردن او کتب او متفرق
 منتشر شد روز پنجشنبه دوم جمادی الثانی سال ششصد و سی و یک وفات اوست و روز جمعه بعد از
 نماز در مسجد اقصی در جوار زبیت حضرت شیخ ابو عبد الله قبر سی قدس سره مدفون گشت
 ارشاد الساری مشهور بطلایی شرح صحیح بخاری است تصنیف شهاب الدین احمد بن ابوبکر
 بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن الحسین عسقلانی مصری شافعی تولد او دوازدهم ذی قعدة سال
 هشتصد و پنجاه و یک در مصر است و در ابتدا ای نشود و نامشغول بعلم قرأت شد و بیع را یاد گرفت
 بعد از آن بفنون دیگر پرداخت و صحیح بخاری را در پنج مجلس با احمد بن عبد القادر سادی
 گذرانید و در جامع عمری بدرسم و وعظ اشتغال آغاز نهاد و عالمی برای شنیدن وعظ او
 جمع میشد و در بناب بی نظیر وقت خود بود و سخن پراشت بعد مدت و از نشوون تصنیف

در سرادقها و تصانیف مقبوله از وی یادگار ماند از اجل آنها این شرح است که مفتوح الساری
 و کرمانی را در این اختصار تمام جمع نموده و بین الایحاجه و الاطباء اقع گردیده و نیز مرهوب لدینه
 است که در باب خود معیدیل است و عفو در سینه فی شرح المقدمه الجزریه و الطالفت الاشارات فی
 العشر الفرات و کتاب الکثر فی وقف حمزه و شام علی الهیره و شرح دارد در شاطیه که زیادات ابن
 الجزری را در این آئینه و فوائد عربیه در این آورده که در کتاب دیگر یافته نمی شود و شرحی دارد در
 قصیده برده بمو با نواز رضیه و کتابی دارد در آداب صحبت الناس سمس بقا و لیس الانفاس و
 کتابی دارد در مناقب سیدنا الشیخ عبدالقادر باب رضی الزام و کتابی در و تحفه السامع
 و القاری بحکم صبیح البخاری و شیخ جلال الدین سیوطی را از وی شکایت و گله بود میگفت
 که از کتب من و مرهوب لدینه استمداد نموده بی اعلام آنکه از کتب من نقل می کند و همچنین
 نویسه انخیانت است در نقل و شمه از کتمان خرنیز دارد و چون این شکایت شایع شد بجهنور
 شیخ الاسلام زین الدین زکریا محاکمه افتاد و شیخ جلال الدین سیوطی متظلمی را از ازام و
 در اینج بسیار از آنجمله آنکه چند موضع از مرهوب لدینه یعنی نقل نموده و از مولفات بهیقه نبرد و چون
 مولف موجود است نشان مبدی که در کدام یک از این مولفات مدیه نقل کرده است متظلمی در
 تعیین موضع نقل عاجز گشت و شکو گفت که این نقلها از کتب من کرده است و من از بهیقه کرد
 ام پر و حجب بود که میگفت نقل است بطور من البیقه که تا بحق استفاده من هم بجای آورد
 و از بعد تحقیق نقل هم فارغ الذمه میگشت متظلمی ملزم شده از مجلس بر جاست و همیشه بخاطر
 داشت که از ازاله این کدورت از خاطر شیخ جلال الدین سیوطی نماید میسر نشد روزی
 بهمین قصد از شهر مهر تار و نه که مسافت در از دارد پیاده روانه شد و در شرح جلال الدین
 سید و دست تک نزد شیخ رسید که کیتی متظلمی گفت منم احمد که بر سینه یا و بر سینه سرور در وازه
 شما ایستاده ام تا از من کدورت خاطر کنید و راضی شوند شیخ جلال الدین از اندرون خانه جواب داد
 که کدورت خاطر دور کردم اما در وازه نکشا و ملاقات نمود و ملاقات تطلاتی شب جمعه بهیقه محرم
 سال نهصد و ست و سه در قاهره مهر اتفاق افتاد و بعد از این از جمعه در جامع از سر رویه
 نماز گذارده در مدرسه تعلیه که در جوار خانه او بود و دانشش گردید حاشیه شریف

شاکر در شمسیدار ابراهیم بن الحجاج صاحب داخل در مذہب مالکی کہ مجموعہ کرامات و احوال شیخ خود نیز
 نوشتہ ابن مرزوق تصنیف در بسنج مختصر خلیل بقریبی آوردہ کہ ابن اسبغ حمزہ و تلمیذہ از ہما الحاج
 لا یستند علیہما فی نقل المذہب و عرض از ابن کلام اعتراض است بر صاحب مختصر خلیل از ہر یک کہ اعتماد دارد بر
 نقل مذہب بیشتر بر داخل ابن الحجاج است و ائمہ اعلم توضیح مشرح الحجاج تصحیح المسیح
 تصنیف حافظ العصر ابو الفضل بن ابی بکر سیوطی در اول دیباچہ اش میگوید احمد بن محمد بن النبی
 اجزل لنا المنہ بان جعلنا من حملتہ سنتہ و اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ ائمہ اما
 لہول یوم القیمۃ حبیبہ و اشہد ان سیدنا و بنیانا محمد اعدہ و رسولہ اول من یقرع باب الجنۃ لہ بیت
 الی کافۃ الانسان و تحفۃ صلی اللہ تعالیٰ علی آلہ و صحابہ الذین جعل ہم آیۃ الایمان و مظنۃ العز
 ہذا التعلیق علی صحیح الاسناد و شیخ الاسلام امیر المؤمنین ابی عبد اللہ البخاری سہمی بالتوضیح و ترجمہ
 محبری تعلیق الامام بدر الدین الزرکشی السہمی بالتفہیم و فیقدہ باحوال من الزاد و شدت میل علی ما یحتاج الیہ
 القاری و المستمع من ضبط الفاظ و تفسیر غریبہ و بیان اختلاف روایاتہ و زیادہ فی جزئیات و فی طریقہ و
 ترجمہ و رد بلفظہا حدیث مرفوع و وصل تعلیق لم یقع فی الصحیح و صلحہ و تسمیہ بہم داعراب مشکل و جمع مختلف
 بحیث لم یفتہ من الشرح الا الاستنباط و قد غرست علی ان اضع علی کل من الکتب استند کتابا
 علیہذا النمط لیسجل بہ النعم لما تعب بلوغ الارث لما نصب حقق الیہ ذلک منہ و منہ فصل فی بیان شرط
 البخاری الخ معالم السنن شرح سنن ابی داؤد و تصنیف خطابیست و نام او ابو
 سلیمان حمد بن محمد بن ابراہیم بن خطاب بستی خطابیست صاحب تصانیف مفیدہ نامندہ در
 مکہ معظمہ از ابن الاعرابی و در بغداد از اسماعیل بن محمد صفار و دیگر علمای آن طبقہ اخذ علوم کردند
 و در بصرہ از ابو بکر بن دہسہ و در نیشاپور از ابو العباس احمد بن کتب حدیث حاصل نمودہ حاکم
 و ابو حامد اسفرائینی و ابو سعید دہبیری بن محمد کریمی و ابو نصر محمد بن احمد طبری از وی روایت اخذ نمودہ
 اند ابو منسر نقلابی و یرمیتہ سہر ذکرا و آوردہ و در نام او خطا کردہ گفتہ است کہ ہوا ابو سلیمان احمد بن
 غلط او شہر حریر شدہ تغیر آن است کہ نام او حمد است و اقامت او بیشتر در نیشاپور بود و در زمان ستم
 مشغول تصنیف شد و غریب حدیث و معالم السنن و کشف اہل بحر و کتاب الغزلہ و کتاب الغنی عن
 الکلام داہلہ و غیر ذلک تصنیف کردہ لغت را از ابو عمر فراموش کردہ و فقہ شافعی را از ابو علی بن ابی ہریرہ

بودم بآن شخصه است گفت که این آیت دلیل صریح بر رویت باری تعالی و تأخرت زیرا که عرب
 مشکو به اثبت فلان الا در صورت رویت ابوالونابین شخصه را شنید و در مقام نصرت مدسب
 است ال بنو دین آیت بخواند و گفت که نا عقیدهم لغافا فی قلوبهم الی یوم یلقونه حالانکه منافقین
 را با جماع مرکب رویت نخواهد بود من در آنوقت بپاس مجلس نامه پیچ گفتم لیکن کتابت کلینز
 در قفسه این آیه نوشته ام که ضمیر یلقونه راجع بفاق است بقدری جز از نفاق بدلیل آنکه اگر
 راجع بجناب باری تعالی میباشد و با مخلوقه ما و عده میفرمود و اظهار لفظ الله را و چه تلماس
 یابستی کرد و نیز میگید که روزی شاعری خسرو را بن خباره در مجلس من در آمد و در حضور من بجز
 آتش بود خاکسترش بالای آتش کشته بود گفتم درین باب شعری نظم کن فی البدیهه گفت
 شبابت فوا حی النار بعد سوادها و دلت عذرا موزما د که و از من درخواست
 که تتر این بیت شاعر بگوید من هم فی البدیهه گفتم ست شبدا کما شبابت فزال و شبانا
 فکانا کما نکل صیحا و با اتم حرف گوید چند این بیت چندان لطف ندارد لیکن بر قوت
 طبع او دلالت میکند و از اشعار لطیفه او است که روزی همراه امیرزاده خوشرو سوار شده برای
 شکار میرفت در راه آن امیرزاده نیزه در دست گرفته بسوی ابن العربی جنبانیدن آغاز
 نهاد و غرض او انبساط و بازی بود ابن العربی فی الفور این قطعه را انشأ نمود و برخواند
 ینهر علی الریح طبعه مهفهف و لعل بالباب السریة عانت و فلو کان دحیا واحدا
 لا تقیت و لکنه ریح فان و ثالث و شرح اشعار را در تعیین ثانی و ثالث خندان
 است بعضی گفته اند در نگاه است بعضی خبری و دیگر گفته اند واضح تر و اتم حرف آن است که مرا
 از ریح واحد یکبار جنبانیدن است و از ثمان و ثالث تکریر آن و اعدا علم و نیز از اشعار است
 ۵ انتنی فونتی بالیک اها لها و تبا لیه ا فقلت اذا استحسنمت غایرکم و اثر
 جفوتی بعدی بها و نیز در تشرق بدیارتام میگید ۵ امنک سری و اللیل یجدع
 بالفجر و خیال حبیب قد جوی قصب الفجر و جلا ظلم الظلماء مشرق نور و
 و لم یخض الظلماء بالانجم الزهر و لم یرض بالارض الارضه مسحا و
 فصار علی المحوی الی فک یجور و وحت مطا یا قد مطاها لغیر و فایطاعا

فصار على قبة النسر فصادت ثقلاً بالجلالة فوقها وسادت عبالا تنقعه
 النجرب ثم وجرت على ذيل المجرة ذيلها فمن ثم يبدأ ما هناك لمن يسرى
 ومرت على الجواز بواضع فوقها فانما ما مرت به كلف البكا وساقا اريح
 الجبل من حيد العلى الى وغير ذروقت اقامت مريه ميگردى لم يبق الى سؤل
 ولا مطلب من صرت جارا الجنب الجديب ولا ابغى شيئا سؤقربه وهانا
 قريت سيب من غاب عن حضرت محبوبه فلست عن طلبة ممن يغيب
 لا نسال المقبوط عن حاله جاركريم وحلى خصيب لعيش والموت هنا
 طيب لطيب الى كل شئ يطيب وقات اورسال بافصد ونجاه وسله بوده ست دور سفر مرده
 ست دور وقيمه از مرا كس گشته متوجه بوطن خود بود و بعضي از ديهاست فارس اجل اورسيه
 واز آنجا لغش اورا برداشته بفارس اورند وپرون باب محروق وفتش كروند رحمته الله عليه
 غلام خاويث الاحكام وخصه الامام المجتهد باحاديث الاحكام سرود تصنيف
 تقى الدين ابن دقيق العيد ست اوراوش ميگرد كتاب الطهارت بابا لمياه ذكر بيان سفي
 الطهور وانه المظهر لغيره عن يزيد الفقير قال حدثنا جابر بن عبد الله رضى الله عنه ان النبي
 صلى الله عليه وسلم قال اعطيت خمسا لم يعطهن احد قبلى نحررت بالرع ميسيرت
 شهرو جعلت على الارض مسجدا اظهور فايما رجل من امتي ادركته الصلوة فليصل
 احلت الى الغنائم ولم يجل لاحد قبلى واعطيت التسقا وكان النبي يبعث الى قومه
 خاصته وبعثت الى الناس عامته متفق عليه من تحت هشتم عن يزيد الفقير واللفظ
 للتجارى انتهى ودر الامام بعد از حمد و صلوة ميگرد و بعد فهدا مختصر في علم الحديث
 تاملت مقصوده تاملا ولم ادع الاحاديث اليه الجفلا ولا الموت في وضعه محورا
 ولا ابروته كيف ما اتفق تهورا فمن فهم مغرالا شدا عليه يد الصانته وانزل من
 قلبه وتغظمه الاخرين مكانا ومكانه وتسميته بكتاب الامام باحاديث الاحكام
 وشرط فيه ان لا اورا لاخذ من وقع امام من مزكى رواه الاضحا وكان صحيحا
 على طريفة بعض اهل الحديث الحفاظ وائمة الفقهاء فان تكل منهم

محرر قصده و سلكه و طريقا عرض عنه و تركه و في كل خير و الله تعالى ينفع به
دينا و ديننا و يجعله نور ليسع بين ايدينا و يفهم لدارسته فيه حفظا و فهما و بهننا
و اياهم بديكتهم منزه من كرامه عظمى انه هو الفتح العليم الغني الكريم
نام او ابو القمقم نقي الدين محمد بن علي بن وهب بن مطيع تشيرى شغلوطي است امام سرود و مذنب
بود مالي و شافعي و كثير القضايف است تولد او در سال شصت و مئيت و پنج در شعبان شده در
بكر منيم از تجار از حافظه تركي الدين منذري و ابن الحميري و ابن عبد الله الحارثي در دمشق سماع حد
منوده و چهل حديث تساعي اسند خود و اجنب رسالت جمع نموده و شرح عمده و اين سرود و كتاب
از القضايف گرفته اوست و كتابي در علوم حديث نيز نوشته و از او كيا زمان خود علم و اسعه و است
الشر و شغل علم شب بديكر و ديكر و در اصول و علوم معقوله نيز مهارت تام
حاصل كرده بود و در يار مصر چند سال قاضي بود تا آنكه وفات يافت اما در امر طهارت و آبا
نييله و سوس و است و در اصول فقه مقدمه طهرزي را شرح نموده و چهل حديث ديگر دارد و در
احاديث قدسيه راجع نموده و آنرا اربعين في الروايع عن ابي العليين نام نهاد و وفات او
در هفتم سال مئيت و نود و دو واقع شده و در هجدين سال محدث بلاد مغرب ابو محمد عبد العبد
محمد بن مهدي قرطبي و وفات يافته مروم زمان او را تيقن هم كماله كه بر سر مئيت و نود و دو
موجود است اوست و از طريق تصوف نيز بهر وافر داشت و صاحب كرامات و خوارق بود
تحقيق مذنب بالكر از پدر خود نموده و مذنب شافعي را از شيخ غفر الدين بن عبد السلام اخذ كرده
در فقه هر دو مذنب تادوا كمال گشته چون هنگامه تار روداد و افواج ستم امواج آن اشتيا
بد يار شام توجه نمود و حاكم سلطاني نفاذ يافت كه چشم خنده حشم بيم بخاري بخواند يك سعاد و با
بود كه آنرا براي روز جمعه گذاشته بود و نتوانستند كه روز جمعه ستم نمايند شيخ تقي الدين در جام
تشریف آورد و از علمي حاضرين استفسار نمود كه ختم بخاري نمودند گفتند كه وظيفه يك روز
باقی است بخوانيم كه روز جمعه ختم كنيم فرمود كه مقدمه فيصل شد و در وقت عصر فوج تار
شكست فاحسن خورده رگشت و مسلمانان در فلان صحرا متصل فلان ديه به بجال خوشه
و خرمي مقام كردند مردم گفتند كه اين جنب را شائع كنيم گفت آري بعد چند روز سلاط

در برید سلطان فی خبر رسید و در فری در مجلس آن شخص بے ادبی کرده فرمود که خود را بدست مرگ سپرد
 این کلمه است بار فرمود آن شخص بعد سه روز در یکبار برادر او را امیر کے ظالم رنجانید در حق
 او فرمود که ہلاک شود ہمان قسم واقع شد و این جنس قصص و حکایات اولیاست و اوقات
 شب را تقسیم کرده بود و بارہ در مطالعہ کتب حدیث میگذرانید و بارہ در ذکر تہجد و سہیچ گاہ
 در شب خواب نگزیدہ و بعضی اوقات بر تلاوت یک آیتہ التعاریف فرمود تا طلوع فجر آن را تلاوت
 میکرد و شبہ از شبہ ما در تہجد باین آیتہ رسید فاذا تفتح فی الصور فلا انساب بینہم ولا
 دیسا لکون و تا دم صبح ہمین آیتہ را تلاوت فرمود امام نووی بسوی او خطبہ نوشتہ بود کہ در آن
 این بیت مندرج بود لکل زمان واحد یقتد بہ و ہذا زمان لا شک واحدہ
 اور نیز میل نظم بود از افاضت طبع اوست ۲ تمذیتان الشیخ اجل منشی ۲ وقو
 منے فی الصبا فی مواضع لا اخذ من عصر الشیخ لانشاطہ و اخذ من عصر المشید
 قادرہ ۲ ولہ ایضا ۲ الان بنت الکرم اغلے مہر ہا ۲ فاخیر من فحی لذلك بالاد
 تروح بالعقل المکرم عاجلا ۲ وبالنار والعسلین والمهل اجلہ ۲ والفضالہ ۲ یقودنی
 لی ہلا نہضت لی العلاء ۲ ممالہ عیش الصابر المتق ۲ و ہلا نشد والعیش حتی
 تحلہا ۲ بمصر الی ظل الجباب لمرفع ۲ فقیہا من الاعیان من فیض کفرہ ۲ اذ اشار
 سلیلہ کل بلفظ و فیہا لک لبس الخفی علیہم ۲ تعین کون العلم غیر مضیع ۲ و فیہا
 شیخ الدین والفضل والاولیٰ ۲ یسیر الیہم بالعلہ کل اصبع ۲ و فیہا المہانۃ ذلہ ۲ فقہ
 وابع واقصد باب زرق ۲ واقرب فقلت نعم اتبعی اذ شدت شان اری دلیلا مہانا
 مستخفا ۲ ہو صنعی ۲ واسعہ اذا مالذ لے طول موقفی ۲ علی ما ب محجوب انفاد منہ
 واسعہ ۲ اذ کان النفاق طریقہ ۲ اروح واعد فی ثیاب التصنع ۲ واسعہ اذ المید
 فی تقیہ ۲ لد اعی بہا حق التقی والتورع ۲ کون کم بین ارباب الصد ورجائسا
 تشبت بہا نار الغصابین اضلع ۲ فکرم بین ارباب العلوم و اہلہا ۲ اذ اجسوا فی
 المشکلات تجمع ۲ مناظر تجی النفوس فتتم فی وقد شرعوا فیہا الی شتر مشرع
 من السقم المرزی مہنصل ہلہ ۲ والتمت عن حق ہنال مطیع ۲ فاما ترق مسلک اللہ

و اما تلقی عصمه التمجید و باجماع اکثر علمای محقق این فن شریف اجماع دارند بر آنکه هیچ
 کس از زمان صحابه تا زمان شیخ مذکور در معانی متون حدیث آن قدر تشییق و اسعان ننمود
 که این عزیز بعل آورده و هرگز انشا بدقیقاً لایمطلب باشد شرح او را که بر قطعه از امام نوشته
 است با معانی نظر مطالعه نمایند که چه غرور و وقت میدناید و در حدیث برابرین عارض رضی الله
 تعالی عنه که امرنا رسول الله صلی الله علیه و سلم سبع و نهانا عن سبع محبت چهار صد فائده
 استنباط نموده و آن همه را بتقریب شاکسته ادا فرموده خیرا لکثیر الجیزا و خوشیم مذکور در تعظیم
 علم حدیث دایم آن سبالغه تمام ننمود و اهل دنیا را در نظر او قدری و دوفی نداده بودند و در حصر
 فراوان بر جمع کتب این فن شریف اشتغال و اکثر دیون و مقروض می بود بسبب -
 خریدن کتابهای این فن را و در تحقیق کشف خفا و قلوب کشف و قانع و حوادث
 هر دو برابر عطا فرموده بود چنانچه ملازمین مجلس او درین بهر دو باب دفتر و دفتر از ان بزرگو
 حکایت کرده اند و در موصفت بود در خصوص پیش او آمد و گفت که من نزد درویشی جا بل قسم گو
 یتم در نماز و سوسه مخدرات بیارمی آید و در بنجیده می شوم آند رویش در جواب فرمود که اگر
 بران دل که در وی منبیه خدا بگذرد بسبب این حرور او علت و سبب اس از من با کجا
 ز اهل گشتن بن دقیق العید گفت که این درویش جا بل نزد من بهتر از هزار فقیه است و تم
 حرور گوید که بعضی از متفقین علماء درین سخن او را در نتیجه اند و گفته اند که این خلاف
 حدیث صحیح است که فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد لیکن نفهمیدند که حرب
 آن درویش با اصطلاحات فقها و نظائر جا بل بود او در حقیقت فقه در دین لغیب او بود و مراد
 از حدیث شریف همین فقه است نه کسی که حکم با اصطلاحات نماید و از معانی مقصود شرا
 عاقل بود کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفی تعنیف قاضی عیاض حجت
 الله تعالی علیه و در حق آن کتاب علمای و شعرا اطالت و ح و ثمانزده اند چنانچه لسان
 الدین الخطیب تلمسانی می گوید من مضاف عیاض للصد و در شفا و و لیس الفضل قد
 حواه خفا و حدیث بر که لیکن الحزب یلها و سکی الاجز الذکر الجمیل و کما روی
 لیسب الله حق جابر و اکر در اوصاف الکرام و فله و جلیه و عجب و رفوف الفضل علیه

الحمد لله طیب وصدف وحق رسول الله یغنی فانه امر عا و اعقال الحقوق خفا
 به هو الذخر یغنی فی الحیاة عدا و به یدنزل منه للبنین رفار لاهو الاثر المحمود
 لیس میا له به و فور ولا یحش علی عفار به صحت علی الاطباء فی نشر فضله به و تجید
 نو ساعدتی فاء به و ابو الحسین عبدالعزیز بن احمد بن عبد الحمید از وی رندی که در بحایه سکونت
 داشت گفته است که کتاب الشفاء شفاء القلوب به قد اتممت شمس به هانه به
 فاکرم به ثم اکرم به به و اعظم مدی الدهر من شان به به اذ اطالع الموء مضمونه به
 رسائی الهدی اصل ایمانه به و جاء بروض لتفه تاشقا به به اراخ از هار افنانه به و
 قال علوم آثار قیه فیه به ثویا السام و کیوانه به فله در الی الفصل الذی یحکم فی الوری نیل
 احسا به یقر قدر نبی الهدی به و خیر الاقام به بتیان به به فجاز به به ربی خیر الخیر به به و جاز
 علیه بغفرانه به به و مننا الصلوة علی الخیر به به و اصحابه ثم اعوانه به به مدی الدهر
 لا ینقضه و اتمما و لا ینتهی طول ازمانه به به و برادرزاده قاضی عیاض روزی عم حوزرا
 جزاب و یدیکه سمره انجانب صلی الله علیه و آله و سلم بر تختی از زر شسته است سبزه دیدن این
 حالت و شسته و توبه لایق حال او گشت عم او فهمید و گفت ای برادرزاده من کتاب غیا
 را حکم گیر و آن متک کن گویا اشاره کرد و بانکه این مرتبه مرا از کرست این کتاب حاصل شد
 باجمه این کتاب از عجایب کتب مصنفه این باب است و خیلی مقبول افتاده و اورا مصنفه
 دیگر نیز مطبوع و مقبول بسیار است از انجمله مشارق الانوار علی صحاح الاثار و آن کتاب است
 که در حق او گفته اند که اگر باب زر نویسد و بجا هر وزن کند حق ادا و نشود و از انجمله است
 اکمل العلم فی شرح صحیح مسلم و در حق او مالک بن برج گفته است که من قرأ الاکمال کما
 کاملا فی علمه و زین المحافل و کتب العلم کوزا بها به تغید نفعاً علی اهل و اجلا
 و لیس من کتب عیاض عوض به فانه کان اماماً فاضلاً به و از انجمله است المستط فی
 شرح کلمات مشکو و الفاظ مغلفه ما اشملت علیه الکتب المدونه و المختلط و برین فن مثل
 آن کتاب تصنیف نه شد و شهرت تنبیهاست گشته و این نام بر روی غالب آمد و در حق او
 ابو عبد الله روزی شارح سفر الطیبه گفته است که کانی قناده فی کتب عیاض

من کتاب منتخب نام ابو موسی محمد بن ابی بکر عیسیٰ بن محمد المدائنی است و اصل از از صفهان است یک
از اعلام محدثین و صاحب تصانیف نافه زین نثر شریف در سال پانصد و یک و در وقعه متولد
شده و در سال سوم در مجلس سماع حدیث از ابوسعید محمد بن محمد طرز حاصل شده و از ادراک تیرگان در آن
مجلس شش برود چون پیش از شد و بن بر شد و نیز رسید از ابو علی حداد و حافظ ابو الفضل محمد بن طاهر
مقدسی و حافظ ابو القاسم اسمعیل بن محمد بن الفضل التیمی اخذ این علم نمود و گوید در حقیقت شاگرد
ایمن ابی القاسم است و عمره فواید او از دوست و از حافظ یحیی بن عبد الوهاب سنده نیز در بغداد
و سمرقند است و او را در تعلیم نموده و صاحب تبحر عظیم بود در معرفت علل حدیث و ابواب آن و در معرفت
رجال و روایه و مستطاب و تمام و در وقت خود یک نهم بود درین فن حافظ عبد الغنی مقدسی
و حافظ عبد القادر زماوی و حافظ ابوبکر محمد بن موسی حارمی و دیگر محدثان عمده شاگردان او و
از تصانیف او آنچه بدان بر می رسیدین پیش برده پسند کتاب نافع است از انجمله است کتاب تسمیه مع
الصحابه که گوید ذیل کتاب التسمیه است و کتاب الطوالات است که مثل آن از متقدمین مصنف نشده
بسیار جدید نوشته است لیکن در آن کتاب واهیات و موضوعات بسیار مندرج است بی نیز اعتماد
بر آن نباید کرد و کتاب شمه العربین که از آن عبور در بلغت عرب بوده کمال ثابته میشود و کتاب
للطائف و کتاب عوالم النابیین و قوت حافظه او باین مرتبه بود که یکبار از یاد خود کتاب علوم الحقیقه
الحاکم در مقام مقابله بخواه خوانده رفت و در تلفظ و شمعنا از او نیا داران مرتبه عالی و داشت
از هیچ کس نذر دنیا قبول نمی کرد و جز به قیسی از مال داشت و از صنعت تجارت آن قوت سبک
بر دیگران تخصیص از دولتندان مال کثیر با دواد که ترا حصه خود گردانیدم تا درست تقاضا نشد صرف کنند
گفت قبول نمیکنم اما از شخصی ولایت خواهم کرد که انگار را که جمیع حسن بهتر از من سرانجام
و در حقیقت در متواضع بود کسی را اسم را منسب گرفت چون جای سیرت حافظ عبد القادر زماوی
گفته است که یک نیم سال نزدی بود هر دو وقت آمد و رفت کردم در نیت از وی چیزی که خلاف
شرع و عروت باشد ندیدم نهیم جادی الا اولی با فضل و شهادت و یک نایب و اتفاق عجیب ایر
شده که هنوز از دهن او غوغا نشده بود و ندکه باران بسیار بهجوم آمد و موسی هم گریه بود و آب در صف
در آن روز با یکبار بود بعضی از صاحبین آن زمان خبر دادند که من جناب سالت را علیه الصلوة و السلام